

<https://ezreaderschoice.com/>

Readers Choice Novels



Muborro Graphics



جے پرواہ

عاشق نور

بے پرواہ عائشہ نور



## بے پرواہ عائشہ نور

# وہ بڑی عجلت میں اپنا آپ سنبھالتی کلاس میں جارہی تھی ایک ہاتھ میں نوٹ بکس دوسرے ہاتھ سے کاندھے پہ بیگ ڈالے اسے سنبھالتے تیزی سے کلاس کی طرف بڑھ رہی تھی پہلے ہی اسے بہت دیر ہو رہی تھی جب کلاس میں پہنچی تو کلاس اسٹارٹ ہو چکی تھی سرورقار کلاس لے رہے تھے دروازے پہ زرتاج معصوم سی نہیں مسکینوں والی شکل بنائے کھڑی تھی شاید کلاس میں اینٹری مل جائے۔۔۔۔

خوش قسمتی سے سرنے اسے بغیر کسی روک ٹوک کے ہاتھکے اشارے سے کلاس میں اینٹری دیدی تھی وہ بھاگنے کے انداز میں اپنی سیٹ کی طرف بڑھی تھی اور سیٹ پہ بیٹھ کر ایک گہری سانس لی زری آج پھر لیٹ ہوگئی یتم اسکی بیسیٹ ارم نے کہا۔۔۔۔



کلاس ختم کرنے کے بعد وہ اپنا بدلہ لینے کے ارادے سے باہر نکلی تھی آج وہ اسے مزہ چکھا کر رہے گی اپنا بیگ اٹھایا اور کینیٹین کی طرف بڑھی تھی.. اسکا شکار اسے وہیں ہی ملے گا کلاس سے نکل کر وہ باہر یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں آئی تھی اب اسکا رخ کینیٹین کی طرف تھا اس جگہ بھیڑ تھی آگے کینیٹین تھی اسٹوڈنٹس وہاں سے آ جا رہے تھے اسے دور سے ارم نے دیکھا زرا اسے بناتائے کلاس سے نکلی تھی ارم جانتی تھی وہ کیا کرنے والی ہے ..

اس راستے دو تین سیڑیاں تھیں وہ آگے تیزی سے بڑھتے ایک سے دوسری سیڑھی پہ پاؤں رکھا تھا کہ کسی نے سیڑھی پہ بیٹھے آگے اپنی ٹانگ کی وہ اس سے ٹکراتی اپنا بیلنس بر کرار نہ رکھ سکی تھی اور زمین بوس ہو جاتی اگر وہ زرکا

## بے پرواہ عائشہ نور

برقت ہاتھ ہاتھ نا تھام لیتا سنے زر کا ہاتھ کھینچ کر اسے سیدھا کیا تھا.. زرتاج اسکے چوڑے سینے سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی

ایک پل کیلئے وہ اس اچانک حملے سے ہڑبڑاگئی تھی پھر سمجھ آنے پہ سامنے والے کو کھا جانے والے انداز میں گھورا تھا مقابل نے بھی جلادینے مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی تھی ہائے کزن کہہ کر پھر ہاتھ ہوا میں لہرایا تھا وہ بھی زارون تھا زرتاج کا کزن ایک سیر تو دوسرا سوا سیر

"یو ایڈیٹ میرے راستے میں مت آیا کرو جان سے مار دوں گی ایک دن میں وہ انگلی اٹھاتی اسے وارن کر رہی تھی" لائیٹ پنک سادا سا سوٹ پہنے اور اسکا ہم رنگ دوپٹہ گلے میں ڈالے بالوں کی اونچی پونی ٹیل میک اپ کے نام پہ بس پنک لیپ گلو ز لگائے ہوئے ساف شفاف رنگ دیکھنے والے کو اپنی سادگی سے گھائی ل کر دینے والی زرتاج .. سامنے والا بھی زارون تھا "زارون عالم ملک" اسکی ہر اداسے بے نیاز ہمیشہ کی طرح مغرور شہزادوں جیسی چال نبوی بلیوٹی شرٹ پہنے بلو جینز وائیٹ جو گرز پہنے ہڈی والی بلیک سلیو لیس جیکٹ پہنے سفید رنگ تیکھے نین نقوش مینیورسٹی کی ہر لڑکی کا کرش ..

"میڈم میں تمہارے راستے میں نہیں تم میرے پاس آرہی تھی اف یونو" وہ اسکی انگلی اپنی انگلی سے پکڑا اسکی طرف جھک کر بولا تھا

وہ اس سے چڑکھاتی منہ پھیر گئی تھی سچ ہی تو کہہ رہا تھا وہ اسی کے پاس ہی تو آرہی تھی مگر وہ کہاماننے والی تھی .. "بہت بڑی خوش فہمی ہے کہ تمہاری کے تمہارے پاس آؤں گی"

## بے پرواہ عائشہ نور

آنا تو پڑے گا تمہیں ابھی۔۔۔ وہ کہ کر سن گلا دس پہن باہر کی طرف بڑھ گیا۔

زری یار کہاں غائب ہو گئی تھی ارم اسے زارون سے بھڑتا دیکھ چکی تھی اب اسکے پاس آکر اسے پوچھ رہی تھی اور وہ غصہ سے لال ٹماٹر ہو رہی تھی۔۔۔

اس کمینہ کو مزہ اچکھانے آئی تھی مگر۔۔۔ میں ماردوں کی اسے ایک دن وہ ہاتھ کا مکا بناتی ارم کو بتا رہی تھی۔۔۔ یار مجھے مت ماردینا ارم اسکا مکا بنا ہاتھ پکڑ کر نیچے کرتی بولی۔۔۔ یار تم کنٹرول کیا کرو خود پہ پتا تو ہے تمہیں اسکا تم نہی جیت سکتی اس سے۔۔۔ یہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانا چھوڑ دو۔۔۔

میں اسے کچھ نہی کہتی وہ ہی باز نہی آتا۔۔۔ تایا ابو کی وجہ سے لحاظ کر جاتی ہوں میں اسکا جس وجہ سے وہ سر چڑھا ہوا ہے۔۔۔

چلو اچھا اب گھر جانے کا ٹائی م ہو گیا ہے بائے میرا بھائی آگیا ہو گا مجھے لینے اب وہ دونوں چلتی باہر مین گیٹ کی طرف آئی تھی۔۔۔

زارون اپنی گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا ایک ہاتھ اسٹیرنگ پر رکھا ہوا اور منہ ہی منہ میں کچھ گنگنا رہا تھا چاروناچار وہ بیگ کی ڈور مضبوطی سے تھامے اسکی طرف بڑھ رہی تھی چہرا ابھی بھی لال تھا غصہ صاف عیاں تھا اسکے چہرے پہ

فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اسکے ساتھ بیٹھ گئی تھی اور زارون پھر طنزیہ ہنسی ہنسا اور گاڑی آگے بڑھادی وہ بس باہر دیکھنے میں مصروف تھی اس سے بے نیاز ہو کر مگر وہ کہاں باز آنے والا تھا اسکا خون جلانے سے۔۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

لگتا ہے یونی لیٹ پہنچی ہو کہیں۔۔ ڈانٹ پڑ گئی سر کی جو منہ یوں سو جھا ہوا ہے تمہارا۔۔  
"تمہیں اس سے مطلب نہیں ہے چپ چاپ گاڑی چلاؤ" وہ پھٹ پڑی تھی صبح بھی اسکی وجہ سے لیٹ ہوئی تھی  
میں ڈرائیور نہیں ہوں تمہارا جو یوں حکم چلا رہی ہو اسے طیش آیا تھا۔۔۔ پھر رک بولا تھا۔۔  
"یہ جو تم اچھا کھاتی پیتی۔۔ پہنتی ہونہ اور اچھی یونیورسٹی میں پڑھتی ہو سب میرے باپ کے پیسوں سے ہیں۔۔"  
سٹی رنگ پہ ہاتھوں کی گرفت مضبوط کی گئی وہ سخت الفاظ بول گیا تھا۔۔  
"گاڑی روکو۔ وہ چلائی تھی اپنی تو ہیں کہاں برداشت تھی اسے۔۔ آئی سی سیڈ اسٹاپ داکار۔۔ اب کے وہ  
غرائی تھی

زارون نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی تھی۔۔ اور وہ ایک لمحہ بھی زائے کی لئے بغیر گاڑی سے اتری تھی۔۔ اور  
زور سے گاڑی کا دروازہ بند کیا تھا۔۔ صبح بھی اسکی انہی جلی کٹی باتوں سے تنگ آکر وہ راستے میں اتر گئی تھی اور  
یونی سے لیٹ ہوئی تھی۔۔ یہ تقریباً روز کا ہی معمول تھا ماں کو دکھانے کیلئے وہ اسکے ساتھ گاڑی میں بیٹھ جاتی  
تھی اور راستے میں لڑکراتر جاتی۔۔

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ" زارون نے گاڑی کی کھڑکی سے سر باہر نکال کر اس سے پوچھا تھا۔۔ "مجھے نہیں  
جانا تمہارے ساتھ" منہ موڑ کر غصے سے جواب دیا تھا زارون نے۔۔  
"تم چاہتی ہو میں تمہاری منتیں کروں تو میں ایسا ہر گز نہیں کروں گا"۔۔  
"بھاڑ میں جاؤ میری طرف سے"۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

واہ نخرے تو دیکھو ماہرانی کے۔۔ زارون نے منہ بڑھاتے گاڑی اسٹارٹ کر دی تھی اسکے جاتی ہی زرتاج نے پیدل چلنا شروع کر دیا۔۔ آج تو اسنے حد ہی کر دی تھی ہر بار وہ اسکی عزت نفس مجروح کر دیتا تھا پتہ نہیں کیا بیر ہے ان دونوں بھائی یوں کا ہم دونوں بہنوں سے۔۔ ایک نے اسکی بہن سے نکاح کر کے غائب ہو گیا اور دوسرا زلیل و خوار کرنے پہ تلا ہوا ہے وہ روتے ہوئے سوچتے آگے بڑھ رہی۔۔ راستہ سنسان ہی تھا اکاد کا گاڑی آ جا رہی تھی دھوپ سے اسکی سفید رنگت سرخ ہو رہی تھی سردی کا موسم تھا اسلئے دھوپ بھی بھلی لگ رہی تھی راستہ کافی لمبہ تھا اسے رکشہ کی تلاش تھی۔۔ اچانک وہ آوارہ اور اوباش لڑکوں کے گھیرے میں آگئی تھی تین لڑکے اسکا راستہ روک کر کھڑے تھے۔۔ کون ہو تم لوگ ہٹو میرے راستے سے وہ بے خوف ہوتی بولی تھی۔۔

ایک لفنگاسلٹر کا اسکے قریب آیا تھا ہم بہت کچھ ہوتے ہیں سمجھو تو سہی۔۔ تینوں لڑکوں سیٹیاں بجائی تھی اور ساتھ قہقہے بھی لگائے تھے۔۔ زرتاج نے دوڑ لگا دی تھی خود کو ان سے بچانے کیلئے۔۔



وہ گاڑی آگے لے تو آیا تھا اسے اتار مگر پتا نہی اسے کیوں آج ایسے لگ رہا تھا اس نے ٹھیک نہی کیا اسے ایسے بچہ راستے میں اتار دینا ٹھیک نہی تھا چاچی کیا سوچیں گی اگر آج پھر وہ اکیلی گھر آئی تو۔۔ اور ڈیڈا نہیں ہمیشہ سے میں ہی غلط لگتا ہوں۔۔

بس اسی سوچ کشمکش میں اسنے گاڑی ریورس کی تھی پیچھے جانے کیلئے۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور



وہ زیادہ تیز نہ بھاگ سکی تھی اسلئے انکی پکڑ میں آگئی تھی اب اسے احساس ہوا تھا زارون کی باتیں سن لیتی یوں گاڑی سے نہ اترتی۔۔۔ نانا بلبل یہ غلطی مت کرنا تم اب ہم سے نہیں بچ سکتی تو یہ ناکام کوششیں مت کرو ہم سے فرار ہونے کی۔۔۔ تینوں لڑکوں کے قہقہے لگائے تھے۔۔۔ دولڑکوں نے بازو سے پکڑ رکھا تھا اور اس کے سامنے کھڑا اس پہ جھک کر بول رہا تھا۔۔۔ اسنے گندے پیلے دانتوں کی نمائی ش کی تھی جس سے اسے کرہت آئی تھی سختی سے آنکھیں بند کی تھی اور اللہ سے مدد مانگی تھی پھر اونچا اونچا چلانا شروع کیا تھا۔۔۔ بچاؤ بچاؤ کوئی ہے وہ زور سے چلا رہی تھی شاید کوئی سن لے اور وہ لڑکے اسے جھاڑیوں کی طرف گسیٹتے ہوئے لے جا رہے اسکے چلانے پہ ایک لڑکے نے اس کے منہ زوردار تھپڑ مارا تھا جس سے وہ چپ ہوئی تھی۔۔۔ اب انکی منتیں کر رہی تھی۔۔۔ پلیز مجھے چھو چھوڑ دو پلیز تمہیں اللہ کا واسطہ ہے پلیز وہ گڑگڑا رہی تھی۔۔۔ وہ دولڑکے اب بھی اسے بازوؤں سے دبوچے کھڑے تیسرے نے اسکے گلے دوپٹہ کھینچ کر نکالا تھا زرتاج نے ایک زوردار چیخ ماری تھی۔۔۔ منہ پہ ایک اور تھپڑ مارا اور آستینے بھی پھاڑ دی۔۔۔

اب کے وہ لڑکا اس پہ جھکنے لگا تھے کے کسی نے پیچھے سے اسکا کالر کھینچا اور اس کا سر سیدھا زمین کے ساتھ جا ٹکرایا تھا۔۔۔

اب کے وہ لڑکا اس پہ جھکنے لگا تھے کے کسی نے پیچھے سے اسکا کالر کھینچا اور اس کا سر زمین کے ساتھ ٹکرایا تھا۔۔۔





## بے پرواہ عائشہ نور

زارون اسی راستہ پہ آیا جہاں اس نے زر کو اتارا تھا مگر اسے زرتاج وہاں دکھائی نہی دی وہ گاڑی سے نیچے اتر کر آگے آیا تھا سڑک پہ ادھر ادھر نگاہ دوڑائی مگر اسے وہ نظر نہی آئی۔

شاید آٹو سے چلی گئی ہوگی یہ مس یہی سوچتے وہ گاڑی کی طرف بڑھا تھا ابھی وہ گاڑی کا گیٹ کھول اس میں بیٹھنے ہی والا تھا کہ اسے کسی لڑکی کے چیخنے کی آوازیں اسکے کانوں میں پڑی تھی کسی انہونی کا گمان ہوا تھا اسے۔۔ آواز کے تعقب میں وہ آگے آیا۔۔

"زری یہ تو یہ تو زری لگ رہی ہے" اب کے وہ بھاگا تھا آگے جا کر رستہ میں اسے زرتاج کا گرا ہوا بیگ نظر آیا تھا پھر کچھ اور آگے جھاڑیوں کے قریب اسے زر کا ایک جوتا نظر آیا اب کے اسے صاف آوازیں سنائی دی تھی وہ اور تیزی سے آگے بڑھا تھا سامنے کا منظر اس کیلئے ناقابل برداشت تھا۔ زری گنڈوں کی زد میں تھی اور ایک اس پہ جھک رہا تھا زارون تیزی سے اسکی طرف لپکا تھا اور اس لڑکے پیچھے سے شرٹ کا کالر کھینچ کر زمین پہ پٹا تھا۔۔ زرتاج نے سختی سے آنکھیں میچی ہوئی تھی مگر لڑکے کی چلانے کی آواز پہ اسنے آنکھیں کھولی تو۔۔ سامنے زارون تھا وہ اسے اس وقت فرشتہ سے کم نہی لگا تھا جو ابھی اس لڑکے کو جو زمین پہ پڑا کر رہا تھا اسے ٹانگوں سے مار رہا تھا اب اسکی طرف بڑھ تھا۔۔

زارون نے جب زر کو اس حلیہ میں دیکھا تو اسے خود پہ بے انتہا غصہ آیا تھا۔۔ کھلے بکھرے بال گال پہ تھپڑ کے نشان ہونٹ کنارے سے پھٹا ہوا جہاں خون بہ رہا تھا کا ندھے سے ایک طرف ڈھکی شرٹ جو آستینیں پھٹنے کی وجہ سے

## بے پرواہ عائشہ نوس

ایک طرف سرک گئی تھی۔ اسے احساس ہوا تھا آج اگر وہ وقت پہ نہ آتا تو کیا سے کیا ہو جاتا اسکے گھر کی عزت آج تار تار ہو جاتی۔۔

"اے لڑکے تم کہاں سے چلے آئے جا اپنا کام کرورنہ اچھا نہی ہوگا تیرے ساتھ "زمین پہ گرے اپنے ساتھی کو دیکھ کروہ گھبراگئے تھے مگر پھر بھی زارون کو دھمکاتے آگے بڑھے تھے۔۔

زارون بھی آگے بڑھا تھا زارون کے سر پر تو جیسے خون سوار تھا ایک کے پیٹ پہ مکا مارا اور دوسرے کے پیٹ میں ایک ساتھ لات ماری تھی وہ لڑکھڑا پیچھے ہٹے تھے ان دونوں کو مار مار کر اسنے درگت بنا ڈالی تھی۔۔ وہ دونوں اپنا آپ زارون سے چھڑاتے اپنے ساتھی کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔۔

زارون اب زرتاج کی طرف بڑھا جو کھڑی ہاتھوں میں منہ چھپائے ہچکیوں سے رو رہی تھی اپنی جیکٹ اتار کر اس کے کاندھوں پہ رکھی۔ اس نے نظریں اٹھا کر زارون کی طرف دیکھا تھا پھر اگلے ہی پل اس کے گلے لگی تھی سر اسکے سینے پہ رکھے پیچھے سے اسکی شرٹ کو زور سے مٹھیوں سے جھکڑا تھا اور زور شور سے رونے لگی۔۔

وہی زارون اسکی کمر سہلاتا اسے چپ کر وارہا تھا۔۔ وہ اسکے سینے سے لگی آنسوؤں سے اسکی شرٹ بھگور ہی تھی۔۔

پھر زارون نے اسے خود سے نرمی سے اسکے کاندھوں سے پکڑ کر الگ کیا اور جھاڑیوں سے اسکا پھسا دوپٹہ نکالا تھا اس پہ اچھی طرح سے اسکے سر پہ اوڑھا کے اسکے گرد لپیٹا تھا۔۔ اور اسے کاندھوں سے پکڑ کر گاڑی کی طرف بڑھا تھا وہ بھی مرے مرے قدموں سے ننگے پاؤں اسکے ساتھ چل رہی تھی پاؤں بھی پتھر چھنے سے زخمی ہو چکے تھے اسے گاڑی میں لا کر بٹھایا تھا۔۔ اسے حوش ہی کہا تھا اپنا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نوس

زارون نے زرتاج کو گاڑی میں بٹھا کر پھر سڑک پہ اسکا گرابیگ اٹھایا تھا اور اسکے جوتے بھی اٹھائے تھے وہ لا کر گاڑی کے پچھلی سیٹ پر رکھے اور خود آگے آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی۔۔

"سوری"

پتا نہیں کیوں وہ یہ لفظ استعمال کر گیا تھا جو

اسکے لئے توہین سے کم نہیں تھا وہ بھی زرتاج کے سامنے۔۔

زرتاج نے کوئی جواب نہیں دیا نہ ہی اسکی طرف دیکھا تھا۔۔ وہ اس سے پہلے کبھی یوں اسکے سامنے نہیں روئی تھی۔۔

گاڑی یوسف مینشن کے پورچ میں آکر رکی تھی۔۔ "تم یہاں رکو میں اندر دیکھ کر آتا ہوں کوئی ہے تو نہیں تم کسی کے سامنے ایسے نہیں جاؤ گی"۔۔ وہ گاڑی سے اتر اندر آیا تھا۔۔ سامنے حال خالی دیکھ کر اسے اطمینان ہوا اس سے پہلے کوئی آجائے اسے زر کو اس کے کمرے تک پہنچانا تھا۔۔

آؤ زری جلدی کوئی نہیں ہے زارون نے اسکا بازو پکڑا اسے گاڑی سے اتارا تھا اور جلدی سے لئے گھر میں داخل ہوا تھا کہیں کوئی دیکھ نہ لے۔۔

حال میں اسے سیڑھیوں کے پاس لا کر چھوڑا تھا اور وہ جلدی سے سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی۔۔

یہاں بھی اس کا اپنا ہی مفاد تھا کہی کوئی زر کو دیکھ نہ لے ایسی حالت میں ورنہ سوال تو اس سے ہی ہونا تھا زر کی اس حالت کا ذمہ دار بھی وہ خود ہی تھا۔۔ وہ بھی سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

یوسف ولایت میں اس وقت دو فیملیز آباد تھیں عالم یوسف ملک اور انکی بیگم اور تین بچے اور انکے مرحوم بھائی اکرم یوسف ملک کی بیوہ اور دو بیٹیاں۔۔

....

یوسف ملک نے اپنی محنت سے یہ گھر بنایا تھا انکی اہلیہ بہار بیگم اور انکے دو بیٹے عالم اور اکرم اور چھوٹی بیٹی شاہانہ۔۔  
عالم کی شادی سیما سے ہوئی تھی جن سے انکے دو بیٹے روحان اور زارون اور چھوٹی بیٹی روحا۔۔  
اکرم کی شادی عالم کی شادی کے چھ سال بعد ہوئی تھی شاہانہ کی شادی بھی اکرم کے ساتھ ہی ہوئی تھی۔۔  
سیما اپنے دیور اکرم کی شادی اپنی چھوٹی بہن شینا سے کروانا چاہتی تھی مگر اکرم کو اپنی ماموں زاد پسند آگئی تھی اور وہ اسی کے ساتھ شادی کیلئے بضد تھا۔۔

اکرم کی شادی اسکی ماموں کی بیٹی سفینہ سے ہو گئی تھی جو اپنے ماں باپ کی لاڈلی اور اکلوتی بیٹی تھی۔  
اور ساتھ ہی انکی بہن شاہانہ کی بھی شادی شاہد سے ہو گئی تھی۔۔ اور اسکا ایک پیٹا ہوا "عمار شاہد" تھا۔۔  
اکرم کو اللہ نے ایک سال بعد ایک بیٹی سے نوازا تھا جس کا نام انہوں نے "زویا" رکھا تھا۔۔ جو روحان اور زارون کو بے حد پسند تھی۔۔ زویا روحان سے سات سال چھوٹی تھی اور زارون سے چار سال چھوٹی تھی۔۔ پھر دو سال بعد اکرم کے ہاں ایک اور بیٹی نے جنم لیا تھا اسکا نام انہوں نے "زرتاج" رکھا تھا جو گول مول سی زویا کے مقابلے میں زیادہ صحت مند تھی۔۔ اکرم کی خوشی کی انتہا نہی تھی سفینہ کا ساتھ اور دو بیٹیوں نے اسکی زندگی مکمل کر دی تھی۔۔



## بے پرواہ عائشہ نوس

اور عالم کو بھی اللہ نے بیٹی سے نوازہ تھا۔ جسکا نام انہوں نے "روحا" رکھا تھا اور حازرتاج سے تین سال چھوٹی تھی۔۔۔ روحان اور زارون کی خوش کی انتہا نہ تھی اللہ نے انہیں بھی بہن سے نواز دیا تھا۔۔۔

سیما انہیں زویا اور زرتاج سے زیادہ کھیلنے نہی دیتی اسلئے وہ اداس بھی ہو جاتے تھے تو پھر انکی بھی بہن ہو گئی تھی اب وہ ہی انکی زیادہ تر توجہ کا مرکز تھی۔

پھر ایک دن وہ ہوا جس کا کسی کو گمان بھی نہی تھا زویا سات سال کی تھی اور زرتاج پانچ سال کی جب انکے والد اکرم یوسف ملک ایک کار ایکسیڈنٹ سے اس دنیا سے کوچ کر گئے تھے۔۔۔ سفینہ پہ تو جیسے پہاڑ ہی ٹوٹ گیا تھا بھری جوانی میں بیوہ اور دو بچیوں کا ساتھ تھا۔۔۔ یوسف ملک جوان بیٹے کے صدمے کی وجہ سے دل کے مریض بن گئے تھے جبکہ انکی اہلیہ بہار بیگم اکرم کا صدمہ برداشت نہ کر سکی تھی اور جلد ہی وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئی تھی۔۔۔ یوسف صاحب تنہا ہو گئے تھے انہوں نے اپنی پوتیوں کی ذمہ داری اپنے سر لے لی تھی۔۔۔ اور سفینہ سے بھی کہا کہ وہ چاہے تو دوسری شادی کر سکتی ہے۔۔۔ مگر سفینہ نے صاف انکار کر دیا تھا ان کیلئے انکی بیٹیوں کا ساتھ ہی کافی ہے۔۔۔

وقت سب سے بڑا مرہم ہے وقت کا کام تھا گزرنا سو وہ گزرتا رہا یوسف صاحب اور عالم نے بچیوں پہ شفقت بھرا ہاتھ رکھا تھا انہیں باپ کی کمی محسوس نہ ہو مگر باپ کی کمی شاید کوئی پوری نہی کر سکتا۔



## بے پرواہ عائشہ نوس

روحان نے ایم بے کی ڈگری لے لی تھی اور اب وہ باہر ملک جا کر جاب کرنا چاہتا تھا مگر یوسف صاحب اسکے باہر جانے کے خلاف تھے وہ چاہتے تھے جب خود کا بزنز ہے تو باہر جانے کی کیا ضرورت ہے اور روحان بھی بضد تھا اسے باہر جانا ہے۔۔

عالم صاحب تو دادا پوتا کے درمیان پس کے رہ گئے تھے کس کے سنے کی نہ سنے

--

زویا سیکنڈ ایر میں تھی اور زرتاج نائین کلاس میں تھی اور روحا بھی سیون کلاس میں تھی۔ ان تینوں کی آپس میں خوب بنتی تھی۔۔

زارون بی. کام کر رہا تھا اسے اپنے ڈیڈ کا ہی بزنس سنبھالنا تھا۔۔

عالم یوسف ملک بیٹے کے آگے ہار مانتے پھر سے یوسف صاحب کے پاس آئے تھے۔۔

"بابا آپ ہی ضد چھوڑ دیں وہ بچہ ہے اگر اسے باہر جانے کا شوق ہے تو اسے جانے دے دھکے کھائے گا تو خود واپس آئے گا۔"

"بلاؤ پھر اپنے بیٹے کو اس کے سامنے بات کرتے ہیں" اور یوسف صاحب نے حکم سنایا تھا۔۔ کچھ دیر بعد روحان حاضر تھا۔۔ وہ تینوں اس وقت کمرے میں اکیلے تھے۔۔

"اگر تم میری ایک شرط مانو گے تو ہی تمہاری بات مانی جائے گی" روحان سر جھکائے کھڑا تھا جبکہ عالم انکے بابا صوفیہ بیٹھے تھے۔۔ کیا بات ہے بابا عالم نے پوچھا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"داجی آپکی ہر شرط قبول ہے مجھے" روحان ایکسائمنٹ میں بولا تھا۔۔۔ بر خودار پہلے بات مکمل تو سن لو۔۔۔ روحان خاموش ہوا تھا۔۔۔

"میں چاہتا ہوں کہ روحان اور زویا کا نکاح کر دیا جائے"۔۔۔

داجی نے اپنا فیصلہ سنایا تھا۔۔۔ روحان کے سر پہ جیسے داجی نے بم پھوڑا تھا۔۔۔ حیران نظروں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔ جبکہ عالم خوشی اور حیرت سے مسکرا رہے تھے انہیں داجی کا یہ فیصلہ پسند آیا۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہے آپ میں اب شادی کی پوزیشن میں نہیں ہوں میں اپنا کیریئر بنانا چاہتا ہوں"۔۔۔

"روحان میں بات کر رہا ہوں تم خاموش رہو" عالم صاحب نے اسے چپ کروایا تھا۔۔۔

"میں ابھی شادی کا نہیں کہہ رہا نیچے صرف نکاح کی بات کی جب تم واپس آؤ گے تب شادی بھی کر دیں گے" داجی مسکرا کر سمجھاتے ہوئے اسے بولے تھے۔۔۔

"لیکن ڈیڈا بھی میں ایسا کچھ نہیں چاہتا"۔۔۔

"روحان تم جاؤ میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں" عالم صاحب نے اسے بیچ میں ہی ٹوک دیا تھا۔۔۔

اور وہی غصہ میں پیر ہٹھتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

"بابا آپ کی بات تو ٹھیک ہے مگر ابھی نکاح۔۔۔ کوئی رسم کر لیتے ہیں بات چکی کر لیتیں ہیں رشتہ کی پھر جب وہ واپس

آئے گا تو ہم دھوم دھام سے شادی کر لیں گے" عالم ٹھٹھڑ کر سمجھانے کے انداز میں بولے تھے۔۔۔

"بس کرو عالم میں تمہارا باپ ہوں تم میرے باپ نہیں مجھے پتا ہے تم مجھے بہلا رہے ہو"۔۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"بس میں نے جو فیصلہ کر لیا وہ بتا دیا"۔۔ اگر تمہیں نہیں منظور تو بتا دو۔۔

"پتا نہیں میرے پاس اور کتنا وقت ہے ان بچیوں کے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں"۔۔ آخری بات پہ وہ آبدیدہ ہو گئے تھے۔۔

"بابا آپ جیسا چاہتے کی ہیں ٹھیک ویسا ہی ہو گا روحان کی آپ فکر نہ کریں میں بات کروں گا مان جائے گا"۔۔

-----

روحان غصے سے حاجی کے کمرے سے باہر نکلا تھا اسکا دل چاہ رہا تھا وہ سب کچھ تہس نہس کر دے۔۔ سامنے سے آتی زویا پہ اسکی نظر نہیں گئی دونوں ہی اپنے دھیان میں جا رہے تھے زویا کالج سے گھر آئی تھی وائٹ یونیفارم پہنے وہ گھر میں داخل ہو رہی تھی روحان غصے میں گھر سے باہر نکل رہا تھا۔۔ دونوں کا زوردار تصادم ہوا تھا زویا اسکے چوڑے سینے سے ٹکرائی ایسا لگا جیسے کسی پتھر سے ٹکرائی ہو۔ "اف میرا سر" وہ اپنا سر پکڑے کھڑی تھی۔۔

اور وہ غصہ سے اسے ہی گھور رہا تھا جو دبلی پتلی سی وائٹ کالج یونیفارم میں بچی ہی لگ رہی تھی۔۔ "دیکھ کر نہیں چل سکتی کیا اندھی ہو"۔۔ غصہ سے اس پر دھاڑا تھا۔۔

"میں نہیں آپ کو آنکھوں کے علاج کی ضرورت ہے"۔۔ وہ سر پکڑے الٹا اسے ہی مشورہ دے رہی تھی۔۔ اور اسکے غصے کو مزید بڑھاوا دے گئی۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"ہٹو میرے راستہ سے"۔۔ روحان نے اسے بازو سے پکڑ کے سائیڈ پیہ دھکیلا تھا اسکا جی چاہا اسے منظر سے ہی غائب کر دے مگر خود پہ کنٹرول کرتا وہاں سے نکل گیا۔۔  
"اسے کیا ہوا ہے ہٹو میرے راستہ سے" اسکی نکل اتارتی وہ آگے بڑھ گئی۔۔۔

----

داجی کے کمرے میں سب اس وقت بڑے موجود تھے۔۔  
داجی نے اپنا فیصلہ سنانا شروع کیا تھا۔۔ روحان ملک سے باہر جانا چاہتا ہے اور میں اس فیصلہ کے خلاف ہوں مگر وہ پھر بھی جانا چاہتا ہے تو میں اس کے سامنے اپنی ایک شرط رکھی ہے جو میری خواہش بھی ہے۔۔  
کیسی شرط بابا سیمار روحان کی ماں چپ نہ رہ سکی تھی۔۔  
"سیماپہلے بابا کی پوری بات تو سن لو" عالم نے ٹوکا تھا۔  
"میں چاہتا ہوں کہ روحان کے باہر جانے سے پہلے روحان اور زویا کا نکاح کر دیا جائے"۔۔ سیمار اور سفینہ یہ بات سن کر حیرت سے عالم اور یوسف صاحب کو دیکھ رہیں تھیں جبکہ وہ دونوں مسکرا رہے تھے۔۔  
"مگر بابا روحان"۔۔ سیمار نے اعتراض کرنا چاہا  
"سیمار روحان کی فکر مت کرو" عالم نے سیمار کو پیچ میں ہی ٹوک دیا تھا۔۔ اب سفینہ سے مخاطب ہوئے تھے۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"سفینہ بہن میں آپ سے روحان کیلئے زویا کا ہاتھ مانگتا ہوں" عالم نے مسکرا کر سفینہ سے بات کی تھی سیما تو بیچو تاب کھاتی رہ گئی تھی۔۔ مگر یوسف صاحب کی وجہ سے خاموش تھیں۔۔

سفینہ نے یوسف صاحب کو دیکھا تھا جو مسکرا کر ہاں کرنے کا اشارہ کر رہے تھے پھر سیما کو دیکھا تھا جس کے چہرے پہ صاف عیاں تھا کہ وہ راضی نہیں پھر عالم کی طرف دیکھا تھا وہ اس کی ہاں کے منتظر تھے۔۔ وہ خاموش رہی تھی کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کیا کہے۔۔

"مجھے لگتا ہے سفینہ بہو کو کوئی اعتراض نہیں ہے میرے فیصلے سے"۔۔ اس مہینے کے آخر میں روحان جا رہا ہے تو ایک ہفتہ بعد جمعہ کے دن بچوں کا نکاح رکھا جائے کیا خیال ہے پھر عالم"۔۔ یوسف صاحب نے اپنی بات مکمل کی تھی۔۔ "جی بابا جیسا آپ کو ٹھیک لگے سفینہ بہن اب زویا ہماری بچی ہے تو آپ نکاح کی تیاری شروع کیجیئے نکاح سادگی سے ہو گا بس خاص خاص لوگ ہوں گے"۔۔ عالم صاحب تو خوشی سے پھولے نہیں سمارہے تھے اور جبکہ سیما منہ سجائے خاموش بیٹھی تھی انکی بعد میں خبر لینے کا ارادہ رکھتی تھیں۔۔۔

سفینہ کے حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات تھے وہ مسکرا رہیں تھیں وہ سب ہی خوش تھے سوائے سیما کہ۔۔ سفینہ کو زویا کے لئے روحان ایک بہترین انتخاب لگا تھا اس لیے وہ انکار نہیں کر پائی مگر انہیں یہ نہیں معلوم تھا کہ مستقبل میں کیا ہونے والا ہے روحان اس رشتہ سے خوش ہے یا نہیں۔۔ کیا وہ زویا کو قبول کرے گا۔۔ یہ تو انہوں سوچا بھی نہیں۔۔

سیما کو کسی طور بھی یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"یہ کیسے ہو سکتا ہے یہ کیسے ہو گیا برسوں پہلے وہ سفینہ میری بہن کا حق مارا تھا اور اب اسکی بیٹی میری بھانجی کا حق نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ ہم دیکھ لوں گی میں میری روحان کی دلہن صرف شائہ ہی ہوگی"

شائہ سیمہ کی بہن شینا کی بیٹی تھی۔۔ سیمہ شینا کی شادی اکرم سے کروانا چاہتی مگر اکرم نے سفینہ سے شادی کر لی تھی اس کے ایک ماہ بعد ہی شینا کی بھی شادی ہو گئی تھی۔۔ زویا اور شائہ میں بس دو ماہ کا ہی فرق تھا۔۔

عالم صاحب کمرے میں داخل ہوئے تو سیمہ اس پہ چڑھ دوڑی۔۔ "یہ کیا کیا عالم آپ نے۔۔ آپ نے ایک بار بھی مجھ سے پوچھنا ضروری نہیں سمجھا اور اتنا بڑا فیصلہ کر لیا۔"

عالم سیمہ کے غصہ سے واقف تھے اس لئے تحمل سے اسکی بات سنی اور پھر بولے۔۔ "دیکھو سیمہ یہ بابا کا فیصلہ تھا اور میں انکار نہیں کر سکا زویا اچھی بچی اور ہمارے روحان کے لئے بھی بہتر ہے۔"

"نہی ہے وہ بہتر میں روحان کی شادی شائہ سے کروانا چاہتی تھی اور یہ میری خواہش بھی تھی۔۔ آپ ایسا نہیں کر سکتے میں کیا جواب دوں گی شینا کو۔"

"ہمارا دوسرا بیٹا بھی ہے تم زارون کے لئے بات کر لینا۔"

۔۔ سیمہ خاموش ہو گئی تھی انہیں پتا ہے انکی بات پتھر پہ لکیر ہے یوسف صاحب فیصلہ کر چکے ہیں اور عالم انکا بھرپور ساتھ دیں گے۔۔

رات کے کھانے پہ گھر کے تمام افراد ٹیبل پہ موجود تھے۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

روحان بس پلیٹ میں ہی چمچ گھما رہا تھا کھانے کا اسکا

زرا من نہیں تھا۔۔

داجی اپنی بات کا آغاز کیا انہوں ہنکار بھرا تھا تو سب انکی طرف متوجہ ہوئے تھے۔۔

"روحان کے باہر جانے سے پہلے ہم اسکا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔۔"

"واؤ داجی روحان کے تو ڈبل فائدے" زارون نے روحان کی طرف دیکھتے کہا اور آخر میں ایک آنکھ دبائی۔۔

"شٹ اپ" روحان نے اسے ہلکی آواز میں ڈپٹا۔۔

داجی مسکرائے تھے اسکی بات پہ پھر بولے تھے۔۔

"ہم نے روحان کا زویا کے ساتھ رشتہ طے کر دیا ہے اگلے ہفتہ یعنی جمعہ کے دن انکا نکاح ہے آپ لوگ تیاریاں کرو

نکاح کی داجی اپنی بات کہ کر خاموش ہوئے تھے۔۔

زویا کو تو اپنا نام سن کر تو جیسے شاک سا لگا اور پھر نکاح اس کے جیسے ہوش ہی اڑ گئے تھے۔۔ اسنے پہلے روحان کی

طرف دیکھا جو اسے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔۔ اب اسے دوپہر میں اسکے غصہ کرنے کا اور لڑنے کا مطلب

سمجھ آیا تھا پھر اپنی ماں کی طرف دیکھا جو اسے دیکھتی مسکرا رہی تھیں۔۔ اس سے زیادہ دیر بیٹھنا جاسکا اور فورن اٹھ

کروہاں سے بھاگی تھی۔۔ اسے بھاگتے دیکھ سفینہ بھی اٹھ کر اسکے پیچھے گئی تھی۔۔ داجی بھی اٹھے تھے اپنے کمرے کی

طرف چل دئے تھے۔۔

جبکہ زرتاج اور روحا کی تو خوشی کی انتہا نہ تھی پہلے وہ بھی شاک ہوئی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

پھر وہ دونوں بھی اٹھ کے زویا کے پیچھے چل دی۔ اب ٹیبل پر صرف عالم سیمہ اور روحان اور زارون بیٹھے تھے۔ زارون اب بھی داجی کی کہی ہوئی باتوں پہ شاک سا تھا جبکہ روحان غصہ سے بھرا بیٹھا تھا۔

"ڈیڈ وہ بہت چھوٹی ہے مجھ سے میں نے کبھی اسکے بارے اس طرح سے نہی سوچا ایک کمزور سی دلیل دی تھی روحان نے۔"

"بس روحان بہانے مت بناؤ"۔ وہ طیش میں آئے

"اپنے بیٹے کو سمجھا دو ورنہ پھر میں سمجھوں گا میرا ایک ہی بیٹا ہے"۔ آخر میں سیمہ کی طرف دیکھ کر بولے تھے اور اٹھ کر وہاں سے چلے گئے۔

روحان بھی غصے سے کرسی کو ٹھوکر مارتا وہاں سے چلا گیا تھا۔ سیمہ رونے لگ گئی تھی۔

ممہا پلیر آپ رونے مت سب ٹھیک ہو جائے گا زارون بھی پریشان ہوا تھا۔



سفینہ بھی زویا کے پیچھے کمرے آئی تھی زویا کو روتا دیکھ وہ پریشان ہوئی تھی۔

"زویا تم رو کیوں رہی ہو بیٹا" وہ اس سے گلے لگاتے ہوئے پیار سے بولیں تھیں۔

READERS CHOICE

"مامیہ داجی کیا کہہ رہے تھے" وہ روتے ہوئے بولی۔

"ہاں بیٹا انہوں نے تمہارا رشتہ روحان کے ساتھ کر دیا ہے"۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"مگر مارو جان بھائی میں ان سے نکاح نہیں کروں گی میں نے انہیں ہمیشہ بھائی ہی سمجھا ہے" وہ روتے بول رہی تھی۔۔

"شش چپ بیٹا یہ داجی کا فیصلہ ہے عالم بھائی نے اتنے مان سے تمہارا رشتہ مانگا تھا میں انکار نہی کر سکی روحان اچھا بچہ ہے" سفینہ اسے اپنے ساتھ لگائے پیار سے بولی تھی۔۔ "مگر ماما"۔۔ اب وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی اسکے منہ سے تو اب الفاظ ہی نہیں نکل رہے تھے۔۔ زویا کیا ہو گیا ہے تم کو نسا رخصت ہو کر ہم سے دور جا رہی ہو ہمیشہ میرے پاس ہو گی میری آنکھوں کے سامنے۔۔

زرتاج اور روحان کے پیچھے کھڑی تھی انکی ساری باتیں سن رہی تھی بھاگ کر آ کر دونوں نے زویا کو گلے سے لگالیا تھا۔۔

"واؤ زویا آپی تم میری بھابھی بننے جا رہی ہو" اور دو تین اسکے گال پہ کس کرتے کہا تھا روحانے.. سفینہ بیگم مسکرا دی تھی انہیں دیکھ کر۔۔ اچھا سمجھاؤ اسے ایسے روتے نہیں ہیں اور وہ وہاں سے چلی گئی تھی.. واؤ آپی کتنا مزہ آئے گا ہم اب نند بھابھی ہوں گے روحا بھی بھی اسکی اسکے گلے میں باہیں ڈالے کھڑی تھیں۔۔ اور زویا کا شرم سے جھک گیا تھا۔۔ زرتاج فورن بولی تھی۔۔ "اف زویا تم بلش کر رہی ہو" زری اور روحا کے قہقہے بلند ہوئے تھے۔۔

READERS CHOICE



## بے پرواہ عائشہ نور

روحان ساری رات اپنے دوست فیصل کے فلیٹ میں رہا تھا صبح دس بجے گھر آیا تھا۔ جب وہ گھر آیا تو حال میں سب بڑے موجود تھے زویا انہیں چائے سرو کر رہی تھی وہ سب کو نظر انداز کرتا وہاں سے جا رہا تھا جب عالم نے اسے روکا تھا۔۔۔

"کہاں تھے ساری رات تم۔۔۔ عالم جانتے تھے وہ کہاں تھا فیصل سے فون پہ وہ روحان کے بارے میں پوچھ چکے تھے مگر پھر بھی پوچھ رہے تھے۔"

زویا کے عالم صاحب کی آواز پہ چلتے ہاتھ رکے تھے مزید ہمت نہی تھے کہ نظر اٹھا کہ دیکھ لے۔  
"ڈیڈ میں فیصل کے گھر تھارت" جب اسکی نظریں زویا پہ گئی تھیں وہ عالم کو چائے کا کپ پکڑا رہی تھی اسکا ہاتھ کانپ رہا تھا روحان کی آواز پہ وہ بمشکل خود کی گھبراہٹ پہ قابو پاتی چائے دے رہی تھی۔۔  
"بیٹھو بیٹا چائے پیو تمہارے ڈیڈ کو پتا تھا تم فیصل کے گھر تھے۔"۔۔ سیمانے بیٹے کو اپنے ساتھ بیٹھنے کی جگہ دی تھی۔۔ اور روحان بیٹھ گیا۔۔۔

"زویا روحان کو بھی چائے دو سیمانے کہا تھا۔۔"

زویا کا تو وہاں رکنا محال ہو رہا تھا اب چائے دینے کا آرڈر ملا تھا۔ زویا با مشکل خود کی لرزش پہ قابو پاتے چائے کا کپ اٹھائے روحان کی جانب بڑھی تھی۔۔ روحان کے سامنے آتے جھک کر اسے چائے کا کپ اسکے آگے کیا ہلکا سا ہاتھ ابھی کانپ رہا تھا۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

روحان اسکا بغور جائزہ لیتے چائے کا کپ تھا ماتھا وہ ڈارک بلو کلر کی پلین شارٹ فرائٹ پہنے ہوئے آدھے سیاہ بال کیچر میں قید آدھے کھلے کچھ آوارہ لٹیں چہرے پہ جھول رہی تھی تنکھے نین نقوش پل میں اپنی نظروں کا زاویہ بدلاتھا روحان نے۔۔ زویا بھی وہاں رکی نہیں تھی جلدی نکلی وہاں سے۔۔ جاتے جاتے اسکی آواز کانوں سے ٹکرائی تھی اور چہرہ مزید شرم سے لال ہوا تھا۔۔

"روحان کیا تمہیں کوئی اعتراض ہے" عالم نے سوال کیا۔۔ نوڈیڈ مجھے کوئی اعتراض نہیں جیسے آپ لوگوں مرضی۔۔ سب مسکرائے تھے سوائے سیماکہ انہیں تو روحان کی بات پہ یقین ہی نہیں آیا۔۔ روحان زرتاج نے بھی روحان کا اقرار سنا تھا زویا بھاگنے کے انداز میں کچن کی طرف آئی تھیں اور کچن میں آکر کے پھولی ہوئی سانس ہموار کرنے لگی۔۔

ذری اور روحان بھی اس کے پیچھے کچن میں آئی تھی تھی۔۔

روحان زویا کے گلے میں باہیں ڈالی تھی اف زویا آپی بھائی بھی مان گئے ہیں۔۔ روحان خوش ہوتے بولی تھی زویا شرم سے لال ہوئی تھی۔۔ زری شلف کے ساتھ ٹیگ لگائے کھڑی تھی۔۔ یہ دونوں نند بھابی مل گئی ہمیں تو کوئی لفٹ ہی نہیں کرار ہا زرتاج نے ہانک لگائی۔۔

تبھی زارون کی اینٹری ہوئی تھی وہاں پہ۔۔ کیا ہو رہا ہے "یہاں پہ کیوں رش لگایا ہوا ہے زارون نے فرج سے پانی کی بوتل نکالتے کہا تھا۔۔"

## بے پرواہ عائشہ نور

تبھی روح زارون کے پاس آئی اور پر جوش انداز میں بولی تھی۔۔ زی بھائی حان بھائی مان گئے ہیں۔۔ زارون کے گلاس میں پانی ڈالتے ہاتھ رکے تھے اور وہ سوچ میں پڑ گیا تھا۔۔ وہ تینوں وہاں سے جا چکی تھیں۔۔



روحان واش روم سے شاور لے کر نکلتا تھا ..

زارون کو اپنے کمرے میں انتظار کرتا پایا تھا۔۔ "کیا ہوا زی تم یہاں" روحان بھی اسکے سامنے کرسی پہ آکر بیٹھا تھا۔۔ "روحان کیا تم واقعی ہوزویا سے نکاح کے لے۔۔ رات تم بہت غصے میں تھے اور بالکل بھی راضی نہیں تھے۔۔"

"ہاں مگر تم بھول گئے شائد ڈیڈ نے رات کو کیا کہا تھا اگر میں یہ نکاح نہیں کروں گا تو وہ سمجھے گے کہ انکا صرف ایک ہی بیٹا ہے" روحان بات کرتا شیشے کے سامنے کھڑا ہوتا بال بنانے لگا تھا اسکی آواز میں بہت کرب تھا بے بسی تھی۔۔

زارون اٹھ کر اسکے پاس آیا تھا تو "اسلئے مان گئے۔۔"

"ہاں تو اور کیا کرتا آج وقت اور فیصلہ میرا نہیں مگر کل وقت بھی اور فیصلہ بھی میرا ہو گا اسنے ٹھوس لہجے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔"

READERS CHOICE



اور آج نکاح کا دن بھی آن پہنچا ..

## بے پرواہ عائشہ نور

"اج شاہانہ عالم کی بہن بھی آئی تھیں جو باپ سے شکوہ کر رہی تھی کہ اتنی اچانک نکاح رکھ لیا اور اب بتا رہے ہیں ہم سے مشورہ تک نہیں کیا"

سیما کی بہن شینا بھی بس نکاح کے موقع پہ ہی آئی تھی



نکاح کا مرحلہ شروع ہوا تھا۔

زویا اپنے کمرے میں تیار ہو کر بیٹھی تھی اور اس کے ساتھ وہاں روحہ اور زری بھی موجود تھی۔

کمرے میں نکاح خواں کے ساتھ عالم اور یوسف صاحب اور زارون داخل ہوئے تھے۔

اور نکاح شروع ہوا دونوں طرف سے ایجاب و قبول ہوا ..

ہر طرف مبارک باد کا شور اٹھاتا تھا۔

چوبیس سالہ روحان آف وائٹ کلف دار قمیض شلوار میں بلیک ویسکوٹ پہنے کالے بالوں کو اچھے سے سیٹ کیئے وہ

صوفیہ پہ بیٹھا جازب نظر لگ رہا تھا ہر کوئی اس کی تعریف کرتا پھر رہا تھا۔۔۔ سیما نے تو اس کی نظر بھی اتاری تھی وہ لگ

بھی بہت پیارا رہا تھا۔

پھر سامنے سے سچی سنوری دلہن بنی نیچرل لائٹ میک اپ پنک کلر کی پیروں تک آتی فراک پہنے زری اور روحا کے

درمیاں سہج سہج چلتی آرہی تھی۔۔۔

روحان کی جیسے اس کے چہرے پہ نظر پڑی تو نظریں ٹھہر سی گئی تھی۔

## بے پرواہ عائشہ نور

وہ چلتی چلتی اس کے سامنے کھڑی کوئی اپسرا ہی لگی۔

وہ اپنے ہوش تب آیا جب فیصل نے اسے کہنی ماری تھی۔ تیری ہی ہے فیصل شرارت سے کہتے ایک آنکھ دبائی۔۔ وہ کڑکے رہ گیا تھا اور اسے گھور کے دیکھا تھا اسکے مزاق پہ۔۔۔

زویا کو اسکے ساتھ بٹھایا گیا تھا وہ فاصلہ قائم کئے اس کچھ دوری بنائے بیٹھا تھا۔۔ اور فوٹو سیشن کا نارکنے والا سلسلہ شروع ہوا تھا۔۔

ہر کوئی انکے ساتھ بیٹھ کر تصویر بنواتا تو اسے اور کھسکنا پڑتا زویا کی طرف ایسے۔ جو ایک فٹ کا فاصلہ بنائے بیٹھا تھا تو ایک انچ کا بھی نہیں رہا تھا اور اسکے ساتھ جڑچکا تھا۔ اسکے لمس اور اسکے وجود سے آتی بھینی بھینی سی کلون کی خوشبوؤں سے زویا کو اپنی جان جاتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ مگر مقابل اسپاٹ چہرہ لائے ڈھیٹ بنا بیٹھا رہا تھا۔ زارون گلے میں کیمرہ ڈالے کیمرہ مین بنا ہوا تھا سب کی پکس بنا رہا ہر ایک تھری پکس سوٹ میں وہ بائیس سال کا بہت پرکشش اور بینڈ سم نوجوان تھا۔۔

روح اور زری محفل کی جان بنی ہوئی تھی گولڈن کلر کی سیم فرائک پہنے پریالگ رہی تھی گولڈن کلر انکی گوری رنگت میں کافی نیچ رہا تھا۔ ان میں بس تین سال کا فرق تھا مگر انہوں نے اپنی دوستی میں یہ فرق مٹا دیا تھا۔ زرتاج پندرہ سالہ اور روح تیرہ سال کی تھی زرتاج صحت مند سی بھری بھری سی جسامت اور روح زویا کی طرح دبلی پتلی سی۔۔ زارون پکس بنا رہا تھا اب باری زری کی آئی تھی وہ زویا کے پاس بیٹھی تھی پوز بنا کے مگر وہ پکس نہیں لے رہا تھا۔ ایک نظر کیمرے میں دیکھتا تو کبھی سامنے۔۔

## بے پرواہ عائشہ نوس

"زارون یہ کیا کر رہے ہو" عالم بولے تھے۔۔ زارون کیمرہ کو ٹٹولتے ہو مصروف سے انداز میں بولا تھا۔۔

"پتہ نہی ڈیڈ کیمرہ خراب یا یہ زری موٹی ہے کیمرے میں اس کے علاوہ کوئی نظر نہی آتا جب بھی کیمرہ سامنے کرتا پکس بنانے کیلئے صرف مشکل سے اسکا چہرہ ہی کیمرے میں آپاتا ہے"۔۔

اس کے اس مزاق پہ سب ہنسے تھے تو زری کو آگ لگی تھی۔۔

"دفاع ہو جاؤ مجھے نہی بنانی پکس"۔۔ وہ اٹھ کر جانے لگی تھی تو عالم کی آواز پہ رکی تھی۔

"بیٹھو بیٹا نا تم تصویر ماشا اللہ میری بیٹی صحت مند ہے موٹی نہی"۔۔ ہم وہ پھر سے ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کے بیٹھی تھی۔۔

"ہاں بھی زویا کے حصے کا کھانا بھی یہ خود کھا جاتی ہے اسلئے تو وہ چھوٹی رہ گئی اور یہ بھینس کی طرح چل گئی" زارون پھر سے اسکا مزاق اڑاتے اسکی پک لی تھی۔۔ عالم صاحب نے اسے اپھر ڈپٹا تھا۔۔

روحان تو اٹھ کر اپنے روم آیا تھا بہت تھک چکا تھا

فریش ہو کر وہ نیچے آیا تھا اسے کافی کی شدید طلب ہو رہی تھی مگر سیڑیوں سے نیچے اترتے وہ اسے سامنے حال میں ان تینوں کو دیکھ کر جھٹکا لگا تھا جن کی اب بھی فوٹو سیشن کمپلیٹ نہی ہوئی تھی رات کا ایک بج رہا تھا۔۔

زویا بچاری تھکن سے برا حال تھا مگر روحا اور زری تھی جو اس کی جان ہی نہی چھوڑ رہی تھی وہ چلیج کرنا چاہتی تھی مگر وہ دونوں اسے جانے ہی نہی دے رہی تھی۔۔

اور زارون فوٹو گرافر کا کام کر رہا تھا۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

اور روحان انکی یہ کاروائی کب سے دیکھ رہا تھا۔

کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔ اسکی دھاڑ پہ سب متوجہ ہے ہوئے تھے۔۔ سب کی سیٹی گم ہوئی اور سب ادھر ادھر کھسک گئے تھے سوائے زویا کے۔۔ کیوں کہ زویا کا روم کا راستہ وہاں سے جاتا تھا جہاں وہ کھڑا تھا وہاں سے جاتا تھا۔۔ کیا ہوا مسز تمہارا جانے کا ارادہ نہیں ہے کیا۔۔ وہ دونوں ہاتھ باندھے اس سے گویا ہوا تھا۔۔ زویا کی تو مارے شرم سے جھکی ہوئے نظرے ہی نہیں اٹھ رہیں تھی۔۔ وہ بغیر کچھ کہے اپنی بھاری جوڑے کو سنبھالتی چھن چھن کرتی اس کے قریب سے گزرتی چلی گئی تھی۔۔

اسکی چوڑیوں کھنک اور پانلوں کی چھن خاموش ماحول میں ایک سرور سا تھا۔۔ جب تک وہ اپنے کمرے میں بند نہیں تب اسے یہ آواز سنائی دیتی رہی تھی۔۔

اور روحان اب کھڑا یہ سوچ رہا تھا کہ کافی کون بنا کہ دیگاما بھی سو گئی ہیں سرونٹ بھی کواٹر میں چلے گئی اور جو بنا کے دی سکتی تھی اس سے تو ان کی جنگ چھڑ چکی ہے۔۔ وہ سیڑیاں چڑھتا اپنے روم میں چلا گیا۔۔

وہ کمرے آئی تو آنسو اسکی رخسار بھگونے لگے تھے اسے اپنا آپ بے مول سا ہوتا محسوس ہوا تھا اسے لگا تھا جیسے وہ اسے روکے گا اس سے باتیں کرے گا اسکی تعریف کرے گا شاید مہمانوں کے سامنے موقع فی ملا ہو مگر ابھی اسے اپنی تزیل محسوس ہوئی تھی۔۔

وہ اسکے پاس سے گزر کے آئی تھی اسنے روکا تک نہیں تھا۔۔ وہ سمجھ رہی تھی شاید اس کی بھی وہی فیلنگز ہوں جو اسکی تھی۔۔ واشروم سے فریش ہو کر باہر آئی تھی اب خود کو ہلکا محسوس کر رہی تھی آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر بال بنا

## بے پرواہ عائشہ نور

رہی تھی خود کو آئینے میں دیکھا تو پھر آنسو بہ نکلے تھے آج اس کے لیئے ہی تو اتنا سچی سنوری تھی مگر اسنے تو ٹھیک سے دیکھا تک نہی۔۔۔ خاموشی سے سفینہ کے پہلو میں آکر لیٹ گئی تھی جو سکون سے اپنا فرض پورا کر کے سو رہی تھیں۔۔۔ اور اسکا تھکا دینے والا سفر شروع ہو چکا تھا ..



اگلے دن روحان نے بتایا کہ تین دن بعد کی اسکی آسٹریلیا کی فلائٹ کنفرم ہو گئی ہے۔۔۔  
"تم تو آٹھ دن بعد جانے والے تھے تو یہ تین دن بعد کیوں"۔۔۔ عالم روحان سے پوچھ رہے تھے آواز میں سختی تھی۔۔۔

سب بڑے اس وقت حال میں بیٹھے تھے اور روحان کی کلاس لگی ہوئی تھی۔۔۔  
"آٹھ دن بعد جاؤں یا تین دن بعد آپ لوگوں کی بات تو میں مان چکا ہوں اب آپ لوگ میری بات مان لیں" وہ بھی سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔

سب خاموش ہوئے تھے اس کی بات پہ۔۔۔  
"ٹھیک ہے بیٹا بات تمہاری ٹھیک ہے" یوسف صاحب بولے تھے۔۔۔  
سیمائی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھے روحان نے انہیں گلے لگایا تھا۔۔۔ "پلیز مام ایسے روئیں مت"۔۔۔ "کیوں نہ رو تم اتنی دور جا رہے ہو مجھے چھوڑ کر یوں"۔۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"موم میں اپنے کے کام سے جا رہا ہوں۔ ٹکٹ ہی پرسوں کی مل رہی تھی ورنہ بہت دیر سے فلائٹ ملے گی" اس لے جلدی جا رہا ہوں

روحان نے جان بوجھ کر اپنی سیٹس پہلی والی کینسل کر کے آگلے کی تین دن پہلے کی کروالی تھی وہ اب مزید رک سکتا تھا۔



تین دن تو جیسے پر لگا کر اڑ گئے تھے۔۔۔ وہ اپنا زیادہ وقت اپنی ماں کے ساتھ گزارتا سب میں موجود بیٹھا ہوتا تھا زویا بھی وہاں سب کے ساتھ ہوتی مگر وہ اسے ایسے انور کرتا جیسے وہ وہاں ہو ہی نہ۔۔۔ جیسے وہ اس کے لے کوئی اجنبی ہو۔۔۔ وہ جا رہا تھا سب اس سے مل رہے تھے سب کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔ وہ پہلی بار کہیں دور جا رہا تھا لمبے عرصہ کیلئے۔۔۔

زویا چھت پہ کھڑی اسے اوپر سے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسے ملنا تو تھا نہیں پھر اسکے سامنے جانے کا کوئی فائدہ نہی تھا۔۔۔ سب کو خدا حافظ کہہ کر ہاتھ ہلاتا گاڑی میں بیٹھتے وقت روحان کی نظریں اوپر چھت کی طرف اٹھی تھیں مگر وہاں کوئی نہی تھا نا جانے کیوں اسے زویا کا گمان ہوا تھا سر جھٹکتا وہ گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔ زویا روحان کو سر اٹھاتا دیکھ فورن سے نیچے چھپی تھی کہیں وہ اسے دیکھ نہ لے۔۔۔



زارون روحان کو ایرپورٹ اکیلا چھوڑنے جا رہا تھا زارون گاڑی چلا رہا تھا روحان فرنٹ سیٹ پہ اس کے ساتھ بیٹھا۔  
ساتھ میں ہلکی پھلکی باتیں بھی کر رہے تھے۔

"بھائی اب تو آپ سے تین سال بعد ہی ملاقات ہوگی۔"

"ہم شاید۔" روحان سامنے دیکھتا بس اتنا ہی بولا تھا۔

"میں سمجھا نہیں زارون نے" نہ سمجھی سے اسے دیکھا۔

"میں تب ہی پاکستان آؤں گا جب یہ زویا کا ہار میرے گلے سے اتار دیا جائے گا تب ہی میں آؤں گا ورنہ نہیں۔"

"شاید کبھی بھی نہیں" روحان کا چہرہ سپاٹ تھا۔۔۔ جبکہ زارون تو حیران ہوا تھا اس کی باتوں پہ۔۔۔ "آپ ایسا کیسے سوچ سکتے ہیں۔"

"کیوں نہیں سوچ سکتا میں ایسا۔ جو میرے ساتھ ہوا ہے نہ اگر تمہارے ساتھ ہوتا تو تمہیں پتہ چلتا میں ایسا کر سکتا ہوں۔۔۔ تمہیں اپنا کوئی خواب پورا کرنا ہوا اور تم سے اس کے بدلے میں کوئی بڑی قربانی مانگی جائے تو تم کیا کرو" وہ الٹا اس سے ہی سوال پوچھ رہا تھا۔ زارون بس خاموش رہا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اور اس کا کیا جواب دے۔۔۔



روحان کے جانے بعد سب ادا اس ہو گئے تھے گھر سنا سنا سا لگ رہا تھا پھر آہستہ آہستہ سب اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔

## بے پرواہ عائشہ نور

روحان نے آسٹریلیا پہنچ کر اپنی خیریت کی اطلاع دے دی تھی۔۔

روحان کو گئے ابھی ایک ماہ گزرا تھا کہ خدا یوسف صاحب کی طبیعت خراب رہنے لگی تھی۔۔

پھر ایک دن کی بہت ان کی طبیعت خراب ہو گئی ہسپتال لے جایا گیا تھا۔۔

انہیں ہارٹ اٹیک آیا تھا اور وہ اپنی زندگی کی بازی ہار گئے۔۔

ملک و لا میں ہر کوئی سو گوار تھا انہیں یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ یوسف صاحب ان میں نہیں رہے۔۔ انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔۔ زویا اور زری کو لگا جیسے وہ سہی معنوں اب یتیم ہوئی ہیں یوسف صاحب نے انہیں باپ کی کمی محسوس نہی ہونے دی تھی وہ ان سے اتنا پیار کرتے تھے۔۔ روحان نہی آسکا تھا عالم صاحب نے بھی آنے روک دیا تھا وہ ہیں یہاں پہ سب کے ساتھ وہ بس انکے لیئے مغفرت کی دعا کرے۔۔

روحان اپنے دادا سے ناراض ضرور تھا مگر انکے لیئے اسکے دل میں محبت بھی تھی اس لئے اسنے دادا جی کو معاف کر دیا تھا دل سے تاکہ انکے لئے آگے آسانی ہو سکے۔۔



وقت کا کام تھا گزرنا سو وہ گزرتا رہا

تین سال گزر گئے تھے۔۔ روحان کی واپسی کا وقت بھی ہو گیا تھا۔۔ عالم صاحب نے روحان کی واپسی پہ جلد ہی زویا کی رخصتی کا بھی فیصلہ کیا تھا۔



## بے پرواہ عائشہ نوس

زارون جانتا تھا کہ روحان نہیں آنے والا۔۔۔ کیونکہ اسکی کئی بار اس ٹاپک پر بات ہو چکی تھی مگر اس کا ہمیشہ سے ہی ایک ہی جواب رہا۔۔ اور وہ اپنے فیصلہ سے اپنے باپ عالم صاحب کو بھی آگاہ کر دے گا کہ وہ زویا سے علیحدگی چاہتا ہے اسی صورت اسکی واپسی ممکن ہے۔۔  
وقت نے بہت کچھ بدل دیا تھا۔۔

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں <https://ezreaderschoice.com>

آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

# بے پرواہ عائشہ نور

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: [mobimalik83@gmail.com](mailto:mobimalik83@gmail.com)

[readerschoicemag@gmail.com](mailto:readerschoicemag@gmail.com)

Facebook groups : **Readers Choice,**

سیماکارویہ سفینہ کے ساتھ لیادیا ہی تھا زویا کو بھی وہ بات سنانے کا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھی۔۔  
اسکی وجہ سے اسکا بیٹا اس سے دور ہے۔

گھر کے کاموں کی بھی ذمہ داری اس پہ ڈال دی تھی کہ وہ اس گھر کی بہو ہے سب کچھ اسی نے سنبھالنا ہے۔۔  
کچن کے کاموں میں لگائی رکھتی۔۔ اور اپنی خد متیں بھی کروانا۔۔ زویا سب کام چپ چاپ کر لیتی تھی۔۔۔ سفینہ  
بھی اسے اپنی ساس کی باتیں ماننے کی تلقین کرتی تھیں۔۔۔  
عالم صاحب کا اس سے شفقت والا رویہ ہی رکھتے تھے۔۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

شوہر جس نے پلٹ کر پوچھا تک نہ تھا۔ جب اسکا فون آتا تو سب سے بات ہوتی مگر وہ تو اسکا بھول کر بھی نہ پوچھتا تھا۔

اپنی بے قدری پہ دل خون کے آنسوؤں روتا مگر کرے بھی تو کیا جو دھڑکتا بھی اسکے نام پہ ہے۔۔

نکاح کے دو بول نے اسکے دل میں اسکے شوہر کی محبت پیدا ہو گئی مگر وہ ستمگر ظالم بنا بیٹھا ہے اسکی جان لینے پہ طلا ہے۔۔ اسکی دوری اسکی جان ہی تو لے رہی ہے سلو پوئزن کی طرح۔۔

اتنے لوگوں میں بھی خود کو تنہا محسوس کرنا چھپ چھپ کر رونا۔۔ سفینہ سے اپنی بیٹی کی حالت مخفی نہ تھی آخر ماں تھی۔۔ اسکی خاموشی ہی اسکے دل کا حال بیاں کر دیتی تھی۔۔

زرتاج اور روحا کی دوستی بھی وقت کے ساتھ مزید گہری ہو گئی تھی۔۔ دونوں کا روم بھی ایک ہی تھا۔۔ روحا کا کالج اسٹارٹ ہوا تھا تو زرتاج کی یونیورسٹی۔۔ زارون کی یونیورسٹی میں ہی اسکا ایڈمیشن ہوا تھا عالم صاحب کے کہنے پہ۔۔ پہلے ہی انکے درمیان جنگ جاری رہتی تھی۔۔ اور اب ایک یونیورسٹی ساتھ جانا۔۔ زارون کی یونیورسٹی کی پڑھائی ختم ہونے والی تھی۔۔

زارون کو زرتاج سے بے جا بیر ہوا تھا۔۔ روحان کی باتوں نے اور اپنی ماں کی باتوں نے اسے ان تینوں کے خلاف کر دیا تھا۔۔ زویا سے وہ کچھ نہ کہتا رویہ بس لیا دیا ہی تھا کیونکہ وہ اسکے بھائی کی بیوی تھی بھلے ہی وہ اسے پسند نہی کرتا مگر زارون کیلئے اسکی بھابھی قابل احترام ہی تھی۔۔ اور سفینہ اسکی چاچی اسلئے وہ انکی بھی عزت کرتا مگر زرتاج کو وہ کسی صورت نہ بخشا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

وہ اس کی ہٹ لسٹ میں سب سے آگے تھی۔ اور زرتاج بھی اپنے نام کی ایک تھی وہ بھی پورا جواب اسے دھر کے دیتی اور سفینہ سے ڈانٹ بھی کھاتی تھی۔۔

دونوں کو ہی چڑھتی ایک دوسرے سے۔۔ بے جاذبات بے بات لڑائی طنز و تیر کے نشتر۔۔

روز یونیورسٹی آتے جاتے جھگڑنا کبھی وہ خود گاڑی سے اتر جاتی تو کبھی زارون اسکو رستہ میں اتار دیتا تھا۔۔ جب بھی وہ گھرا کیلے آتی تو سفینہ اسے ڈانٹ پڑتی تھی وہ اسے ہی سمجھاتی تھی۔۔

جب بھی وہ اکیلی گھر آتی تو سفینہ کی ڈانٹ سے دھلائی ہوتی اسکی۔۔ "تم پھر اکیلی آئی ہو کتنی بار کہا ہے کہ زارون کے ساتھ آیا کرو"۔۔

"ماما جو وہ اتنی باتیں سنارہا تھا کوئی احسان نہیں کرتا مجھ پہ تایا ابو کی وجہ سے اسے جھیل رہی ہوں تنگ آگئی ہوں یونی بھی جانے کا دل نہیں کرتا۔۔"

"ہاں تو تم چپ کر جایا کرو گز بھر لمبی زبان ہے تمہاری بڑا ہے وہ تم سے کچھ بھی کہتا ہے تو چپ کر جایا کرو"۔۔  
"بس آپ مجھے ہی چپ کرایا کریں ہر کوئی بس میرے پیچھے ہڑا رہتا ہے"۔۔ یہ کہتی یہ جاوہ جاوہ سفینہ اپنا ماتھا پیٹتی رہ جاتیں۔۔

اور رات تک یہ خبر عالم تک بھی پہنچ جاتی اور زارون کی کلاس لگتی تھی۔۔

ایسے کرتے چھ ماہ کا عرصہ بیت گیا اور دونوں ہی باز نہ آئے۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

آج پھر زارون سے لڑ کر زرتاج گاڑی سے اتر گئی تھی اور غنڈوں کے ہتھے چڑ گئی تھی اگر زارون بروقت نہ پہنچتا تو۔۔  
"زارون کمرے میں آیا دھر سے ادھر ٹہل رہا تھا آج جو حادثہ ہوا ہے اگر زرتاج کی عزت خراب ہو جاتی وہ غنڈے  
اس کے ساتھ کچھ کر دیتے تو وہ خود کو کبھی معاف نہ کر پاتا وہ اسکے چاچو کی بیٹی ہے اسکے گھر کی بھی عزت ہے۔۔"  
غصہ سے اسکی دماغ کی نسیں ابھرنے لگی تھی پھر اپنے دوست کو فون کیا اس سے کچھ ضروری باتیں کر کے فون بیڈ پہ  
پھینک کے واشروم گھس گیا۔۔

زرتاج کمرے میں آئی تو کمر خالی تھا روحا بھی کالج سے نہیں آئی تھی اس بات کا شکر مناتے واڈروب سے اپنے سوٹ  
نکالتے واشروم میں چلی گئی کافی دیر گرم پانی سے شاور لینے کے بعد کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔  
ابھی بھی وہ منظر اپنی آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا۔  
ڈریسنگ کے سامنے آکر اپنا چہرہ دیکھا تو گال پہ نیل پڑا ہوا تھا ہونٹ کے کنارے زخم تھا۔۔  
بازو ابھی بھی درد کر رہے تھے جیسے ابھی بھی انکے شکنجے میں ہوں۔۔  
اب وہ سوچ رہی تھی وہ کیسے یہ نشان چھپائے اگر کسی نے دیکھ لیا تو میں کیا جواب دوں گی۔۔ اور یہ اتنی جلدی ٹھیک  
بھی نہیں ہوگا۔۔

READERS CHOICE

اس سے پہلے کہ کوئی آتا فوراً سے لائٹ آف کر کے کمبل میں دبک کر لیٹ  
روحہ روم میں آئی تو سر تک کمبل تانے سوتی بنی۔۔





## بے پرواہ عائشہ نوس

رات کو سب کھانے کی ٹیبل پر موجود تھے سوائے زرتاج کے تو عالم صاحب پوچھ بیٹھے۔۔

"یہ زری کہاں ہے اسنے کھانا نہیں کھانا"۔۔۔

"ڈیڈ اسے تو بخار ہے اس لیئے وہ نہیں آئی" جواب روحا کی طرف سے آیا تھا۔۔

زارون کے کھانا کھاتے ہاتھ رکے تھے۔۔

"روحاتم نے پہلے کیوں نہیں بتایا اسے ڈاکٹر کے پاس لے چلتے ہیں" سفینہ پریشانی سے بولی تھی۔۔

ڈاکٹر کے نام پہ زارون کے چھکے چھوٹے تھے اگر ڈاکٹر پہ پاس چلے گئی تو آج کار از فاش ہو جائے گا۔۔

"ارے ماما آپ پریشان نہ ہوں میں نے میڈیسن دے دی تھی اسے صبح تک ٹھیک ہو جائے گی اسے آرام کرنے دیں" زویانے سفینہ کو تسلی دی تھی وہ ابھی ہو کر آئی تھی اس کے پاس سے زرتاج نے لائیٹ آف کی ہوئی تھی اور ہلکے زیور و بلب کی روشنی اسکے چہرہ اسے ٹھیک سے نظر نہی آیا تھا۔۔

زارون کار کا ہوا سانس بہال ہوا تھا۔۔

"ٹھیک ہے بیٹا زری کا خیال رکھنا اگر طبیعت ٹھیک نہ ہوئی تو صبح ڈاکٹر کو بلا لیں گے"۔۔



سب بڑے کھانا کھا کے اپنے کمرے میں جا چکے تھے۔۔ روحا اور زارون ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے جبکہ زویا کیچن سمیٹ رہی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

زارون صوفے کے ساتھ ٹیگ لگائے دونوں ٹانگیں میز کے اوپر کئے بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم تھا ساتھ ہی کچھ فاصلے پہ روحا جھولی میں کشن رکھے دونوں ٹانگیں اوپر کئے بیٹھی ایک ہاتھ میں ریموٹ پکڑا ہوا تھا ٹی وی پہ کمیڈی شو دیکھ رہی تھی۔

"کیا بات ہے چپ چپ سے ہیں کوئی ٹینشن ہے" روحہ کی بات پہ اسنے چونک کر اسکی طرف دیکھا تھا۔  
"نہیں کچھ نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں"۔ ایک پل کے لئے سٹپٹا یا تھا۔

"ہمم گھر میں آج شانتی ہے ادھر زری چپ ہے اروادھر آپ۔۔ ورنہ تو اس وقت کوئی تو آپ دونوں کا ڈرامہ دیکھنے کو مل جاتا تھا" زارون نے اسے گھور کے دیکھا تھا تو وہ مسکرا دی تھی۔ "مزاق کر رہی تھی"۔

اس وقت وہ دونوں بیٹھی اپنا فیورٹ شو دیکھتی تھیں اور زارون ان سے ریموٹ چھین کر اپنا سپورٹ چینل لگا کہ بیٹھ جاتا تھا اور بس پھر وہ دونوں بول رہے ہوتے اور روحا اور زویا انکا یہ لائیو شو انجائی کرتیں۔

وہ اٹھ کر وہاں سے نکل گیا سچ میں آج اسے بھی ٹی وی دیکھنے میں مزہ نہی آ رہا تھا اسے بھی زری کی چچی اچھی نہیں لگی تھی سیڑھیاں پھلانگتا وہ اور اپنے کمرے کی طرف جانے لگا مگر وہ زری اور روحا کے روم کی طرف بڑھ گیا تھا پہلے نمبر پہ زارون کا کمرہ تھا۔۔ دوسرے نمبر پہ روحان اور سامنے تیسرا نمبر پہ روحا اور زری کا کمرہ تھا جو کہ ان دونوں کا مشترکہ تھا۔

READERS CHOICE

## بے پرواہ عائشہ نور

وہ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آیا تو کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔ وہ کمبل اوڑھے لیٹی ہوئی تھی اسکا آدھا سر کمبل سے باہر تھا۔ وہ بیڈ کے کنارے بلکل اسکے قریب آکر اسکے ماتھے پہ ہاتھ رکھا تو واقعی بہت تپ رہا تھا۔ وہ دو قدم پیچھے ہٹا تھا۔ اور پھر کمرے سے ہی باہر نکل کر اپنے کمرے میں آگیا تھا۔

زویا سیڑھیاں چڑھتی اوپر ہی آرہی تھی زری کیلئے دودھ اور ٹیبلٹ لے کر تبھی اسکی نظر زارون پہ پڑی تھی وہ زری کے کمرے سے تیزی سے نکلتا اپنے کمرے میں بند ہوا تھا۔

زویا کمرے میں آئی تو زری کمبل تانے لیٹی ہوئی تھی زویا نے اسکے ماتھے پہ ہاتھ رکھا تو وہ ابھی بھی تپ رہا تھا مگر پہلے سے تھوڑا کم تھا۔

"زری اٹھو دودھ پیو پھر دوائی بھی کھانی تایا بونے آرڈر دیا ہے اگر ٹھیک نہی ہوئی تو صبح ڈاکٹر کو بلا لیں گے۔" ڈاکٹر کے نام پہ زری اٹھ بیٹھی تھی۔ زویا کو ہنسی آئی تھی اسکی حرکت پہ پھر اسے دودھ کا گلاس پکڑاتے بولی "زارون آیا تھا تمہارے کمرے میں۔"

پتا نہیں کب آیا تھا "زری دودھ کا گلاس پکڑتی بولی تھی۔"

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی میں اسے تمہارے کمرے سے نکلتے دیکھا تھا کھانے پہ بھی چپ چاپ ساتھ پھرٹی وی لاؤنج میں خاموش رہا کیا کوئی بات ہوئی ہے تم دونوں میں" زویا کو کوئی گڑبڑ محسوس ہوئی تھی اس لئے پوچھے بنانہ رہ سکی

--

## بے پرواہ عائشہ نور

"روح پلیر لائٹ مت آن کرنا" روحا جو ابھی روم میں آئی تھی لائٹ آن کرنے والی تھی تو زری کی اس پہ نظر پڑی تو فوراً بول پڑی۔۔

"اوہ سوری تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے" روحہ بھی پاس آکر بیٹھی تھی۔۔

"زویا میں نے پہلے کب زارون کی باتوں کی ٹینشن لی ہے جواب لوں گی تمہارے سامنے ہی ہے بخار ہوا ہے"۔۔

"زویا بھی وہ پریشان ہے زری کیلئے اب اتنا بھی برا نہیں میرا بھائی" روحہ ہنستی بولی تھی۔۔

"اوکے ریٹ کرو اب تم" زویا مسکراتی اسکے بال سہلاتی باہر نکل گئی۔۔

روحہ اور زرتاج کا کشادہ کمرہ تھا دو خوبصورت سنگل بیڈ پڑے تھے بے بی پینک باربی ڈول والی تھیم سے انکا کمر اسجا تھا جو کہ روحہ کی پسند سے ڈیکوریٹ کیا تھا۔۔

"اوکے گڈ نائٹ سو جاؤ تم زری" روحہ اپنے بیڈ پہ آکر لیٹ گئی۔۔ اسکی طبیعت کی وجہ سے اسے تنگ نہیں کیا تھا۔۔  
زری بھی دوايوں کے زیر اثر جلد ہی سو گئی۔۔



زارون اپنے کمرے آکر بستر پہ گرا تھا اسے زری کی حالت دیکھ خود پر غصہ آ رہا تھا تبھی فون رنگ ہو تھا۔۔  
"ہاں بول کیا بنا"۔۔

READERS CHOICE

## بے پرواہ عائشہ نور

"کام ہو گیا باس وہ لڑکے پکڑے گئے ہیں سیل میں بند ہیں انکے خلاف پہلے بھی کافی کمپلینز آئی ہوئی تھی اب وہ لمبے عرس کے لیئے جیل گئے" سہیل زارون کا دوست ہنستے ہوئے اسے بتا رہا تھا۔ جسے زارون نے دوپہر میں کال کر کے اسے ان آوارہ لڑکوں کو پکڑنے کی ہیلپ مانگی تھی اسکا بھائی پولیس میں ایس پی تھا۔ زارون نے ایک دو باتیں کر کے فون سائیڈ پر رکھا اور سونے کی کوشش کرنے لگا۔

صبح کے دس بجے زرتاج کی آنکھیں کھلی تھیں اب وہ اپنے آپ کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی۔ کمرے میں نظر دوڑائی تو روحا نہیں تھی وہ اپنے کالج کیلئے جا چکی تھی۔ وہ اٹھ کر واشروم گئی گرم پانی سے منہ ہاتھ دھویا پھر سامنے شیشے میں اپنا چہرہ دیکھنے لگی کافی حد تک پہلے سے زیادہ ٹھیک لگ رہا تھا بخار کی وجہ سے چہرہ لال سرخ ہو رہا تھا۔ پھر سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی تھی۔ زویا حسب معمول کچن کے کاموں میں مصروف تھی۔ سیمالاؤنج میں ٹی وی دیکھ رہی تھی۔ زارون اور عالم جاچکے تھے گھر میں صرف وہی تھی۔ سامنے سفینہ چلتی ہوئی زری کے پاس آکر رکی۔ پیار سے اس کا سر سہلاتے پوچھا تھا "کیسی ہو میری بچی طبیعت کیسی ہے تمہاری۔" "ٹھیک ہوں ماما پہلے سے کافی بہتر ہوں" زرتاج اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ کر بولی تھی۔ جب کہ سیمالاؤنج بیٹھی رہی۔

"زویا زری کیلئے ناشتہ بنا دو وہ اٹھ گئی ہے" سفینہ نے وہیں سے کھڑے ہو کر زویا کو آواز لگائی تھی۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"میں دیکھتی ہوں ماما زرتاج کچن کی طرف بڑھ گئی۔ سفینہ نے افسوس سے سیما کی طرف دیکھا تھا جو ان دونوں سے بے نیاز بیوی دیکھنے میں مصروف تھی جس نے انکی بچی کا حال تک نہیں پوچھا تھا۔"



پورا ایک ہفتہ ہو گیا تھا اس واقعے کو پورا ہفتہ زرتاج یونیورسٹی نہیں گئی تھی۔۔۔  
سب بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے سوائے زرتاج کے آج بھی وہ غیر موجود تھی ناشتہ پر۔۔۔  
عالم صاحب نے نوٹ کیا تھا کہ سفینہ سے پوچھنے لگے "زرتاج کیوں نہیں آئی آج ناشتہ پہ۔۔۔ اسے یونیورسٹی نہیں جانا کیا پورا ہفتہ ہوا ہے اسے چھٹیاں کرتے ہوئے اب تو وہ بالکل ٹھیک ہو چکی ہے۔۔۔"  
"وہ بھائی صاحب اس نے جانے سے منع کر دیا میں نے پوچھا تھا اس سے۔۔۔ سفینہ بول رہی تھی ..  
"ناز نخرے اٹھانے کا شوق ہے دونوں مہارانیوں کو۔۔۔ سیما کی بے تکی بات پہ عالم میں اسے گھورا تھا۔۔۔  
زارون کب سے خاموش بیٹھا تھا بول پڑا۔ "زویا جاؤ بلا کر لاؤ زرتاج کو یونیورسٹی جانا ہے۔۔۔"  
"میں نہیں جا رہی ہوں اسے بلانے کے لیے سنتی نہیں وہ کسی کی بات "زویا نے صاف انکار کر دیا۔۔۔  
زارون اٹھا تھا اور سیڑھیاں چڑھتا زرتاج کے کمرے میں آیا تھا وہ کھڑکی کے پاس گم سم سی کھڑی نیچے لان میں دیکھ رہی تھی۔۔۔ زارون اس کے بالکل پیچھے کھڑا ہوا تھا۔۔۔  
"کیا تماشہ لگا رکھا ہے تم نے یونیورسٹی کیوں نہیں جانا ہاں۔۔۔ زارون کی اچانک آواز سننے سے ہوش میں آئی تھی مگر اپنی جگہ سے ہلی نہیں تھی۔۔۔ اگر ہلتی تو اس سے ضرور ٹکراتی۔۔۔"

## بے پرواہ عائشہ نور

"میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں" بازو سے پکڑا اسکا رخ اپنی جانب کیا تھا۔ بازو ابھی بھی اسکی مضبوط پکڑ میں تھا۔

"چھوڑو مجھے"۔۔ وہ اس سے اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔ "چھوڑو مجھے ورنہ میں سب کچھ بتا دوں گی سب کو اس دن کے بارے میں"۔۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے۔" وہ اسکا بازو پکڑے کھینچتا ہوا کمرے کے دروازے تک لایا تھا۔

"چھوڑو چھوڑو مجھے نہیں جانا باہر"۔۔ وہ اس سے اپنا بازو چھڑاتی دبی دبی سی آواز میں چیخی تھی۔۔

زارون نے جھٹکے سے اسکا بازو چھوڑا تھا۔۔

"پانچ۔۔ پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس" وہ اپنا ہاتھ دکھاتے بولا۔۔ "جلدی تیار ہو کر باہر آؤ میں یہی دروازے پہ کھڑا ہوں"۔۔ "ورنہ میں خود بتاؤں گا نیچے جا کر سب کو اس۔ دن کے بارے میں۔۔ میرا جو ہو گا سو ہو گا چاچی تمہیں ضرور اس گھر سے چلتا کریں گی۔۔"

ٹھیک پانچ منٹ بعد وہ تیار ہو کر باہر آئی تھی اسکن اور براؤن کلر کا سادہ سا سوٹ پہنے باہر آئی تھی اسکی دھمکی کام کر گئی تھی۔۔ وہ ہلکا سا مسکایا تھا پھر چلنے لگا تھا وہ اسکے پیچھے چلنے لگی تھی۔۔ اور دونوں سیڑھیاں اترتے نیچے آرہے تھے سب کی ان پہ نظر پڑی تھی۔۔ عالم اور سفینہ مسکرائے تھے۔۔ جبکہ سیمانہ بسورتی رہ گئی تھی۔۔

زارون اپنی جگہ پہ بیٹھ کر پھر سے ناشتہ کرنے لگا تھا۔۔ زرتاج بھی منہ بناتی زویا کے برابر میں بیٹھ گئی تھی۔۔ زویانے اسکے آگے سینڈوچ اور جوس رکھا تھا مگر اسنے صرف جوس ہی پیا تھا۔۔

"چلو" زارون کھڑا ہوتا زرتاج سے مخاطب ہوا تھا وہ بھی چپ چاپ اٹھ کر اسکے پیچھے باہر چل دی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

روح کو تو یہ بات ہضم ہی نہیں ہو رہی تھی وہ جو زویا کے دوسری سائیڈ بیٹھی کب سے یہ منظر نوٹ کر رہی تھی زویا کے کان کے پاس جا کر سر غوشی میں بولی تھی۔۔ "زویا بھابھی یہ دونوں میں اتنا امن کیوں ہیں"۔۔ زویا نے کندھے اچکائے تھے پتہ نہیں۔۔ "پتہ کرنا پڑے گا اتنی شانتی کیوں ہے دونوں کے درمیان" روح پھر آہستہ سے بولی تھی۔۔

"روح ناشتہ کرو تمہاری بس آنے والی ہے" سیما نے انکو آپس میں کھسر پھسر کرتا دیکھ کر ٹوکا تھا۔۔  
"جی مام" زویا کو آنکھ ماری تھی روحانے۔۔ زویا نے اسے آنکھیں دکھائی تھیں۔۔



دونوں چپ چاپ یونی پہنچے تھے رستہ میں انکی آپس میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی ایسا بہت کم ہی یوتا تھا۔۔  
وہ اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی تھی اور وہ اپنی کلاس کی طرف چلا گیا تھا۔۔

ارم زری کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی "زری تم ٹھیک ہو ابھی مجھے تو لگتا تھا تم آج بھی نہیں آؤ گی"۔۔  
پھر کلاس میں ٹیچر آگئے تھے اور وہ دونوں خاموش ہو گئی تھی۔۔ کلاس ختم ہونے کے بعد وہ دونوں باہر آئی تھی۔۔

"زری تم مجھے پریشان سی لگ رہی ہو کیا بات ہے"۔۔ زرتاج کو چپ دیکھ کر بولی وہ چپ رہنے والوں میں سے تو نہیں تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

زرتاج کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔ ارم پریشان سی ہوئی اسے پکڑ کر بیچ پر بٹھایا تھا کیا ہوا ہے ذری مجھے ٹینشن ہو رہی ہے بتاؤ کیا بات ہے۔۔

اور زرتاج نے اس دن کا سارا واقعہ اسکے گوش گزار دیا۔۔

" ارم اس کے گلے لگ کر بولی شکر ہے زرتاج تم ٹھیک ہو تمہیں کچھ نہیں ہوا۔"

"یہ سب زارون کی وجہ سے ہوا ہے اس کے بے جا بیر کی وجہ سے اس سب کا زمرہ دار وہ ہے۔۔ وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

"ہاں ہوں زمرہ دار مگر یہ کیوں بھول گئی ہو کہ تمہیں بچایا بھی ہے۔"

پیچھے سے آتی بھاری مردانہ آواز پہ دونوں نے اچانک کمر۔ موڑ کر پیچھے دیکھا۔۔ زارون چلتا ہوا انکے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔۔

زرتاج بھی اس کے سامنے کھڑی ہوئی تھی اب وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔۔

"تو نہ کرتے یہ احسان مجھ پر مر جانے دیا ہوتا مجھے تم خوش ہو جاتے" وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی تھی رونے سے اسکی آواز بھاری ہو رہی تھی۔۔

"بکو اس مت کرو میرے سامنے" اسکی بے تکی بات پہ غصہ سے اسکی رگیں تن گئی تھیں۔۔ وہ اسکی چاچو کی نہی اسکے گھر کی بھی اسکی بھی اتنی ہی عزت تھی۔۔ وہ کیسے اسے چھوڑ دیتا بھیڑیوں میں۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"کیا ہو گیا تم دونوں کو" ارم ان دونوں کے درمیان آکر کھڑی ہوئی تھی۔ ایک نظر زارون کی طرف دیکھا اور پھر زرتاج کی طرف۔۔

"اپنا صحیح مگر اپنے مرے ہوئے باپ" زرتاج کی طرف دیکھ کر پھر زارون کی طرف منہ موڑا اور "چاچو کی عزت کا خیال کر لو آخر پر اہلم کیا ہے تم دونوں کی کس بات کی لڑائی ہے"۔۔

"اسکے بھائی نے میری بہن کا سکون برباد کیا" زرتاج انگلی اسکی طرف اٹھا کر کہا۔۔ "اور یہ میرا سکون برباد کرنے پہ طلا ہوا ہے" پھر خود کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔۔ ہچکیوں میں اپنی بات مکمل کی تھی اسنے۔۔

"تمہاری بہن کی وجہ سے ہی میرا بھائی ہم سب سے دور بیٹھا ہے" اسے پھر سے اسکی باتوں پہ غصہ آیا تھا۔۔

"میری بہن کیا قصور ہے زویا کا اسے کیوں قصور وار ٹھہرا رہے ہو اسنے تو بڑوں کے فیصلے کے آگے اپنا سر جھکایا تھا۔۔ تمہارا بھائی ہی کم ظرف نکلا اس میں ہمت ہی نہیں"۔۔

"شٹ اپ"۔۔ زارون اسکی بات آدھے میں کاٹ کر اسکی طرف بڑھا تھا کہ ارم نے اسکا بازو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑا تھا۔۔ "زارون پلیز"۔۔

"یہ زویا اور روحان کا مسئلہ ہے انکی لائف ہے انکی پر اہلم ہیں انکی وجہ سے تم دونوں خامخواہ ایک دوسرے کو تباہ کرنے پہ تلے ہوئے ہو"۔۔

"تم دونوں کا کیا مسئلہ کس بات کا ایشو بنایا ہوا ہے کیا تم دونوں کا نکاح ہوا ہے"۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"ان دونوں کی جگہ تم دونوں کو ہونا چاہیئے تھا تاکہ کوئی وجہ تو ہوتی تم دونوں کے درمیان لڑنے کی"۔ آخری بات ارم نے بڑے آرام سے بولی تھی۔ اب وہ ہاتھ باندھے دونوں کے شاکنگ ایکسپریشن انجوائے کر رہی تھی۔ "تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے" وہ ارم کی کپٹی پہ انگلی مارتا وہاں سے چلا گیا تھا۔ جبکہ ارم کو اپنی ہنسی کنٹرول کرنی مشکل ہو رہی تھی۔

جبکہ زرتاج اسے اب خونخوار نگاہوں سے گھور رہی تھی "یہ کیا بکواس کر رہی تھی تم" زرتاج نے دانت پیسے تھے۔

"اب ایسا بھی کیا بول دیا میں نے" ارم نے بڑے آرام سے کہا تھا۔ زرتاج نے اسکی کمر پہ مکا جڑ دیا تھا۔ "ہائے ظالم مار دیا اللہ کرے تیری شادی زارو وون سے ہی ہو"۔

زرتاج نے ایک اور مکا مارا تھا۔ پھر ارم نے کان پکڑے تھے تو وہ دونوں مسکرا دی۔ چھٹی ہوئی تو دونوں باتیں کرتی باہر نکلی تھیں ارم بائے بولتی اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی تھی۔

زرتاج وہیں کھڑی تھی زارون گاڑی میں بیٹھا اسکا ہی انتظار کر رہا تھا۔ وہ گاڑی کی طرف جانے کے بجائے رکشہ کی طرف بڑھ گئی تھی۔ زارون نے اسے رکشہ کی طرف جانا دیکھ تیزی سے گاڑی سے اتر کر اسکے سامنے آیا تھا۔ "زرتاج گاڑی میں بیٹھو" اسنے ہلکی مگر سخت آواز میں کہا تھا مگر زرتاج اسے ان سنا کیئے اسکے پاس سے گزرنے لگی تھی۔

## بے پرواہ عائشہ نور

زارون پھر اسکے سامنے آیا تھا "زری میں تم سے بحث کرنے کے موڈ میں نہیں شرافت سے گاڑی میں بیٹھو جا کر تماشہ مت بناؤ" اسنے گاڑی کی طرف اشارہ کر کے اسے کہا تھا۔

وہ چپ چاپ گاڑی کی طرف بڑھ گئی تھی زارون بھی اسکے پیچھے گاڑی کی طرف آیا تھا اسنے زرتاج کیلئے فرنٹ سیٹ کا ڈور کھولا تو چپ چاپ بیٹھ گئی تھی۔ زارون نے بھی اپنی نشست سنبھالی تھی اور گاڑی گھر کے رستہ پہ ڈالی تھی۔

"یہ کیا تماشہ تھا ابھی جو تم پھر سے لگانے چلی تھی جب پتہ تھا میں تمہارا گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں تو کیوں میرا پارہ ہائی کرتی رہتی ہو تم"۔ تھوڑی دیر خاموشی کہ بعد زارون بولا تھا اسے ابھی بھی اسکی ابھی تھوڑی دیر پہلے کی گئی حرکت پہ غصہ آ رہا تھا کیسے وہ اسے انور کر کہ رکشہ کی طرف بڑھی تھی۔

زرتاج گیٹ کھولنے لگ گئی تھی جو کہ لاک تھا کھولو دروازہ نہیں جانا تمہارے ساتھ مجھے کھولو۔ وہ چلا رہی تھی دونوں اپنی ٹون میں واپس آئے تھے۔

"آج یہ دروازہ نہیں کھلنے والا تم گھر میرے ساتھ ہی جاؤ گی چپ کر کے بیٹھ جاؤ" وہ بڑے آرام سے گاڑی چلاتا ہوا سامنے دیکھتے بولا تھا۔

READERS CHOICE

زرتاج کڑھتی چپ کر کے بیٹھ گئی تھی۔



## بے پرواہ عائشہ نور

رات کے کھانے کے بعد سب بڑے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔ وہ تینوں ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی اس وقت اپنا فیورٹ کمیڈی شو دیکھ رہیں تھیں چائے کاگ ہاتھ میں تھامے ہنس رہیں تھیں۔ ہمیشہ کی طرح زارون کی بھی اینٹری ہوئی تھی وہاں پہ انکے پروگرام میں خلل ڈالنے۔ پہلے تو زرتاج اسے دیکھتے ہی ریموٹ اپنے قبضہ میں لے لیتی تھی مگر آج اسنے ایسا نہیں کیا تھا۔ خاموشی سے اپنی جگہ پہ بیٹھی رہی۔

صوفی پہ وہ تینوں بیٹھی تھی لائن سے روحہ پھر زویا پھر زرتاج۔ زارون کو دیکھتے زویا نے اسے کھڑے ہو کر جگہ دی تھی بیٹھنے کیلئے۔

"زویا ون کپ کافی پلیز"۔ زارون بیٹھتا بولا تھا۔۔۔

"اوکے"۔ زویا کچن میں چلی گئی جبکہ زارون زویا کی خالی جگہ پہ بیٹھ گیا۔ زرتاج ٹیوی میں نظریں گاڑے بت بنی بیٹھی تھی۔

زارون نے ریموٹ اٹھا کر چینل چینج کیا تھا سپورٹ چینل لگایا تھا جس سے زرتاج کو سخت چڑ تھی۔ زرتاج خاموش رہی پھر بھی ویسی ہی پوزیشن میں بیٹھی رہی تھی۔

روحہ نے زرتاج کی چچی دیکھ کر زارون کو کاندھے پہ کہنی رکھے اسکے کان پہ پاس ہو کر بولی تھی۔

"برویہ زری کیوں چپ ہے وہ کوئی ری ایکشن ہی نہیں دے رہی آپ کی کسی بات کا۔"

## بے پرواہ عائشہ نور

"کہیں تمہاری بیسیٹی کے سر پہ چوٹ تو نہیں آگئی بیچاری کی یادداشت چلی گئی ہو یا پھر اسے عقل آگئی ہو بڑوں کی ریسپیکٹ کرنی چاہئے۔"۔ زارون نے بھی رازداری کے انداز میں ہلکی آواز میں کہا جو زرتاج کے کانوں سے مخفی نہ تھی۔۔

زرتاج جل بھن کر اٹھی تھی وہاں سے بنا کچھ بولے وہاں سے پیر پٹختی نکل گئی تھی۔۔  
اسکو جاتا دیکھ دونوں کی ہنسی نکلی تھی۔۔ روح اب سیریس ہوئی تھی "بھائی سچ بولیں کیا بات ہوئی آپ دونوں میں۔۔"

"کافی۔۔"۔ زویا کافی لیکر حاضر ہوئی تھی۔۔

زارون نے اسے بغور دیکھتے کافی تھامی تھی اور وہاں رکی نہیں تھی اسے کافی دیتے ہی چلی گئی تھی۔۔ آج پہلی بار زارون نے زویا کو غور سے دیکھا تھا بجھا بجھا سا چہرہ ویران آنکھیں زبردستی مسکراہٹ سجائے ہونٹ اور اپنے بیسیو پہ شرمسار سا ہوا تھا۔۔

"بھائی" روحانے اسکا کاندھا زور سے ہلایا تھا تو وہ اپنے خیالوں سے باہر آیا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے کہا کھو گئے میں کیا پوچھ رہی تھی اسکا جواب دیں۔۔"

"کچھ نہیں تم جاؤ یہاں سے" زارون سخت لہجہ میں بولا روحاڈر کے پیچھے ہوئی تھی۔۔

پھر زارون کو اپنے رویہ کا احساس ہوا تو آرام سے بولا تھا

"روحائیٹا صبح جلدی بھی اٹھنا ہے آنکھ نہ کھلے گی تولیٹ ہو جاؤ گی" مسکرا کر اسکی گال تھپ تھپائی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

روحانہ کچھ بولے وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھی۔۔

وہ وہیں بیٹھا سوچتا رہا تھا۔۔۔ وہ ہمیشہ سے اپنے بھائی کے سائیڈ لیتا آیا تھا اسے روحان ہی ٹھیک لگا تھا اسنے کبھی زویا کے بارے میں سوچا ہی نہیں تھا زیادتی تو زویا کے ساتھ بھی ہوئی ہے اگر قصور وار روحان نہیں ہے تو قصور زویا کا بھی نہیں ہے۔۔ یہ وقت کا تقاضا تھا حالات ہی کچھ ایسے تھے ایک طرف دادا کی ضد تو دوسری طرف پوتے کی ضد

---

زویا بندھ چکی ہے روحان کے نام کے ساتھ مگر روحان وہ تو اب بھی آزاد ہے اور ایک لڑکی کے ساتھ ریلیشن میں بھی ہے روحان نے کئی بار زارون سے بھی ذکر کیا تھا کسی لڑکی کا کہ وہ اسی سے شادی کرے گا۔۔

زارون کا سوچ سوچ کر سر درد بڑھتا جا رہا تھا اسے مسئلہ کا حل نکالنا ہو گا ورنہ روحان کی ضد اس گھر کو بکھیر کر رکھ دے گی۔۔

زارون کی پڑھائی مکمل ہو چکی تھی اب وہ اپنے والد کا بزنس جوائن کر چکا تھا وہ بہت اچھے سے سب کام سنبھال چکا تھا۔۔ عالم صاحب بہت خوش تھے زارون سے پچھلے چھ مہینے میں زارون نے انکا سارا کاروبار سنبھال لیا تھا وہ بہت اچھے طریقہ سے سارے کام کو منیج کر رہا تھا۔۔

زرتاج اب ڈرائیور کے ساتھ یونی جابیا آ کر تھی۔۔

شکر کیا تھا اسنے کے زارون سے جان چھوٹی تھی اسکی۔۔ وہ دونوں اب اپنی ٹون میں واپس آ چکے تھے۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

زارون اسے تنگ کرنے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا اب وہ طنز نہیں کرتا تھا اب اسکے طنز مزاق میں بدل چکے تھے۔۔ مگر وہ بھی کم نہیں تھی پورا مقابلہ کرتی تھی۔۔

صبح سب ناشتہ کر رہے بڑی سربراہی سیٹ پہ عالم یوسف ملک صاحب بیٹھے تھے اور انکے ساتھ زارون اور ساتھ روحہ اور ساتھ زرتاج بیٹھی تھیں اور سامنے سیما اور سفینہ بیٹھی تھی۔۔

"روحہ تم باتوں کے ساتھ ساتھ کھانے پہ بھی دھیان دیا کرو تمہارے حصہ کا کھانا تو سارا یہ بھینس کھا جاتی ہے" زارون نے روحہ کی طرف جھک ہلکی آواز میں کہا تھا مگر زرتاج نے پھر بھی سن لیا تھا۔۔

"تمہارے زارون بھائی کی بیوی بھینس ہوگی" وہ روحہ کی طرف جھک کر بولی تھی۔۔

زارون سیدھا ہو کر چائے کے سیپ لینے لگا تھا زرتاج کی بات اسنے بھی سنی تھی۔۔ مگر عالم صاحب کو دیکھتے چپ ہو گیا تھا۔۔

زو یاسب کو ناشتہ سرو کر کے کیسیچن میں جانے لگی تھی۔۔۔

زارون نے روکا تھا اسے "زو یا تم نے ناشتہ نہیں کرنا"۔۔۔

"میں بعد میں کروں گی ابھی بس چائے ہی پیوں گی" وہ مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی۔۔ اور کیچن میں چلی گئی تھی۔۔۔

سب کے ساتھ کم ہی بیٹھتی تھی وجہ اسکی ساس تھی روحان نے صاف صاف آنے سے انکار کر دیا تھا اب انکا پارہ زویا کو دیکھ کر مزید ہائی ہو جاتا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نوس

زارون کو بہت افسوس تھا مگر وہ سمجھا نہیں پاتا تھا اپنی ماں کو۔

زرتاج ناشتہ کر کے اٹھ چکی تھی بیگ کاندھے پہ ڈالا تھا "او کے ماما میں چلتی ہوں" اپنی ماں سے پیار لینے کے بعد وہ

اپنے تایا عالم صاحب کے پاس آئی انہوں نے بھی اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا "جیتی رہو میری بیٹی مگر بیٹا

آج ڈرائیور نہیں ہے وہ کسی کام سے گیا ہے چھٹی لیکر تو تمہیں"۔۔۔

"اُس او کے تایا ابو میں چلی جاؤ گی آٹو سے" انکی بات کاٹ کر فورن بولی تھی۔۔

زارون خاموشی سے چائے کے سیپ لے رہا تھا آٹو والی بات سن کے اسے غصہ آیا تھا۔۔

سفینہ کے کڑے تیوروں کو دیکھ کر زرتاج کی زبان کو بریک لگی تھی۔۔

"بیٹا تمہیں زارون چھوڑ آئے گا یونیورسٹی"۔۔

"بٹ ڈیڈ مجھے آفس سے دیر ہو جائے گی" زارون نے بہانا بنایا تھا۔۔

"زارون"۔ مگر عالم صاحب نے اسکی ایک ناسنی تھی اور اسے سختی سے پکارا۔۔

"ڈیڈ میرے گاڑی کے ٹائر میں ہوا کم ہے" زارون نے چائے کا آخری سیپ لیتے ہوئے زرتاج کو دیکھتے ایک آنکھ

دبائی تھی۔۔۔

روحہ کی ہنسی نکلی تھی۔۔

زرتاج کا منہ کھلا تھا اسکی بات سن کر "ہمم مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ بھاڑ میں جاؤ" پیر پختی باہر نکل گئی تھی۔۔

"زارون تم باز آ جاؤ"۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"باز ہی ہے میرا بیٹا کیسی منہ پھٹ ہے لڑکی زرا تمیز نہی اسے زارون کئی سال بڑا ہے اس سے بات ایسے کرتی ہے جیسے اس سے چھوٹا ہو"۔۔۔ سیمانے سائیڈ لی تھی زارون کی۔۔۔

"اوکے ڈیڈ فکر نہ کریں جارہا ہوں آپ کی چہیتی کو یونی چھوڑنے"۔۔۔ وہ چابی ایک انگلی میں ڈالے گھماتا ہوا ہونٹوں کو گول کی نئے سیٹی بجاتا ہوا پورچ میں کھڑی گاڑی میں آکر بیٹھا تھا واچ مین نے جلدی سے دروازہ کھولا تھا گاڑی اسٹارٹ کرتے وہ باہر نکل کر سڑک کی طرف آیا تھا جہاں زرتاج چلتی ہوئی اسٹاپ کی طرف جارہی تھی۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ گاڑی اسکے ساتھ چلا رہا تھا "زری گاڑی میں آکر بیٹھو"۔۔۔

"مجھے نہیں آنا جائیں یہاں سے آپکی ہوا پہلے ہی نکلی ہوئی ہے" وہ بغیر اسے دیکھے سامنے دیکھتے ہوئے چل رہی تھی۔۔۔

"زری بکواس نہیں کرو آؤ میری نہیں ٹائر کی ہوا کم ہے"۔۔۔

اسکی بات درست کرتے وہ بولا تھا۔۔۔

ایک ہی بات وہ بھی دوبدوبولی تھی۔۔۔

ایک جھٹکے سے اسنے گاڑی روکی تھی ایک پل کے لیئے زرتاج رکی تھی مگر پھر چلنے لگی تھی۔۔۔

ابھی دوسرا قدم آگے بڑھایا تھا کہ زارون اسکے سامنے دیوار بن کے کھڑا ہو گیا۔۔۔

زرتاج پستہ کلر کا سادہ سا پلین سوٹ پہنے دوپٹہ گلے میں ڈالے بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنائے دھوپ سے سرخ پڑتی سفید رنگت آنکھوں میں غصہ لیئے اسے گھور کے دیکھا تھا گرے کلر کے تھری پیس سوٹ پہنے اپنی تمام تر وجاہت لیئے وہ اسکے سامنے کھڑا تھا ہر آنے جانے والے کی نظریں ان دونوں پہ تھیں۔

## بے پرواہ عائشہ نور

زارون مسکرایا تھا اسکی بھری بھری گال کھینچی تھی وہ ایسا بچپن میں کیا کرتا تھا اسکے ساتھ زارون کو اسکی پھولی پھولی گال بہت پسند تھی اور وہ اسکی ایسا کرنے سے رونے لگ جایا کرتی تھی۔۔ "ڈیر کزن تمہیں میری بات سمجھ نہی آرہی کیا"۔۔

"تم"۔۔ وہ انگلی اٹھائے غصہ سے پھری اسے آج بھی اسکی یہ حرکت پسند نہیں آئی۔۔ وہ آگے کچھ بولتی کے عالم صاحب اپنی گاڑی میں بیٹھے اسے نظر آئے تھے اور وہ چپ کر گئی تھی۔۔ اور خاموشی سے گاڑی میں آکر بیٹھ گئی تھی۔۔

زارون جب مڑا تو اسکی نظر بھی اپنے باپ عالم یوسف ملک پر پڑی تو ہلکا سا مسکایا تھا۔۔ اور گاڑی میں بیٹھ کر چپ چاپ گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔

عالم صاحب گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بیٹھے ان دونوں کی فلم ملاحظہ فرما رہے تھے جو ابھی شروع ہونے والی تھی مگر انہیں دیکھ کر ختم ہو گئی تھی۔۔

"گاڑی چلاؤ ڈرائیور۔۔ پتہ نہیں یہ کب سدھریں گے میں ان دونوں کے لئے کچھ اور سوچ کر بیٹھا ہوا ہوں مگر یہ"۔۔ ہم انہوں نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

زارون خاموشی سے گاڑی چلا رہا اور وہ منہ پھلاے ونڈو کے پار دیکھ رہی تھی۔۔

"چپ کر کے گاڑی میں بیٹھ جاتی ڈیڈ کیسے دیکھ رہے تھے اب آفس میں کلاس لگے گی ہر بات کا پتنگڑ بنانا ہوتا ہے"۔۔

"میں پتنگڑ بنا رہی ہوں یا تم بناتے ہو ہاں۔۔ وہ چڑ کر بولی تھی"۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"میں نے کیا کیا ہاں"۔۔ اسنے اسکی طرف دیکھ آبرو اچکائے تھے

"تم نے مجھے بھینس کہا تھا"۔۔ وہ ناراضگی سے بولی تھی۔۔

"اور تم نے بھی تو میری بیوی کو بھینس کہا تھا"۔۔

"ہاں ہو گی تو۔"

"تو کیا ابھی تو وہ بیچاری آئی بھی نہیں میری لائف میں اور تم اسکی دشمن ابھی سے بن گئی"۔۔

"ہاں آئی بھی نہیں پتا نہیں کتنی ہی ہوں گی۔۔ بیچاریاں"

"وہ بالکل سلم سمارٹ خوبصورت زویا جیسی ہو گی"۔۔ وہ ہلکا مسکایا تھا۔۔

۔۔ "ہم سلم سمارٹ بڑے کو تو زویا پسند نہیں تمہیں ویسی چاہیئے ڈرامے باز"۔۔ اسکی آنکھوں میں چبھن سی ہوئی

تھی اپنی آنسو زارون سے چھپانے کی کوشش کی تھی۔۔

"تم کیوں رو رہی ہو تم سے بھی کوئی نا کوئی شادی کر ہی لے گا" زارون کو اسکی بات بالکل بھی پسند نہی آئی تھی مگر پھر

بھی وہ بات بدل گیا تھا۔۔

"کوئی نا کوئی مجھے کیا ہوا ہے"۔۔

تب موڑ لیتے سڑک میں گڈھا تھا زرتاج کی طرف سے گاڑی کچھ نیچے کی طرف ہوئی زارون نے بڑی مہارت سے

گاڑی اس گڑھے سے بچائی تھی اور گاڑی بیلنس ہو گئی تھی۔۔

اور اپنے ماتھے سے مصنوعی پسینہ صاف کیا تھا جیسے بہت مشقت سے اسنے یہ کام سرانجام دیا ہو۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"افف کم کھایا میری مانو تو ڈائینگ شروع کر دو آج سے ہی ورنہ"۔ اور گاڑی یونیورسٹی گیٹ کے پاس رکی تھی اور وہ ایک لمحہ بھی زائع کیئے بغیر فورن گاڑی سے نکلی تھی اور زور سے دروازہ مارا تھا غصہ کا صاف اظہار تھا۔ زارون نے زور سے قہقہہ لگایا تھا۔ جو زری کو صاف سنائی دیا تھا۔

زرتاج کلاس آکر بیچ پہ زور سے کتابیں رکھی تھیں اور لال ٹماٹر چہرہ لیئے بیٹھی تھی۔ ارم جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اسکی کاروائی دیکھ کر اندازہ لگاتی بولی تھی۔

"لگتا ہے آج زارون کے ساتھ آئی ہو  
جی صبح صبح موڈ خراب ہوا ہے"۔

"دل کرتا ہے اسے جان سے مار دوں۔ کیا میں اتنی موٹی ہو گئی ہوں صبح مجھے بھینس بول دیا اور ڈائینگ کا مشورا بھی مفت دے دیا۔"

ارم نے منہ پہ ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی۔

زرتاج نے غصہ سے اسکے کمر پہ مکا جڑا تھا۔ تم مرو گی کسی دن میرے ہاتھ سے باز آ جاؤ۔

"اوکے اوکے بس ریلیکس" ارم اپنی ہنسی کنٹرول کرتی سیریس ہونے کی کوشش کی۔

اور پھر ٹیچر کلاس میں آگئے وہ دونوں سیریس ہو کر لیکچر لینے لگی تھی۔



## بے پرواہ عائشہ نوس

زارون آفس میں آیا تو سب ورکر اسے گڈ مارنگ کہنے لگے اور وہ ہاتھ ہلاتا اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا عالم صاحب کے پی اے نے اسے عالم صاحب کا پیغام دیا تھا۔

"اف اب ڈیڈ کے لیکچر سننے پڑیں گے" وہ جھنجھاتا اٹھا تھا۔

"کم ان"۔۔ ڈور پہ ناک کر کے زارون اندر آیا تھا عالم صاحب فائل کا معائنہ کرنے میں مصروف تھے زارون کو دیکھتے ہی اپنی عینک اتار کر ٹیبل پر رکھی اور فائل بند کی تھی اب پوری طرح زارون کی طرف متوجہ تھے۔

زارون بھی دونوں ہاتھ پاکٹ میں ڈالے نظریں جھکائے کھڑا تھا۔

"یہ سب کیا ہے زارون کیوں بچی کو تنگ کرتے رہتے ہو"۔۔

"ڈیڈ میں اسے تنگ نہیں کر رہا تھا بلکہ اسے گاڑی میں بیٹھنے کا بول رہا تھا اور اس محترمہ نے ضد لگائی ہوئی تھی کہ نہیں بیٹھنا"۔۔

"ہاں تو پہلے تم نے اسکا مزاق اڑایا تھا"۔۔

"ڈیڈ آپ بس اپنی بھتیجی کی سائیڈ لیا کریں کبھی میرے ڈیڈ بن کر بھی سوچا کریں"۔۔ جیلیسی ہوئی تھی زارون کو

"تمہارا باپ زندہ ہے مگر ان بچیوں کا۔۔ وہ میری بھتیجیاں نہیں میری بچیاں ہیں"۔۔

"یہی مسئلہ روحان کا ہے وہ بھی یہی شکایت کرتا رہتا ہے کہ میں اسکا باپ بن کر نہیں سوچتا۔۔ چار سال ہو گئے ہیں اس نافرمان کو گئے ہوئے۔۔ آنے کا نام نہیں لیتا اب تو اسنے صاف جواب دے دیا وہ مجھے سخت فیصلہ لینے پہ

## بے پرواہ عائشہ نور

مجبور کر رہا ہے اگر اسنے زویا کو چھوڑنا ہے تو پھر میں بھی سمجھوں گا میرا ایک ہی بیٹا ہے۔۔۔ آخر بات کہتے انکا لہجہ سخت ہوا تھا۔۔

"ڈیڈ۔۔ آپ نے اسکے نکاح کے وقت بھی اسے یہی دھمکی دی تھی داجی کی ضد کی وجہ سے آج ہمیں یہ دن دیکھنے پڑ رہے ہیں اگر اس وقت روحان پہ پریشتر ناڈالا جاتا تو آج ایسا وہ نا کر رہا ہوتا۔۔۔ اسے بھائی کیلئے اپنے ڈیڈ کے یہ الفاظ پسند نہیں آئے تھے بھائی سے دوری اسے بھی برداشت نہیں تھی۔۔

"تمہارا کیا مطلب ہے اب وہ ہم سے ہمارے کیئے کا بدلہ رہا ہے۔۔"

"مجھے سب پتا ہے وہ وہاں کسی لڑکی کے ساتھ چکر چلا رہا ہے۔۔"

"ڈیڈ آپ روحان کی جاسوسی کر رہے ہیں۔۔ زارون کو حیرت ہوئی تھی اپنے باپ کے انکشاف پر اور اپنی طرف سے جاسوسی کا تیر پھینکا تھا جو نشانے پہ لگا۔۔

"ہاں کروار ہا ہوں جاسوسی ہے کوئی جاننے والا میرا وہاں ہے اسنے بتایا تھا۔۔ اور میں نے بھی اپنے طور پہ سب پتا کروایا ہے۔۔ اور میرا شک درست ثابت ہوا مجھے روحان سے یہ امید نہیں تھی بیوی کے ہوتے ہوئے وہ کسی اور لڑکی کے ساتھ۔۔۔" اف "انھوں سر اپنے ہاتھوں میں گرایا تھا۔۔ تھک چکے تھے اولاد کے ہاتھوں سے

"ڈیڈ۔۔ زارون ہریشان سا ہوا تھا اور عالم کی جانب بڑھا مگر انہوں نیچ میں روک دیا۔۔

"اسٹاپ۔۔ تمہیں روحان کے بارے سب علم تھا۔۔ وہ ہلکی مگر سخت لہجہ میں بولے تھے۔۔

"وہ۔۔ وہ۔۔"

## بے پرواہ عائشہ نور

"سچ سچ بتاؤ مجھے زارون"۔ انہوں نے دانت پیسے تھے۔

"میس ڈیڈ مجھے روحان نے بتایا تھا وہ اسی سے شادی بھی کرنا چاہتا ہے"۔

"گو فرام ہسیر"۔

"ڈیڈ"۔

"گیٹ لاس"۔

"ڈیڈ ایم سوری"۔ وہ شرمندہ سا ہوا

"دس منٹ بعد میٹنگ ہے جاؤ جاتیاری کرو" وہ مصروف سے انداز میں فائل کھولتے بولے تھے اب دھیان سارا فائل کی طرف تھا۔

وہ جانے لگا تھا گیٹ کے پاس پہنچا تھا پھر عالم صاحب کی آواز پہ رکا۔

"ٹائم سے زرتاج بیٹی کو یونی لینے پہنچ جانا"۔

"اف ایک تو انکی یہ چہیتیاں لیکر بیٹھ گئی ہیں" وہ بس سوچ ہی سکا تھا۔ اوکے ڈیڈ کہتا وہاں سے چلا گیا۔

چھٹی ٹائم وہ دونوں کسی بات پر ہنستی ہوئی یونی کے گیٹ سے باہر آرہی تھی جب ان دونوں کی نظر زارون پہ پڑی تھی اور زرتاج کی ہنسی کو بریک لگی تھی اور اسکے منہ کے زاویہ بگڑے تھے۔

"اف یہ پھر آگیا پکانے" زرتاج آہستہ آواز میں اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"ہائے ہائے میں تو چلی اب آگے تم جانو یا وہ۔"۔۔۔ ارم ہاتھ ہلاتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

زارون اپنی بلیک کار کے ساتھ ٹیگ لگائے کھڑا تھا موبائل پہ سکرولنگ کر رہا تھا۔۔۔ گرے کلر کے تھری پیس پینٹ کوٹ پہنے ماتھے پہ سیاہ بال بکھرے وہ پرکشش نظر آ رہا تھا وہ ہر آنے جانے والی لڑکی کی توجہ بنا ہوا تھا وہ اسی یونیورسٹی کا پڑھا ہوا تھا زیادہ تر تو اسے جانتی تھی وہ اس یونی کی اکثر لڑکی کا کرش بھی تھا۔۔۔  
کچھ تو اسے دیکھ کر ہاتھ بھی ہلاتی "ہائے زارون۔۔۔"

جواب میں وہ بھی مسکرا کر ہاتھ ہلا دیتا۔۔۔

زرتاج چپ چاپ اس کے پاس آئی تھی اسے دیکھتے ہی زارون نے موبائل پاکٹ میں ڈالا تھا۔۔۔

"آئیں محترمہ تشریف رکھیے" فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اسے مودبانہ انداز میں اسے بیٹھنے کا کہا اور بنا کچھ بولے اسے تعجب سے دیکھتی بیٹھ گئی۔۔۔

اور زارون نے آرام سے دروازہ بند کیا تھا۔۔۔ اور جلدی سے آکر فرنٹ سیٹ پہ بیٹھا تھا۔۔۔ اسکو یوں گاڑی میں بٹھانے کا منظر ارم نے بھی دیکھا تھا اور مسکرا کر اپنی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

چپ چاپ گاڑی چلا رہا تھا اور زرتاج بھی چپ ہی رہی تھی اور گاڑی گھر کے دروازے سے اندر داخل ہوئی تھی اس سے پہلے کے زرتاج اترتی زارون نے جلدی سے اتر کر زرتاج کی طرف کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو جلدی سے اتر وینچے۔۔۔

زرتاج اتر گئی تھی زارون نے پھر آرام سے دروازہ بند کیا تھا۔۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

زرتاج ابھی کھڑی اسے گھور رہی تھی کہ اسے کیا ہوا ہے۔۔

"ہائے میری گاڑی کتنی زور سے صبح تمہیں لگی ہوگی ناکتنی زور سے تمہیں مار کر دروازہ بند کیا تھا۔۔ اور ٹائر بیچارہ پھر سے ہوا نکل گئی۔۔ زارون بڑے پیار سے گاڑی پہ ہاتھ رکھے بات کر رہا تھا۔۔

زرتاج کا اب اسے یوں اسکے لئے گاڑی کا دروازہ کھولنا اور بند کرنا سمجھ آیا تھا۔۔ غصہ سے اسنے اسکا بازو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا تھا یو ایڈیٹ بھاڑ میں جاؤ تم اور بھاڑ میں تمہاری کار۔۔

"ماما۔۔"

ابھی زارون کچھ بولتا کہ زویا کے چیخنے کی آواز آئی اور دونوں ایک ساتھ اندر کی طرف بھاگے۔۔

زویا اپنی ماں کے پاس بیٹھی اسے زور زور سے چیخ کر ہلا رہی تھی سفینہ اپنے بستر پہ بیہوش پڑی تھی۔۔

زارون پہلے پہنچا تھا کمرے میں "کیا ہوا زویا" پھر نظر سفینہ پہ پڑی تھی۔۔

"چاچی۔۔ چاچی اٹھیں" زارون نے انکی گال تھپ تھپائی تھی مگر وہ بے سدسی تھی۔۔ پھر جلدی سے انھیں اٹھایا

اور گاڑی کی طرف بڑھا تھا ساتھ ساتھ زویا اور زرتاج بھی روتی ہوئی اسکے پیچھے آئی تھی۔۔

سیما بھی باہر نکلی تھی سفینہ کو بیہوش دیکھ کر وہ بھی گھبرا گئی تھیں۔۔ "کیا ہوا ہے"

"ماما میں چاچی کو ہو اسپتال لے جا رہا ہوں آپ انکو سنبھالیں۔۔"

نہیں مجھے بھی ساتھ جانا ہے دونوں نے ایک ساتھ بولا تھا۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

ڈاکٹر نے انہیں فوراً ایڈمٹ کر لیا تھا اور ٹریمنٹ دینا شروع کر دیا تھا۔

ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ انکا بی پی شوٹ ہو گیا ہے نارمل نہیں ہو رہا۔

زرتاج اور زویا دونوں بس روئے جارہی تھی۔

زارون انکے پاس کھڑا تھا کتنی بے بس لگ رہیں تھیں دونوں۔

اتنے میں ڈاکٹر انکے پاس آیا تھا "شی از آؤٹ آف ڈینجر ناؤ شی از فائن آپ وقت پہ انہیں لے آئے تھے"

"ایک رات انہیں یہاں رکھا جائے۔"

"تھینکس ڈاکٹر کیا اب ہم ان سے مل سکتے ہیں۔" زارون نے کہا۔

"نہیں ابھی نہیں وہ جب ہوش میں آئیں گی تب تک ابھی ہم اجازت نہی دے گیں پلیز" ڈاکٹر اتنا کہہ کر چلا گیا تھا

--

تب ہی عالم یوسف ملک بھی وہاں آگئے تھے رات کے دس بج چکے تھے انہیں وہاں ابھی۔

"ڈیڈ آپ ان دونوں کو لیکر یہاں سے جائیں ابھی میں ہوں یہاں چاچی کے ساتھ۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو زارون چلو بچو گھر چلیں اب تم دونوں کا یہاں رہنا ٹھیک نہیں ہے۔"

"نہیں ممیں نہیں جاؤں گی ماما کو چھوڑ کر زویا نے کہا پھر زرتاج بھی بولی تایا ابو میں بھی نہیں جاؤں گی۔ دونوں نے

جانے سے صاف منع کیا تھا۔"

"بچو ضد نہیں کرتے چلو انہوں پیار سے کہا تھا۔"

## بے پرواہ عائشہ نور

"تایا ابو آپ زری کو لے جائیں میں ماما کے پاس رکوں گی۔"

"نہیں میں نے نہیں جانا" زری نے پھر سے انکار کیا تھا۔

"ڈیڈ آپ چلیں یہ بھی جائے گی آپ کے ساتھ میں لیکر آتا ہوں اسے باہر آپ بیٹھیں گاڑی میں جا کر۔"

"اچھا بیٹا آؤ زری بچے شہباز میں ویٹ کر رہا ہوں آپکا۔" اتنا کہتے ہی عالم صاحب باہر چلے گئے۔

"چلو زری شہباز ضد نہیں کرتے چاچی بلکل ٹھیک ہے صبح وہ گھر آجائیں گی" زارون نے پیار سے اسکا بازو پکڑا اسے باہر لے جانے کیلئے۔

"نہیں زارون ماما کو میری ضرورت ہے مجھے انکے ساتھ رہنا ہے مجھے کہیں نہیں جانا پلینز" زرتاج روتے ہوئے بچوں کی طرح ضد کی تھی۔

"زری تم گھر جاؤ ماما اب ٹھیک ہیں" زویا نے بھی اسے سمجھایا۔

زارون اسکا بازو پکڑے اسے باہر لے آیا اور پھر گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے بٹھایا تھا اور عالم صاحب نے ڈرائیور کو گاڑی چلانے کا کہا۔

کافی وقت گزر چکا تھا وہ دونوں بیلنچ پہ بیٹھے ہوئے تھے زویا نے سر پر اچھی طرح سے دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا جو سورتیں اسے حفظ تھیں وہ سب پڑھ رہی تھی زارون نے پاکٹ سے موبائیل نکالا تو کافی ساری مسڈ کالز لگی ہوئی تھی وہ اٹھ کر سائیڈ پہ آگیا تھا۔

زویا کو اب پیچینی سی ہو رہی تھی اسکا اپنی ماں سے ملنے کا اب جی چاہ رہا تھا۔ ادھر ادھر زارون کو دیکھا

## بے پرواہ عائشہ نور

زارون نے جب موبائیل چیک کیا تو روحان کی مسڈ کالز ہیں اس سے بات کرنے کیلئے سائیڈ پہ آگیا دوسری رنگ پہ فون ریسو کر لیا تھا۔

اسلام علیکم۔۔

"وعلیکم اسلام یا رکہاں تھے کب سے کال کر رہا ہوں فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے" روحان نے کہا تھا۔  
وہ بھائی میں بڑی تھا اسلئے نہیں دیکھا "زارون ماتھا مسلتے ہوئے کہا تھا۔  
"کہاں بڑی تھا میرا بھائی"۔۔

"وہ میں"۔۔۔ زارون ابھی کچھ بولتا کہ زویا اسکے پیچھے آکھڑی ہوئی اور بولنے لگی تھی۔۔

"زارون میں جاؤں اندر" زویا نے کہا زارون نے اسکی آواز سن کر اسکی طرف مڑا۔

زویا کی آواز فون سے ہوتی روحان کے کانوں سے بھی ٹکرائی تھی ایک منٹ لگا تھا اسے یہ آواز پہچاننے میں۔۔

"نہیں ابھی نہیں تم جاؤ بیٹھو میں آتا ہوں" زارون نے فون کان سے ہٹا کر اسے جانے کا کہا۔۔

"لیکن زارون میں" زویا پھر سے بولی تھی اور روحان کے کانوں پھر اسکی آواز گونجی تھی۔۔

"میں آ رہا ہوں فون پہ کچھ ضروری بات کر رہا ہوں" وہ فون دوبارہ کان سے لگا گیا تھا اور زویا واپس مڑ گئی۔۔

روحان نے پہلے اپنی گھڑی میں ٹائم دیکھا پھر آسٹریلیا اور پاکستان ٹائم کا اندازہ لگایا پاکستان میں اس وقت رات کا ایک بج رہا ہے۔۔

"ہیلو"۔۔ زارون روحان کو خاموش پا کر پھر سے بولا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"یہ کون تھی اس وقت کس کی آواز ابھی میں نے سنی"

زارون خاموش رہا اسے اپنے بھائی سے اس سوال کی امید نہیں تھی۔۔

"میرے ساتھ اس وقت کوئی بھی ہو آپ کو کیا فرق پڑتا ہے"۔۔

"فرق پڑتا ہے"۔۔

"اس وقت رات کا ایک بج رہا ہے زویا اس وقت تمہارے ساتھ کیا کر رہی ہے" روحان غصہ میں جیسے ہوش کھو

بیٹھا ہوا اور اپنے بھائی سے بغیر سوچے سمجھے کیا کچھ کہہ گیا۔۔

"ہاں تو یہی کہہ رہا ہوں نا کوئی بھی۔۔ زویا کوئی"۔۔ ایک برابر ہے"۔۔ وہ بڑے تحمل سے بولا تھا۔۔

"زویا میری بیوی ہے"۔۔

"نہیں آپ تو نہیں مانتے اسے بیوی۔۔ پھر اسکا میرے ساتھ ہونے سے آپ کو کیا اعتراض"۔۔

"شٹ اپ زارون" روحان کا پارہ مزید ہائی ہوا۔۔

"اس وقت رات کے ایک بجے میں آپ کی منکوحہ کے ساتھ اسپتال میں موجود ہوں انکی ماں کی حالت کافی خراب

اور وہ ایڈمٹ ہیں یہاں تو رات کو انکو میں اکیلا یہاں نہیں چھوڑ سکتا"۔۔

"آفٹر آل میرے بھائی کی بھی کچھ لگتی ہیں اس لیئے میں انکے ساتھ"۔۔

"مسٹر آپ کے پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے" ایک نرس زارون کے پاس آکر بولی۔۔

اس نرس کی آواز روحان نے بھی سنی تھی۔۔ اوکے نرس ہم آتے ہیں۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

زارون کو بہت برا لگا تھا روحان کا یوں اس پہ شک کرنا اس لیئے بڑے تحمل اسنے روحان کا طنزیہ سا جواب دیا اور فون کٹ کر کر کے پاکٹ میں ڈال کر زویا کی طرف بڑھ گیا۔۔

ہیلو۔۔ ہیلو۔۔ زارون فون کٹ کر چکا تھا۔۔ "شٹ یہ میں کیا کہہ گیا زارون سے وہ کیا سوچے گا میرے بارے۔۔" روحان آفس میں بیٹھا تھا وہ ابھی آیا تھا پھر زارون سے بات ہوئی مگر اب جو ہو چکا وہ اسے لیکر ڈسٹرب تھا صبح ساڑھے سات بجے تھے آسٹریلیا میں اس وقت۔۔۔

تبھی آفس میں وقار عرف وکی کی اینٹری ہوئی تھی اسے پریشان دیکھ کر وہ اس کے سامنے کرسی پہ بیٹھا تھا۔۔ "اوکی ہوا اے (کیا ہوا ہے) سویرے ای سویرے ٹینشن ہوا پڑا ہے اودس مینو کی گل (بات) اے۔۔" "وکی یار تو اس وقت میرے کین میں۔۔"

"ہاں تو میری چھڈ (چھوڑ) اپنی سنا۔۔ کیا ہوا ہے بو تھا (منہ) کیوں سو جھا ہوا ہے تیرا۔۔ پریشان سا ہے۔۔" "کچھ نہیں۔ بس ویسے ہی۔۔"

"ویسے تو نہیں ہے کچھ ہے۔۔ او یار بتا بھی دے اب۔۔"

"بس یار زارون سے ہو گئی ہے نوک جھوک ناراض ہو گیا ہے غلطی بھی میری ہے۔۔ میں ہی اس سے روڈ ہو گیا تھا۔۔ اصل بات وہ چھپا گیا تھا۔۔"

"یار تو چلا کیوں نہیں جاتا پاکستان واپس اپنے کار (گھر) خود بھی بے سکون ہے کر (گھر) والوں کو بھی بے سکون کیا ہوا ہے۔۔" وکی نے ہمیشہ سے کی جانے والی بات پھر سے دہرائی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"ہاں چلا جاؤں گا جب ڈیڈ میری بات مان لیں گے اس سے میری جان چھڑا دیں۔"

"اچھا تو تو نے اپنے ڈیڈ کو اس آفت کے بارے میں بتایا جو تو ایستھے (ادھر) لی مے کوم (گھوم) رہا ہے ہیں۔"

"نہیں یارو کی یہی بات تو میں نہیں انھیں بتا پارہا پتا نہیں انکا کیارکیشن ہو گا ماریہ کو لیکر۔"۔ یہی تو روحان کی پریشانی تھی۔۔

"ہائے گائیز۔۔ ماریہ کی اینٹری ہوئی وہ ہاتھ لہراتی اندر آئی تھی۔۔

"آگئی آفت۔۔ وکی کے نے ہلکی آواز میں کہا تھا جو صرف روحان نے سنا تھا۔ اور اس نے اسے آنکھیں دکھائی۔۔ تو وکی نے بتیسی دکھائی تھی۔۔

وہ ماڈرن لباس پہنے سیلو سیلو شریٹ کے ساتھ براؤن سکرٹ پہنے جو گھٹنوں سے تھوڑا نیچے تھے اسٹریٹ گولڈن شولڈر کٹ بال کھلے چھوڑے سفید رنگت ہائے ہیل پہنے ٹک ٹک کرتی وکی کے برابر والی چمیر پہ بیٹھی۔۔

"تم صبح یہاں کیا کر رہے ہو" ماریہ نے وکی سے پوچھا۔۔

"یہی سوال میں تم سے کروں؟" وکی نے بھی الٹا سوال پوچھا۔۔

"روحان میرا بی ایف ہے۔۔"

"تو روحان میرا بھی بی ایف ہے آئی مین بیسٹ فرینڈ ہے"۔۔ وکی نے بھی دو بد جواب دیا۔۔

"اسٹاپ اٹ یار۔۔"

"وکی جاؤ تم ابھی۔" انہیں آپس میں الجھتا دیکھ روحان بول پڑا

## بے پرواہ عائشہ نور

"واہ جی واہ۔۔ میں جاؤ اب میری کیا ضرورت ہے۔۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"یہاں ایک بھی نہیں پٹ رہی اور لوگ تو دو دو لیئے پھر رہے ہیں۔۔" وکی منہ میں ہی بڑبڑایا مگر ماریہ نے سن لیا۔۔

"دو دو سے کیا مطلب ہے تمہارا ہاں" ماریہ تڑخ کر بولی تھی۔۔

"روحان نے کڑے تیوروں سے وکی کو گھورا تھا۔۔"

"وہ اپنا جو نس نہیں وہ اسکی بات کر رہا تھا میں۔۔ ای ایل کے ساتھ ڈیٹ۔۔ ڈیٹ کر رہا ہے شادی شدہ ہے۔۔ گھر بھی موجیں بار بھی۔۔"

"کون جو نس کون ایل۔۔۔" ماریہ کو اسکی ایک نا سمجھ آئی۔۔

"تجھے بتا دیا تو کر (گھر) جا کہ اسکا بھانڈا پھوڑ دے گی ہے تو تو پوری پھنسنے لگنی۔۔"

"وکی۔۔" روحان نے دانت پیسے تھے۔۔ اور آنکھوں سے دفعہ ہونے کا اشارہ کیا تھا۔۔

اور وہ منہ بگاڑتا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔

"بولو ماریہ تم کیا کام تھا۔۔"

"روحان کتنے دن ہو گئے ہیں تم مجھے ٹائم نہیں دے رہے۔۔ آج کوئی پروگرام بناتے ہیں ڈنرا ایک ساتھ کریں

گے اور بہت سارا ٹائم اسپینڈ کریں گے ساتھ میں۔۔۔" ماریہ نے ایکسائیٹڈ ہو کر اپنا پلین بتایا تھا۔۔

"ہم اوکے آج زیادہ کام نہیں ہے" روحان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"روحان یاد رکھنا شام کو ملتے ہیں بائے"۔۔ ماریہ لیٹ ہو رہی تھی آفس کیلئے اس لئے بات ختم کرتی اٹھ گئی۔۔ اسکے جاتے ہی روحان نے سر کرسی سے ساتھ ٹکادیا اور آنکھیں زور سے میچیں تھیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے۔۔

پھر آنکھیں کھول کر سیدھا ہو گیا اور لیپ ٹیپ پہ تیزی سے انگلیاں چلانے لگ گیا۔۔ کام میں مصروف ہو کر گھر کو بھول سکے۔۔



صبح دس بجے ڈاکٹر نے زویا کی ماما سفینہ کو ڈسچارج کر دیا تھا زویا اور زارون سفینہ کو لی مئے گھر پہنچے تھے۔۔ زارون سفینہ چاچی کو انکے کمرے میں پہنچا کر خود کمرے میں آیا تھا کافی تھک گیا تھا رات سے اب تک جاگ رہا تھا۔۔ اور اب فریش ہو کر سونے کیلئے لیٹ گیا تھا۔۔

سفینہ کے کہنے پہ زویا بھی آرام کیلئے سو گئی تھی زرتاج اپنی ماں سے کچھ باتیں کی.. پھر کچن میں آگئی انکیلئے سوپ بنانے کچھ کھایا بھی نہیں کل سے اور اب بھوک ستا رہی تھی پہلے خود ناشتہ کیا تھا اور پھر سوپ بنانے لگی تھی۔۔ زویا بھی سو رہی تھی ورنہ وہ کچن میں کم ہی پائی جاتی۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

روحان آفس سے چھ بجے فری ہوا تھا وہ گھر پہ تیار ہو رہا تھا اسے ڈنر پہ جانا تھا ماریہ کے ساتھ دس بار کالز کر کے وہ اسے ڈنر کا بتا چکی تھی۔۔۔

اسے ابھی بھی زارون کی ٹینشن تھی وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا کتنی کی کالز کی تھیں اسنے ایک بھی کال ریسیو نہیں کی۔۔۔  
اب سات بجنے والے تھے ماریہ کی پھر سے کال آرہی تھی۔۔۔

اسنے کال کاٹ کر اسے مسیج بھیجا آ رہا ہوں کا تبھی اسکی کال آنا بند ہوئی تھی۔۔۔  
تقریباً آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ ہوٹل پہ پہنچا تھا۔۔۔

گاڑی پارک کر کے اندر آیا تو سامنے ہی ٹیبل پہ ماریہ نظر آئی۔۔۔

ڈیپ ریڈ کلر کا سیلو لیس ٹاپ جو گھٹنوں سے تھوڑا نیچے تھا جس سے سفید پنڈلیاں صاف نمایاں نظر آرہی تھیں گلے کی آگے پچھے کی گہرائی اسکے جسم کے حصہ نمایاں کر رہی تھی۔۔۔ ہاتھ میں پہنا ڈائمنڈ کا بریسلٹ اسکی سفید کلائی میں خوب بچ رہا تھا۔۔۔ گولڈن بالوں کو کرل کیا ہوا تھا۔۔۔ ہلکا سا میکپ کئے وہ پوری تیاری کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔

روحان اسکے سامنے آ کے بیٹھا تھا اسے دیکھتے ہی غصہ سے منہ دوسری طرف کر گئی ناراضگی کا صاف اظہار تھا۔۔۔

"ہے ماریہ وٹ ہیپنڈ"۔۔۔

"تمہیں نہیں پتا نا"۔۔۔

"میں بے بی آئی ریڈی ڈونٹ نو۔"



## بے پرواہ عائشہ نوس

"پورا آدھا گھنٹا لیٹ ہو میں کب سے بیٹھی ہوئی تمہارا انتظار کر رہی ہوں بلکہ "انتظار ہی تو کر رہی ہوں" کب سے انتظار کی سولی پہ لٹکایا ہوا تم نے مجھے۔۔ تین سال ہو گئے ہیں ہم کب سے ریلیشن شپ میں مگر تم شادی کا نام بھی نہیں لیتے۔۔ جب بھی بات کرو تو ٹال جاتے ہو" گلہ پہ آئی تو کئی شکوہ لیکے بیٹھ گئی۔۔

"یار میں کب منع کر رہا ہوں تمہیں میری کمٹنٹ ہوئی ہے تمہارے ساتھ میں کروں گا تم سے شادی میں پوری کوشش کر رہا ہوں اپنے پیرنٹس کو منانے کی۔۔"

"نہ وہ مانے نا ہم ایک ہوں گے۔" وہ منہ بناتی بولی ..  
"اچھا یار بھوک لگی ہے کیا اور ڈر کیا ہے۔۔" روحان اسکا موڈ چینیج کرنے کیلئے بات بدلی ..  
"کچھ بھی نہیں۔۔" وہ منہ بسور کے بولی۔۔

"وٹ۔۔ کب سے بیٹھی اور ابھی تک۔۔ اچھے چلو میں ابھی اور ڈر کرتا ہوں۔۔" اسکے خراب موڈ کو دیکھ کر وہ اور کچھ نہیں بولا۔۔

READERS CHOICE

زارون کی آنکھ کھلی تو فون اٹھا کر ٹائم دیکھا ایک بج رہا تھا اور ساتھ ہی روحان کی ڈھیر ساری مسڈ کالز بھی لگی ہوئی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

اسکے دماغ میں پھر سے وہی روحان کی باتیں گونجی تھیں تو موبائل پٹختا ایک سائیڈ پہ اور اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔  
زرتاج ابھی کچن میں بہہ تھی ماما کو وہ سوپ بنا کر پلا بھی آئی تھی۔ اب دوپہر کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی۔  
تبھی سیما بھی کچن میں آئی تھی۔

"واہ بھی آج تو کچن میں خوب رونق لگی ہے"۔۔ وہ طنزیہ بولی ..

"تائی آپکو کچھ چاہئے تھا"۔ زرتاج نے انکی باتوں کو اگنور کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

"کچھ نہیں بس دوپہر کے کھانے کا ہی انتظام کرنے آئی تھی"۔۔ زویا بی بی تو ریسٹ پہ ہوں گی آج تو"۔۔

"تائی امی میں نے سب انتظام کر دیا بس کچھ دیر اور لگے"۔۔

تب ہی زارون سیڑیوں سے اترتا سیدھا کچن میں آیا تھا۔

اسنے اپنی ماں کے پیچھے سے ہگ کی تھی۔۔ ہئے موم۔۔ اور پھر کچن میں رکھی کر سی پہ بیٹھا تھا۔

"یہ زویا کہاں ہے مجھے بھوک لگی ہے"۔۔

زرتاج بس خاموش ہی رہی تھی۔۔

"زرتاج کل سے بھوکا ہے میرا بیٹا ناشتہ بناؤ میرے بیٹے کیلئے" سیما زارون کے بالوں میں پیار سے ہاتھ پھیرتے

بولی تھی۔۔  
READERS CHOICE

"جی بناتی ہوں۔۔" وہ بس اتنا ہی بولی ..

## بے پرواہ عائشہ نور

"کیا زری۔۔ ناشتہ۔۔ میرے لئے۔۔ کیا میں کہیں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔۔ یہ آج کا سورج کہاں سے نکلا ہے۔۔  
کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔۔"

وہ رک رک کر اسے چھیڑنے کیلئے بول رہا تھا مگر زری کو تپ چڑھی تھی اسکے اس انداز سے۔۔  
"تم نے چپ چاپ ناشتہ کرنا ہے تو کرو ورنہ بھاڑ میں جاؤ۔۔ بس جو منہ میں آیا بول گئی یہ سوچے بغیر کے سیما بھی  
پاس کھڑی تھی۔۔"

"اے لڑکی تمہیں زرا تمیز نہیں ہے بات کرنے کی کتنی منہ پھٹ ہو۔۔ تم احسان نہیں کر رہی ہم پر پرے ہٹو میں خود  
بنالیتی ہوں اپنے بیٹے کا ناشتہ "سیما غصہ سے چلائی تھی۔۔ اور زری کی طرف بڑھی تھی  
اس سے پہلے کے سیمما زرتاج تک پہنچتی زارون نے اپنی ماں کو پکڑا تھا "موم کیا ہوا آپکو پلیز۔۔"  
"تم اس چھو کری کی زبان نہیں دیکھ رہے گز بھر لمبی زبان ہے اسکی نکالو اسے اسی وقت یہاں سے۔۔"  
"موم کیا کر رہی ہیں رک جائے۔۔ کیسی جاہلوں والی حرکت کی ہے آپنے۔۔ مجھے کچھ نہیں کھانا وہ کہتا رہا نہیں تھا  
پھر تیزی سے نکلا تھا وہاں سے۔۔"

زرتاج چولہے کے پاس کھڑی تھی حیرت اور ڈر سے وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکی۔۔  
سیمما نے قہر برساتی نظر اس پہ ڈالی تھی اور "ہسنہ یہ ماں سیٹیاں ہی لیکر بیٹھ گئی ہمیں تو "زہرا لگتی وہ وہاں سے چلی  
گئی۔۔"

پھر کچھ دیر بعد زویا آئی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

زرتاج ابھی بھی وہاں سکتے میں کھڑی تھی۔ زویانے اسے ہلایا تھا۔ "زریبی۔ کیا ہوا ایسے کیوں کھڑی ہو۔۔"

"کک کچھ نہیں وہ۔ وہ زارون کیل مے ناشتہ بنانا تھا وہی سوچ رہی تھی۔۔"

"اس میں سوچنے کی کیا بات پیچھے ہٹو میں بنا دیتی ہوں۔۔"

زویانے اسے سائیڈ پہ کیا اور چولہے پہ چائے کا پانی چڑھایا تھا اور ساتھ بریڈ رکھے اور انڈہ فرائی کیا تب تک چائے بن گئی تھی اسے کپ میں ڈالا تھا۔ لونا شتہ تیار جاؤ اسے دے آؤ ٹرے اسکے سامنے کی تھی۔۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی ٹرے تھام گئی تھی اور مرے مرے قدموں سے سیڑیاں چڑھنے لگی۔۔

زارون کے کمرے کا درازہ ناک کیا اور اندر آئی تھی سامنے ہی وہ صوفے پہ بیٹھا موبائل چلا رہا تھا ایک نظر زرتاج پہ ڈالی پھر سے موبائل میں بزی ہو گیا۔۔

"ناشتہ۔۔ زرتاج ٹرے ل مے سامنے اسکے کھڑی بولی۔۔"

"دفع ہو جاؤ مجھے نہیں کرنا۔۔"

ایک نظر اسے دیکھا پھر سے موبائل میں مصروف ہو گیا۔۔

جی تو چاہا کہ ٹرے اس کے سر پہ دے مارے۔۔

"زویانے ناشتہ بنایا اسلئے کر لو۔۔ دانت پیستے ہوئے اسنے کہا تھا پھر ٹرے کو ٹیبل پہ رکھا۔۔"

زارون سیدھا ہو کر بیٹھا موبائل کو سائیڈ پہ رکھا اور چائے کا کپ اٹھا کر سیپ لیا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"ہم شکر ہے زویا اس گھر میں رہے گی مجھے اسکے ہاتھوں بنانا شتہ تو ملتا رہے گا تمہارا بس چلے تو زہر ہی کھلا دو مجھے" وہ بریڈ کا ہائیٹ لیتا بولا۔

"ہم شکر ہی کرو بس تم کسی دن میں یہ کارنامہ سرانجام دے ہی نہ دوں"۔۔۔ کمر پہ ہاتھ رکھے دانت پیستے بولی۔

"پھر تو تمہاری جلدی سے شادی کرا کے اس گھر سے چلتا کرنا پڑے گا۔ تم بہت خطرناک ارادے لیئے بیٹھی ہو۔۔۔"

جی نہیں۔۔۔ مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔ "اسنے ناک پڑھا کر کہا۔۔۔"

"کیوں ساری عمر یہیں پہ ڈیرے ڈالنے کا ارادہ ہے کیا زویا کی طرح"۔۔۔

"کیا مطلب ہے تمہارا زویا کی طرح"۔۔۔ وہ ابھی بھی ویسے کھڑی اسکی بنا بات سمجھے باز پرس کرنے لگی۔

"زویا کی طرح مطلب اس گھر کی بہو بن کر روحان کا صرف ایک بھائی ہے"۔۔۔ بریڈ کا سلائس چائے میں ڈبو کر وہ بڑے آرام سے بولا تھا۔۔۔

زرتاج کا منہ کھلا کھلا ہی رہ گیا اسکی بات سن کر۔۔۔

زارون کو اسکے ایکسپریشن دیکھ کر بہت مزا آ رہا تھا۔۔۔

وہ پیچھے ہو کر صوفے کے ساتھ ٹیگ لگائے ٹانگ پہ چھڑھا کر بیٹھا تھا اور پھر بولا۔۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"اس وقت اس گھر میں تو صرف میں ہی available ہوں۔۔"

اسکی بات سمجھتی وہ بھڑک اٹھی۔۔ "ہم تم جاؤ بھاڑ میں یہ میرے بھی باپ کا گھر ہے جب تک چاہوں رہ سکتی ہوں اپنی گھٹیا سوچ اپنے پاس رکھو۔۔"

زارون ابھی بھی مسکرا رہا تھا۔ اسکی بات سنتے ہی چھت پھاڑ قمقہ لگایا تھا۔۔

زرتاج وہاں ایک سیکنڈ بھی نہیں رکی اسکے کمرے سے نکلتے ہی اپنی کمرے میں آئی تھی جو اسی فلور پہ ہی تھا۔۔

"ہم جاہل گھٹیا انسان سمجھتا کیا ہے اپنے آپ کو۔۔ بجلی کے کھمبے کو گلے لگا لوں مگر اسے کبھی بھی نہیں۔۔"

ہمم وہ اپنے آپ میں ہی بڑبڑا رہی تھی۔ اور ادھر ادھر چکر کاٹ رہی تھی روحہ کالج سے آچکی اور وہ چیلنج کر کے واشروم سے باہر نکلی تو زرتاج غصے سے لال ٹماٹر چہرہ لیئے خود سے بڑبڑا رہی تھی۔۔

"کیا ہوا ہے زری۔۔" روحہ اسکا کندھا پہ ہاتھ رکھ کر اسے ہلا کر ہوش کی دنیا میں واپس لائی۔۔

"سمجھتا کیا ہے اپنے آپ کو میں دانت توڑ دوں گی اسکے اسے۔۔"

"زری پلیز بتاؤ یہ بتاؤ کس سے جھگڑا ہوا ہے کہیں زارون بھا۔۔"

"نام بھی مت لینا اسکا میرے سامنے ورنہ اسکا غصہ تم پہ نکل جائے گا۔۔" وہ بھڑک اٹھی تھی

"ہم تو یہ بات ہے کیا کہہ دیا آخر ایسا جو یو۔۔ تپ ہوئی ہو آج لگتا ہے کچھ زیادہ ہی ہو گیا۔۔" وہ دونوں ہاتھ باندھتی مسکراتی بولی۔۔

"مجھے کہتا ہے میری جلدی شادی کرنے پڑے گی۔ میں نے کہا جی نہیں میں کہیں نہیں جاؤ گی۔۔"

## بے پرواہ عائشہ نور

تو کہتا ساری زندگی یہیں رہنا ہے کیا زویا کی طرح۔۔ اس گھر کی بہو بن کر اور اس وقت تو میں ہی available ہوں "زرتاج بنا بریک لگائے بولتی چلی گئی۔

ہاہا ہا رو حاکا ہنسی کا فوارا چھوٹا تھا جیسے اور ساتھ دو تین تالیاں بجائی۔۔

زرتاج نے کشن اٹھا کر اسے دو تین مارے روحی کی پچی تم میرا مزاق اڑا رہی ہو۔۔ روحانے اس سے کشن پکڑا تھا اور اپنی ہنسی کو بریک لگانے کی کوشش کی تھی۔۔

"ویسے یارا اچھا ہے نا تم ہمیشہ کیل مئے ہی اس گھر میں"۔۔ "ہاہا۔۔ گڈ گڈ آئیڈیا۔۔ ہاہا۔۔" زری پھر اسکے پیچھے بھاگی۔۔

روحانے وہاں سے بھاگنے میں ہی آفیت سمجھی دروازے پہ رک کر پھر بولی "ویسے اتنا بھی برا نہیں ہے میرا بھائی" اور فٹ سے بھاگی زری بھی اسکے پیچھے کمرے سے باہر نکلی اسے پکڑنے کیل مئے۔۔

روحانے بھی شرارت سے زارون کے کمرے کا رخ کیا اور زویا کو انگوٹھا دکھاتے زارون کے کمرے میں گھس گئی۔۔

زرتاج نے ہاتھ کا مکنا کر اپنی دوسری ہتھیلی پہ مارا روحی کی پچی تم بچو مجھ سے اب.. وہ سیڑھیوں سے اترتی پکن میں چلی گئی۔۔

"ہیلو بھیا جی" زارون ابھی بھی صوفے پہ بیٹھا موبائل چلا رہا اسے دیکھتا اپنا بازو پھیلا یا تھا ارے میرا بچا آؤ۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"بھائی۔۔" وہ بھی اسکے ساتھ جا لگی تھی

"جی میرا بچہ"۔۔

"بھئی کیا بچہ بچہ کرتے رہتے ہو"۔۔ وہ بھی بڑے لاڈ سے انداز بولی تھی۔۔

"ہا ہا جتنی بھی بڑی ہو جاؤ ہمارے لئے تو بچہ ہی رہو گی۔۔"

"اچھا تو پھر میرا موبائل کب ملے گا مجھے"۔۔ ان دنوں نئی خواہش کا اظہار کیا تھا جس کے حق میں زارون نہیں تھا۔۔

"پڑھائی کے میدان میں پہلے ہی بہت تیر مارے ہوئے ہیں ناں جو نیا شو شا چھوڑا ہوا ہے"۔۔

"کیا بھائی پڑھتی تو ہوں میں بس ٹیچروں کو خاص بیر ہے مجھ سے نمبر دینے میں ہاتھ دکھتے ہیں"۔۔ وہ اب کھڑی

ہوئی باہر جانے لگی تھی زارون کی بات پر واپس مڑی۔۔

"تم۔۔ اور پڑھ لو میں نے تو نہیں دیکھا تمہیں پڑھتے۔۔

اس موٹو کے ساتھ تو چپکی رہتی ہو ہر وقت"۔۔

"آپ زری کو موٹو کہہ رہے ہیں۔۔ تو میرے خیال سے اسے ہمیشہ کیلئے اس گھر میں رکھ لیتے ہیں۔۔ اس گھر کی

بہو بنا کر فلحال تو آپ ہی available ہیں اس وقت۔۔ ہا ہا ہا" وہ اسے چھیڑتی بولی

"تو موٹو کے پیٹ میں بات بچی نہیں۔۔ زارون ہنستا بولا تھا۔۔"

"ویسے بھائی آئیڈیا برا نہیں خوب رونق لگے گی"۔۔ ٹیوی دیکھنے کی ضرورت ہی گھر میں اچھی خاصی انٹر ٹینمنٹ

ہو گی"۔۔ روحہ کہتی بھاگ گئی۔۔

زارون نے سر ہلایا تھا "بس اب بات پکڑ لی ہے جلدی چھوڑے گی نہیں"۔۔

روحان اور ماریہ نے ڈنر کرنے کے بعد ساحل سمندر پہ آگئے تھے۔۔ روحان اسکا موڈ بحال کرنے کیلئے اسکی فیورٹ جگہ پہ لے آیا تھا۔۔

اب وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ساحل پہ ننگے پاؤں چل رہے تھے اب ماریہ کا موڈ بھی کافی اچھا ہو گیا تھا۔۔

روحان کو بھی پیچینی سی ہو رہی تھی۔۔ اب کچھ بہتر محسوس کر رہا تھا۔۔

"روحان"۔۔ وہ بس اپنے خیالوں میں گم چل رہا تھا ماریہ کی آواز پہ ہوش میں آیا تھا۔۔

"کہاں گم ہو یا میں ہی بس بولے جا رہی ہوں اور تم ہو کہ بس کہیں اور کھوئے ہو۔۔ بلکہ تم ہوتے تو میرے ساتھ ہو مگر رہتے کہیں اور"۔۔

"نہیں ایسا نہیں ہے چلو اب گھر چلتے ہیں دیر بہت ہو گئی ہے تھک گیا ہوں"۔۔

"تھک گئے ہو تو تھکن اتار بھی دوں گی"۔۔ وہ اسکے بالکل قریب ہو کر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"ہم گھر چلو سو کر تھکن اتارتے ہیں" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر تیزی سے گاڑی کی طرف چل رہا تھا ماریہ اسکے پیچھے بھاگتی زور زور سے ہنس رہی تھی۔۔

ایسے وہ لمبے ڈگ بھرتا گاڑی کی طرف آیا تھا پہلے ماریہ کو گاڑی کا دروازہ کھول کر بٹھایا ورنہ وہ تو وہاں سے جانے کا نام ہی نالے اور پھر خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔۔

گاڑی ماریہ کے گھر کے آگے روکی تھی۔۔ اوکے گڈنائیٹ کل ملے گے۔۔

"گڈنائیٹ کیوں اندر نہیں آؤ گے" ماریہ اسکا ہاتھ پکڑ کر بولی۔۔

"نہیں یار پلیز تھکا ہوا ہوں کل فرسٹ ٹائم میٹنگ ہیں بہت امپورٹنٹ ہے فلحال ابھی کیلئے اجازت دو"۔۔

"کوئی اجازت و اجازت نہیں آؤ باہر آؤ" ماریہ گاڑی سے باہر نکل اسکی طرف کا گیٹ کھول اسکا بازو پکڑا سے بھی گاڑی سے باہر نکالا تھا۔۔

"ارے یار کیا کر رہی ہو پلیز۔۔" وہ بھی جھنجھلایا تھا مگر چارونا چاراسکے ساتھ چلنا پڑا۔۔

ماریہ نے اپنے پرس سے چابی نکال کر گیٹ کو انلاک کیا اور روحان کا بازو پکڑے اسے اندر کھینچتی ہوئی لائی۔۔

"یار تمہاری گرینی نے اس وقت یہاں مجھے دیکھیں گی تو کیا کہیں گی"۔۔

"تم میری گرینی کی فکر مت کرو اس وقت وہ سو رہی ہیں رات کے ایک بج رہا ہے"۔۔

"اب بس تم میں اور یہ تنہائی" وہ اس لئے اپنے کمرے میں آئی اور گیٹ بند کر کے اس کے بالکل قریب آگئی اور دھیرے سے اسکا کوٹ اتارا تھا۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

روحان کے دونوں ہاتھوں کو اپنی کمر پہ رکھے تھے اور خود دونوں ہاتھوں سے اسکا چہرہ تھامتا تھا اس کی نگاہوں میں مدہوشی سی تھی۔۔ ایڑھیاں اٹھا کر اس کے چہرے کے اور قریب تر ہوئی تھی اور مزید قریب تر ہوتی جا رہی تھی۔۔ ایک پل کیلئے وہ بھی بہک گیا اور اسے بانہوں میں بھر لیا اسے بیڈ پہ لے آیا اور اپنی شرٹ اتار کر پھینکی پھر اسکے اوپر جھکا تھا۔۔

اب وہ بالکل اسکے چہرے کے قریب آیا اور اس پہ جھکتا کہ ایک گلابی عروسی جوڑے پہنے دلہن کا سایہ فگن اسکے آنکھوں کے پردے پہ لہرایا تھا۔۔ اور وہ فورن اٹھا تھا اس کے اوپر سے۔۔  
"روحان"۔۔ اور وہ جھٹ سے اسکے پیچھے اٹھ بیٹھی اور پیچھے سے اسے پکڑنا چاہا مگر روحان فٹ سے بیڈ سے اٹھ کر نیچے سے شرٹ اٹھا کر پہنی۔۔

"روحان کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ"۔۔ وہ غصہ سے چلائی تھی۔۔  
"میرا کوئی مسئلہ نہیں یہ سب ٹھیک نہیں ہے" وہ اپنی شرٹ کے بٹن بند کر کے کورٹ کو کاندھے پہ ڈالے کمرے باہر آیا تھا۔۔

"کیا ٹھیک نہیں ہے ہم پیار کرتے ہیں ایک دوسرے سے جب مجھے کوئی پروہلم نہیں۔۔ میں لڑکی ہو کر تمہارے آگے خود کو پیش کر رہی ہوں تو تم کیوں نہیں"۔۔ وہ اسکے پیچھے باہر آئی تھی غصہ میں اسکے منہ جو آ رہا وہ بولے جا رہی تھی۔۔

"شٹ اپ ماریہ"۔۔ اور وہ گیٹ سے باہر نکل کر گاڑی زن سے بھگالے گیا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

ماریہ غصہ سے بھری کمرے میں آئی تھی کمرے ہر چیز تہس نہس کرنے لگی تھی۔۔ آج وہ اسے پھر سے ادھورا چھوڑ گیا۔۔ وہ اسے ہر حال میں اب پالینا چاہتا تھی۔۔ کسی بھی قیمت پہ اسے کھونا نہیں چاہتی۔۔ اس کے فرار کے تمام دروازے بند کر دینا چاہتی تھی۔۔

روحان سیدھا اپنے فلیٹ میں آیا تھا وہ ایک چھوٹا سا لکڑی فلیٹ تھا۔۔

اپنے روم میں آکر اس نے کوٹ کو کرسی پہ پھینکا تھا شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا اسے گھٹن ہو رہی تھی۔۔ دراز سے سیگریٹ اور لائیٹر لیکر بالکنی میں آگیا کمرے میں اس کا دم گھٹ رہا تھا۔۔ سیگریٹ کے لیتا ہوا میں دھواں اڑا رہا تھا پھر وہاں پڑی کرسی پہ بیٹھ گیا تھا پھر سے آنکھیں بند کی تھی۔۔ مگر وہی سایہ اس کی آنکھوں کے سامنے پھر سے لہرایا تھا۔۔ نکاح کے بعد تو اسے ٹھیک سے اس نے دیکھا بھی نہیں تھا۔۔

پھر بھی وہ اس کے حواسوں پہ سوار ہو جاتی۔۔ وہ اس بے نام رشتے سے جلد از جلد اب آزادی چاہتا تھا۔۔ اسے اپنی زندگی سے نکال باہر کرے۔۔ مگر وہ اس کی زندگی میں تھی ہی کب جو اسے نکال دے مگر ایک رشتہ چاہے وہ کاغذ کا ہی کیوں نہ ہو اس سے جڑا تو ہے۔۔

بس ایک ضد تھی جو وہ اپنے باپ سے لگا بیٹھا تھا۔۔

انا تھی جو اس کے آڑے آرہی تھی۔۔

READERS CHOICE

## بے پرواہ عائشہ نور

مگر اسے برا کیوں لگا تھا جب کل رات وہ زارون کے ساتھ تھی کس حق سے اسے اپنی بیوی کہا پھر۔۔ کیوں وہ ماریہ کے اب تک قریب نہیں جاسکا۔۔ جب وہ اس سے کوئی تعلق ہی نہیں رکھنا چاہتا۔۔ ساری رات دھواں اڑاتے اس کی رات کٹی تھی۔۔



اتوار کا دن تھا سفینہ بھی اب پہلے سے کافی حد تک ٹھیک تھی۔۔  
سیماب زارون کا رشتہ اپنی بہن کی بیٹی شائے کے ساتھ طے کر دینا چاہتی تھی۔۔ جس کیلئے انہوں نے اپنے شوہر کو تو منالیا تھا مگر زارون اب بھی ضد پہ اڑا تھا۔۔  
اج سیماب کی بہن شینا نے آنا تھا اپنی بیٹی کے ساتھ۔۔  
زرتاج اور زویا کچن میں دوپہر کے کھانے کا خاص اہتمام کر رہی تھی یہ خاص ہدایت تھی ان کیلئے دوپہر کا انتظام انہوں نے کرنا ہے۔۔

کچن سے مزے مزے کے کھانے کی خوشبوؤں آرہی تھیں زرتاج بھی زویا کی پوری ہیلپ کر رہی تھی۔۔  
"زری۔"

روحہ اسکے پاس آکر بولی "ہاں بولوروجی۔۔"  
"یار یہ شائے بڑی نک چڑی سی ہے مجھے تو نہیں پسند اینوی شوخی سی ہے۔۔"  
"ہاں وہ تو مجھے بھی پتہ ہے کوئی نی بات بتاؤ۔۔" زرتاج جو سالاد کاٹ رہی تھی مصروف سی بولی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"نئی بات ہے ناں"۔۔ وہ اسکے ساتھ جڑ کر منہ بسور کے بولی۔۔

"اب بولو بھی سسپینس کیوں کریٹ کر رہی ہو"۔ زری نے اسے کہنی مار کر کہا۔۔

"یار وہ ماما زارون بھائی کے ساتھ اسکا رشتہ پکا کرنا چاہتی ہے۔۔ آج وہ لوگ اسی سلسلے میں آرہے ہیں ڈیڈ بھی مان گئے"۔۔ روح منہ بسورتی بولی تھی۔۔

"کیا"۔۔ زرتاج کیا کو لمبا کر کے بولا عین اسی وقت زارون بھی کچن میں آیا تھا۔۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو سچی یار آج تو بڑا خوشی کا دن ہے پھر تو زارون اور شائہ واہ مزہ آگیا سچی"۔۔ اسنے تودو نوں ہاتھوں کو تھوڑا سا اٹھا کے ہلکے کندھے بھی ہلائے ڈانس کے طور پہ۔۔

"زارون کو جیسے آگ لگی"۔۔ اسکے اس انداز پہ زرتاج کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا اور گھر سے باہر نکل گیا۔۔

"روحا اسکے کا ندھے پہ مکا"۔۔ آؤچ۔۔ زری نے اپنا کندھا سہلایا۔۔

بھائی بلکل بھی نہیں راضی ہیں اور یہاں تم لڑیاں ڈال رہی ہو۔

"زری تمہیں مسئلہ کیا ہے زارون سے" زویا بھی بولی۔۔

"زوی مجھے کوئی مسئلہ نہیں بس جتنا اسنے مجھے تنگ کیا ہے نا۔"

"تو تم اس سے یوں دشمنی نکالو گی"۔۔

"ارے یار تمہارے بھائی کو وہی چھپکلی ہی ٹھیک کرے گی دیکھنا تم جتنا وہ اچھل رہا ہے نا۔"

"زری یار وہ میری بھابھی نہیں بنے گی بسس"۔۔ یہ کہتی روحا بھی کچن سے نکل گئی۔

## بے پرواہ عائشہ نور

کھانا تیار تھا اب ان دونوں نے بھی کچن سے نکل کر اپنے کمرے کی راہ لی۔

"زارون کہاں ہے" عالم یوسف ملک صاحب سنجیدگی سے پوچھا تھا سیماسے اور سیماسے خود بھی پریشان سی تھی زارون پچھلے دو گھنٹے سے غائب تھا۔

"شینا اور اسکی بیٹی بھی کب کی آچکی تھیں وہ کتنی بار زارون کا پوچھ چکی تھی اور سیمانے کوئی ناکوئی بہانہ بنا دیتی۔

"پتہ نہیں عالم صاحب میں خود پریشان ہوں بنا بتائے کہاں چلا گیا۔"

"سیماسے زارون پہ زبردستی نہیں کر سکتے پہلے بڑے بیٹے سے بھی دور ہو چکے اور اب دوسرے بیٹے کو کھودیں گے"

--

"ایسامت کہیں عالم میں منالوں اسے"--

"ہاں دیکھ رہا ہوں" میں عالم صاب۔ سر ہلاتے کر سی پہ بیٹھ گئے تھے۔ سیماسے سے باہر نکل گئی۔

حال میں شینا اور اسکی بیٹی شائینہ اور روحا زویا بھی تھی۔

"زویا کھانا لگاؤ سیمانے آتے ہی زویا کو حکم دیا۔ اور وہ دوسری ماہرانی کہاں ہے اسے بھی ساتھ لگاؤ"--

"جی تائی کہتی وہ وہاں سے چلی گئی"-- اور روحہ بھی اسکے پیچھے اٹھ گئی۔

"سیماباجی یہ زارون کہاں ہے" یہ کوئی چوتھی بار تھا جو وہ پوچھ چکی تھی۔

"شینا کہا تو ہے تمہیں آج سنڈے ہے دوستوں کے ساتھ ہوگا تمہیں تو پتا ہے آجکل کے لڑکوں کا"--

"ماما کھانا لگ گیا ہے آجائیں" روحانے آکر کہا تو وہ تینوں اٹھ گئی تھیں۔



## بے پرواہ عائشہ نور

چار بج گئے تھے مگر زارون کا ابھی بھی کوئی اتناپتا نہیں تھا۔

اب وہ سب کھانا کھانے کے بعد حال میں تھے سوائے سفینہ کے وہ اب تک شینا کے سامنے نہی آئی تھی وجہ وہی پرانی۔۔ اور کچھ شینا کا مزاج ایسا تھا۔۔

شانہ نے سوائے روحا کے اور کسی سے بات نہیں کی تھی۔۔

سیماباجی کیا آپ کا بیٹا راضی ہے اس رشتہ کیلئے۔۔

اب تو سیمہ کے پاس کوئی جواب نہیں تھا عالم بھی خاموش بیٹھے تھے تو سیمہ سے بولے۔۔ "جواب دیں بیگم"۔۔

"وہ میرا بیٹا مان جائے گا بس ابھی وہ شادی نہیں کرنا چاہتا سیٹھ ہونا چاہتا ہے"۔۔

"سیماباجی جواب تو کم از کم ڈھنگ کا دیں نا"۔۔ اور کتنا سیٹھ ہونا ہے۔۔ آپ کے دونوں بیٹے ابھی تک گھر نہیں بسا

سکے زارون ستائیس کا ہونے والا ہے اور روحان بھی انیتس پار کرنے والا ہے۔۔ اور ابھی تک اسنے رخصتی نہیں

کروائی۔۔ "وہ وہاں ضرور کسی لڑکی کے چکروں میں ہے اکثر ایسا ہی ہوتا"۔۔

زویا کا کسی لڑکی چکر سن کر ہاتھ سے چائے کی ٹرے چھوٹے پتی تھی جسے زرتاج نے فورن اسے تھاما تھا۔۔ اور وہ وہاں

سے نکل کر فورن کچن میں بھاگ گئی تھی۔۔

عالم صاحب سے یہی بس ہوئی تھی۔۔ "دیکھیئے بہن آپ زرا میرے بچوں کے بارے سوچ کر بولیں"۔۔ انہوں

نے سختی سے ٹوکا تھا۔۔

"مگر بھائی صاحب"۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"ہیلو ایوری ون" زارون ہاتھ ہلاتا خوشگوار موڈ میں آیا تھا۔

"او ایم سو سوری میں بھول گیا تھا آج خالہ نے آنا ہے اسلام علیکم خالہ جان ایم ریٹی سوری مجھے ماما نے بتایا کل تھا مگر فرنڈز کے ساتھ زیادہ ہی بڑی ہو گیا تھا" زارون نے شینا کے سامنے جھک کر ان سے پیار لیا۔

"ہائے شانو"۔۔ "ہائے زارون" شائے بھی ہاتھ ہلایا تھا۔

"سب لوگ اتنا سیریس کیوں بیٹھے ہوئے ہیں ایوری تھنگ از اوکے"۔۔ اب وہ کرسی پہ بیٹھا سب کے چہرے دیکھ رہا تھا۔

بیٹے سب تمہارا انتظار کر رہے تھے۔۔۔ مام بس یاد نہیں رہا سارے فرینڈز مل گئے تھے تو وقت گزرنے کا پتہ نہی چلا۔۔

عالم صاحب بس اسے گھورتے رہ گئے۔۔

"زری زوئی سے کہو میرے لیئے چائے بنائے بہت تھک گیا ہوں اوکے میں زرا فریش ہو کے آتا ہوں"۔۔ دس منٹ میں آپ کو جوائن کرتا"۔۔

وہ زرتاج کے پاس ہو کر گزرا اور جاتے جاتے اسکی جو ٹیل پونی بنائی ہوئی تھی وہ اسے کھینچ کے گیا تھا زرتاج غصہ سے اسے گھورا تو آگے اسنے ایک آنکھ ونک کی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"یہ سارا منظر شائے نے دیکھا تھا جس کا اسنے غلط ہی مطلب لیا تھا"۔۔ باقی سب اپنی باتوں پہ مصروف تھے کسی دھیان نہیں گیا۔۔

"زری زارون چائے کا کہہ کے گیا ہے اور تم ابھی تک یہیں کھڑی ہو۔۔  
جی تائی امی وہ کہتی چلی گئی تھی اور کچھ دیر میں عالم بھی اٹھ گئے وہاں سے"۔۔  
"سیماباجی معاف کرنا میں غصہ میں کچھ زیادہ بول گئی تھی"۔۔

"شینا آج بھی تم اتنی ہی جزباتی ہو جیسے پہلے تھی"۔۔

"باجی زارون مان جائے گاناہاں ہاں ضرور مانے گا تم فکر مت کرو" سیمانے اسے دلا سہ دیا تھا۔۔

شائے تو زارون کی شخصیت کے سحر میں ابھی بھی کھوئی دل ہی دل میں اپنی قسمت پہ رشک بھی کر رہی مگر زرتاج کے ساتھ اتنا فری ہونا اسے اچھا نہیں لگا تھا۔۔

زارون کمرے میں آیا اپنی شرٹ اتاری اور واشروم چلا گیا منہ ہاتھ دھو کر باہر آیا۔ الماری سے وائٹ ٹی شرٹ نکال کر پہنی۔۔

وہ جب سے گھر سے گیا تھا بس سڑکوں کی ہی خاک چھانتا رہا پھر اپنی ماں کا خیال آیا کہ انہیں اسکی وجہ سے کتنی شرمندگی ہوگی یہی سوچ کر وہ گھر آیا۔۔

زارون نے شینا خالہ کی ساری باتیں سن لی تھی کیسے وہ اسکی ماں کو باتیں سنارہی تھیں۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

اسے اس وقت غصہ تو بہت آیا مگر وہ اپنی ماں کی وجہ سے خاموش ہو گیا اور خود کو ریلیکس کر کے وہاں آیا تھا خوشگوار موڈ میں ان سے ملا۔

"زویا۔۔ زویا نے زری کو دیکھ کر منہ پھیر لیا۔۔ زویا

کس سے چھپا رہی ہو یہ آنسو مجھے نہیں پتا کیا۔"

"زری کیا واقعی روحان وہاں کسی کے ساتھ۔۔"

زرتاج نے اسے گلے لگایا تو وہ اس کے کندھے لگی سسکنے لگی تھی۔۔ زرتاج نے اسے تسلی دی تھی۔۔

"بس کرو زویا اینوی کسی کی باتوں میں آکر تم یوں رونے لگ جاؤ۔"

"ایسا کچھ نہیں بسس ٹرسٹ می یار روحان بھائی ایسا نہیں کر سکتے۔۔ جاؤ تم جا کر آرام کر لو میں ہوں نادیکھ لوں گی۔۔"

"پہلے تم اس زارون کی چائے بنا دو" اسنے اکتا کہہا۔۔

زویا کو ہنسی آئی تھی۔۔

"زارون آگیا۔۔"

"ہاں آگیا ہے آرڈر دے کر گئے ہیں نواب صاحب۔۔"

READERS CHOICE

## بے پرواہ عائشہ نور

زارون کچھ دیر میں نیچے آیا تھا اور جا کر انکے سامنے بیٹھ گیا۔ شائے کی نظریں تو اس پر جیسے ٹھہر سی گئی ہوں۔ نکھرا نکھرا سا وائٹ ٹی شرٹ پہنے جس میں ہاف بازو سے نمایا ہوتے مسلسل سفید رنگت تیکھے نین نقوش اسے کافی اٹریکٹ کر رہی تھی۔

"تھوڑی دیر میں زری اسکے سامنے چائے لیکر آئی۔ چائے"

زری نے شائے کو دیکھا جو شرمائی سی مسکرا رہی تھی زارون کو دیکھ۔ زارون نے چائے تھامی تو زرتاج اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی اور ساتھ آنکھ سے شائے کی طرف اشارہ کیا جو شرمائی تھی۔ زارون نے اسے گھورا تھا۔ اور وہ بھی ایک دباتی بھاگ گئی۔ زارون اپنی چائے پینے لگ گیا اور شائے کو دیکھ کر مصنوعی سا مسکرایا تو وہ اور شرمائی۔ زارون کا دل کیا اسے منظر سے غائب کر دے یا خود غائب ہو جائے۔

وہ دونوں جاچکی تھیں رات کے تقریباً ساڑھے گیارہ ہو رہے تھے جب زارون کچن میں آیا تو زویا بھی کچن میں موجود تھی۔

"تم ابھی یہیں ہو سوئی نہیں۔"

"نہیں بس جا رہی تھی۔" تم یہاں کچھ چاہیئے تھا۔

ہاں چاہیئے۔

کیا۔

"تمہاری کھوئی ہوئی مسکراہٹ۔" وہ کچن میں رکھی کرسی پہ بیٹھ گیا۔



## بے پرواہ عائشہ نور

تو وہ مصنوعی سا مسکرائی تھی۔۔

"ہا ہا بہت بڑی ڈرامے باز ہو۔۔"

"تم سے تو کم ہی ہوں کیوں بھاگے تھے گھر سے آج آخر تم نے بھی ثابت کر ہی دینا کس کے بھائی ہو۔۔"

"زویا جو بات مام کہہ رہی ہیں وہ میں نہیں مان سکتا۔۔"

"پر کیوں نہیں مان سکتے۔۔ زویا نے کہا

"یار وہ کچھ زیادہ اٹیٹیوڈ میں رہتی ہے خود سر سی ہے۔۔"

"اب ایسا بھی نہیں سب ہی لڑکیاں آجکل ایسی ہی ہوتی ہیں۔۔"

"مگر تم تو نہیں ہو۔۔"

"تمہاری ہر بات مجھ پر ہی کیوں آکر رک جاتی ہے۔۔"

"مان جاؤ نا پلیز شائے کو تم جیسا بناؤ گے وہ ویسی بن جائے گی اپنے اچھے بیہو سے۔۔"

"تمہارے پیرینٹس کل کتنا پریشان ہوئے تھے؟۔۔"

"چلو جی بھابھی صاحبہ آپ کہتی ہیں تو مان جاتے مگر آپ کو گارنٹی دینی ہوگی بس۔۔"

میں گارنٹی دیتی ہوں شائے کی بسس! READERS CHOICE

"چلے پھر کافی بنائیں ہمارے لیئے اچھی سی کل ہی میں مام کو اوکے بول دوں گا۔۔"

"یہ ہوئی نابات زویا کھل کر مسکرائی تھی۔۔ دل سے

## بے پرواہ عائشہ نور

ہائے یہی تو چاہئے تھی آپ کی مسکان۔۔

"باتیں کم بنایا کرو" زویا کافی بنانے لگی تھی۔۔

تب ہی زارون کا فون بجنے لگا۔۔

ہیلو۔۔ تھینکس زارون تم نے فون تو اٹھایا میرا کتنے دن ہو گئے بات ہی نہیں کر رہے تھے۔۔ سوری میرے بھائی

پتا نہیں میں کیا بول گیا تھا میں خود شرمندہ ہوں۔۔"

اٹس اوکے۔۔ بس دو لفظی جواب دیا

"تم سو تو نہیں گئے تھے" روحان نے پوچھا۔۔

"نہیں بھائی صاحب میں اس وقت کچن میں ہوں آپ کی بیگم کے ساتھ کافی بنا رہی ہیں میرے لئے۔۔" بیگم پہ زور دے کر کہا۔۔

زویا گم میں کافی ڈال رہی تھی ایک پل کیلئے اسکے ہاتھ رکے تھے۔۔

زویا کافی کا کپ اسکے سامنے رکھا اور جلدی سے چلی گئی۔۔

"سوری یار اور کتنا شرمندہ کرے گا۔"

زارون مگ اٹھا کر اپنے کمرے میں آ گیا۔۔

"بات روحان اعتبار کی ہے جو تم نہیں کرتے تم وہاں خود کسی کے ساتھ ریلیشن میں ہو مگر اپنی بیوی کو تم کسی ساتھ

برداشت نہیں کر سکتے"۔۔ زارون نے روحان کو آئینہ دکھایا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"وہ جو مرضی کرتی پھرے مجھے نہیں پرواہ۔"

"اتنے بے پرواہ مت بنے آپ۔۔۔"

"بس اب تم اسکی وقالت کرنا شروع ہو جاؤ۔"

"اچھا مام میرا شائنہ سے رشتہ کر رہی ہیں۔"

"واٹ پھر کیا تم تو راضی نہیں تھے پھر کیسے کر رہی ہیں رشتہ۔۔"

"راضی نہیں تھا پر اب ہوں۔۔"

"اب ہوں کا کیا مطلب یار جو میرے ساتھ کیا اب وہی تمہارے ساتھ کر رہے ہیں اور تم مان بھی گئے یار۔۔"

"میں مام کو شرمندہ نہیں کر سکتا شادی تو کرنی ہی ہے پھر شائنہ ہو یا کوئی بھی۔۔"

"اچھا بھئی تو بہت اچھا ہے تیرا دل دریا ہے۔۔ جس میں ہر کوئی سما جاتی۔۔"

"ہا ہا بس بھائی سمجھیں اب اجر گیا وہ باغ جس کے ہزاروں مالی تھے۔۔ زارون نے دہائی دی تھی۔۔"

ہا ہا دونوں طرف خوشگپیوں کا تبادلہ ہوا تھا۔۔



"آج روحان فریش سافیل کر رہا تھا۔۔ ایک ہفتہ سے اوپر ہو گیا تھا ماریہ سے بھی بات نہیں ہوئی تھی اور ناسنہ

بات کی ناروحان نے۔۔ وہ آفس میں فائل دیکھنے مصروف تھا جب وکی آیا تھا۔۔

"اہ جانی آج تو بڑا خوش خوش سا لگ رہا ہے" وہ بنانا کئے ہی آیا تھا اور آکر کرسی پہ بیٹھ گیا۔۔۔"

## بے پرواہ عائشہ نور

"یار تجھے میسرز نہیں ہیں کچھ منہ اٹھائے آفس میں چلے آتے ہو۔"

"اویار ہم تو ایسے ہی ہیں" اگلے بندے نو بھلے اگ لگے۔"

ہاں۔۔ ایسا ہی ہے جبھی سنگل گھوم رہا ہے۔۔

یار تو مزاق بنا رہا ہے ٹھیک ہے بھی کر سکتا ہے تیرے پاس تو دو دو ہے۔۔

"کوئی والی مان گئی ہے جو خوش ہے۔"

زارون سے بات ہوئی ہے اس لئے فریش سافیل کر رہا ہوں اس وجہ سے ماریہ کو بھی ٹائم نہیں دیا اتنے دنوں سے روٹھی بیٹھی ہے۔۔

"ہاں تجھے لگتا ہے"۔ اسنے آہ بھری تھی وہ ماریہ کی اصلیت بھی جانتا مگر اسے بتا نہیں سکتا تھا۔۔ کہ اسکا یقین نہیں کرے گا۔۔ کیونکہ ماریہ بہت تیز لڑکی ہے

تجھے پتا نہیں کیوں اس سے تکلیف ہوتی ہے"۔۔ روحان نے نفی سر ہلایا تھا۔۔

ہاں ہے تکلیف کیونکہ تو ہیرا چھوڑ کے پتھر کے ساتھ سر پھوڑ رہا ہے۔۔"

اور دوست ہونے کے ناطے میں تیری کشتی ڈوبتی نہیں دیکھ سکتا۔۔"

وکی یار کوئی نہیں ڈوب رہی میری کشتی تو اپنی کشتی کی فکر جو ابھی تک خالی ہے اکیلا ہی سفر کر رہا ہے۔۔"

"آہ اب کیا سناؤ میں اپنی دکھ تجھے سنگل ہونا بھی کسی غم سے کم نہیں۔۔"

ہاہا" تیرا کچھ نہیں بن سکتا" روحان پھر سے کام میں بڑی ہو گیا اور وکی دو ہائیاں دیتا چلا گیا۔۔



صبح سب بیٹھے ایک ساتھ ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔

"موم ڈیڈ آپ سے میں نے ضروری بات کرنی ہے" زارون نے دونوں کو مخاطب کیا تو سب اسکی طرف دیکھنے

لگے "مام مجھے شائے سے رشتہ کرنے سے کوئی اعتراض نہیں جیسی آپ کی مرضی ہو وہ آپ کریں۔"

"کیا تم یہ بات کسی دباؤ میں تو کہہ رہے" عالم صاحب کو حیرت ہوئی تھی زارون کے فیصلہ پہ۔۔

"ارے کوئی دباؤ نہیں ہے میرا بچہ خوشی سے کہہ رہا ہے۔۔" سیما کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔

"میس ڈیڈ مام از رائیٹ" روحا اور زرتاج کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تھے۔۔

جبکہ زویا اور زارون ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔ عالم صاحب کو اب سمجھ آیا تھا کہ کس کے کہنے پہ

زارون نے ہاں کی ہے سفینہ بھی سیما کو مبارک باد دی تھی جبکہ روحا کا موڈ آف ہوا تھا اور وہ چپ چاپ اپنی جگہ سے

اٹھ گئی تھی۔۔



دوپہر کو لچ کا ٹائم تھا روحان ماریہ کو منانے کیلئے آفس سے نکل کر اسکے آفس میں گیا جہاں وہ جاب کرتی تھی۔۔

وہ اپنے آفس کی کینٹین میں بیٹھی فون پہ بات کر رہی تھی جب سامنے روحان آکر بیٹھا تھا۔۔

اسنے فون بند کر کے رکھا اور منہ دوسری طرف کر لیا۔۔

روحان ہاتھ سے اسکا منہ اپنے سامنے کیا تھا اور بیچارہ منہ بنایا۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"کیا ہے روحان کیوں آئے جاؤ تمہیں بہت کام ہیں میرے لئے تو وقت نہیں ہے تمہارے پاس"۔۔ اسنے منہ بسور کے کہا تھا۔۔

"نہیں یار اب بس سب وقت تمہارا۔۔"

"جھوٹ۔۔"

"سچیسی۔۔۔"

"نو جاؤ یہاں سے" ماریہ نے اسکے کندھے پہ مکا مارا تھا۔۔

روحان اسکے ساتھ والی چمیر اسکے ساتھ کھسکا کر بیٹھا اور بازو سے تھام کر اسکا سر اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا تھا ماریہ نے بھی اپنے دونوں بازو اسکے گرد حائل کئے۔۔

"ایم سوری میں بھی کچھ زیادہ ہی اوور ریکٹ کر گئی تھی۔۔"

ب"س اب میں چاہتی ہوں کہ ہم دونوں جلدی سے ایک ہو جائیں۔۔۔"

اب وہ دونوں سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تھے۔۔ ایک ساتھ لہجہ کیا اور پھر اپنے اپنے کام میں آفس میں بزی ہو گئے۔۔

READERS CHOICE

سیمابا قاعدہ اپنی بہن کے گھر رشتہ لے کر گئی تھی۔۔

دونوں بہنوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

سیماب باقاعدہ منگنی کی رسم دھوم دھام سے کرنا چاہتی تھی۔۔

مگر زارون کو اعتراض تھا اور روحہ کو بھی۔۔

زرتاج کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا زارون کیسے مان گیا۔۔

زویا بہت خوش تھی زارون نے اسکی واقعی بات مان لی تھی۔۔

زرتاج اور ارم کینیٹین بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔

"نہیں یاریہ کیا کہہ رہی ہو تم۔۔" ارم کو بھی یقین نہیں آیا۔۔

"سچ کہہ رہی ہوں حیران تو میں بھی ہوں مگر خوش بھی ہوں۔۔" اب آئے گامزہ بڑا اچھلتا تھا اپنی بیوی بچاری کے

میرے آگے قصیدے سناتا تھا زویا جیسی چاہئے نک چڑی مل گئی ہا ہا۔۔

"اف بڑا مزہ آئے گا اسے تنگ کرنے میں۔" زرتاج خوش ہوتی بول رہی تھی۔۔ اور ارم کا منہ بنا تھا

اسکا منہ لٹکا دیکھ کر زرتاج اسے کہنی ماری تمہیں "کیا ہوا ہے۔۔"

"زارون کسی اور کا ہو رہا ہے۔۔" اسنے رونے والے انداز میں کہا۔۔

زرتاج نے آنکھیں نکال اسے دیکھا۔۔ "تو تمہیں کیوں رونا آ رہا ہے رونا تو اسے چاہئے۔۔"

"میں نے اسے صرف تمہاری لے سوچا تھا۔۔" ارم کھوئے کھوئے سے انداز میں کہا۔۔ "تم مجھ سے پٹ نا جانا کہیں

۔۔"

"اب اس میں ایسی بھی کیا بات ہے۔۔"

## بے پرواہ عائشہ نوسر

"پہلے روحان نے زویا کی لائف تباہ کی ہوئی ہے۔۔۔ اسے لٹکایا ہے انتظار کی سولی پہ اور تم چاہتی وہی سزا میں بھی بھگتوں۔"

"نہیں میں ایسا تو نہیں کہازرتانج کو سیریس ہوتا دیکھ ارم نے ٹوپک بدلاتھا۔۔۔" اور اسے اور باتوں میں الجھالیا۔۔



"ماما پلیرا بھی میرے ایکسزام ہونے دیں پھر یہ منگنی کا چکرو کر ڈالنا۔۔"

روحان جو منگنی کے موز و گھر پر چل رہا تھا اس پہ سیماسے بات کرنے آئی تو "بیٹا صرف منگنی کو نسا شادی ہے۔۔۔" مجھے نہیں پتا میں زارون بھائی کی منگنی کو صحیح سے انجوائے کرنا ہے بس۔۔۔" روحانے دو ٹوک بات کر کے بات ختم کرنے والی بات کی۔۔۔

"ایک کا ہی تو فنکشن ہے پڑھتی رہنا پہلے بہت تیر مارے ہوئے ہیں پڑھائی میں" سیمانے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔ "بس ماما اب آپ ہی رہ گئی تھی طعنہ دینے والی"۔۔۔ وہ سیماکا موبائیل اٹھا کر اپنے کمرے میں آئی۔۔۔ سیماسر ہلاتی رہ گئی۔۔۔

کمرے آکر اسنے روحان کو کال لگائی تھی۔۔۔ جو تیسری بیل پہ اٹھالیا گیا تھا۔۔۔

"اسلام علیکم"۔۔۔ روحان جو ماریہ کے ساتھ اس وقت سڈنی کے بڑے ریسٹورینٹ میں ڈنر کر رہا تھا فون رنگ ہوا تھا اسنے موبائل دیکھا تو ماما کانگ آرہا تھا۔۔۔

"وعلیکم اسلام بھائی"۔۔۔ آگے سے روحان نے والے انداز میں بولی۔۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"کیا ہوا ہے روحی تمہارا موڈ کیوں خراب لگ رہا ہے۔"

"ماما زارون بھائی کی انگیجمنٹ کر رہی ہیں۔"

"ہاں تو اسے رونا چاہئے تم کیوں رو رہی ہو۔"

"میں نے ماما سے کہا ہے میرے پیپر ہونے دیں پھر کر دینا منگنی مگر نہیں میری کون سنتا ہے۔" وہ منہ بسورتی بولی۔

"ہم بات تو مجھے کچھ اور ہی لگ رہی ہے تمہیں تو زارون کی انگیجمنٹ کو لیکر ایکسائیٹڈ نہیں لگ رہی تھی۔ تمہیں تو بہت خوش ہونا چاہیئے۔"

"سچی سچی بتاؤں حان بھائی۔"

"ہاں بہنا سچی سچی۔" روحان ہنستہ ہوا بولا۔

"مجھے وہ شائنہ بالکل بھی نہیں پسند سڑیل ہم۔" روحان منہ بنا کر بولی۔

"اچھا بھی اس وجہ سے تمہیں نہیں پسند۔۔۔ تو پھر کیسی پسند ہے۔" روحان ایک بائٹ منہ لیتا ہوا بولا اور ماریہ کو بھی کھاتے کا اشارہ کیا جو پوری دھیان اسکی باتوں پہ لگائی بیٹھی تھی۔

"نہیں پسند مجھے وہ بالکل بھی۔" زوئی بھابی بہت اچھی ہیں۔" اور زارون بھائی کو بھی وہ خاص نہیں پسند انہیں بھی

زوئی بھابھی پسند ہیں۔" روحان باریک لگائے بولتی چلی۔ روحان اسکی آخری بات پہ کھانا کھاتے ہاتھ رکے اس

نے چیچ پلیٹ میں دے مارا تھا اور خود کو کنٹرول کرنے لگا اسے پتہ نہیں طیش آنے لگا تھا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

اور فون کاٹ دیا۔

ہیلو ہیلو۔۔ فون کٹ گیا۔۔ روحان فون کو دیکھتے کہا تھا۔۔

"روحان کیا ہوا ہے"۔۔ ماریہ اسکا بیسیو عجیب سا لگا تھا۔۔

"نتھنگ چلو تمہیں گھر چھوڑ آؤ" وہ کھڑا ہو گیا اور بغیر اسے دیکھے باہر آ گیا۔۔

"انہیں بھی زوئی بھابھی پسند ہے" روحان کا بولا گیا جملہ اس کے سماعتوں میں گونج رہا تھا۔۔

"سچی سچی بتاؤں حان بھائی"۔۔

"ہاں بہنا سچی سچی"۔۔ روحان ہنستے ہوا بولا۔۔

"مجھے وہ شائنہ بلکل بھی نہیں پسند سٹریل ہم۔۔" روحان منہ بنا کر بولی۔۔

"اچھا بھی اس وجہ سے تمہیں نہیں پسند۔۔ تو پھر کیسی پسند ہے"۔۔ روحان ایک بائیٹ منہ لیتا ہوا بولا اور ماریہ کو

بھی کھاتے کا اشارہ کیا جو پوری دھیان اسکی باتوں پہ لگائی بیٹھی تھی۔۔

"نہیں پسند مجھے وہ بلکل بھی۔۔ زوئی بھابی بہت اچھی ہیں۔۔" اور زارون بھائی کو بھی وہ خاص نہیں پسند انہیں بھی

زوئی بھابھی پسند ہیں"۔۔ روحان باریک لگائے بولتی چلی۔۔ روحان اسکی آخری بات پہ کھانا کھاتے ہاتھ رکے اس

نے چیچ پلیٹ میں دے مارا تھا اور خود کو کنٹرول کرنے لگا اسے پتہ نہیں طیش آنے لگا تھا۔۔

اور فون کاٹ دیا۔



## بے پرواہ عائشہ نور

ہیلو ہیلو۔۔ فون کٹ گیا۔۔ روحانوں کو دیکھتے کہا تھا۔۔

"روحان کیا ہوا ہے"۔۔ ماریہ اسکا بیسیو عجیب سا لگا تھا۔۔

"نتھنگ چلو تمہیں گھر چھوڑ آؤ" وہ کھڑا ہو گیا اور بغیر اسے دیکھے باہر آ گیا۔۔

"انہیں بھی زوئی بھابھی پسند ہے" روحان کا بولا گیا جملہ اس کے سماعتوں میں گونج رہا تھا۔۔

ماریہ اپنا پرس اٹھا کر اس کے پیچھے چل دی تھی۔

روحان خاموشی سے گاڑی چلاتا رہا۔۔ ماریہ کے گھر کے آگے گاڑی روکی تھی۔۔

"روحان کیا پرولم کیا ہوا"۔۔

"کچھ نہیں گڈنائیٹ روحان ایک نظر اس پہ ڈالتا" بولا ہاتھ اسٹیرنگ پہ رکھے ہوئے تھے۔۔

"روحان تم۔۔" ماریہ نے اس کے بازو پہ ہاتھ رکھ کر بولنے لگی تھی کہ روحان دھاڑا تھا۔۔

"شٹ اپ زویا میں"۔۔ روحان کی زبان کو بریک لگی تھی۔۔

"ہوا زویا"۔۔ تم نے مجھے زویا کیوں کہا"۔۔ ماریہ کو شاک سا لگا تھا اس کے منہ سے کسی اور کا نام سن کر۔۔

"ماریہ پہلے ہی ٹینشن میں ہوں گھر والوں کو لیکر مزید مجھے ٹینس مت کرو اب" روحان نے زرا نرمی سے کہا تھا۔۔

"روحان مجھے جانتا ہے کہ یہ زویا کون ہے"۔۔ ماریہ دانت پیستے کہا تھا۔۔

"او کے وہ میری کزن ہے بس"۔۔

"جسٹ کزن یا کچھ اور کہیں تمہارے پیرنٹس تمہاری اور اسکی۔۔"

## بے پرواہ عائشہ نور

"انف ماریہ شی از جسٹ کزن نتھنگ ایلز۔۔"

"وہ میرے چاچو کی بیٹی ہے اور وہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں اور چاچی اور اسکی دونوں بیٹیاں ہمارے ساتھ رہتی ہیں ہم جوائنٹ فیملی ہیں بلکل ایک فیملی کی طرح ہیں جسٹ۔۔" روحان نے غصہ میں ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا تھا۔ ماریہ گاڑی سے اتر گئی تھی اور روحان ایک سیکنڈ بھی ضائع کیئے بغیر گاڑی بھگالے گیا۔ ماریہ سر ہلاتی گھر کے اندر چلی گئی۔۔

....

روحان اپنے فلیٹ میں آیا غصہ سے اسکی رگیں تنی ہوئی تھی گاڑی چابی ٹیبل پٹنی اور اپنا کورٹ اتار کر صوفہ پہ پھینکا شرٹ کے بٹن کھولنے لگا الماری سے اپنا آرام دہ سوٹ نکالا اور شور لینے چلا گیا۔ کافی دیر ٹھنڈے پانی سے شاور لینے بعد وہ باہر نکلا تھا بال رگڑتا آئینہ کے سامنے کھڑا تھا۔ روحان تمہیں کیوں غصہ آرہا ہے تم پھر سے اپنے بھائی پہ شک کر رہے ہو۔۔ نہیں مجھے زارون پہ پورا بھروسہ ہے وہ ہی ایسی ہوگی جادو گرئی ہے وہ اس نے سب کو اپنے قابو میں کیا ہوا ڈیڈ کوروا کو زارون کو۔۔

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ فون رنگ ہوا تھا۔ زارون کالنگ۔۔ اسنے کال میس کی تھی ہیلو

"ہیلو برادر اسلام علیکم کیا حال ہے"۔۔ زارون فورن سے بولا تھا۔۔

"وعلیکم سلام ٹھیک ہوں کیسے ہو بھائی۔۔" وہ اپنے آپ کو کمپوز کرتا بولا تھا۔ وہ اپنے بھائی پر کیسے شک کر سکتا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"ایوری تھنگ از آل رائٹ" زارون کو روحان کی آواز سے کچھ محسوس سا ہوا تھا کھویا کھویا سا لگا۔

"ہاں یا ایوری تھنگ از فائن۔۔" روحان اراض ہو رہی تھی تمہاری انگلیجمنٹ سے خوش نہیں ہے۔۔" روحان نے اس پہ کچھ ظاہر نہیں ہونے دیا اور اپنا موڈ بحال کیا۔

"ہاں وہ ایکسزام ہیں اس کے تو وہ اس لیئے اور نیا شو شا چھوڑا ہوا موبائیل فون کا۔۔" اور شائے میں بھی ایک سو ایک کیڑے نکال رہی ہے۔۔" زارون ہنستے ہوئے بولا۔

"تو کیا تم کسی اور کو پسند کرتے ہو۔۔" روحان نے ٹھہرے سے انداز میں کہا دھیرے سے۔

"کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔" ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔" زارون بولا تھا۔

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد فون رکھ دیا روحان اب وہ کچھ ریلکس فیل کر رہا تھا۔ اور لائٹ او ف کر کے سونے کیلئے لیٹ گیا۔ نیند کہاں آتی تھی تنہا اپنوں سے دور۔ ماضی کی یادیں آئیں کتنے سال ہو گئے یوں اپنوں سے دور بیٹھے۔

ماضی ک یادیں جیسے تازہ ہو گئی ..

زویا سے نکاح کے بعد روحان سوچ چکا تھا وہ زیادہ دیر تک یہ نکاح قائم نہیں رکھے گا اور جلد ہی یہ کہانی ختم ہو جائے یہی سوچ کر وہ آسٹریلیا چلا گیا تھا اپنا مستقبل بنانے۔ اپنوں کیلئے اس کے دل میں بدگمانی پیدا ہو گئی خاص طور پہ اپنے ڈیڈ عالم یوسف ملک کیسے انہوں داجی کا ساتھ دیا اور اسے پرایا کر دیا زویا کو لیکر اسنے کبھی اس طرح سے نہیں سوچا

## بے پرواہ عائشہ نور

تھا۔ اسکا بچپن زویا کے ساتھ بہت اچھا گزرا تھا۔ بہت کثیر کیا کرتا تھا وہ زویا اور زرتاج کی۔۔ زویا کے ہاتھ کی اسے کافی بہت پسند تھی۔۔

وہ اس کے لائے ایک اچھی کزن تھی۔۔ مگر جیسے رشتہ بدلا تو جیسے سب بدل گیا۔۔ زویا کیلئے اب اسکے دل صرف جو تھا وہ نفرت تھی۔۔

ہیلو برادر۔۔ وہ بیٹنج پہ بیٹھا بیتے دنوں کو میں کھویا ہوا تھا۔۔ جب اسے عقب سے آواز آئی وہ اس اجنبی انسان کو دیکھ رہا تھا جو وہ بھی پاکستانی لگ رہا تھا لگ بھگ تیس سال کا تھا۔۔ وہ اسے دیکھ کر کھڑا ہوا اور غور سے دیکھ رہا شاید پہنچانے کی کوشش کر رہا ہو۔۔

اوبرادر تو وی پاکستانی تے میں وی پاکستانی یعنی اپاں (ہم) ہوئے پرا (بھائی) اس نے اس لڑکے کو گلے سے لگالیا۔۔ مائی سیلف وقار حسن تم مجھے وکی بھی بلا سکتے ہو.. تسی میرا مطلب یورانٹروڈکشن۔۔۔ میرا نام روحان ہے اور میں آج ہی آیا ہوں پاکستان سے اپنے لیئے رہنے کی مناسب قیمت کی جگہ ڈھونڈ رہا ہوں بٹ سارا دن بس ایسے ہی گزر گیا۔۔

وکی نے اسے سر سے لیکر پیر تک دیکھا چوبیس سالہ خوبو لڑکا روحان... وکی روحان کو لائے اپنے فلیٹ پہ آیا وہ ایک چھوٹا سا کمرے نما فلیٹ تھا کچن بھی واشروم بھی سب اسکے ایک کمرے کے فلیٹ میں ہی تھا۔۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

زمین پہ میسٹریس بچھا ہوا تھا ایک صوفہ تھا اور ایک الماری اس کمرے میں ایک ونڈو تھی جہاں سے باہر کا سارا منظر صاف نظر آتا تھا۔

یہ میرا چھوٹا سا غریب خانہ ہے تم چاہو تو کچھ دن رہ سکتے ہو یہاں جب تمہیں اپنا ٹھکانا نہیں مل جاتا۔  
روحان اندر ہی اندر ڈر بھی رہا تھا کہ کہیں کوئی فراڈنا ہو جائے۔۔۔ مگر اب اسے اطمینان ہو گیا تھا۔  
اسنے اپنا سامان ایک سائیڈ پہ رکھا زمین پہ پڑے ہی میسٹریس پہ بیٹھ کر اپنے شوز اتارے اور ریلیکس ہو کر لیٹ گیا۔۔۔ جب سے آیا تھا اب جا کر کچھ سکون ملا ہے۔۔۔  
کچھ دیر بعد وہ کی کھانا لے آیا تھا۔

کا کے اٹھ کے کچھ کھالے سویر کا پوکھا (بھوکا) ہو گا۔  
کھانے کو دیکھ کر روحان کی بھوک جاگ اٹھی۔

کھانا کھانے کے بعد وہ سو گیا تھا سفر کی تھکان تھی اور کچھ دن بھر خوار ہونے کی۔  
صبح جب وہ سو کر اٹھا تو وہ کی تیار ہو رہا تھا کام پہ جانے کیلئے۔۔۔

او کے مین میں کام پہ جا رہا ہوں تمہارا ناشتہ میں نے بنا دیا تھا کر لینا اب شام میں ملاقات ہوگی بائے وہ لیپ ٹاپ والا بیگ اٹھاتا باہر نکل گیا۔

روحان نے سوچا کہ کیسے وہ شخص ایک انجان آدمی کے اعتبار پہ اپنا گھر چھوڑ گیا۔

دو دن بعد اسکی جاب شروع ہوئی تھی اس لئے یہ اسنے سوچا کہ وہ آسٹریلیا کا مشہور شہر سڈنی گھوم پھر لے۔



## بے پرواہ عائشہ نور

شام کو وہ جب آیا تو دیر ہو چکی تھی وہ کی گھر آچکا تھا۔

اویار کہاں تھا میں کب آیا ہوا ہوں آج کھانا کھالے۔

ایم سوری یار میں باہر سے کھا آیا ہوں روحان نے معذرت کی تھی۔

کوئی گل نئی سیر کرنے گیا تھا۔۔۔ کی اپنا کھانا صوفے پہ رکھتے بولا تھا

"ہاں دو دن ہیں میرے پاس تو سوچا گھوم پھر لوں انجوائے کر لوں"۔۔۔ وہ میسٹریس پہ بیٹھ کر اپنے شوز اتارنے لگا۔

وہ گرم گرم بھاپ اڑاتی کافی لیکر اسکے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔ روحان صوفہ پہ بیٹھا اپنا فون یوز کر رہا تھا۔

کافی۔۔۔

"تھینکس۔۔۔"

"کل اتنا ٹائم نہیں تھا ایک دوسرے کو جان سکیں آج سنا اپنی ہسٹری گھر والوں کے بارے میں"۔۔۔ وہ اسکے سامنے

صوفے پہ بیٹھتا بولا

"ہم تین بہن بھائی ہیں میں بڑا ہوں مجھ سے دو سال چھوٹا میرا بھائی اور دس سال چھوٹی بہن ہے میں نے ایم بی اے

کیا ہے یہاں میں اپنے روشن مستقبل کا خواب پورا کرنے آیا ہوں۔۔۔"

"فائنٹل ایشو ہیں تیرے بھی۔۔۔" وہ کی نے پوچھا

نہیں "وہ مسکراتا بولا۔۔۔"

"پھر کیا مجبوری کھیچ لائی تھے یہاں۔۔۔"

## بے پرواہ عائشہ نور

"میرا شوق مجھے کھیچ لایا"۔۔۔ تلخ سی مسکراہٹ بھی تھی اسکے چہرے پہ۔۔

"اویار ہمیں یہاں دھکے کھانے کیلئے مجبوری کھیچ لائی اور تو شوق سے دھکے کھانے آگیا"۔۔ مگر کچھ تو ہے جو تجھے بیچین کر رہا ہے"۔۔۔ وکی کو اسکے چہرے کے تاثرات کھوئے سے لگے۔۔

"پانچ دن پہلے میرا نکاح ہوا ہے"۔۔۔ سنجیدگی سے اسنے کہا تھا۔۔

"ایتھے رکھ یار توویاہ (شادی) کرا کے آیا ہے"۔۔۔ اس لیئے اداس ہو رہا ہے"۔۔۔ ہم وکی پر جوش ہوتا بولا۔۔

"صرف نکاح کاغذی رشتہ"۔۔۔ روحان اسکی تردید کی۔۔

"اوہ تو رخصتی نہیں ہوئی جبھی بسس کر (گھر) والوں نے لارا ای لایا ہے"۔۔۔ وکی نے پھر اپنے تئیں نکال گایا۔۔

روحان کو اس کی اس بے تکی بات غصہ آیا وہ کافی کاگ میز پٹختا کھڑا ہوا تھا اور ونڈو کے پار دیکھنے لگا "مجھے نفرت ہے اس سے صرف نفرت اور کچھ بھی نہیں۔۔۔ بسس"

وکی کو شاک لگا اسکی بات سن کر "پھر تم نے نکاح کیوں کیا تھا۔۔"

"ضد داجی اوڈیڈ کی۔۔۔ وہ ونڈو کے پار دیکھتا ہوا بولا۔۔

وکی اسکے پیچھے کھڑا ہوا "ایسے نہیں کہتے بڑے کبھی بچوں کیلئے برا نہیں سوچتے۔۔"

"تو پھر میرے ساتھ ایسا کیوں کیا کیوں مجھے میری مرضی سے ہمسفر چننے کا حق نہیں دیا۔۔۔" وہ اپنے آپ کو بے بس سا محسوس کرنے لگا۔۔

"چل چھوڑ آجائے گی تجھے بھی انکی سمجھ۔۔"

## بے پرواہ عائشہ نوسر

"مجھے دیکھ گاؤں کے غریب گھر کارہنے والا ہوں ماں پیو کا اکواک پتر اور چار بہنوں کا کلپرا (اکیلا بھائی) اور چھوٹی عمر میں ہی گھر کی زمیندار یوں کا بوجھ ڈال دیا گیا لے دے کے پڑھائی کی پھر یہاں چلا آیا محنت مزدوری کی ساتھ پڑھائی بھی کی اب جا کر ایک اچھی جاب ملی ہے سکون والی"۔۔ اس کمرے میں نے چھ سال گزارے ہیں ابھی دو بہنیں بیاہی ہیں دور ہتی ہیں یہاں سے بوریاں بھر بھر کے پیسے بھیجے ہیں۔۔ گھر والوں کا اچھا گزارا ہو سکے"۔۔۔ وکی نے اسے اپنی باتوں میں الجھا لیا تھا۔۔

روحان کو اسکی باتوں سے اندازا ہوا کہ مجبور صرف وہ نہیں ہے۔۔ مجبور یوں کا بوجھ تو بہت لوگ اٹھائے پھرتے ہیں۔۔

دو دن گزر گئے آج روحان کی جاب کا پہلا دن تھا وہ بڑی تیاری سے وہاں گیا تھا۔۔ وہاں ایک اور اتفاق روحان کے ساتھ جس کمپنی می۔ اسے جاب ملی وکی بھی وہیں پہ جاب کر رہا تھا۔۔ دونوں نے ایک دوسرے کو نہیں بتایا تھا کہ وہ کہاں جاب کر رہے ہیں۔۔

اب وہ دونوں ایک ساتھ جاتے جاب پہ اور ایک ساتھ ہی واپس آتے وکی نے اسے پوری آفس کے اسٹاف کے بارے میں جانکاری دی کون کیا ہے کیا کرتا ہے۔۔۔

روحان اپنے کیمین میں بیٹھ لپٹاپ پہ اپنے کام بزی تھا جب اسے ایک لیڈیز کی آواز آئی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

ہائے مسٹر ہینسم۔ روحان نے سراٹھا کر سامنے دیکھا تو ایک خوبصورت لڑکی سامنے کھڑی مسکرا رہی تھی سمارٹ سی وائٹ ٹاپ سلیو لیس اور گھٹنوں سے تھوڑی نیچے آتی بلیک سکرٹ گولڈن ڈآئی بال کرل کی مئے ہوئے گورے سفید کلائی میں پہنا ڈائمنڈ بریسلٹ۔۔

میس مام۔۔۔

It's lunch time, let,s have a lunch

لنچ کا وقت ہو گیا ہے آئیں لنچ کریں

No thank you I will do it later

جی نہیں شکریہ میں کر لوں گا۔۔

اسے اسکا انکار کرنا اچھا نہیں لگا تھا مگر پھر اڑاؤ کے کمیتی چلی گئی۔۔ ماریہ کسی ناکسی بہانے اسکے کین آتی جاتی رہتی۔۔

ایک مہینہ گزر گیا تھا۔۔ روحان کو وہاں کام کرتے اب سب کیساتھ اسکی ہائے ہیلو تھی۔۔

پھر ایک دن روحان اور وکی مارکیٹس میں شاپنگ کر رہا تھا روحان اپنگ شرٹس دیکھ رہا تھا جب اسے ہیچھے سے آواز آئی وہ آواز جانی پہچانی تھی۔۔ وکی بھی روحان کے پاس کھڑا تھا۔۔

وہ کسی لڑکے کے ساتھ تھی اسکی پیٹھ تھی روحان کی طرف

Hey William this shirt is really nice .. ہے ولیم یہ شرٹ بہت اچھی ہے

Page 112 of 699

## بے پرواہ عائشہ نور

No maria this one is good this not leave it..

نہیں ماریہ یہ نہیں اسے چھوڑو یہ اچھی ہے

William if my choice is bad then why ..

ولیم اگر تمہیں پسند بری ہے تو پھر کیوں۔۔

وہ بولتے بولتے مڑی تو اس کے پیچھے روحان اور وکی کھڑے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔

Oh you men here..

ماریہ کے منہ کا زاویہ بگڑا تھا انہیں وہاں دیکھ کر۔۔

کیوں جب تم ادھر شہ سناں گئیں کرنے اپنے بوائے فرنڈ کے ساتھ آسکتی ہو تو ہم یار کیوں نہیں وکی بولا تھا۔۔

What hy saying..

ولیم بولا۔۔

ویسے ماریہ تم تھکتی نہیں اس گورے سے انگریزی بولتے بولتے۔۔

منہ دیکھ کیسے ٹیڈے ونگے بنا رہا ہے یہ گورے کی اولاد۔۔

"وکی کیا ہے تمہیں کیا جیسا بھی۔۔"

"ہائے روحان۔۔ ماریہ بولی تھی۔۔

"ہائے۔۔ اب روحان وکی کی طرف مڑا چل وکی دیر ہو رہی

Page 113 of 699



## بے پرواہ عائشہ نور

"ہاں ہاں اینوی ٹیم ویسٹ ہو رہا تھا" وکی بھی اسکے پیچھے چل پڑا۔

"تجھے کیسے پتا یہ لڑکا اس لڑکی کا بوائے فرنڈ ہے۔" روحان نے وکی سے پوچھا۔۔۔

"او آہو پتا ہے مینو کی پورے آفس کو پتا ہے پہلے وہ وہی اسی آفس میں جاب کرتا تھا اب اور کمپنی میں چلا گیا ہے۔" وکی نے بتایا۔۔

اگلے دن روحان آفس کے کینیٹین میں بیٹھا لچ کر رہا تھا۔۔ جب اسکے سامنے ماریہ آ کر بیٹھی۔۔۔ "ہئے روحان بہت کم بولتے ہو۔"

"جی تو آپکو کوئی پرابلم ہے" روحان دو ٹوک جواب دیا تھا۔۔

"ہاں ہے پرابلم مجھے۔" ماریہ نے کہا۔

"تو پھر بتائیں کیا پرابلم ہے" وہ کرسی پہ سیدھا ہو کر بولا تھا۔۔

"کیا ہم دوست بن سکتے ہیں۔۔" ماریہ نے ہاتھ آگے بڑھاتے کہا۔۔ وہ اسکی پرسنلیٹی سے کافی متاثر ہوئی تھی لمبا قد

تیکھے نین نقوش کلین شیو چھوٹی آنکھیں کھڑی ناک مغروری تو اس پہ ججتی تھی۔۔

"سوری" کہتا وہ کھڑا ہوا اور وہ وہاں سے چلا گیا۔۔

READERS CHOICE

(ماضی)

ماریہ کو اس پہ بے حد غصہ آیا تھا وہ پہلا لڑکا تھا جو اسے انور کر رہا تھا اور خود اسنے دوستی کا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا تھا

اور وہ اسے نظر انداز کرتا چلا گیا اسے اپنی انسلٹ محسوس ہوئی تھی اس وقت۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

کافی دن ماریہ نے روحان سے بات نہیں کی تھی اسنے بھی اسے انکسور کرنا شروع کر دیا تھا۔۔  
روحان نے بھی فیل کیا اسے برا لگا ہے یہاں لڑکے لڑکیاں کی دوستیاں آم سی بات ہے اسے دوستی کر لینی چاہئے۔۔  
پھر ایک دن آفس سے چھٹی کے بعد ماریہ کمپنی کے باہر کھڑی اپنی ٹیکسی کاویٹ کر رہی تھی جب روحان اسکے پاس  
چلا آیا۔۔

ہائے۔۔ روحان نے ہاتھ ہلایا تھا۔۔

ہائے کہتی وہ آگے بڑھ گئی تھی۔۔

انف اتنے نخرے وہ بھی اپنی راہ پہ چل نکلا تھا۔۔

ماریہ نے مڑ کے دیکھا تو وہ جارہا تھا۔۔ شٹ ماریہ اب اتنے بھی نخرے دکھانے کی کیا ضرورت تھی۔۔ سر پہ ہاتھ مارتی  
وہ بھی آگے بڑھ گئی۔۔



او کی ضرورت ہے تجھے اس لڑکی سے ہائے کہنے کی دفع کر او تجھے کڑیوں کی کوئی کمی ہے اب تو اس سے نہیں ملے گا

انڈر سٹینڈ۔۔ وکی کور روحان پہ غصہ آرہا تھا جب اسنے ماریہ کا بتایا تھا کہ وہ اس سے دوستی کرنا چاہتا ہے۔۔

یار وکی کیا ہو گیا ہے۔۔ یہاں تو عام بات ہے یہ دوستیاں تو۔۔ بس جو تیری مرضی کر۔۔ وکی اٹھ کر چلا گیا روحان سر  
ہلاتا رہ گیا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

کچھ دن یونہی گزرے ماریہ اب روحان سے بات کرنے لگی تھی اور روحان بھی اب اس سے باتیں کرنے لگا تھا ماریہ کو روحان پسند آنے لگا تھا۔ اور اسکے بوائے فرنڈ ولیم سے اسکی جھگڑے بڑھنے لگے تھے۔



کافی۔۔ ماریہ نے کافی کاگ اسکی طرف بڑھایا۔۔ تھینکس روحان نے کافی تھام لی تھی۔۔ وہ اسکے کین میں آئی تھی کام کچھ خاص نہیں تھا روحان فائیلز سٹڈی کر رہا تھا۔۔ پھر ماریہ نے اسکی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا۔۔ فرنڈز۔۔ روحان نے پہلے اسکا ہاتھ دیکھا پھر اسکے چہرے کی طرف جو مسکرا رہی تھی۔۔ اور پھر روحان نے مسکراتے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔ ماریہ نے مسکراتے اسکا ہاتھ دبایا اور چھوڑ دیا۔۔



تین سال سے ماریہ اور ولیم کا تیسر چل رہا تھا وہ سڈنی کا ہی شہری تھا وہ دونوں ایک ہی کمپنی میں جاب کر رہے تھے ولیم کو اور اچھی کمپنی سے آفر آگئی تو وہ وہاں چلا گیا۔۔ دونوں کا زیادہ تر وقت ایک دوسرے ساتھ گزرتا تھا دونوں ایک دوسرے کے قریب آتے آتے بہت قریب ہو گئے تھے۔۔

READERS CHOICE

## بے پرواہ عائشہ نور

مگر جب ماریہ کی کمپنی میں روحان آیا تھا تو اس کی پرسنلٹی اسکی ینگ ایج نے اسے کافی اٹریکٹ کیا تھا اسلئے وہ ولیم کو اگنور کرنے لگی۔۔ اور روحان کے قریب ہونے کی کوشش کرنے لگی تھی جس میں وہ کافی حد تک کامیاب ہو رہی تھی۔۔ پہلی فتح ماریہ روحان کی اسکی دوستی ایکسیپٹ کرنا تھا۔۔ آگے کیلئے اب اسکا کام آسان تھا۔۔ جیسے وہ روحان کے بارے میں جانتی گئی کہ اسکا فیملی بیکراؤنڈ کافی اسٹرونک ہے۔۔ اور وہ خود بھی بہت محنتی اور عافیت کا ترقی بھی کرے گا۔۔ اسکا فیچر روحان کے ساتھ کافی برائٹ ہوگا۔۔



وہ دونوں کافی شاپ پہ بیٹھے۔۔ ہئے ماریہ وٹ سپینڈر روحان کو ماریہ بجھی بجھی سی لگی۔۔ وہ کافی کالنگ ہاتھ میں پکڑے کھوئی سی بیٹھی۔۔ نتھنگ۔۔ بس اتنا سا ہی جواب دیا۔۔

پھر موڈ کیوں آف ہے۔۔

ماریہ رونے لگی تھی۔۔

ہئے آریو اوکے۔۔ روحان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اس سے پوچھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

ولیم۔۔ ولیم نے مجھے چھوڑ دیا ہے وہ کسی اور میں انٹر سٹڈ تھا ہر وقت لڑتا تھا مجھ بہانے بنا رہا تھا مجھے چھوڑنے کے اور اب وہ مجھے چھوڑ چکا ہے۔۔

I can't leave without him I want him

میں اسکے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔ مجھے وہ چاہئے۔۔

اب اسکے رونے شدت آگئی تھی۔۔

ماریہ جسٹ سٹاپ اٹ تمہیں کوئی کمی ہے وہ ہی بد نصیب تھا جو تمہیں چھوڑ گیا۔۔

بس میری قسمت ہی خراب ہے سب مجھے چھوڑ جاتے پہلے ماما اور پاپا انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔۔ اور اب۔۔ رونے لگی۔۔

ماما پاپا کہاں ہے تمہارے۔۔ روحان پوچھا۔۔

انکی ڈائیورس ہو گئی تھی میں چھوٹی تھی تب پھر انہوں شادی کر لی اور مجھے بھول گئے دونوں پیدا کر کے۔۔

ماما پھر ملتی ہیں مگر ڈیڈ تو پتا نہیں کہاں ہیں۔۔

مجھے میری نانی نے پالا ہے اور میں انکے ساتھ رہتی ہوں۔۔

اوہ سوسیڈر روحان کو افسوس ہوا۔۔ تھا ماریہ روتے اسکے گلے لگی تھی۔۔ روحان کو عجیب سا لگا تھا مگر اسکے دل کا بوجھ

ہلکا ہو جائے گا اس لیئے اس نے ماریہ خود سے الگ نہیں کیا۔۔ ماریہ اوپر سے تو آنسو بہا رہی تھی مگر اندر ہی اندر خوش

بھی تھی۔۔ روحان نے اسکی باتوں کتنا جلدی یقین کر لیا۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور



ولیم ماریہ سے ملنے اسکے گھر آیا تھا۔۔۔ ہئے ماریہ یو چیٹر۔۔۔ ولیم غصہ سے بھرا پڑا تھا ماریہ اپنے کمرے میں ہیڈ فون لگائے ڈانس کر رہی تھی جب ولیم اسکے قریب آکر اس پہ برسنے لگا۔۔۔  
دور رہ کر بات کرو مجھ سے ماریہ بھی چیخی تھی۔۔۔

### اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں <https://ezreaderschoice.com>

آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

# بے پرواہ عائشہ نور

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: [mobimalik83@gmail.com](mailto:mobimalik83@gmail.com)

[readerschoicemag@gmail.com](mailto:readerschoicemag@gmail.com)

Facebook groups : **Readers Choice,**

تم ایک گھٹیا لڑکی ہو تم سے تو دور رہنا ہی اچھا ہے۔۔ تم نے مجھے دھوکا دیا ہے پچھتاؤ گی تم بہت زیادہ ایک دن۔۔  
جس کیلئے تم نے مجھے چھوڑا ہے نا وہ بھی ایک دن تمہیں ایسے ہی چھوڑے گا دیکھ لینا۔۔ یہ کہتا وہ رکا نہیں تھا فوراً  
وہاں سے نکلا تھا۔۔

جاؤ جاؤ آئے بڑے نصیحتیں کرنے ہم وہ پھر کانوں میں ہیڈ فون لگائے اپنے شغل میں مصروف ہو گئی۔۔  
ماریہ یونہی روحان کے آگے اپنی پرانی محبت کار و ناروتی اسکی ہمدردیاں لیتی رہی دو مہینے ہو گئے تھے اسکا بریک اپ  
ہوئے۔۔



Page 120 of 699

## بے پرواہ عائشہ نور

"ماریہ کم آن موو آن کرو اب لائف بہت لمبی ایسے کسی کے چلے جانے سے ختم نہیں ہو جاتی"۔۔ روحان اسے سمجھا رہا تھا۔۔

وہ غمگیں سامنہ بنائے بیٹھی تھی آنکھیں لال سرخ کی ہوئی تھی۔۔

"میں کوشش کر رہی ہوں روحان مگر کیا کروں مجھ سے یوں اسے بھولانا آسان نہیں ہے"۔۔ ماریہ اداس سی تھی روحان اسکی گال تھپتھپاتا اپنے کین میں چلا گیا۔۔

وکی انکار وز کا یہ ڈرامہ دیکھ کر تنگ آچکا تھا اور گھر جا اس سے بات کرنے کا رودہ رکھتا تھا۔۔



"اویار آنکھوں سے پٹی کھول اپنی وہ ڈرامہ کر رہی ہے سب"۔۔ وکی روحان پہ برس پڑا تھا۔۔

"یار تمہیں کیوں پرو بلم ہے اس سے کیا ڈرامہ کر رہی ہے۔۔ مجھے نہیں سمجھ آ رہا"۔۔ روحان کو وکی دیکھتا بولا۔۔

"یہی پہلے وہ ولیم کے ساتھ تھی تیرے آتے ہی اسکا بربک اپ ہو گیا عجیب نہیں لگتا تجھے"۔۔ وکی اسے سمجھاتے بولا۔۔

"یار یہ عجیب نہیں غلط وہ اس کے ساتھ کتنی لوئل تھی مخلص اور اس کمینے اس بیچاری کا دل توڑ دیا"۔۔ روحان ماریہ

کی سائیڈ لیتا بولا۔۔

"ہاں بھئی میں غلط ہوں اور تم دونوں سہی ہو جو کرنا ہے کر میری بلا سے"۔۔ وکی نے اسے اس کے حال پہ ہی چھوڑ دیا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور



یو نہی دو سال کا عرصہ گزر گیا اب روحان نے جاب چھوڑ کر اپنا نیا بنزاسٹارٹ کرنے کا ارادہ کیا۔  
روحان نے اپنا بنزاسٹارٹ کیا اور دن رات کی انتھک محنت سے کچھ ہی مہینوں میں اسکا بنزنا چھا چلنے لگا تھا اسکے  
شئیر مارکیٹ میں کافی بڑھنے لگے تھے۔



ماریہ نے روحان کو ڈنر کرنے کیلئے سڈنی واٹر سائیڈ بیچ کے پاس ہوٹل پہ بلایا تھا۔  
وہ بڑی تیاری سے بیٹھی اسکا وہاں انتظار کر رہی تھی۔  
سیلو لیس بلیک لانگ میکسی جسکا آگے پیچھے گلے گہرا گلابیک میں اس کی نماہا ہوتی دودھیارنگت وائٹ ڈائمنڈ نیکیس  
چھوٹے چھوٹے ڈائمنڈ ایئر رننگز گولڈن ڈائی بال جو نیچے سے کرل کئے ہوئے تھے سو فٹ میک اپ کی مئے وہ اپسرا  
لگ رہی تھی۔ ڈائمنڈ جیولری اسکی فیورٹ تھی۔  
وہ بڑی بے صبری سے اسکا انتظار کر رہی تھی۔  
روحان آفس سے سیدھا سی ریسٹورانٹ میں آیا تھا۔ وہ بھی بلیک تھری پیس میں تھا۔ رف سے حلیہ میں بھی  
پرکشش لگ رہا تھا۔  
ماریہ کے سامنے آکر کھڑا ہوا تھا ماریہ بھی اسے دیکھتی مسکرا اٹھی تھی اولیٰ جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔

## بے پرواہ عائشہ نور

روحان پوکٹ میں ہاتھ ڈالے اسے سر سے ہیر تک دیکھا تھا جو بڑی نک سک سے تیار ہوئی تھی۔۔۔ ہو آسیٹ۔۔۔  
ماریہ نے مسکراتے ہاتھ کے اشارے سے اسے بیٹھنے کا کہا۔۔۔  
انکے بیٹھتے ہی کھانا آگیا تھا۔۔۔ وہ پہلے سے کھانے کا آرڈر کر چکی تھی۔۔۔  
"آج یہ اتنی تیاری کس خوشی میں کی ہے"۔۔۔ وہ کھانے کا بائٹ لیتا بولا تھا۔۔۔  
"کیوں اچھی نہیں لگ رہی"۔۔۔ وہ بھی مسکراتی بولی تھی۔۔۔  
"ہمم بہت اچھی لگ رہی ہو ایسا لگ رہا ہے جیسے چاند زمین پہ آگیا ہے" روحان کی تعریف پہ وہ کھل اٹھی  
تھی۔۔۔ دونوں نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا۔۔۔  
"پھر ماریہ روحان کو لئے بیچ پہ آگئی تھی وہ اسے لیئے چلتی جا رہی تھی۔۔۔  
وہاں وہ اسکے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر کھڑی ہوئی تھی روحان وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی تھی۔۔۔  
اب وہ یوں ہی اسکے ہاتھ پکڑے گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔۔۔ ماریہ یہ تم روحان ابھی بولا ہی تھا کہ ماریہ بول پڑی۔۔۔  
"آئی لو پور روحان"۔۔۔  
"ول یو میری می"۔۔۔  
سمندر کی لہروں کا دھاڑے مارتا شور چاندنی روشنی ساحل چلتی ٹھنڈی سی ہوا۔۔۔  
روحان اسکی بات پہ ساکت سا ہوا تھا۔۔۔  
"اٹھو ماریہ"۔۔۔ روحان نے اسکے بازو سے پکڑا اسے اٹھایا تھا۔۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"روحان"۔۔

"ششش" ماریہ نے بولنا چاہا مگر روحان اسے چپ کروایا اور ہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے جانے لگا ماریہ بھاگنے کے انداز سے اسکے پیچھے چل رہی تھی۔۔

اور روحان نے اسے اپنی گاڑی کے پیچھے والا دروازہ کھول اس میں بٹھایا تھا۔ اور پھر خود بھی دوسرا دروازہ کھول کر اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔۔

اسکا چہرہ سنجیدہ تھا کچھ جواب نہیں دیا اور سامنے نظریں گاڑیں ہوئی۔۔  
ماریہ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پھر بولی۔۔

"روحان لگتا ہے تمہیں میرا پوزل پسند نہیں آیا۔۔ شاید تم میرے ماضی کی وجہ سے میرے ساتھ۔۔"  
"اسٹاپ ماریہ وہ آگے کچھ بولتی روحان نے اسے روک دیا۔۔" وہ فیصلہ کر چکا تھا اسنے کیا کرنا ہے۔۔  
"ماریہ مجھے تمہارا پوزل قبول ہے۔۔"

روحان نے ماریہ کا ہاتھ تھام کر کہا تھا وہ مسکرا نے کوشش کر رہا تھا۔۔  
"اووہ ریلی" روحان ماریہ بے اختیار اسکے گلی لگی تھی۔۔

روحان اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں تھا پھر تھوڑی دیر بعد اسے خود سے الگ کیا تھا۔ اور پھر گاڑی سے اتر کر فرنٹ سیٹ پہ آکر بیٹھ گیا تھا۔۔ ماریہ بھی اسکے ساتھ بیٹھ گئی اسکی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا آج۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

روحان اپنے نئے فلیٹ پہ آیا تھا جو اس نے کچھ دن پہلے رینٹ پہ لیا تھا۔ اسکا بزنز اچھا سٹیبلش ہو گیا تھا اور اسنے ایک نئی کار بھی خرید لی تھی۔

ماریہ کا پرپوزل فوراً ایکسیپٹ کر لیا تھا اسے ماریہ کوئی لگاؤ نہیں تھا وہ اسکی اچھی دوست تھی۔ اگر اسکا پرپوزل ایکسیپٹ کرنے کی وجہ تھی تو صرف زویا۔۔

وہ پیچین سارہا ساری رات کہیں نا کہیں اسکا ضمیر اسے ملامت بھی کر رہا تھا۔

اگلے دن وہ وکی سے ملا اور رات والی ساری بات اسے بتادی۔

وکی کو پتا تھا اب کچھ ایسا ہی ہونے والا ہے اسلئے اسنے کوئی ری ایکٹ نہیں کیا۔

"مبارک ہو پھر تجھے نئی گاڑی نیا گھر اور نئی گرل فرینڈ"۔۔ وہ طنز کرتا چلا گیا اسکے آفس سے۔۔

روحان کو آج وکی عجیب لگا اور اسکی باتیں بھی۔۔



ماریہ روحان کیساتھ ڈنر کرنے کے بعد خوشی سے اچھلتی گھر داخل ہوئی تھی۔ جو وہ حاصل کرنا چاہتی تھی وہ پاچکی

ہے اب اسکی منزل دور نہیں گانا گنگناتی وہ کمرے آئی اپنا پرس اچھا کر صوفہ پہ پھینکا اور بیڈ کی طرف مڑی تو ٹھٹک

کر رہ گئی۔

ہائے۔۔ ولیم اسکے بیڈ جو توں سمیت ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے لیٹا تھا۔

"تم تم یہاں ککیا کر رہے نکلو یہاں سے ابھی کے ابھی"۔۔ ماریہ چلاتی یوئی بولی۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"ریلیکس بے بی ریلیکس میں یہاں تمہارا اسپیشل تھینکس کہنے آیا ہوں"۔۔ ولیم بیڈ سے اتر کر چلتا ہوا اس کے سامنے آیا۔۔

"کیسا تھینکس۔۔۔"

"تم نے بالکل ٹھیک فیصلہ کیا تھا اور آج تم بھی خوش اور میں بھی خوش" ولیم آہستہ آہستہ اسکے گرد چکر کاٹتا ہوا بولا تھا۔۔

ماریہ خاموشی سے اب اسکی باتیں سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"جہاں میں جا کر رہا تھا اس کمپنی میں مجھے میرے باس کی بیٹی نے پریپوز کیا اور میں نے اسے ہاں کہہ دی ہے۔۔"

"میرے باس کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہم جلد ہی شادی بھی کر لیں گے"۔۔ میں ڈائریکٹ ایمپلائے سے باس بن جاؤ گا۔ اتنا پیسہ میں ساری زندگی بھی محنت کرتا رہوں تب بھی نہیں کما سکتا جتنا میرے باس کے پاس ہے۔۔ ڈاننا سے شادی کرتے میرے دن بدل جائیں گے۔۔ اور تم روحان سے شادی کر لو گی۔۔ وہ بھی اچھا خاصا بزنس رن کر رہا ہے اور اسکا بیک گراؤنڈ بھی اسٹرونگ ہے۔۔

بات کرتے کرتے ولیم نے ماریہ کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود سے بے حد قریب کر لیا تھا۔۔

"کیا ہم پھر سے دوست بن سکتے" ولیم اسکے چہرے پہ پھونک ماری تھی اور خباثت سے ہنستا تھا اور جھک اسکے لبوں کو ہلکا سا بوسہ دیا تھا اور بہکنے ہوئے سر غوشی کی تھی "ڈیو مس می بے بی اینڈ مس مائے لو"۔۔

ماریہ نے اسکے گلے میں بانہیں ڈالی تھی۔۔

# بے پرواہ عائشہ نور

"اُمی مس یو آلوٹ بے بی" ماریہ بھی مدہوش ہوتی بولی تھی۔۔ اور دونوں بے حد قریب ہوئے اور کافی دیر ایک دوسرے کے لبوں کا جام پیتے رہے۔۔

اپنے اندر کی پیاس بجھاتے رہے۔۔ پھر دونوں نے لبوں کو آزاد کیا تھا۔۔

:چھ مہینے ہو گئے ہمارے ریلیشن کو اور ابھی تک روحان نے مجھے ایک کس بھی نہیں کی۔۔۔ ماریہ ویسے ہی اس کے گلے میں بانہیں ڈالی افسردگی سے بولی۔۔۔

ولیم نے اسے اپنی بانہیوں میں اٹھالیا تھا۔ ڈونٹ وری بے بی میں ہوں نا۔ اور بستر پہ لٹا کر اپنی شرٹ اتار کر پھینکی۔۔ اور اسکے اوپر حاوی ہونے لگا۔۔۔ دونوں ایک دوسرے میں گم ہو چکے تھے۔ کمرے میں معنی خیز خاموشی چھائی تھی۔۔

وہ اپنی مکمل پیاس بجھانے کے بعد ایک دوسرے سے علیحدہ ہوئے تھے۔

"اوہ بے بی تم آج بھی اتنی ہی ہوٹ ہو جتنی تین سال پہلے تھی۔۔ وہ اس کے ساتھ بلینکٹ میں اس کے سینے پہ سر رکھی لیٹی تھی۔۔ اور وہ اس کی بالوں میں انگلیاں چلاتا بول رہا تھا۔۔

"ایم ویری مس یور لو بے بی۔۔ آئی مس یو ٹو۔۔"



عالم صاحب روحان پہ زور ڈال رہے تھے پاکستان آنے کیلئے تاکہ۔ وہ زویا کو اسکے ساتھ رخصت کر سکے مگر وہ بزنس کا بہانہ بنا کر انہیں ٹال رہا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

روحان آفس پریشان سا بیٹھا تھا۔ جب وہ کی آیا تھا۔

"کی ہو یا یار۔۔ اب کیا ٹینشن ہے۔۔"

"ٹینشن وہی پرانی ہے یار" روحان بے زار سا بولا تھا۔

"ڈیڈ بلار ہے ہیں پاک تین سال ہو گئے ہیں واپس آ جاؤ رخصتی کرنی ہے۔۔"

"ہاں تو کر لے اس میں ٹینشن کی کیا بات ہے" وہیہ دالڈ وکھالے۔۔ "تنگ کرتے بولا۔۔"

"فضول بکو اس مت کرو میں ماریہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔"

اسکی بات پہ وہ کی ک دل کیا کہ اسکے سر پہ کچھ دے مارے کے اسے عقل آئے۔۔

"اور یار ہوش کر کجھ۔۔ ماریہ جیسی کڑیاں گھر بسانے لائق نہیں ہوتی۔۔ او پاکستانی کڑیاں ان سے ہزار درجے بہتر

ہے۔"

"مجھے وہ دبوسی ڈرپوک لڑکیاں بالکل بھی نہیں پسند۔۔" جو میچور ہوا ٹیٹیوڈ ہو ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل سکے

جسے لوگوں سے بھی انٹریڈیوس کرواتے شرمندگی ناہو۔۔ روحان وہ کی کو اپنی بات سمجھاتے بولا۔۔

"یار وہ ڈرپوک نہیں معصوم ہوتی ہیں۔۔ اور یہ جو دنیا کو دکھانے والی ہوتی ہیں نا وہ دکھاوا ہی ہوتی ہیں"۔۔ وہ کی

اسکی باتوں میں پھر بھی نا آیا۔۔

"میری ماریہ سے کمٹمنٹ ہو چکی"۔۔ روحان اپنی بات کہتا اب لیپ میں مصروف ہو گیا جسکا مطلب تھا کہ وہ جاسکتا

ہے۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"ایک ادھر رکھ لے لوگوں کو دکھانے کیلئے ایک ادھر رکھ لے ماں باپ کی خدمت کیلئے کیوں کہ یہ والی رہی انکی خدمت کرنے سے" وہی اپنی بات مکمل کرتا وہاں سے چلا گیا۔

عالم صاحب روحان پہ زور ڈال رہے تھے پاکستان آنے کیلئے تاکہ۔ وہ زویا کو اسکے ساتھ رخصت کر سکے مگر وہ بزنز کا بہانہ بنا کر انہیں ٹال رہا تھا۔

روحان آفس پریشان سا بیٹھا تھا۔ جب وہی آیا تھا۔

"کی ہو یا یار۔۔ اب کیا ٹینشن ہے۔۔"

"ٹینشن وہی پرانی ہے یار" روحان بے زار سا بولا تھا۔

"ڈیڈ بلار ہے ہیں پاک تین سال ہوگئے ہیں واپس آ جاؤ رخصتی کرنی ہے۔۔"

"ہاں تو کر لے اس میں ٹینشن کی کیا بات ہے" وہیہ دالڈ وکھالے۔۔ "تنگ کرتے بولا۔۔"

"فضول بکو اس مت کرو میں ماریہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔"

اسکی بات پہ وہی ک دل کیا کہ اسکے سر پہ کچھ دے مارے کے اسے عقل آئے۔۔ "اور یار ہوش کر کجھ۔۔ ماریہ جیسی

کڑیاں گھر بسانے لائق نہیں ہوتی۔۔ او پاکستانی کڑیاں ان سے ہزار درجے بہتر ہے۔"

"مجھے وہ دبوسی ڈرپوک لڑکیاں بالکل بھی نہیں پسند۔۔" جو میچور ہوا ٹیٹیوڈو ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل سکے

جسے لوگوں سے بھی انٹریڈیوس کرواتے شرمندگی ناہو۔۔ روحان وہی کو اپنی بات سمجھاتے بولا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نوس

"یار وہ ڈرپوک نہیں معصوم ہوتیں ہیں۔ اور یہ جو دنیا کو دکھانے والی ہوتی ہیں نا وہ دکھاوا ہی ہوتی ہیں"۔۔۔ وکی اسکی باتوں میں پھر بھی نا آیا۔۔

"میری ماریہ سے کمٹمنٹ ہو چکی"۔۔ روحان اپنی بات کہتا اب لیپ میں مصروف ہو گیا جسکا مطلب تھا کہ وہ جاسکتا ہے۔۔۔

"ایک ادھر رکھ لے لوگوں کو دکھانے کیلئے ایک ادھر رکھ لے ماں باپ کی خدمت کیلئے کیوں کہ یہ والی رہی انکی خدمت کرنے سے" وکی اپنی بات مکمل کرتا وہاں سے چلا گیا۔۔



آج روحان اور ماریہ ساتھ ڈنر کر رہے تھے اب وہ ویکنڈ پہ ایک دوسرے ساتھ ٹائم اسپینڈ کرتے تھے۔۔۔ روحان پوری کوشش کر رہا تھا ماریہ کے ساتھ اڈجسٹ کرنے کی اسے کوئی دلی لگاؤ نہیں تھا ماریہ سے جیسے وہ خود کے ساتھ زبردستی کر رہا ہو۔۔

اور ادھر ماریہ خوش فہمی میں تھی کہ روحان کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔۔۔ روحان ماریہ سے اس لئے دل لگانے کی کوشش کر رہا تھا کہ زویا کا خیال بھی اس کے دماغ سے نکل جائے۔۔۔ ڈنر کے بعد وہ ہمیشہ کی طرح ساحل پہ آئے تھے پھر کچھ دیر وہاں رکنے کے بعد وہ گھر کیلئے نکلے۔۔۔ روحان نے گاڑی ماریہ کے گھر کے آگے روکی۔۔۔ مگر ماریہ نہیں اتری۔۔۔ "کیا بات ہے تم نے گھر نہیں جانا"۔۔۔ اسے اٹھتا نادیکھ روحان نے پوچھا۔۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

ہم جانا ہے مگر تمہارے ساتھ۔۔ ماریہ روحان کا بازو پکڑ کر بولی۔۔

"ابھی نہیں پھر کبھی"۔۔ روحان اس کے ہاتھوں سے اپنا بازو چھڑاتے بولا تھا۔

"نوکم" ماریہ بولتی گاڑی سے باہر نکلی تھی۔۔ اور روحان کی سائیڈ آکر دروازہ کھول کر کہا۔۔ "چلو نکلو جلدی" اسکا

بازو پکڑ کر اسے باہر نکالا۔۔

روحان گاڑی لاک کرتا اسکے پیچھے آیا۔۔

ماریہ نے پرس سے چابی نکال کر گھر کا دروازہ کھولا۔۔ اور وہ اسکا بازو پکڑ کر اندر آئی تھی۔۔ اور اسے اپنے کمرے میں لے آئی۔۔

اس وقت ماریہ نے پینٹ کوٹ پہنا ہوا تھا تم میرا ویٹ کرو میں آئی۔۔ ماریہ کہتے ہی واشر روم چلی گئی۔۔

روحان کمرے میں رکھے صوفہ پہ بیٹھ گیا تھا ادھر ادھر چیزوں کو دیکھ رہا تھا۔۔ کچھ دیر بعد ماریہ باہر آئی تھی اپنے تمام حسن کے ہتھیاروں سے لیس تھی۔۔ بلیک کلر کی نائیٹی پہنے جو کاندھوں سے بس ڈوری سے باندھی تھی اور گھٹنوں سے کافی اوپر تھی بلیک کلر میں اسکا سفید جسم نمایاں نظر آ رہا تھا۔۔

روحان اسے دیکھتا کھڑا ہوا تھا۔۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اسکے پاس آئی تھی اور اسکے کوٹ کو گریبان سے پکڑتی

بولی۔۔ "کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہے ہو" وہ سر غوشی کرتے اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی۔۔

روحان تو حیران ہو رہا تھا اسکی اس بے باکی پہ۔۔ اور پھر ماریہ نے روحان کا کوٹ اتار دیا۔۔ اور اسے بیڈ پہ دھکا دیا

۔۔ روحان ابھی بھی شاک سا اسکی حرکتیں دیکھ رہا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

روحان بیڈ پہ سیدھا ہو کہ بیٹھتا کہ ماریہ بھی بالکل ساتھ اسکے اوپر ہی جھکی اور اسے اٹھے سے روک دیا اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دھیماسکرائی۔۔

اسکی مسکراہٹ میں روحان کو کسی اور کا عکس نظر آیا اور اسے پرے ہٹانا اٹھ بیٹھا اور جلدی سے اپنا کوٹ اٹھایا اور کے گڈنائیٹ بغیر اسے دیکھے جلدی سے کہتا باہر نکل گیا۔۔

ماریہ کو بے حد غصہ آیا نور روحان "یو ڈونٹ ڈو دز" وہ چلائی تھی۔۔ غصہ اسنے کشن اٹھا کر نیچے دے مارے ساری بیڈ شیٹ کھینچ کر نیچے پھینکی



روحان تیز گاڑی دوڑاتا اپنے فلیٹ پہ آیا تھا آیا تھا۔۔

وہ اپنے آپ کو بے بس سا محسوس کرنے لگا تھا۔۔ وہ جب ماریہ کے قریب آیا اس میں اسے "زویا" کا عکس نظر آتا تھا۔۔

اپنے روم میں آکر اسنے دراز سے لائیٹر اور سیگریٹ نکالی تھی۔۔ اور پھر سے دھواں اڑانے لگا آج اسکی رات پھر اس دھواں اڑاتے کٹنی تھی۔۔

جب سے وہ یہاں آیا تھا اپنوں سے دور رہنا اسکے لئے بے حد مشکل تھا۔۔ پردیس میں رہنا کتنا مشکل ہے وہ یہاں ضد لگا کر آتو گیا مگر اسکا وقت جیسے ٹھہر سا گیا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

دل کرتا بھاگ کر پاک چلا جائے مگر ایک ضد جو اسے لئے بیٹھی تھی۔۔ زویا سے جڑے رشتہ کی رہائی وہ سمجھتا تھا کہ گھر والوں کو ایمو شئل کر کے ڈائیورس کروالے گا مگر اب یہ ناممکن ہوتا نظر آ رہا تھا اسکے ڈیڈ اسکی یہ شرط بالکل بھی ماننے کو تیار نہیں تھے۔۔

اور کوئی راستہ نظر نہیں آیا تو اسے ماریہ والا آپشن دکھائی دیا۔۔

اب وہ اس میں بھی ناکام ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔۔



اگلے کئی دن تک ماریہ روحان کو نہیں ملی نا اسنے کوئی کال یا میسج کیا۔۔

روحان نے سوچا اسے ماریہ سے بات کرنی چاہیے۔۔

وہ آفس سے سیدھا ماریہ کے گھر گیا تھا۔ ایک دو بیل دینے کے بعد گھر ایک بوڑھی عورت نے کھولا تھا۔

کون ہے گرینی ماریہ بھی پیچھے ہی آئی تھی کہ روحان کو دیکھ سر پر اُڑ ڈھوئی تھی اور خوش بھی کہ روحان اسکے پیچھے دوڑا چلا آیا۔۔

"روحان تم" وہ بالکل سیریس ہوتی بولی۔۔

"یہ کون ہے" گرینی نے پوچھا۔

"اور روحان کم ان۔۔" ماریہ نے اسے اندر آنے کا کہا۔۔ وہ اندر آ کر بیٹھ گیا۔۔

"گرینی یہ میرا دوست ہے"۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"اچھا اچھا۔۔ تم بیٹھو میں تمہارے لہسے کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔۔۔"

"نہیں گرینی میں دے دوں گی" آپ جائیں آرام کریں۔۔

وہ اسکا بازو پکڑ کر اپنے کمرے لے گئی۔۔

"کیوں آئے ہو یہاں۔۔" وہ منہ بسورتی بولی

"میں تم سے ملنے آیا ہوں۔۔" وہ اسکے سامنے کھڑا ہوتا سنجیدگی سے بولا۔۔

"کیوں۔۔" وہ اسے دیکھتے سیریس ہوتی بولی۔

"کیوں کا کیا مطلب ہے۔۔" وہ صوفہ پہ بیٹھتا بولا۔۔

"دیکھو ماریہ میں نے تم سے شادی کی کمیٹمنٹ کی ہے اور یہ سب جو تم کر رہی تھی یہ سب شادی کے بعد ہو تو بہتر ہے۔۔"

"روحان کب کرو گے شادی۔۔" وہ سنجیدگی سے بولی تھی اور اسکے بالکل قریب آکر کھڑی ہوئی تھی۔۔

"بہت جلد" روحان نے اسے دونوں کاندھوں سے تھام کر کہا تھا اور مسکراتے کی کوشش کی۔۔

وہ اسکے گلے لگی تھی تھوڑی دیر بعد روحان نے اسے کاندھوں سے تھام کر پیچھے کیا تھا۔۔

"بہت جلد میں اپنے پیرنٹس سے بات کروں گا۔۔" اسکی تھپتھپاتا باہر نکل گیا۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

روحان کا بزنس اپنی ترقی کی راہوں پہ تھا اسے بڑے بڑے پراجیکٹس ملنے لگے تھے مارکیٹ میں اسکا نام ابھر رہا تھا۔۔

عالم صاحب نے روحان کو بہت فورس کر رہے تھے پاکستان آنے کیلئے۔۔  
آج بھی ان دونوں باپ بیٹے کی بحث جاری تھی۔۔

"روحان بس بہت انتظار کر لیا تمہارا اور کتنا انتظار کرواؤ گے تمہاری ماں تمہارے انتظار میں ادھ موئی ہوئی جارہی ہے۔۔ زویا بچی کی کچھ فکر لو۔۔"

زویا کے نام پہ اسے تپ چڑھی تھی۔ "ڈیڈ جب تک آپ اس زویا کو میری زندگی سے نکال باہر کریں گے میں تب آجاؤ گا۔۔ جلد ج ڈائیورس کروائیں میری رہائی دلا دیں اب مجھے اس بے جوڑ رشتہ سے"  
"روحان۔۔" عالم صاحب چلائے تھے۔۔

"بس ڈیڈ آپ نے اپنی من مانی کرنی تھی کر لی اب میں وہی کروں گا جو میری مرضی ہے۔۔ میں اس سے شادی کروں گا جو مجھے پسند ہے میں ماریہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔" روحان نے عالم یوسف ملک کو صاف صاف کہہ دیا۔۔

"روحان۔۔" عالم صاحب غصہ سے غرائے تھے۔۔ "ٹھیک ہے میرے جیتے جی تو زویا ہی میری بہور ہے گی بس تم نے جو کرنا ہے کر لو۔۔" اور انہوں نے فون بند کر دیا۔۔

روحان کو اچھا نہیں لگا تھا اپنے ڈیڈ سے یوں بات کرنا انکا دل دکھانا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

پھر دوبارہ روحان کا عالم صاحب سے رابطہ نہیں ہوا تھا۔ وہ کال کرتا تو عالم صاحب کال نہیں اٹھاتے تھے اب۔۔  
وہ بھی فیصلہ کر چکا تھا اپنی بات منوا کے ہی رہے گا۔۔  
اپنی ماں سے اسکی بات ہوتی رہتی وہ بھی اپنے بیٹے کے حق میں تھی۔۔  
چار سال کا عرصہ بیت گیا روحان اپنے بستر پہ لیٹا ماضی کی یادیں دہرا رہا تھا کیسے اسنے اتنا عرصہ اپنوں کے بغیر گزار دیا  
اس زویا کی وجہ سے اب شاید وہ اپنے بھائی کی منگنی میں بھی ناجائز ورنہ اس زویا کو زبردستی اسکے پلے باندھ دے۔۔  
زارون بھی اسے کئی بار آنے کا بول چکا ہے۔۔  
دو مہینے گزرے اور منگنی کا دن بھی آن پہنچا روحہ کی بات بھی مان لی گئی اسکے سیکنڈ ایئر کے سپر بھی ہو گئے تھے۔۔  
اور اسکے پاس موبائیل فون بھی آگیا تھا جو زارون نے اسے روحان کے کہنے پہ دلایا تھا۔۔  
دو دن بعد منگنی تھی اور گھر میں مہمان بھی اچکے تھے انکی شاہانہ پھپھو اور انکا بیٹا عمار شاہد جو زویا کا ہم عمر تھا۔۔  
عمار زرتاج اور روحانے گھر کو مچھلی مار کیٹ بنایا ہوا تھا۔ ہر وقت مزاق چھیڑ چھاڑ ایک دوسرے کیساتھ زارون کو تو  
تینوں نے آڑے ہاتھوں لیا ہوا تھا۔۔  
عمار اور زویا بچپن کے دوست تھے جب زویا کا نکاح ہوا تو عمار نہیں شامل ہوا تھا کیونکہ اسے اچھا نہیں لگا تھا۔  
وہ کافی عرصہ بعد یوسف ولا میں آیا تھا۔۔  
زویا کچن میں تھی۔۔ زیادہ وقت وہ یہیں پائی جاتی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"ارے لڑکی کبھی اس موہے کچن کی جان بھی چھوڑ دیا کرو"۔ عمار جو باہر سے سیدھا کچن میں آیا تھا زویا کو کچن میں کھڑا دیکھ بول پڑا۔

"ہم تو آپ شام کو کھائیں گے کیا اگر کچن کی جان چھوڑ دی تو" زویا کچن میں شام کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی۔

"تو کونسا بھوکے مرجائیں گے سب زویا بھی تم اس گھر کی بہو بنی نہیں ہو جو یوں انکی اتنی سیوا کرنے پہ جٹی ہو"۔ عمار کچن میں رکھی کرسی پہ بیٹھتا بولا

"یہ سب میرے اپنے ہیں" زویا نے کہا۔

"ہم اپنے۔۔۔ یہی اپنے تمہارے ویران اور اس زندگی کی وجہ ہے۔۔۔ باہر کی دنیا دیکھو اور خود کو دیکھو۔۔۔ چھوڑ دو اس روحان کا انتظار کرنا اسٹینڈ لو اپنے لئے۔۔۔"

"عمار تم یہاں منگنی پہ آئے ہونا کہ میرے مسئلہ الجھانے آئے ہو"۔ زویا کو اسکا یوں اپنے لئے بولنا اچھا نہیں لگا تھا۔ "چپ چاہ منگنی دیکھو انجوائے کرو اور جاؤ۔۔۔"

عمار اسی وقت کچن سے باہر چلا گیا مطلب صاف تھا کہ اسے زویا کی بات اچھی نہیں لگی۔



"بھائی صاحب اب اور کتنا انتظار کروائے گے آپ روحان کو آپ باہر سے بلا لیجئے اور زویا کو رخصت کروائے لوگ اب طرح طرح کی باتیں کرنے لگیں ہیں" شاہانہ عالم صاحب کے کمرے میں بیٹھی تھی۔۔۔

"شاہانہ میں خود یہی چاہتا ہوں میری اولاد ہی مجھے نیچا دکھانے میں تلی ہوئی ہے۔۔۔ مجھے بھی سمجھ نہیں آرہا کچھ۔۔۔"

## بے پرواہ عائشہ نور

"زارون کی منگنی کے بعد آپ فیصلہ کر لیجئے آریا پار"۔۔

سفینہ روم داخل ہوتی بولی تھی۔۔

"سفینہ یہ تم کیا کہہ رہی ہو مطلب کیا ہے تمہاری بات کا"۔۔ شہانہ نے کہا۔۔ عالم صاحب بھی اسے دیکھ رہے ہیں

"میں ٹھیک کہہ رہی ہیں اور اگر روحان نہیں مان رہا۔۔ تو اس کے ساتھ ضد لگانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔ فیصلہ

مشکل ہے۔۔ مگر مجھے اپنی بچی کے لئے کرنا ہے۔۔" میں مزید اپنی بچی کو انتظار کی سولی پر نہیں لٹکا سکتی"

۔۔۔ "مجھے کوئی اعتراض نہیں اب جو چاہے فیصلہ کر سکتے ہیں" سفینہ فیصلہ کن بات کی تھی جیسے وہ سوچ چکی ہوں

۔۔۔

"زویا میری بہو ہے رہے گی بس اگر یہ ضد ہے تو ضد ہی سہی"۔۔ عالم صاحب نے بھی دو ٹوک جواب دیا تھا۔۔

شہانہ اٹھ کر سفینہ کے پاس آئی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر بولی "سفینہ تمہیں عالم بھائی کی بات ماننی چاہئے ایسا کوئی بھی فیصلہ

تمہاری بیٹی کی زندگی مزید خراب نہ کر دے۔۔"

"بھائی صاحب ہمیں اب سوچ لینا چاہئے یہ فیصلہ کن گھڑی ہے چار سال سے زائد کا عرصہ گزر گیا ہے۔۔"

عالم صاحب نے بس سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔۔

READERS CHOICE

کل منگنی ہے روح اب تک تیاری نہیں پوری ہو رہی۔۔

سیماروحا کے کمرے میں کھڑی اسے ڈانٹ رہی تھی۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

ماما بس جیولری رہ گئی ہے اور میچنگ کی سینڈلز بس۔۔

"عمار سے کہتی ہوں تمہیں لے جائے پتا نہیں کیا بنے گا تمہارا۔۔"

"ماما زارون بھائی کیسا تھ جانا۔۔"

"زارون آفس کی جان چھوڑے تب نا آج بھی آفس کی جان نہیں چھوڑی اسنے" سیمّا غصہ سے بھری پڑی تھی۔۔

"اما۔۔"

"چپ جو تمہارے پاس ہے اسی سے کام چلاؤ"۔۔ سیمّا سگ جھاڑ پلاتی چلی گئی۔۔

"روحانوں اٹھایا اور روحان کو کال کی"۔۔ جو اسنے نہیں اٹھائی

پھر وٹس ایپ پہ سٹیٹس لگایا رونے والی ایموجی کے ساتھ لکھا۔۔ "دل کے ارماں آنسوؤں میں بہہ گئے۔۔"

زرتاج روم میں آئی تھی۔۔ "اب تمہارے ارمانوں کو کیا ہو گیا۔۔"

روحانیڈہ اونڈھے منہ لیٹی ہوئی تھی۔۔ وہ سیدھی ہو کر بیٹھی منہ لٹکا ہوا تھا۔۔

"کیا ہوا روحی اب یہ منہ کیوں لٹکا ہوا ہے۔۔"

"مجھے جیولری اور میچنگ کی سینڈلز لینی ہیں"۔۔ وہ منہ بسورتی بولی۔۔

"روحی تم نے لے لیا تھا سب کچھ۔۔" زرتاج اسکے سر پہ کھڑی بولی تھی۔۔

"ہاں مگر اب وہ مجھے اچھی نہیں لگ رہی مجھے اور لینی ہے۔۔"

## بے پرواہ عائشہ نور

"یہ سب تمہارے بہانے بس ہو جانے دوزارون کی منگنی کچھ نہیں ہونے والا یہ لٹے سیدھے ڈرامہ کر کے تم کامیاب نہیں ہونے والی۔"

آج منگنی کا دن تھا سب اپنی تیاریوں میں مصروف تھے۔

عمار زویا سے بات نہیں کر رہا تھا جہاں وہ آتی عمار اٹھ کر چلا جاتا۔

زارون اپنے روم میں تھا جب سیماس کے کمرے میں کپڑے لیکر آئی

"زارون یہ رہا تمہارا ڈریس جلدی سے تیار ہو جاؤ شاباش۔"

"او کے ماما ہو جاتا ہوں تیار" وہ مسکراتا ہوا بولا تھا۔ جبکہ اسکا بلکل بھی موڈ نہیں تھا۔

سیمانے پیار سے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا اور ماتھے پہ بوسا دیا اور ڈھیروں دعائیں دیتی کمرے سے چلی گئی۔

زارون ایک نظر ڈریس کو دیکھا۔ چل زارون تیار ہو جا بکرا بننے کیلئے کہتا وہ واش روم چلا گیا۔

"روحی یار کیا کر رہی ہو اتنی دیر لگادی تم نے واش روم سے نکلنے میں۔۔۔ ہٹو پرے مجھے جانے دو۔"

"روحی تم نے میک اپ کرنا شروع نہیں کیا ابھی تک۔" زرتاج واش روم سے نکلتی بولی تھی روحا ویسے آئینہ کے سامنے بیٹھی تھی۔

زرتاج نے جلدی سے میک اپ کا سامان نکالا اور روحا کو تیار کرنا شروع کیا۔

"روحی یار کیا ہو گیا ایک جیولری ہی تو تھی اس کہ پیچھے اتنا بوتھا سو جھایا ہوا ہے۔" روحا چپ تھی۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"روحی یار بولو بھی کب سے چپ ہو۔۔۔"

"کیا بولوں میں جب میری کوئی سنتا ہی نہیں۔۔۔" وہ رو دینے کو تھی۔۔

"زویا بھی روم میں آئی تھی مجھے پتا تھا تم دونوں نے ابھی کچھ نہیں کیا ہو گا۔"

"روحی کیا ہوا تمہیں" زویا رو حاد یکھتی بولی۔۔

"زویا دیکھو بس جیولری کو لے کر بیٹھ گئی جبکہ اسنے نیو جیولری لی۔۔" زرتاج نے اسے بتایا۔۔

"بات جیولری کی نہیں بات کچھ اور ہے" زویا رو حاد یکھ کر بولی تھی۔۔

روحانے اسے دیکھا اور پھر نظریں جھکا لیں۔۔

زویا رو حاک کی نرمی سے ٹھوڑی پکرا سکا چہرہ اوپر اٹھایا تھا "دیکھو رو حاد جو جیسا ہو رہا ہے اسے ویسا ہونے دو۔۔ آپکی ماما نے

اپنی خوشی سے یہ رشتہ کیا ہے۔۔ زارون نے بھی آپکی ماما کی خوشی کیلئے ہاں کی ہے۔۔ آپکو بھی انکی خوشی میں

خوش ہونا چاہئے۔۔ جیسے زارون ہے۔۔ اسلئے ایسے موقع پر سب کی خوشیوں میں خوش ہونا چاہئے۔۔" زویا آخر

میں کہتی مسکرائی تھی۔۔

روحاکھڑی ہوتی زویا کے گلے گلی۔۔

"زوئی بھابھی ایم لکی کہ آپ میری بھابھی۔۔ کتنی اچھی ہیں" اور آخر زویا کو ایک زور کی کس دی تھی۔۔

"بس بس میرا منہ خراب کر دیا۔۔ چلو چلو جلدی سے تیار ہو اور مجھے بھی کرو۔۔" زویا نے موڈ چینج کیا تھا روحاکا

اب وہ خوشی خوشی تیار ہو رہی تھی۔۔



وہ تینوں تیار ہو کر ایک ساتھ سیڑھیاں اتر رہیں تھیں۔۔

"واہ آج تو لگ رہا ہے آسمان سے پریاں اتر رہیں ہیں۔۔" عمار نے کہا۔۔

عمار اور زارون نیچے حال میں تیار کھڑے تھے جب وہ سیڑھیاں اتر رہیں تھیں زارون کی بھی اوپر نظر اٹھی تھی۔۔  
روحانے پنک کمر کی کام والی فراک پہنی تھی ساتھ ہلکا پھلکا پنک میک اپ کئے وہ گڑیا لگ رہی تھی۔۔ ساتھ زویا بلیک کمر کی نیٹ والی سادہ سی فراک پہنی تھی بلیک کمر اسکی گوری رنگت پہ کافی اٹھ رہا تھا لائیٹ سامیک اپ کی مئے وہ بھی کافی پیاری لگ رہی تھی اسے دیکھ کر عمار نے دل پر ہاتھ رکھ ایک آنکھ دبائی تھی۔۔ زویا نے بھی اسے آنکھیں دکھائیں۔۔

زرتاج نے ہلکے فیروزی رنگ کی قمیض جس پہ وائیٹ ہی نگوں کا کام تھا اور ساتھ وائیٹ پاجامہ پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے نفیس سامیک اپ کی مئے اپسر اخو بصورت لگ رہی تھی۔۔

"آج تو یہ نمونہ بھی اچھی لگ رہی ہے" زارون نے میں زرتاج کی تعریف کی تھی۔۔  
تینوں آکر ان کے برابر میں کھڑی ہوئیں تھیں۔۔

زارون نے آج آف وائٹ کاٹن کاشلوار قمیض اور اوپر بلیک ویسکوٹ پہنی تھی بالوں کو جیل سے اچھی طرح سیٹ کیے ہوئے وہ بھی کسی شہزادے کم نہیں لگ رہا تھا اس کے ساتھ کھڑا عمار نے بھی بادامی رنگ کی شلوار قمیض اور ہمرنگ ویسکوٹ پہنے زارون کے ساتھ کھڑا تھا زارون سے اسکا قد تھوڑا چھوٹا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"چلو شہزاد یو تم لوگوں کو میں نے لیکر جانا ہے اور بڑی بزرگوں کو زارون نے" عمار کہتا آگے بڑھا تھا۔ زویا اور روحا آگے تھی زرتاج پیچھے تھی۔۔

زرتاج زارون کے پاس سے گزر رہی تھی کہ "اچھی لگ رہی ہو" زارون نے پاس گزرتے اسکی تعریف کی تھی۔۔  
زرتاج رکی تھی اپنی پہلی دفع کی گئی تعریف پہ حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔۔

"آپ بھی آج ہیر و لگ رہے ہو بلکل فیروز خان جیسے۔۔"

"واہ آپ۔۔" اتنی عزت مگر یہ ایکٹر کے ساتھ ملانا مجھے اچھا نہیں لگا۔"

"ہم آج لگا اتنی تعریف پہ اتنی عزت تو دینی بنتی ہے اور فیروز خان تو میرا فیورٹ ایکٹر ہے۔۔"

"ہم فیورٹ ایکٹر۔۔ ایکٹر تو کوئی ڈھنگ کا پسند کر لیتی۔۔"

زویا عمار کیساتھ چل رہی تھی۔۔

"تم میرے ساتھ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھنا" عمار نے زویا کی طرف جھکتے منہ پہ ہاتھ رکھ کر سرغوشی کے انداز میں کہا۔۔

زویا نے اسکی بات کو سنا ان سناکی مئے گاڑی کی طرف بڑھی اور پچھلی سیٹ پہ بیٹھ گئی عمار نے کندھے اچکاتے کہا "یہ

بھی ٹھیک ہے۔۔" اور اگلی سیٹ پہ بیٹھا۔ اسکے ساتھ روحا بیٹھ گئی۔۔

"اب زرتاج کہاں مر گئی" باہر نکل پیچھے گیا۔۔

"زرتاج یہ ٹائم گپے ہانکنے کا نہیں ہے جلدی چلو۔۔" عمار ہیچھے آتا بولا تھا۔۔

"آرہی ہوں" زرتاج کہتی عمار کے پیچھے چل پڑی۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

سیما اور عالم بھی باہر آئے تھے اور شاہانہ بھی باہر آئی تھی چلو بیٹا سیما اور شاہانہ آگے بڑھ گئی۔

زارون گاڑی میں بیٹھا تھا جب وہ دونوں آکر گاڑی میں بیٹھی تھیں۔

"ڈیڈ اور چاچی کہاں ہے۔" زارون نے اکیلے آتے دیکھ پوچھا تھا۔

"تمہارے ڈیڈ تو آرہے ہیں مگر سفینہ کمرے سے باہر نہیں آئی ابھی۔" سیما نے کہا تھا۔

"اچھا میں دیکھتا ہوں" زارون گاڑی سے باہر نکلا تھا۔

"بھائی صاحب چلیں مجھے بس تھوڑی سی دیر لگ گئی۔" سفینہ اپنی چادر درست کرتی ہوئی انکے پاس آکر بولی جو کہی۔ کھوئے کھڑے تھے۔

"سفینہ مجھے معاف کر دو" عالم صاحب بولے تھے۔

"بھائی صاحب۔"

"سفینہ میں ابھی تک تمہاری بچی کا گھر نہیں بسا پایا۔ میں سوچ رہا تھا کہ زویا کی روحان سے طلاق دلوا کر۔ اسکا نکاح زارون سے کر دوں گا زارون سمجھدار ہے وہ اس کے ہر دکھ کا مداوا کرے گا مگر سیما کی ضد کے آگے مجھے گٹھنے ٹیکنے پڑے۔" عالم صاحب افسردگی سے ٹھہر ٹھہر کر اپنی بات مکمل کی تھی۔

"بھائی صاحب" سفینہ کی آواز بھرائی تھی۔

"ڈیڈ" زارون نے انکی باتیں سن لیں تھیں اور وہ ان کے پاس آیا تھا۔

عالم صاحب نے زارون کو دیکھ کر نظریں چرائی تھی۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"ڈیڈ آپ حکم کریں فیصلہ سنائیں میں آپ کے ساتھ ہوں۔"

"چاچی۔"

"چپ کر جاؤ میری بیٹی کوئی کھلونا نہیں ہے جو ایک بھائی سے لیکر دوسرے بھائی کو دے دیا وہ انسان ہے۔۔ بھلے ہی تمہارے بھائی نے زویا کو قبول نہ کیا ہو مگر وہ کبھی برداشت نہیں کرے گا اسکی سابقہ بیوی اسکے بھائی کی بیوی بنے۔۔ سفینہ بھرائی ہوئی آواز میں بولیں تھیں بولتے بولتے آنسو بہہ نکلے تھے۔"

"ایم سوری چاچی جیسا آپ چاہیں گی ویسا ہی ہو گا۔" زارون انکے آنسو صاف کرتا بولا تھا۔

"مجھے معاف کر دو سفینہ میری وجہ سے تمہارا دل دکھا۔" عالم صاحب شرمندگی سے بولے

"بس بھائی صاحب آج تو یہ بات کہہ دی ہے مگر دوبارہ مت کہئے گا۔"

"کہاں رہ گئے تھے آپ لوگ۔" ان تینوں کو آتادیکھ سیمابولی تھی۔

"کہیں نہیں چلو زارون" عالم صاحب اور زارون آگے اور سیماشہانہ اور سفینہ پیچھے بیٹھی تھیں زارون نے گاڑی

اسٹارٹ کی تھی



دونوں گاڑیاں حال کے سامنے رکی تھیں۔۔ منگنی کا رینجمنٹ حال میں کیا تھا۔

خاص خاص مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا۔

لڑکی والے پہلے ہی حال میں موجود تھے سب ایک ساتھ ایئر ہوئے تھے۔

## بے پرواہ عائشہ نور

زارون اسٹیج پہ آکر صوفہ پہ بیٹھا تھا اور باقی بڑے ساتھ بیٹھے تھے۔

سفینہ اور شہانہ ٹیبل پہ ایک ساتھ بیٹھی تھی جانی والی عورتیں انہیں آکر مل رہیں تھیں روحا اور زرتاج ایک ساتھ پوری حال میں سیلفیاں لیتی پھر رہی تھی۔

سیما اور شینا بھی سب سے مل رہیں تھی دونوں بہنوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔

زویا سب سے الگ تھلگ بیٹھی تھی اکیلی ٹیبل پہ بس اپنے ناخن کھرچ رہی تھی اپنے دھیان میں بیٹھی تھی۔

دور سے زارون کی نظریں اسی پہ تھی اسکی خاموشی اسکی آنکھوں کی ویرانی چہرے کی ادا اسی صاف نظر آرہی تھیں۔

سفینہ تم بیٹی کی رخصتی کب کر رہی ہو۔۔ یہ کوئی تیسری چوتھی خاتون تھی جسکا وہی سوال تھا جو سب کر رہے تھے۔

"انشا اللہ بہت جلد کریں گے روحان بیٹے اپنا نیا بزنس شروع کیا ہے تو اسلئے مصروف ہے وہ آ نہیں سکتا۔" شہانا نے جواب دیا تھا

"اچھا اچھا چلو اللہ کامیاب کرے۔۔" وہ خاتون کہتی اٹھ گئی۔

"عمار بیٹا میری بات سنو۔۔" شہانا نے پاس سے گزرتے عمار کو بلایا تھا۔

"جی ماما۔۔ بیٹا زارون کو وہاں سے اٹھاؤ اکیلی بیٹھی اسے کہو جا کر اسٹیج پہ بیٹھے بڑی بہو ہے وہ گھر کی۔" شہانا نے عمار

سے بولیں تھیں اور وہاں میں سر ہلاتا چلا گیا۔

سفینہ بس خاموش بیٹھی تھی ابھی تک اسکا دماغ عالم صاحب کی باتوں پہ اٹکا ہوا تھا اور کچھ لوگوں کی باتوں نے ڈسٹرب کر دیا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"سفینہ ہمت رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا۔" شہانہ نے سفینہ کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر تسلی دی تھی۔ سفینہ نے بس ہاں میں ہی سر ہلایا تھا۔

اسی قسم کے سوال سیما سے بھی کچھ عورتیں پوچھ رہیں اسکا بھی وہی جواب تھا جو شہانہ کا تھا۔

"باجی اس مصیبت سے جان چھڑالیں اب۔۔ شینا نے کوفت سے کہا تھا۔ اشارہ زویا کی طرف تھا۔

"کیسے چھڑاؤں میں جان اپنی تمہارے بھائی صاحب چھوڑیں تب نا۔"

"چلو چھوڑو اب ہماری بیٹی کو بلاؤ۔"

"جی باجی بس وہ ابھی بلاتی ہوں۔"

"ہیلو مس یہاں بیٹھ کر کس کو یاد فرمایا جا رہا ہے" عمار زویا کے پاس بیٹھتا بولا تھا جو گم سم بیٹھی تھی۔

"میں نے تم سے کہا تھا آگے بیٹھنا میرے ساتھ پھر تم پیچھے کیوں بیٹھ گئی۔" وہ تیوری چڑھاتے بولا

"تمہاری اسی ٹھکر کی وجہ سے۔۔" زویا نے اسی کے انداز میں جواب دیا۔

"واہ میڈم کیا کہنے ہیں آپ کے ہم آپ کے اداس چہرے پہ مسکراہٹ لانا چاہتے اور آپ نے کیا خطاب دے دیا ہمیں آہ۔" عمار دل پہ ہاتھ رکھ کر آہ بھری تھی۔

READERS CHOICE

"بہت ہی تھرڈ کلاس ایکٹر ہو تم۔" زویا نے ہنستے کہا۔

"چلو جی ویسے یہ روح آج بڑی پیاری لگ رہی ہے میرا دل تم سے ہوتا اس تک جا رہا ہے۔" ہائے کوئی توروک لو"

عمار نے روح کو دیکھتے کہا تھا جو پوز بنا کر تصویریں کھجوار ہی تھی۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"عمار اپنی حد رہو تم۔۔" زویا نے اسے آنکھیں دکھاتے کہا تھا۔ "روحہ کے بارے میں ایسا ویسا کچھ بولا تو اچھا نہیں ہوگا" زویا دانت پیستے بولی تھی

"ہا ہا ہا جل گئی۔۔" عمار نے مزید تپایا زویا کو۔۔

اور زویا وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔

"وہ زرا سٹیج پہ چلی جانا اپنے دیور کے پاس ماما نے حکم دیا تھا" اسے اٹھتا دیکھ عمار نے کہا۔۔

"توسیدھی طرح بولتے یوں دماغ کی دہی بنانے کی ضرورت تھی۔۔"

"ضرورت دہی بنانے کی نہیں اور بھی بہت کچھ کرنے کی ہے ابھی تم جاؤ بعد میں بتاؤ گا" عمار نے وہیں کرسی پر بیٹھے کہا تھا۔۔

"اف کتنا پکاتے ہو۔۔" زویا پیر پٹختی سیدھا روحہ اور زرتاج کے پاس گئی۔۔ جنکا فوٹو سیشن ختم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔

"زری میری اور زوئی بھابھی کی بھی پک بناؤ۔۔"

روحہ زویا کیساتھ اسکے گلے میں بانہیں ڈالے کھڑی ہو گئی۔۔

زوئی تھوڑی سی اسمائل بھی کرو۔۔ زویا نے ہلکی سی اسمائل کی اور زرتاج نے تبھی کلک کیا تھا۔۔

"واؤ گڈ چلو زوئی بھابھی اب اچھا سا پوز بنائیں میں آپکی پیاری پک بناؤ۔۔"

"روحی مجھے نہیں بنانے پک" وہ جانے لگی۔۔

"بس ایک پک بس ایک اچھی سی پیاری بھابھی" روحہ نے منتوں والے انداز زویا کو کہا تو وہ رک گئی۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"توزو یا کھڑی ہو گئی وہیں"

"یار تمہیں سزا نہیں ہوئی ہے اچھا سا پوز بناؤ پیاری سی اسمائل دو" عمار انکے پاس آکر کھڑا ہوا تھا۔

"توزو یا ہلکا سا مسکرائی۔۔" اور روحانے تبھی کلک کیا۔

عمار نفی میں سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا۔

"چلیں اسٹیج پہ چلتے ہیں دلہن صاحبہ نہیں آئی ابھی تک" روحا بولی۔۔ وہ تینوں اسٹیج کی طرف چل دی۔

کچھ دیر بعد شائنے اپنی سہیلیوں کیساتھ برائڈل روم سے باہر آئی۔ زارون صوفہ پہ بیٹھا عمار کے ساتھ باتیں کر رہا تھا جب شائنے اسٹیج کی طرف آرہی تھی۔ زارون اسے دیکھ کر کھڑا ہوا تھا۔

شائنے نے آف وائیٹ پیروں تک آتی فراک پہنی تھی بالوں کو کھلا چھوڑ کر آگے کی طرف کر کے کرل کئے ہوئے تھے اور ان میں بیٹس لگائے ہوئے تھے نیٹ کا دوپٹہ تھوڑا سا سر پہ تھا باقی سارا پیچھے تھا گلے میں نازک سا ڈائمنڈ سیٹ پہنا ہوا تھا کانوں میں چھوٹے سے ائرنگز پہنے تھے نفاست کے ساتھ کیا گیا میک اپ میں وہ کوئی آسمان سے اتری پری لگ رہی تھی۔

سج سج کر چلتی وہ زارون کے پاس آکھڑی ہوئی۔ نظریں جھکی ہوئی تھی۔۔۔

"ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہے میری بہو" سیمانے شائنے کو گلے لگایا اور اسکی بلائیں لی تھی سب گھر کے افراد اسٹیج پہ موجود تھے۔

زارون نے ابھی تک ایک غلط نگاہ بھی شائنے پہ نہیں ڈالی تھی۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"زویا بیٹا آگے آؤ" سیمانے پیار سے زویا کو بلایا تھا جو سب سے پیچھے کھڑی تھی۔۔ عالم صاحب نے آنکھوں سے سیمانے کو اشارہ کیا تھا زویا کی طرف انہوں نے گھر بھی انہیں سختی سے تاکید کی تھی کہ زویا کو وہ آگے رکھیں گی منگنی میں۔۔ زویا سیمانے کے پاس آکر کھڑی ہوئی تھی۔۔ زویا یہ انگوٹھی زارون کو پکڑاؤ۔۔ عمار زارون کے ساتھ کھڑا تھا وہ تھوڑا سا نیڈپہ کھڑا ہوا تو زویا زارون کیساتھ کھڑی اور ہاتھ میں پکڑی رنگ اسکی طرف بڑھائی زارون اسے ہی دیکھ رہا تھا زویا نے مسکراتے آنکھوں سے اشارہ کیا تھا کہ یہ رنگ پہنائے زارون بھی ہلکا سا مسکرایا اور اسکے ہاتھ سے رنگ پکڑ کر شائینہ کی طرف مڑا جو نظریں جھکائے شرمائی شرمائی سی کھڑی تھی۔۔

شائینہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا زارون نے اس کا تھام کو دوسرے ہاتھ سے رنگ پہنا دی اور ہاتھ چھوڑ دیا پھر شائینہ نے زارون کو رنگ پہنائی اور سب نے تالیاں بجائی تھی۔۔ زویا کے ساتھ عمار کھڑا تھا اسنے شرارت سے اسکے کان کے پاس تالی بجائی زویا نے اسے غصہ سے گھورا تو وہ اپنی بتیسی دکھانے لگا سب کی موجودگی اسنے اسے کچھ نہیں کہا تھا۔۔

---

پھر فوٹو سیشن شروع ہوا تھا سب انکے ساتھ بیٹھ کر پکس بنائی تھی

زارون کیساتھ بیٹھی تھی "ماشاء اللہ شائینہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔"

"تھینک یو۔۔" شائینہ نے ہلکی آواز میں کہا۔۔

زویا کی پاس والی کرسی پہ عمار آکر بیٹھ گیا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"میرا دوست بھی کم نہیں لگ رہا ہے۔"

"ہاں واقعی زارون بھی بہت ہنڈ سم لگ رہا ہے ماشا اللہ۔"

زویا مسکراتی بولی۔

"تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو۔" زارون نے زویا کی طرف دیکھتے تعریف کی شائے کو اچھا نہیں لگا تھا وہ کب سے

اسکے ساتھ بیٹھی ہوئی ہے اور اسنے ابھی ایک لفظ بھی اسکے لے نہیں کہا اور زویا کی کیسے تعریف کر رہا ہے۔

"بھائی صاحب ادھر تعریف کرنے والے بہت ہیں آپ اپنی تعریفوں کو رخ اپنی منگیتر کی طرف موڑیں۔" عمار

نے شائے کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا۔ اور زویا کو دیکھ ایک آنکھ ونک کی تھی۔ زویا اٹھ گئی وہاں سے۔۔۔

شائے نے مسکرا کر زارون کو دیکھا تھا اسی وقت زارون نے شائے کو دیکھا تو وہ بھی ہلکا سا مسکرا دیا۔

"اہم" زرتاج گلا صاف کرتی زارون کیساتھ بیٹھی تھی

"آرام سے بیٹھو اللہ کی بندی صوفے کے ہی ترانکال دیئے۔" عمار اسکی صحت پہ چوٹ کرتا بولا تھا۔ زرتاج نے

اسے آنکھیں دکھائی دیں تھیں۔۔ تو وہ دانتوں کی نمائش کرتا اٹھ گیا۔

"مبارک ہو ڈیئر کزن" وہ ہنستی اسے کہنی مار کر بولی

"ماشاللہ تمہاری جوڑی بہت کمال لگ رہی ہے۔" اس بولتے ہاتھ کا بھی استعمال کیا انگلی اور انگوٹھا ملا کر کہا۔

"انشاللہ تم پر بھی وقت آئے گا پھر تو تمہیں ایسی مبارک باد دوں گا یاد رکھو گی ڈیئر کزن۔" زارون کہتے اسکے کان

کا ایرنگز کھینچا تھا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

سسسس "زرتاج کی سسکی نکلی تھی۔۔ اسے درد ہوا تھا۔۔

زارون کو احساس ہوا تو فوراً سے اسکی طرف جھکا اسکا کان دیکھا جو لال ہو چکا تھا "پچھے ہٹو جنگلی انسان" زرتاج اپنا کان پکڑتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔

شائے کو ان دونوں کی حرکتیں عجیب سی لگی تھی۔۔ ابھی تک ان دونوں میں کوئی بات نہس ہوئی تھی۔۔ زارون تو آتے جاتے سب سے نارمل بات کر رہا تھا مگر ابھی تک اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔

پھر سب نے فیملی نوٹو بنائی تھی۔۔ جس میں گھر کے تمام افراد موجود تھے۔۔

منگنی کا فنکشن اپنے اختتام کو پہنچا تھا۔۔

رات کے بارانچ گئے پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔ سب اپنے اپنے کمرے میں بند ہوئے تھے۔۔

زارون کپڑے چینج کر کے بیڈ پہ لیٹا تھا۔۔ اسکا دماغ ابھی بھی عالم صاحب کی ان باتوں پہ اٹکا ہوا تھا۔۔

زویا اسکے بھائی کی بیوی ہے اور اسنے ہمیشہ سے اسے بہن جیسی ہی عزت دی تھی۔۔ اگر روحان اسے نہیں اپناتا تو وہ تو

اپنا سکتا ہے مگر۔۔ مگر زویا کبھی نہیں مانے گی چاچی شاید ٹھیک کہہ رہیں ہے۔۔ مجھے زویا کو وہی عزت دینی چاہئے جو

میں اسے دے رہا ہوں۔۔

روح اور زرتاج چینج کر کے اپنے بیڈ پہ لیٹی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

روح اپنے فون پہ پکس دیکھ رہی تھی جو اسنے بنائی تھی۔ ڈھیروں تصویریں تھی جو اسنے بنائی تھی۔

"روح سو جاؤ فون کہیں بھاگا نہیں جا رہا" زرتاج نیند سے بھری آواز میں بولی تھی۔

"اچھا نا تم سو جاؤ" روح اپنے فون میں اچھی اچھی پکس دیکھ کر روحان کو وٹس ایپ پہ سینڈ کر رہی تھی۔ اور پھر فون

سائیڈ پہ رکھ کر لیٹ گئی۔



روحان صبح آفس جانے کیلئے تیار ہو رہا تھا جب اس کے موبائیل کی ٹیون بجی تھی اٹھایا تو وٹس ایپ پہ روحانے ڈھیر

ساری پکس بھیجی ہوئی تھی۔ ابھی اسکے پاس پکس دیکھنے کا ٹائم نہیں تھا اس لئے فون پاکٹ میں رکھ کر لیپ ٹاپ

والا بیگ اٹھایا اور آفس جانے کیلئے گھر سے نکل گیا۔



زارون آفس کیلئے تیار ہو کر آیا ڈائمنگ ٹیبل پہ بیٹھا آج وہ صرف اکیلا ہی تھا۔

تھوڑی دیر بعد زویا پکچن سے نکلی اور اسکے آگے ناشتہ رکھ دیا۔

"تم جلدی اٹھ گئی ہو۔" زارون اسے دیکھ کر مسکرا کر بولا۔

"ہم تم بھی تو اٹھ گئے ہو جبکہ تمہیں آرام کرنا چاہئے تھا تھک گئے تھے رات کو۔" زویا اسکے سامنے والی

کرسی پہ بیٹھتی بولی۔

زارون نے چائے کا کپ منہ کو لگایا۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"ویسے تم نے شائہ سے کوئی بات نہیں کی کل۔۔" زویا اسکی طرف دیکھتی بولی۔۔

ساری زندگی باتیں ہی کرنی ہیں زارون بریڈ کے بائیٹ لیتا بولا۔۔

"زارون ایٹ لیسٹ تمہیں اسکی تعریف تو کرنی تھی۔۔"

"ساری دنیا اسکی تعریف ہی کرنی ہیں۔۔ اور تم کیا مجھ پہ نظریں جمائیں بیٹھی تھی تعریف کرنی تھی تو پہلے بتا دیتی مجھے۔۔"

"زارون۔۔۔" زویا کچھ بولتی کہ زارون کھڑا ہوا تھا۔۔

"بس زویا تمہارے کہنے پہ مین نے انگیجمنٹ کر لی ہے اب مجھے کیا کرنا ہے یہ مجھے اچھی طرح پتا ہے۔۔" وہ سنجیدگی سے کہتا چلا گیا تھا۔۔

زارویا بس اسے دیکھتی رہ گئی۔۔



شہانہ اپنے کمرے میں ظہر کی نماز پڑھ کر صوفہ پہ بیٹھی تصبیح کر رہی تھیں جب عمار صوفہ پہ اپنی ماں کی گود میں سر رکھے لیٹ گیا۔۔

"ماما آپکو نہیں لگتا آپکا بیٹا اب بڑا ہو گیا اب" وہ دونوں ہاتھ باندھے اپنی ماں کو دیکھتا بولا۔۔

"ہاں لگ تو مجھے بھی رہا ہے ابھی کل ہی توفیڈر چھوڑا ہے"۔۔ شہانہ بھی اسی کہ انداز میں بولی۔۔

"واؤ ماما اک عمار شک"۔۔ عمار ایک ہاتھ ہوا میں اٹھا کر جہاز بناتا بولا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"کام کی بات بولو۔۔" شہانہ بولی تھی۔۔

"ماما ایک نیکی کام ہی کر دیں رشتہ پکا کر دیں میرا۔۔" عمار معصوم سی شکل بنا کر بولا۔۔

"ہم تو یہ بات ہے انڈے سے تو باہر آ جاؤ پہلے پڑھائی کرو چپ چاپ اپنی۔۔" شہانہ نے ہری جھنڈی دکھائی تھی۔۔

"ماما اب زارون کی طرح ستائیس سال کی عمر میں منگنی کرنے سے رہا۔۔" سیدھا شادی کرونگا۔۔

"پہلے اس لائق بن تو جاؤ ابھی عمر ہی کیا ہوئی تمہاری ایسے کون تمہیں لڑکی کا ہاتھ دے دے گا۔۔" شہانہ نے اس کے کان کھینچے۔۔

"ماما میں آپکو بڑا نہیں لگ رہا کیا بائیس سال کا تو ہو گیا ہوں اور کتنا انڈے سے باہر آنا ہیں کونسا شادی کا مطالبہ کر رہا ہوں" عمار کھڑا ہو کر دونوں ہاتھ کمر پہ رکھ کر بولا تھا۔۔

"پلیز اپنے اکلوتے پیٹے کی خواہش نہیں پوری کریں گی ماما۔۔" وہ مسکین سامنے بنا کر بولا تھا۔۔

"اچھا بتاؤ پھر کون ہے لڑکی" شہانہ نے ہو چھا تھا۔۔

"واہ ماما یہ ہوئی نابات" عمار شہانہ کے برابر آ بیٹھا۔۔

"یہ مکھن بعد میں لگانا پہلے بتاؤ لڑکی کے بارے اگر مجھے لڑکی پسند نہیں آئی نا تو رشتہ سے انکار۔۔" شہانہ سنجیدگی سے بولی تھی۔۔

"ماما لڑکی آپکو ہنڈ ریڈ پر سینٹ پسند آئے گی۔۔" عمار پر اعتماد ہوتا بولا۔۔

"ماما ماما جان سے میرا ہاتھ مانگ لیں آئی مین رشتہ۔۔" عمار نے ایک سانس میں بات ختم کی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نوس

"عمار روحہ ابھی چھوٹی ہے تھوڑی دیر صبر کر جاؤ پھر۔"

"اوہو ماما اس چھپکلی کی بات نہیں کر رہا میں اتنی باریک ہے دور بین لگا کر دیکھنا پڑتا ہے۔"

"تو پھر زرتاج کیساتھ ماشا اللہ یہ تو ٹھیک ہے میں۔"

"ماما پلیز میں اس ڈپر کی بات بھی نہیں کر رہا وہ میرے اوپر بھی بیٹھ گئی تو میرا کچو مبر نکال دے گی۔" عمار نے ماتھا

پیٹا تھا

"عمار زری اتنی بھی موٹی نہیں بس تھوڑی سیلتھی ہے۔"

"اور تم صاف صاف بات کرو شہانہ کو تپ چھڑھی تھی اب۔"

"مامانا روحہ اور زری میں زویا کی بات کر رہا ہوں" عمار نے جیسے بم پھوڑا تھا شہانہ کے سر پہ۔

"عمار تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔" بھائی صاحب کو میں غلطی سے بھی یہ بات کہہ دی تو چھتر پھیریں گے ہم دونوں کو

اور گھر سے نکال دیں گے۔۔۔ "چپ کر کے چلے جاؤ ورنہ ابھی مجھ سے پھینٹی لگوا لو گے۔"

عمار شہانہ سے بے عزتی کرو اتار ونی صورت بنانا اٹھا تھا۔ "ماما ایک بار سوچ کہ تو دیکھیں آپ اپنے اکلوتے بیٹے کا دل

توڑ رہی ہیں زویا کو ہر صورت ڈیورس ہی ہونی ہے۔ نیکی کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے جلدی ماموں سے بات

کر لیں" عمار ابھی بول رہا تھا کہ شہانہ نے جوتی اٹھائی تھی۔ اور دوسو کی اسپینڈ سے بھاگا تھا۔

شہانہ کو وہ سوچ میں ڈال گیا تھا۔



## بے پرواہ عائشہ نور

رات نوبے روحان گھر آیا تھا۔ آج دن بھر آفس میں مصروف رہا تھا دو سال سے وہ اپنا بزنس چلا رہا تھا اب جا کر وہ اسٹیبیل ہوا تھا نئے نئے پراجیکٹس مل رہے تھے۔

آج بھی ایک نیا پراجیکٹس ملا تھا اس پر کام کر رہا تھا۔

کپڑے چینج کر کے اپنے لیے کافی بنائی تھی کھانا وہ زیادہ تروکی کے ساتھ کھاتا تھا آج کلائینٹ کیساتھ ڈنر تھا۔

کافی بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پہ رکھی اور اپنا لیپ ٹاپ لیکر بیڈ پہ بیڈ بیڈ گیا اور ایک ہاتھ مس کافی کے سیپ لے رہا تھا۔ اپنے نئے ملنے والے پراجیکٹس پہ کام کرنے لگا جب اسکا موبائیل رنگ ہوا۔

زارون کالنگ۔

اف۔ وہ بھول گیا زوران کو اسکی انگیجمنٹ کی مبارک باد تو دی نہیں تھی اسنے۔

لیپ ٹاپ بند کیا۔ اور کال میس کی کر کے فون کان سے لگایا "اسلام علیکم۔"

"وعلیکم اسلام سوچا خود ہی کال کر لوں تم سے امید نہیں کی جاسکتی" زارون نے طنز آگیا۔

سوری زی میں ابھی گھر آیا تھا تمہیں میں کال کرنے ہی والا تھا "روحان نے بہانا بنایا تھا جبکہ وہ بھول گیا تھا۔

"روحان نے پکس بھی بھیجی تھی فون تک یوز کرنے کا ٹائم نہیں ملا مجھے۔"

"اچھا بس بس زیادہ بہانے بنانے ضرورت نہیں پتا ہے کتنے بڑی ہو۔" ایک اور طنز۔

"یار اب ایسے تو نا کہو۔" روحان نے بیچارگی سے کہا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"تو۔ کیا کہوں میں تمہیں وقت نہیں ہمارے لئے گھوڑے بیچ کر سوتے رہے اتنا نہیں کے ہمیں اونٹ لائن جوائن کر سکو۔۔ آتم سکتے نہیں یہاں ایسے جیسے ملک بدر کر دیئے گئے ہو۔۔" زارون نے بھی خوب بھڑاس نکالی اپنی۔۔  
"بس بس زارون اب تم بھی میری لائن پہ آگئے ہو کیسا لگ رہا ہے اپنی مرضی کے خلاف جیون ساتھی ملنے پہ۔۔" روحان نے بھی حساب برابر کیا تھا۔۔

"جیسا بھی لگے مگر تمہاری طرح بھگوڑا نہیں ہوں میں۔۔" زارون کو پسند نہیں آئی تھی روحان کی بات۔۔  
"جب اپنی ناسنی جائے تو راہ فرار اختیار کرنی پڑتی ہے۔۔" روحان نے اپنی صفائی پیش کی۔۔  
"ٹھیک ہے پھر میں تمہارے ساتھ ہوں تمہاری بات میں منواؤں گا اب بولو۔۔ دو طلاق زویا کو کوئی کچھ نہیں کہے گا تمہیں۔۔ پھر تو آؤ گے واپس۔۔" زارون نے دو ٹوک سنجیدگی سے اپنی بات پوری کی تھی۔۔  
روحان اسکی بات سن کے شک سا ہوا تھا پہلے کان سے ہٹا کر فون کو دیکھا پھر دوبارہ کان کے ساتھ لگایا۔۔  
"یہ۔۔ یہ تم کہہ رہے ہو۔۔" اسے یقین نہیں آ رہا تھا زارون پہ۔۔

"ہاں میں کہہ رہا ہوں میں پیپر زبنواؤں گا ڈیوورس کے" زارون نے ایک اور شک دیا روحان کو۔۔  
"تم تم ہوش میں ہونا زارون اگر ڈیڈ کو بتا چلا تو وہ مجھے کھڑے کھڑے عاق کر دیں گے۔۔" روحان کو اب بھی یقین نہیں ہو رہا تھا۔۔

READERS CHOICE

"ڈونٹ وری روحان تم سوچ کر مجھے بتا دینا جس رشتہ میں جان ہی نہیں اسے بلا وجہ گھسیٹنا ہماقت ہے نا تو تم اپنی لائف میں آگے بڑھ رہے اور نا ہی زویا۔۔ تم دونوں کا بھلا اسی میں ہے کہ سب ختم کر کے آگے بڑھ جاؤ۔۔"



## بے پرواہ عائشہ نور

اپنی بات پوری کرتے زارون نے فون کاٹ دیا۔

فون کٹنے کے بعد اسنے واٹس ایپ کھولی تھی روحا کے کافی سارے واٹس میسیجز آئے ہوئے تھے۔ روحا کی بھیجی ہوئی انگلیجمنٹ کی پکس ابھی اس نے نہیں دیکھی

پکس اوپن کی تھی پہلی پکس روحا کی تھی اس کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی دوسری تیسری بھی روحا کی تھی۔ پھر اگلی پک میں زرتاج اور روحا.. زرتاج کو وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا اور مسکرایا وہ کافی بدلی بدلی سی لگی اور ابھی بھی گولومولو ہی تھی۔ فیروزی کلر اس پہنچ رہا تھا ایک دو اور دونوں کی پکس تھی۔ پھر زارون اور شائے کی پک تھی دونوں ساتھ کھڑے تھے۔ اور سکروول کی نیکسٹ پک میں زارون اور اس بلیک کلر پہنے اس دشمن جاں پہ گئی جو اس سے رنگ لے رہا تھا دونوں مسکرا رہے تھے۔

پکس کو زوم کیا "زویا" اسکے منہ سے بے ساختہ نام نکلا تھا۔

پھر اسے اگنور کر کے اسکروول کیا اگلی پک میں زارون شائے کو رنگ پہنارہا تھا۔ نظریں پھر اس دشمن جاں پہ جا ٹھہریں جو تالیاں بجا رہی تھی اور ساتھ کسی کو گھور رہی تھی آگے کرنے کا ارادہ تھا پھر اسکی پک کو زوم کیا اور ساتھ والے کو زوم کر کے دیکھا تو وہ عمار تھا جو اسے دیکھ کر ہنس رہا تھا۔ کافی سال پہلے دیکھا تھا عمار کو تب وہ چھوٹا تھا اب تو وہ ایک نوجوان لڑکا لگ رہا تھا۔ پھر کچھ یادیں زہن میں تازہ ہوئی تھیں۔ بچپن میں عمار اور زویا کی کافی دوستی ہوا کرتی تھی دونوں ہم عمر تھے عمار زیادہ تر زویا کیساتھ کھیلتا تھا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

پھر اپنی سوچوں کو جھٹکتا مزید تصویریں دیکھنے لگا اسکے مام بہت خوش نظر آرہیں تھیں۔۔ پھر اس دشمن جاں کی تصویر سامنے آئی تھی جو روحانے زبردستی اسکی اکیلے کی ایک پک بنائی تھی۔۔

بلیک کلر اس پہنچ رہا تھا ہاف نیٹ کی آستین سے نظر آتی اسکی سفید بانہیں دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں ملائے چہرے پہ معصومیت لیئے سامنے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔

پک کو زوم کر کے اسکے معصوم چہرے کے ایک ایک نقش کو بغور دیکھنے لگا جھیل سی آنکھوں سے ہوتا نیچے اسکے گلابی ہونٹوں تک آیا تھا۔۔ دل کی دھڑکنوں نے شور برپا کیا تھا۔۔

پھر جلدی سے اگلی پکس دیکھنے لگا ایک کر کے آگے کرتا رہا وہ کسی بھی تصویر میں نظر آتی تو عمار اس کے آس پاس ہی دکھا تھا۔۔ اپنی زہن میں آتی سوچوں کے خود سے معنی اخذ کرتا۔۔ لاسٹ پک گروپ فوٹو تھی روحا اور زرتاج اور عمار صوفہ کے پیچھے کھڑے تھے زارون اور شائنہ کے صوفہ پہ بیٹھے تھے اور باقی بزرگ بھی۔۔ ایک طرف عالم صاحب بیٹھے اور زویا ان کے کرسی کے ہینڈل پہ بیٹھی تھی انکے گلے میں ایک ہاتھ ڈالے اور عالم صاحب نے اسکا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا ہوا تھا باپ بیٹی کی تصویر مکمل لگ رہی تھی۔۔

تو موبائل بند کر کے بیڈ پہ پھینکا تھا۔۔

یہی معصومیت دکھا کر مجھ سے میرے ڈیڈ کو چھین لیا مام ٹھیک کہتی ہیں تم لوگوں کے بارے میں جادو گر نیاں ہو تم لوگ۔۔ کیسے ڈیڈ اور زارون کو اپنے بس میں کیا ہوا ہے۔۔ آنکھوں میں جلن سی ہو رہی تھی ضبط سے اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

زارون طلاق کیوں کروانا چاہ رہا ہے ایک اور منفی سوچ آئی تھی دماغ میں۔۔۔ اوہ تو زیوارون کو بھی قابو کر چکی ہے ہم یہ ممکن ہی نہیں ہے۔۔۔ "انہیں تو زیوا بھابھی پسند ہے" روحا کے الفاظ اسکے کان میں گونجنے لگے۔۔۔  
نہیں میں اپنے بھائی پہ شک نہیں کر سکتا اپنی سوچوں پہ ملامت کی۔۔۔  
"بس ایک بار اس مصیبت سے جان چھوٹ جائے پھر میں آزاد ہو جاؤں گا اسکی سوچوں سے میری طرف سے بھاڑ  
میں جائے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ پھر میں ماریہ شادی کر کے پاک میں ہی شفٹ ہو جاؤں گا اب مجھ سے دور نہیں رہا  
جاتا اور اپنوں سے۔۔۔"

آج شہانا پھوپھو اور عمار اپنے گھر واپس جا رہے تھے شام  
.. کو انہوں نے نکلنا تھا

صبح کے ناشتہ کے بعد سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے زارون آفس چلا گیا تھا اور عالم صاحب آج گھر پہ تھے  
طبیعت کچھ ناساز تھی زرتاج یونی گئی تھی اسکے فائنل ایئر کے ایکسزام دو دن بعد اسٹارٹ ہونے والے تھے۔۔۔  
روحا گھر پہ ہی تھی اور ابھی تک سو رہی تھی وہ پیپرز سے فری ہو چکی تھی اسلئے خواب خرگوش کے مزے لوٹن رہی  
تھی۔۔۔

READERS CHOICE

زیوانے گھریلو ملازمہ زینب اور فاطمہ کے ساتھ مل کر گھر کے کاموں کو سرانجام دے رہی تھی۔۔۔  
زیوا۔۔۔ "سیماس سر پہ آن کھڑی ہوئی جب وہ ڈرائیگ روم میں فاطمہ کیساتھ وہاں کی صفائی کروا رہی تھی۔۔۔"

## بے پرواہ عائشہ نور

جی تائی "فٹ سے بولی تھی۔۔

ٹائم دیکھو زرا گیارہ بجنے کو آئے ہیں اور روجی ابھی تک نہیں اٹھی جاؤ زرا اس کے کان کھینچو "سیما ابھی زویا کو بول رہی تھی کہ روحا پیچھے سے سیما کے گلے میں بانہیں ڈالی تھی۔۔

اٹھ گئی میری نکمی اولاد جاؤ زویا میری بیٹی کیلئے ناشتہ بناؤ۔ "سیما نے پیار سے اپنی بیٹی کو ساتھ لگایا اور زویا کو آرڈر دیا۔ زویا جی کہتی کچن میں چلی گئی۔ جاؤ ناشتہ کرو روحا کو وہاں سے بھیج کر اور خود وہیں صوفہ پہ بیٹھ کر فاطمہ سے وہاں کی صفائی کروانے لگی۔۔

زویا نے روحا کے آگے ناشتہ رکھا آملیٹ کیسا تھو ٹوسٹ اور چائے کا مگ۔۔ اس سے پہلے کے وہ مگ اٹھاتی عمار نے چائے کا مگ اٹھالیا

"عمار بھائی میری چائے واپس کریں۔۔" میں نے ابھی ایک گھونٹ بھی نہیں لی عمار جانتا تھا وہ کسی کا جھوٹا نہیں کھاتی اور ناپیتی۔۔

ایک چمچی تمہاری خوراک ہے اور کیا یہ تم ڈرم لے کر بیٹھ گئی ہو "عمار اس کے برابر والی چئیر پہ بیٹھ کر سڑک کر کے چائے کے دو تین سیپ لیے تھے۔

عمار کیوں تنگ کر رہے ہو بچی کو "زویا بولی تھی۔۔" یہ لو بھئی بچی اپنی چائے میٹھی کی ہے تھوڑی سی بس پرنسز "اسکے گال کھینچی۔۔ زویا کو ایک آنکھ ونک کی اور وہاں سے چلا گیا۔۔ زویا کا منہ ہی کھل گیا تھا اسکی اس آخری حرکت پر۔۔ جبکہ روجی تو بلبش کر گئی تھی اسکی بات پہ۔۔



## بے پرواہ عائشہ نوس

جبکہ زویا تو حیران ہوئی تھی روحی کی حرکت پر جب مسکراتی چائے کا گگ منہ سے لگائی۔ جبکہ وہ اسکی چیز کوئی جھوٹھی کر جائے وہ وہیں چھوڑ دیتی۔

ہم دال میں کچھ کالاک رہا ہے "زویا روحی کے برابر بیٹھتی بولی تو روحا دھیرے سے مسکرائی۔۔  
ماں او میری ماں آج مامو سے کر لیں بات باتے جاتے جاتے۔۔"

عمار مجھ سے نہیں ہوگی بات "شہانہ پریشان ہوتی بولیں۔۔ ماما ایسے تو نا کہیں کیوں بچے کی جان نکال رہیں ہیں۔۔"  
ایسے نہیں کہتے عمار تم میرے اکلوتے بیٹے ہو۔۔ "شہانہ کا تو عمار کی ایسی باتوں پہ دل ڈوبنے لگتا تھا۔۔



سیمما بھی بھی ڈرائنگ میں فاطمہ کے سر پہ بیٹھی تھی۔۔ سہی سہی ہاتھ چلاؤ کا نچ کا واس ہے آرام سے صاف کرو۔۔  
عالم صاحب بھی وہیں آگئے تھے۔۔

چائے بناؤں آپ کیلئے۔۔

ہاں بنادو۔۔ "عالم صاحب بولے تھے۔۔

شہانہ بھی وہیں آئی تھیں۔۔

فاطمہ جاؤز ویا سے کہو اپنے تیا کیلئے چائے بنا کر لائے شہانہ تم چائے پیوگی "سیمما تکفانہ پوچھ بیٹھی۔۔  
جی بھا بھی ضرور چائے کو انکار نہیں ہوتا۔۔"

ہا ہا ہا یہ تو ہے ایسا کرو زویا کو کہو تین کپ چائے کے لائے "سیمما فاطمہ کو بولی جی باجی۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

تین نہیں چار کپ کا بولنا ایسا کر پہلے تم سفینہ کے پاس جاؤ اسے کہو شہانا نے بلایا ہے پھر کچن میں جانا "شہانا ملازمہ کو روکتی بولی تھی اور وہ جی کہتی سفینہ کو بلانے چلی گئی۔۔

عالم صاحب اخبار کھول کر بیٹھ گئے۔۔

بھائی صاحب میں نے بہت ضروری بات کرنی ہے آپ سے "وہ جھجھکتی بولی تھی۔۔ ہاں کہو "عالم صاحب اخبار نیچے کرتے اسکی طرف مخاطب ہوتے بولے۔۔

پہلے سفینہ آجائے پھر بات شروع کروں گی۔۔

اچھا وہ بھی متجسس ہوئے تھے اور سیما۔۔

فاطمہ پہلے سفینہ کے پاس گئی اسے شہانا کا پیغام دیا اور پھر زویا کے پاس آئی روحا بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی۔۔

زویا باجی وہ سیما باجی کہہ رہیں ہیں کہ چار کپ چائے کے بنا کے لے آئیں "فاطمہ نے سیما کا حکم دیا تھا۔۔

چار کپ۔۔۔ "زویا نے نا سمجھی میں اسے دیکھا۔۔

جی وہ آپکے تایا تائی اور پھپھو اور آپکی ماما۔۔

"

اچھا اچھا سمجھ گئی تم جاؤ اور دوسرے کام دیکھو۔۔ "زویا بات سمجھتی بولی وہ ابھی شاید کوئی آیا ہو۔۔

زویا بھابھی چائے بنائیں ساتھ چلیں گے۔۔ "روحانا ناشتہ ختم کرتی بولی تھی۔۔ ٹھیک ہے۔۔ زویا نے چائے کا پانی

چڑھا یا چو لہے پہ۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

کچھ دیر بعد سفینہ بھی وہیں آئی تھیں اور شہانا کے برابر والی کرسی پہ بیٹھی تھی۔

بھائی صاحب، سفینہ مجھے آپ لوگوں سے بہت ضروری بات کرنی ہے "وہ ابھی بھی جھجک رہیں تھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ بات کہاں سے شروع کریں۔

شہانا بلا جھجک بولو کیا بات ہے "عالم صاحب انکی جھجک نوٹ کرتے بولے تھے۔

وہ بھائی صاحب مجھے میں آپ سے بہت ضروری چیز مانگنے لگی ہوں "۔ سب کی نظریں شہانا پر تھیں۔

شہانا بھی گھبراہیں رہی تھی پتا نہیں کیاری ایکشن ہوگا انکا۔

شہانہ میں سمجھ نہیں رہا "زرا کھل کر بولو۔

بھائی صاحب میں آپ سے عمار کے رشتہ کے حوالے سے بات کرنے آئی ہوں۔

شہانہ میری روحا بھی بہت چھوٹی ہے اور تمہارا بیٹا مجھے خوشی ہے تم۔

نہیں بھائی صاحب روحا نہیں "عالم صاحب ابھی بول رہے تھے کہ شہانا نے ٹوکا۔

بھائی صاحب میں عمار کیلئے زویا کا رشتہ مانگنے آئی ہوں۔ میں جانتی ہوں زویا روحان کے نکاح میں ہے مگر یہ

حقیقت ہم سب کو پتا ہے یہ رشتہ زیادہ دیر تک قائم رہنے والا نہیں ہے اور زویا میرے مرحوم بھائی کی نشانی ہے میں

اسے یوں در بدر ہونے نہیں دے سکتی گھر کی بات گھر میں رہ جائے گی "۔ شہانا نے ایک ہی سانس میں بات مکمل کی

تھی۔

کمرے میں گھری خاموشی تھی تمام نفوس دم سادھے بیٹھے۔

## بے پرواہ عائشہ نوس

دروازے چائے کی ٹرے لی مے کھڑی زویا اور روحانے بھی پوری بات سنی تھی زویانے روحا کی طرف دیکھا جس کی آنکھیں بھر آئیں تھیں اور وہاں سے دوڑ لگادی تھی۔۔ زویا بے حس و حرکت کھڑی تھی وہاں پھر کچن کی طرف چلی گئی وہاں کی ملازمہ کے ہاتھ چائے بھجوا کر روحا کے پاس گئی۔۔

شہانایہ تم کیا کہہ رہی ہو۔۔" عالم صاحب بے یقینی سے بولے تھے۔۔

بھائی سوچ کر جواب دے تے گا میری بات کا غور ضرور کیجئے گا "شہانا آس سے کہا تھا۔۔ سفینہ کے آنکھوں کے کنارے بھگیے تھے۔۔

سفینہ تم بھی سوچنا ضرور شہانا نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا تھا۔۔" اور وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔۔

سفینہ نے شکوہ کننا نظروں سے انکی طرف دیکھا تو وہ نظریں چراگئے۔۔ ان سب میں سیمابس خاموش تماشائی بنی بیٹھی تھی۔۔



ماما کیا کہاماموں نے "عمار روم میں بیٹھا اپنی مس کا ہی بے چینی سے انتظار کر رہا تھا۔۔ شہانا جیسے ہی کمرے آئی اس سے رہا نہیں گیا پوچھے بنا۔۔

کچھ نہیں بولے میں اپنی بات کہہ آئی ہوں اور انہیں کہا ہے سوچ لین اچھی طرح سے "۔۔ شہانا نے بیٹے محبت میں مجبور ہو کر یہ رشتہ پوچھ بیٹھی مگر انہیں زرا بھی اس وقت اچھا نہیں لگ رہا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے کچھ غلط بات کہہ آئی ہوں۔۔ عمار بھی خاماش ہو گیا تھا۔۔ مزید کوئی بت نہیں کی



روح اوہاں سے دوڑ لگا اپنے کمرے آئی تھی وہ زویا کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔ وہ رونا نہیں چاہتی تھی ناہی زویا سے بدگمان ہونا چاہتی تھی آنسوں پھر بھی بہنے لگے تھے۔۔ پتا نہیں کب وہ عمار کو پسند کرنے لگی تھی یہ بات اسنے اپنے دل میں ہی دبا کر رکھی تھی۔۔ وہ کسی اور کا ہو جاتا تو شاید اتنا دکھ نہ ہوتا مگر زویا کے ساتھ وہ اسے نہیں دیکھ سکے گی۔۔

روحاً۔۔ زویا جو اسکے پیچھے آن کھڑی تھی۔۔ فٹاٹ اپے آنسوں صاف کئے تھے۔۔ روح میری جان ادھر دیکھو میری طرف روح صوفی نے پہ دوسری طرف منہ کیئے بیٹھی تھی زویا اسکے ساتھ بیٹھ کر اسکا رخ اپنی جانب موڑا تھا لال سرخ آنکھیں سرخ ہوتا چھوٹا ساناں اسکی رونے کی گواہی تھی۔۔ روح میں ایسا کسی صورت نہیں ہونے دوں گی میں چپ نہیں رہ سکتی روح اب۔۔ "روحان بھلے ہی مجھے ناپنائیں مگر میں خود کو انکی امانت ہی سمجھتی ہوں اور آج تک میں نے اس امانت میں خیانت نہیں کی۔۔ اور ناہی کروں گی۔۔ کیوں کہ وہ میری پہلی اور آخری محبت ہیں۔۔ ناان سے پہلے کوئی تھا اور ناہی بعد میں کوئی ہوگا۔۔ میں دل سے جڑی ہوں اس رشتہ سے شاید اس لئے اب تک یہ رشتہ قائم ورنہ کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔۔" بولتے بولتے آنسوں بہہ نکلے تھے آنکھوں سے۔۔

پھر تم نے کیسے سوچ لیا روحی میں تم سے تمہاری محبت چھین لوں گی "روح کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر پیار سے کہا تھا زویا نے۔۔ روح اسکے گلے لگ کر رودی تھی زویا اسکی پیٹھ سہلاتی اپنے آنکھیں بھی صاف کئے تھے۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

یو آردا بیسٹ بھا بھی زوئی تم ہی میری بھا بھی ہو بس۔"۔ روحا اس سے الگ ہوتی بولی تھی اور دونوں آنکھوں میں آنسوؤں لیئے مسکرا دی تھی۔۔



شام کو سب سے الوداعی کلمات لیتے وہ دونوں ماں بیٹا وہاں سے رخصت ہوئے تھے زویا نے ناہی عمار کی طرف دیکھا تھا نا اس سے کوئی بات کی روحا بھی بس خاموش سی تھی زرتاج ہی تھی بس جو چہک رہی تھی۔۔

رات کے کھانے کے بعد وہ تینوں ٹی وی پہ ہمیشہ کی طرح اپنا کامیڈی پر گرام دیکھ رہیں تھی۔۔ مگر زویا اور روحا کو خاموش پا کر زرتاج بولی جو جب سے یونی سے آئی تھی انکا بیسیو نوٹ کر رہی تھی۔۔

کیا ہو گیا ہے گر لڑا یوری تھنگ از او کے "چائے کا لگ پکڑے وہ ان سے بولی تھی جو گم سم تھی۔۔

زوئی بھا بھی کا پر پوزل آیا ہے "روحا مجھے سے انداز میں بولی تھی۔۔

واٹ کون کس نے کیا سہی سہی بات بتاؤ "وہ جو صوفہ پہ اوپر ٹانگیں اوپر کئے بیٹھی فورن سے سیدھی ہوئی عین اسی وقت زارون بھی انکے سر پہ آن کھڑا ہوا تھا وہ روحا کی بات سن چکا تھا۔۔

روحا سے دیکھ کر خاموش ہوئی تھی۔۔

روحی صاف صاف بتاؤ۔۔ "مجھے کسی نے بتایا ہی نہیں اس بارے "زارون دانت پیستے بولا تھا اسے سخت برا لگا تھا۔۔

شہانا پھپھو نے عمار بھائی کیلئے زوئی بھا بھی کا ہاتھ مانگا ہے "روحانے ایک ہی سانس میں بتایا تھا



## بے پرواہ عائشہ نور

واٹ "زارون اور زرتاج کے منہ سے ایک ساتھ نکلا تھا زارون رکا نہیں تھا وہاں پہ فورن عالم صاحب کے پاس گیا وہ اس وقت اسٹڈی میں ہوتے تھے۔۔

زویا وہاں سے اٹھ گئی تھی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔۔  
روح ابھی اسکے پیچھے اٹھ گئی تھی۔۔ جبکہ زرتاج اپنی جگہ پہ جمی بیٹھی اسے یہ پوپزل برا نہیں لگا تھا۔۔ اور سوچتی چائے کے گھونٹ بھرنے لگی تھی۔۔

ڈیڈیہ پھوپھو کیا کہہ کر گئی ہیں۔۔ انہیں کچھ تو سوچنا چاہیے تھا۔۔  
زارون ڈائیورس پیپر بناؤ۔۔ "عالم صاحب کی آواز پہ زارون ٹھٹکا تھا اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا اپنے ڈیڈیہ۔۔  
ڈیڈیہ آپ کیا کہہ رہے۔۔ "وہ صدمہ سے بولا۔۔

تو اور کیا کروں زارون اپنا ہی سکھ کھوٹا نکلا۔۔ میں شرمندہ ہوں اپنی اولاد کی وجہ سے۔۔



روحان اپنے آفس میں بیٹھا فائیلوں میں منہ دئے بیٹھا تھا کام کا بوجھ کافی بڑھ چکا تھا۔

ہائے۔۔ ماریہ اس کے آفس میں بنانا ک کئے اس کے سامنے آتی ہاتھ لہراتی بولی تھی۔۔

ہائے تم اس وقت یہاں۔۔ روحان نے سر اٹھا کر سامنے کھڑی ماریہ کو دیکھتے پوچھا۔

ہاں میں کتنے دن ہو گئے ہیں تم مجھے انکور کر رہے ہو ہر وقت بس کام کا بہانا بناتے رہتے ہو۔۔ "وہ اسکے سامنے بیٹھتے منہ بناتی شکوہ کرتی بولی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

سوری یار سر سلیسی میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔۔ تم بتاؤ کچھ کام تھا "وہ فائیل بند کر کے اسے دیکھتا بولا۔۔  
ہاں کام ہے آج میں تم سے فائل بات کرنے آئی ہوں تین سال ہو گئے اور کتنا انتظار کرواؤ گے روحان تم۔۔  
روحان خاموش تھا۔۔

تم نے اپنے پیرنٹس سے بات نہیں کرنی نا کرو تم یہاں ہی مجھ سے شادی کر لو۔۔ جب وہ لوگ مان جائیں تم بتا دینا "  
وہ اپنی طرف سے مشورہ دیتی بولی تھی۔۔

یار کوشش کر رہا ہوں بس آجکل ان سے ان بن چل رہی ہے بٹ میں منالوں گا "وہ اپنی طرف جواز بناتا بولا۔۔  
اور کتنا ٹائم لو گے روحان کبھی کبھی تو لگتا ہے جیسے کہیں تم مجھے چیٹ تو نہیں کر رہے کہیں مجھے چھوڑنا دو "وہ مگر مجھ  
کے آنسو بہاتی بولی تھی۔۔

چھ مہینے کا ٹائم دے دو اس کے بعد میں تمہیں اپنا لوں گا ماریہ چاہے میرے پیرنٹس مانے یا مانے "لفظ چیٹ پہ  
روحان کے طوطے اڑے تھے اسنے سنبھل کر دو ٹوک جواب دیا۔۔

ٹھیک ہے روحان تم کہتے ہو تو مان لیتی ہوں وہ "اپنے آنسوؤں پونچھتی بولی تھی۔۔ اچھا کہیں چلیں باہر تھوڑا موڈ اچھا  
ہو جائے گا۔۔ اب مسکرا کر بولی۔۔

نہیں میری ابھی آدھے گھنٹے بعد میٹنگ ہے۔۔ سو نو ٹائم  
ٹھیک ہے جب فری ہو تو پلین بنائیں گے "وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی اسکے پاس آئی اور جھک کر اسکے گال پہ کس کی اور  
باہر چلی گئی

## بے پرواہ عائشہ نور

اور وہ بس سر ہلاتا رہ گیا۔۔

ماریہ جب روحان کے آفس سے نکلی تو بے حد خوش تھی چھ مہینے کا کیا ہے وہ تو بس ایسے ہی گزر جائیں گے کاؤنٹر کے پاس سے گزر ہی تھی تو کاؤنٹر پہ کھڑی لڑکی نے اسے بہت ناگواری سے دیکھا اسنے۔۔ ماریہ سے بہت چڑ تھی اسے۔۔

"پتا نہیں روحان کو کب عقل آئے گی وہ اس کے پاس کھڑا بولا تھا۔۔

روحان سر کی یہ گرل فرینڈ مجھے بالکل بھی نہیں پسند "علینا بھی بولی تھی۔۔ وہ اس کی طرف دیکھا حجاب میں لپٹی وہ عام سے نین نقوش کی لڑکی اس کے دل میں اترتی تھی۔۔ کچھ مہینے پہلے اسے روحان نے اپنی آفس میں جاب دی تھی وہ تیس سالہ بیوہ آٹھ سال کے بچے کی ماں تھی حالات نے اسے رزق کمانے پہ مجبور کر دیا تھا نو کری کیلئے در در دھکے کھائے تھے کبھی کسی ریسٹورینٹ تو کبھی کسی مال میں روحان نے اسے بھی جگہ جگہ جاب کرتے دیکھا پاکستانی ہونے کی حیثیت سے اس سے بات چیت بھی کر لیتا تھا جاب اس کی مجبور یوں کا پتا چلا تو اسے اپنے آفس میں جاب دے دی اس کا احسان سمجھ کر وہ ماریہ کے خلاف کچھ نہیں بول رہی تھی کہیں روحان کو برانا لگ جائے۔۔

بس روحان کی عقل کو سلام ورنہ بیوی کو چھوڑ کر اس چڑیل کا انتخاب کیا ہے۔۔

بیوی روحان سر کی۔۔ انہوں نے کبھی بتایا نہیں۔۔ کہاں ہے وہ اسے سر کے افسیر کا پتہ ہے۔۔ "علینا کے سارے سوالات ایک ساتھ کر ڈالے۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

بیوی ہے مگر یہاں نہیں ہے۔۔۔ کی بس اتنا ہی بولا تھا آج اس نے اپنے دوست کے راز سے پردہ اٹھا دیا جس کا اس نے راز رکھنے کا وعدہ کیا ہوا تھا۔۔۔

یہاں نہیں ہے۔۔۔ کتنی بے پرواہ بیوی ہے سر نے پھر ایسا ہونا ہی تھا۔۔۔ کتنے بچے ہیں سر کے۔۔۔ علینہ نے پھر سوال پہ سوال دانغے کی بچوں پہ نام تو وہی دماغ گھوما۔۔۔

اللہ کی بندی صرف بیوی مطلب صرف منکوحہ ہے ابھی رخصتی نہیں کروائی۔۔۔ پاکستان میں اسے چھوڑ کر ہی تو یہاں بیٹھا اور نہ کب کا جا چکا ہوتا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اور سوالوں سے دماغ گھمائے سب تفصیل ایک سانس میں بتائی۔۔۔  
اوہ اچھا سر ایک بات بتانی تھی وہ جھجھکتی بولی تھی۔۔۔

ہاں بولو "اسے سیریس ہوتا دیکھو کی بھی اسکی بات سننے کیلئے جلدی سے بولا۔  
یہاں نہیں کہیں اور بیٹھ کر تصلی سے بات کرنی ہے مجھے لگتا ہے مجھے آپ کو اب سچ بتا دینا چاہئے۔۔۔"  
او کے پھر شام کو کام ختم ہونے کے بعد ملتے ہیں "وکی کو بھی اسکی بات سننے کا تجسس ہوا تھا۔۔۔  
آفس ٹائم ختم ہونے کے بعد وہ دونوں ریسٹورینٹ میں بیٹھے تھے۔۔۔

علینا ابھی بھی تڑبڑب میں تھی کہ کہیں وہ کوئی غلطی تو نہیں کر رہی مگر اسے اس راز سے پردہ اٹھانا بھی ضروری تھا۔۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

مس علینا پلیز اب بتا بھی دیں "وکی اسے کب سے خاموش بیٹھا دیکھ بولا تھا۔

وہ جہاں میں رہتی ہوں بالکل ہمارے فلیٹ کے سامنے والے دو تین فلیٹ چھوڑ کر ولیم نامی لڑکے کا فلیٹ ہے۔۔ "ولیم ماریہ کا بوائے فرنڈ ہے۔۔"

ہاں وہ تو مجھے پتا ہے روحان سے پہلے وہ ولیم کے ساتھ تھی اس بات کو روحان کو بھی پتا ہے "علینا کی اس بات پہ وکی نے جواب دیا۔۔

نہیں۔۔ وہ اسکی ایکس تھی مگر۔۔ علینا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کیسے سمجھائے۔۔  
مگر کیا علینا کیا کہنا چاہ رہی ہو۔۔"

میں پچھلے آٹھ سال سے وہاں رہ رہی ہوں میں حجاب میں باہر آتی جاتی ہوں اس لئے ماریہ مجھے نہیں جانتی پچھلے کئی سالوں سے ماریہ اس کے فلیٹ میں آتی جاتی تھی کئی کئی دن وہ وہاں رہتی تھی اس ولیم کے ساتھ۔۔ مگر اب جب سے انہیں روحان سر کے ساتھ دیکھا ہے مجھے اچھا نہیں لگ رہا وہ ایک کریکٹر لیس لڑکی ہے۔۔"

ہاں یار پتا ہے مجھے اسکا روحان کے لئے اس لڑکے سے بریک اپ کر لیا اور الزام بھی ولیم پہ لگا دیا سنے چیٹ کیا ہے۔۔ وکی بھی اسکے بات کی تائید کرتے بولا

مگر وہ روحان سر کو بھی چیٹ کر رہی ہے۔۔ علینا نے ایک نیا انکشاف کیا تھا۔۔

کیا مطلب "وکی چونکا۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

مطلب یہ کہ ماریہ ابھی ابھی اس ولیم کے ساتھ رابطہ میں ہے۔۔ میں نے اسے کئی بار ولیم کیساتھ دیکھا ہے۔۔ وہ روحان سر کو چیٹ کر رہی ہے۔۔ علینا نے جیسے اس کے سر پہ بم پھوڑا تھا۔۔  
واٹ یہ لڑکی اتنا گری ہوئی ہے۔۔ علینا پلینز کچھ کرنا پڑے گا روحان کو اس سے بچانا ہے۔۔ کی ہریشان ہوتا بولا تھا۔۔

میس سر ایک حل ہے میرے پاس۔۔۔ علینا نے اسے سارا پلین بتایا اسے کیا کرنا ہے۔۔  
واؤ علینا یو آر ٹو گڈ مجھے کسی بھی طرح یہ کام کرنا ہے اوکے۔۔  
وکی مسکراتا ہوا بولا۔۔ "یہ کام کسی بھی طرح منطقی انجام تک پہنچانا ہے"



رات کو کھانے کے بعد زارون ٹیوی لاؤنج میں بیٹھائی وی پی سپورٹس چینل دیکھ رہا تھا جو اسکا فیورٹ تھا۔۔ جب اسکا موبائل بجنا دیکھے وہ کان سے لگا گیا ہیلو۔۔  
کیسے ہو "نسوانی آواز سنائی دی تھی۔۔  
فون کان سے ہٹا کر نمبر دیکھا انون نمبر تھا۔۔

جی کون سوری میں نے پہچانا نہیں۔۔  
ہم پہچانے گے بھی کیسے آپ نے بات کرنے کی زحمت بھی نہیں کی "شیریں سی نسوانی آواز اسے کنفیوز کر رہی تھی  
کہیں کوئی یونیورسٹی والی تو نہیں وہ خاموش سا اپنی سوچو کے گھوڑے دوڑا رہا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

ہیلو۔۔"جواب ناپا کر پھر سے وہ نسوانی آواز گونجی تھی۔۔

سوری آپ خود ہی بتادیں کون ہے اور کس سے بات کرنے ہے" وہ متجسس سا بولا

سامنے والے نے بھی مزید اسکا امتحان نہیں لیا۔۔

میں شائے۔۔" وہ بس اتنا ہی کہا اور خاموش ہو گئی

میں شائے۔۔ وہ بھی بڑبڑایا جھٹ سے شائے کا خیال آیا

بھول گئے بس اتنی جلدی ابھی ہماری انگلیج کو دن ہی کتنے ہوئے ہیں۔۔" وہ شکوہ کرتی بولی۔۔

زارون واقعی انگلی پہ دن گننے لگا اسے سچ میں نہیں یاد تھا کتنے دن ہوئے سات نہیں آٹھ منہ ہی منہ بڑبڑایا۔۔

جی بس وہ آفس میں کام بہت ہے مصروفیات بہت ہیں بس خیال ہی نہیں آیا ایسا کوئی۔۔

کیا ہم کہیں مل بیٹھ کر بات نہیں کر سکتے" شائے نے پھر میٹھی سے آواز میں پوچھا۔۔

نہیں۔۔" اسکے منہ سے اچانک نکلا" نہیں میرا مطلب ہاں کیوں نہیں بس زرا آفس سے فری ہو جاؤں پھر انشا اللہ

ضرور۔۔" پہلے تو وہ گڑبڑا گیا پھر سنبھل کر بولا۔۔

ہم کوشش کیجیئے گا جلدی فری ہونے کی۔۔"

اوکے میں بعد میں بات کروں گا آپ سے" کہتے کال کٹ کر دی۔۔

زویا اسکے ساتھ آکر بیٹھی تھی بہت دن سے اس سے بات کرنا چاہ رہی تھی اسکے سامنے آکھڑی ہوئی تھی۔۔ فورن

سے فون کاٹ کر اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

کیا بات ہے زوئی "زارون کو پریشان سی لگی تھی۔

زارون پلیز میری ہیلپ کرو" اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے عالم صاحب سے وہ بات نہیں کر سکتی تھی۔  
ہاں بولو کیا ہیلپ کر سکتا ہوں میں تمہاری۔۔"

زارون تایا ابو کیا کرنے والے ہیں۔۔ وہ پریشان سی اسکے برابر بیٹھی بولی تھی۔  
وہی جس میں تمہاری بھلائی ہے۔۔ وہ تحمل سے بولا۔۔

پہیلیاں مت بجھاؤ صاف صاف کہو۔۔ وہ اپنے دوپٹہ کو کونا مڑورتے بے چینی سے بولی تھی  
ڈیورس کے سپر زبنے کیل دے دیئے ہیں۔۔"

"

ڈیورس کس کی "وہ سمجھتی بھی انجان بنتی بولی۔۔

تمہاری اور روحان کی "وہ بھی دکھی ہوتا بولا۔۔

زارون پ۔۔ پلیز ایسا مت کرو "آنسوؤں ٹپ ٹپ گرنے لگے تھے۔۔

پلیز زوئی کس کیل مئے رو رہی ہو جس کو تمہاری پرواہ تک نہیں ہے۔۔ زرتاج اس کے سر پہ کھڑی بول رہی  
تھی۔۔

READERS CHOICE

سرخ آنکھوں سے زرتاج کی طرف سراٹھا کر دیکھا تھا زویانے۔۔

زرتاج کو اسکی بے بسی بہ ترس آیا تھا وہ کر بھی کیا سکتی تھی اسکے لئے۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

زونی پلیر ایسے مت کرو" وہ اسکے پاس بیٹھ کر اسکا چہرہ تھامتی بولی۔۔

زارون اٹھ کھڑا ہوا تھا اس سے زویا کے آنسوؤں برداشت نہیں ہو رہے تھے۔۔

پلیر زونی سمجھنے کی کوشش کرو شادی اس سے نہیں کرنی چاہئے جسے تم چاہو۔۔ شادی اس سے کرنی چاہئے جو تمہیں چاہے ایسے روحان بھائی کے پیچھے اپنی آنے والی زندگی مت برباد کرو" زرتاج اسے سمجھاتی بولی تھی۔۔

مگر وہ اس دل کا کیا کرے جو دھڑکتا ہی اسکے نام لیکر تھا۔۔ اس لئے اسے بنا جواب دئے وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔۔ زرتاج اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی کیا کرے اس لڑکی کا۔۔



طلاق کے پیپر ز عالم صاحب کے ہاتھ میں تھے انکے دل کو کچھ ہوا تھا انکے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔۔

وہ اس وقت اپنے آفس میں بیٹھے تھے تب انہیں انکا فیملی وکیل طلاق کے پیپر زدے کر گیا تھا۔۔

زارون جو انکے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا تھا بھاگ کر انکے پاس آیا تھا پانی کا گلاس انکے منہ کے ساتھ لگایا تھا۔۔

انہوں دو گھونٹ پئے اور گلاس پیچھے ہٹا دیا آنکھیں نم ہوئیں تھیں انکی۔۔

نہیں میں ایسا نہیں کر سکتا میں زویا اور روحان کی طلاق نہیں کرواؤں گا"۔۔ نہیں عالم صاحب جزباتی ہوتے بولے

تھے

# READERS CHOICE

ڈیڈ وی ہیو نو چوائس اینڈ اپنی آفشن۔۔ زارون بولا تھا۔۔

نہیں زویا میری بھائی کی پہلی خوشی ہے میں اسے خود سے الگ نہیں کروں گا"۔۔

## بے پرواہ عائشہ فور

میں اپنے باپ کو کیا منہ دکھاؤں گا وہ اسے میرے حوالے کر کے گئے تھے "بھگے لہجہ میں بولے تھے۔

روحان کو زویا کو قبول کرنا ہو گا ورنہ وہ میرا بیٹا نہیں "آخری بات پہ وہ سخت ہوتے بولے تھے

ڈیڈ ہم روحان کو فورس نہیں کر سکتے مت کریں اسے مجبور نتیجہ بہت برا ہو گا زارون وارن کرتے ہوئے بولا۔

زارون نفی میں سر ہلاتا انکے آفس سے نکلا تھا۔

ڈائیورس پیپر انکے سامنے ٹیبل پہ پڑے تھے۔

عالم صاحب اپنا سر ہاتھوں میں گرالیا تھا انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کریں تب ہی ان کا فون بجا تھا۔ نمبر انکی سمجھ میں نہیں آیا تھا باہر کا تھا۔

ییس "۔۔ فون ریسیو کرتے بولے تھے۔

کیا آپ عالم یوسف ملک ہیں ہاں میں ہی ہوں آپ کون "۔۔ سامنے کنفرم کرنے کیلئے پوچھا گیا تھا۔

میں جو کوئی بھی ہوں آپ کا خیر خواہ ہوں میری بات دھیان سے سنیئے گا "۔۔ سامنے والے نے اپنا مدعا بیان کیا تھا۔

اچھا کیا تمہیں یقین ہے ایسا کرنے سے سب ٹھیک ہو جائے گا پھر "۔۔ عالم صاحب اس شخص کی پوری بات سن کر

بولے تھے۔

یقین تو نہیں امید ضرور ہے امید پہ دنیا قائم ہے "۔۔ اس شخص نے امید سے کہا کہ اسکی بات مان لی جائے گی۔

یہ کام ر سکی ہے "۔۔ عالم صاحب پھر بولے۔

ہمارے پاس سیکنڈ آفشن نہیں ہے "اس شخص نے پھر کہا تھا۔



## بے پرواہ عائشہ نور

ہاں شاید تم ٹھیک کہہ رہے یہ آخری آفشن ہے میرے پاس۔۔

مشورے کا شکریہ۔۔ اور فون کٹ گیا تھا

عالم صاحب کو اس شخص نے سوچ میں ڈال دیا تھا سوچ بچار کے بعد انہوں فیصلہ کر لیا تھا اب انہیں کیا کرنا تھا اور اپنی سوچ کو پائے تکمیل تک پہنچانا ہے۔۔



روح اس وقت سیما کے کمرے میں تھی۔۔

تمہیں کیا ہوا کیوں منہ لٹکا کر گھوم رہی ہو سیما روحا سے بولی تھی۔۔

آپکو نہیں پتا مایسے آپ تو خوش ہی ہوں گی ڈیڈ طلاق کروا رہے ہیں زویا بھائی کی۔۔ روحا افسردگی سے بولی تھی۔۔

تم دونوں بہن بھائی تو چچے ہو اس زویا کے "سیما کو غصہ آیا تھا روحا پہ۔۔

نہیں مام آپ ہمیشہ سے غلط ہی سوچتی آئیں ہیں زویا اور چاچی کے بارے۔۔ روحا کو بھی غصہ آیا تھا اپنی ماں پہ مگر پھر بھی عزت سے بات کر رہی تھیں۔۔

اب تم مجھے سکھاؤ گی مجھے کیسے سوچنا ہے "سیما آواز تیز ہوئی تھی۔۔

اچھا ہی ہے مام ویسے زویا کی جان ہی چھوٹ جائے اس گھر سے۔۔ روحا افسوس سے بولی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

کیا کہنا چاہتی ہو تم میں اسکی دشمن ہوں نا اسکی وجہ سے میرا بیٹا مجھ سے دور ہے پانچ سال ہونے والے ہیں میں نے اپنے بیٹے کا چہرہ تک نہیں دیکھا اگر اس طرح مجھے میرے بیٹے کو دیکھنا نصیب ہو جائے۔"

سیما کا لہجہ بھرا گیا تھا

مام آپکا بیٹا میرا بھی بھائی ہے مجھے بھی ان سے بہت پیار ہے۔ مگر آپکو زویا جیسی بہو نہیں ملے گی پورا گھرانہوں نے سنبھالا ہوا آپکا رویہ برا سہی مگر آپکا پھر بھی خیال رکھتی ہے آپکی میڈیسنز آپکو ٹائم سے دیتی ہے آپکو خود نہیں پتا کونسے وقت کونسی دوا لینی ہے۔ شائے سے تو یہ امید نہیں رکھ سکتی آپ کہ وہ آپکا ایسا خیال رکھے گی یا ہمارے ساتھ بھی رہے یا نار ہے۔ اور روحان بھائی باہر والی کو پسند کئے بیٹھے ہیں وہ تو یہاں بھی نا آئے۔

اب آپ دور نہیں ہیں اپنے بیٹے سے کیونکہ وہ کبھی نا کبھی آپ کے پاس ضرور لوٹیں گے مگر۔ تب جب وہ آپ سے ہمیشہ کیلئے دور ہو جائیں گے جب وہ اپنا الگ گھر بسالیں گے زویا جیسی دوسری بہو آپ نہیں ڈھونڈ سکتی اسکی اچھائیوں کا اعتراف آپ دل سے تو کرتی ہی ہوں گی۔ روحا اپنے آنسوؤں پوچھتی وہاں چلی گئی تھی۔

پیچھے سیما روحا کی باتوں میں ہی کھو کر رہ گئی تھی واقعی وہ اسکی اچھائیوں کا اعتراف دل میں ضرور کرتی ہے۔ اس گھر زویا میں زویا جیسی دوسری بہو میں نہیں لاسکتی مگر میں اپنے بیٹے سے بھی دور اور نہیں رہ سکتی پھر سے بیٹے کی محبت جاگ اٹھی تھی اور زویا کی اچھائیاں اس پہ کچھ نہیں تھی۔



## بے پرواہ عائشہ نور

اس وقت رات کے دس بج رہے سب اپنے کمروں میں تھے۔ اور تین لوگ اس وقت اسٹڈی میں تھے۔ عالم صاحب سفینہ اور زویا عالم صاحب کافی دن سوچ بچار کے فیصلہ کیا اور اب وہ ان دونوں کو بھی آگاہ کر چکے تھے۔ زویا کو جب عالم صاحب نے اپنے اسٹڈی روم بلایا تو وہ بہت گھبرا گئی تھی جب وہ وہاں آئی تو سفینہ پہلے سے وہاں موجود تھی اور سامنے ٹیبل پہ کاغذ پڑے نظر آئے تو اسکا دل گھبراہٹ میں مزید اضافہ ہوا تھا حوصلہ کرتی وہ انکے سامنے آکر کھڑی ہوئی تھی۔

زویا بچے میرے پاس آکر بیٹھو "صوفہ پہ بیٹھی سفینہ اسے اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتی اسکے پاس آکر بیٹھ گئی۔

پھر عالم صاحب بولنا شروع ہوئے۔

زویا کی تو ہوائیاں اڑی تھی "مم میں کیسے یہ کر سکتی ہوں۔"

تم ہی کر سکتی ہو زویا بیٹا اس کے کان کھینچ کر یہاں لا سکتی ہو اب سب کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ "عالم صاحب بولے تھے۔

مگر تایا ابو میں اکیلی کیسے جاؤں گی۔ "زویا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا جواب دے۔

بیٹا اب دو ہی راستہ ہیں تمہارے پاس یا تو روحان سے طلاق لیں اور عمار سے شادی کر لو یا پھر روحان کے پاس خود ہی آسٹر یلیا چلی جاؤ۔ "سفینہ اسکا ہاتھ پکڑ پیار سے بولی تھی۔

زویا کا تو طلاق کے نام پہ جان نکلی تھی۔ "کیا روحان مان جائیں گے میرے وہاں جانے سے۔"

## بے پرواہ عائشہ نور

اس الو کے پٹھے کو کون بتائے گا بھی یہ بات صرف ہم تینوں کے درمیاں میں ہے۔۔ "جب تم وہاں پہنچنے والی ہو گی تبھی میں اس کو بتاؤں گا۔۔" سمجھو اب تمہاری رخصتی آسٹریلیا بھیج کر ہو گئی۔۔

سفینہ تیار کیا کروڑوں کی رخصتی کی ایسے نہیں تو ایسے ہی سہی۔۔ عالم صاحب مسکراتے بولے تھے۔۔  
زویا اب بھی پریشان سی تھی۔۔ کہ اسکا کیا بنے گا اب روحان کے پاس اکیلے جانا کیسا بہو کریں گے وہ مجھے دیکھ کر یہ سوچ ہی اسکی روح فنا ہو رہی تھی۔۔



یہ بات صرف روحا کو بتائی تھی زویا نے اسکی خوشی دیدنی تھی "واؤ زوئی واٹ آسپر از ڈائم سو پیپی" خوشی سے گلے لگایا تھا روحا نے زویا کو۔۔

چلیں پھر شوپنگ کرتے ہیں اچھی اچھی ڈریسز لیتے ہیں ویسے بھی وہاں سردی ہو گی۔۔  
اچھا میں زارون بھائی سے کہوں گی ہمیں شوپنگ کے لیئے لے جائیں۔۔ "وہ ایکسائیٹڈ ہوتی بولی تھی اور زویا پھیکا سا مسکرائی تھی سچ تو یہ تھا کہ اندر سے بہت ڈر رہی تھی۔۔

اگلی صبح زارون آفس کیلئے نکل رہا تھا تو روحا کے پیچھے آواز لگاتی بھاگتی آئی ابھی پورچ میں ہی پہنچا تھا۔۔ "کیا روجی کیا ہو گیا" وہ اس کے پیچھے سے آواز لگانے سے گھبرایا تھا۔۔

بھائی ہمیں آج شاپنگ پہ جانا ہے۔۔ روحا بڑے مزے سے کہا۔۔

تو اسکیلئے اتنا بھاگنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

ضرورت تھی۔۔۔ پاس سے گزرتی زویا کو اشارہ کر کے پاس بلایا تھا۔۔۔ "ہم دونوں نے شاپنگ کرنی ہے۔۔۔ موسم چمچ ہو رہا ہے گرم کپڑے لینے۔۔۔ وہ زویا کے کندھے پہ ہاتھ ڈالتی بولی۔۔۔  
اللہ کی بندیوں میں آفس جا رہا ہوں چھو لے بیچنے نہیں" زارون کہتے گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔  
زویا کی ہنسی نکلی تھی۔۔۔

بھائی پلیسج مان جائیں نا" وہ اسکا گاڑی کا دروازہ پکڑ کر بولی تھی۔۔۔  
روحی میرے پاس ٹائم نہیں" دھاڑ سے دروازہ بند کر کے گاڑی اسٹارٹ کر دی روحا دو قدم پیچھے ہٹی تھی تو وہ گاڑی بھگا لی گیا۔۔۔

روحا پیر پٹختی رہ گئی تھی۔۔۔



آج سیما اپنی بہن کے گھر آئیں ہوئیں تھیں اس وقت بارہ بج رہے تھے وہ دونوں لیونگ روم میں بیٹھی تھیں۔۔۔  
باجی آج آرہیں ہیں آپ دو ہفتے ہو گئے منگنی کو مجھے تو لگا آپ بھول ہی گئیں۔۔۔ شینا نے میٹھا سا شکوہ کیا تھا۔۔۔  
سیما مسکرا دی تھی تھیں۔۔۔ "بھئی اب میں تم سے نہیں اپنی بہو سے ملنے کیلئے آئی ہوں۔۔۔" دونوں ہنسی تھی۔۔۔  
کہاں ہے میری بہو" سیما نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔  
جی باجی وہ آرہی ہے" بس تھوڑی دیر انتظار کریں۔۔۔ شائہ سورہی تھی جب سیما آئی تھی تو شینا نے جلدی سے اسے جگا کر آئیں تھیں اسلئے انتظار کرنے کو کہا۔۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

انتظار کس بات کا بھی اتنا تیار ہونے کی کیا ضرورت ہے اسکا منگیتر نہیں ساس آئی ہے۔۔۔ سیمانے مسکراتے کہا۔۔

ارے نہیں وہ سو رہی تھی ابھی اٹھا کر آئیں ہوں۔ "شینانے بتایا تو سیما کو حیرت ہوئی تھی۔۔

اف میری روح ابھی چھٹی کے دن گیارہ بجادیتی ہے

اٹھتے اٹھتے زویا کھینچ کر اٹھاتی ہے بستر سے اسے۔۔

اب تم اپنی بیٹی کو زرا امیدار بناؤ کل کو سارا گھر اسی نے تو سنبھالنا ہے "سیما مسکراتی بولی تھی۔۔

ہاں جی ضرور آپکا گھر سنبھالے گی مگر ہماری اکلوتی بیٹی اس لئے لاڈلی رکھا ہوا سر پہ پڑے گی تو خود ہی کرے گی۔۔

شینانے بھی جواب دیا تھا

اب آپکی روح ابھی تو اکلوتی ہے کتنا اس پہ بوجھ ڈالتی ہوں گی آپ۔۔۔ شینانے الٹا سوال کر دیا۔۔

ویسے تو وہ ابھی چھوٹی ہے لیکن زویا کی چچی بنی رہتی ہے اس کیساتھ کچن میں پورا ہاتھ بٹاتی ہے اس کیساتھ رہتی وہ سیکھ

ہی جائے گی گھر داری "سیما کو شینا کا روحا پہ سوال اچھا نہیں لگا تھا اس لئے دو ٹوک انداز میں جواب دیا۔۔

ہائے آنٹی "شانہ بھی اسی وقت وہیں آئیں تھیں سیما اسکی طرف متوجہ ہوئیں تھی سر تا پیر اسکا جائزہ لیا تھا۔۔ چست

پاجامہ اوپر شارٹ سلیمو لیس قمیض پہنے وہ سامنے کھڑی مسکرا رہی تھی۔۔

اسلام علیکم "سیما کو اس کا حلیہ عجیب سا لگا اور اسکا ہائے بولنا بھی نا بھایا تو اسے سلام کہا۔۔

وعلیکم السلام بولتے بناشر مندہ ہوئے انکے پاس بیٹھ گئی۔۔

یہ لیجئے آگئی آپکی بہو "شینا بولی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

کیسی ہو بیٹا "سیما اسکے سر پہ ہاتھ پھیرتی بولی تھی۔۔

بس اب تمہیں بہت جلد ہی بیاہ کر لے جاؤں گی۔۔

پھر کب لے جا رہی ہیں آپ ہمارے گھر کی رونق کو اپنے گھر "شینا نے ہنستے پوچھا تھا۔۔

بس زرا گھر میں کچھ مسئلہ چل رہے ہیں جیسے وہ ختم ہوں گے بس پھر شادی کی تیاریاں شروع۔۔

باجی آپ کہہ رہیں تھی کہ زویا کی طلاق کروا رہے بھائی صاحب "شینا نے دل کی بات پوچھ ہی لی۔۔

پتا نہیں عالم چپ سے بیٹھے ہیں پتا نہیں کیا فیصلہ کرتے ہیں اب۔۔

اچھا ہے جلدی طلاق ہو جائے اس زویا سے تو جان چھوٹے گی جو اتنی اچھی بنی پھرتی ہے شائے نے بس دل میں

سوچا۔۔

اسی وقت گھر کی مالازمہ چائے لیکر آئے اور انکو چائے پکڑانے لگی پہلے شینا کو چائے پکڑائی پھر سیما کو اور پھر شائے کو

چائے پکڑا رہی تھی کہ چائے کا کپ اسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور چائے مالازمہ کے ہاتھوں اور پیروں پر گری اور کچھ

چھینٹے شائے کے کپڑوں پہ پڑے تھے شائے آپے سے باہر ہوتی۔۔

چٹاخ۔۔ ایک زوردار تھپڑ شائے نے مالازمہ کے منہ پہ جڑا تھا۔۔

اندھی ہو دھیان سے کام نہیں کر سکتی کیا میرے سارے کپڑے خراب کر دیئے "وہ چلاتی اٹھی تھی۔۔

شائے کنٹرول یور سیلف "شینا نے اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش۔۔

اور شائے وہاں سے چلی گئی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

تمہارے ہاتھ جلے ہیں پہلے جا کر کچھ لگالو "سیمانے کو جو جلے ہاتھوں سے کپ کی کرچیاں اٹھا رہے تھی۔۔  
جاؤ تم کچن سے کوئی آئینہ منٹ لگالو "شینا بھی فٹ بولی تھیں۔۔

باجی بس زرا جزباتی ہو جاتی شانو بھی "شینا نے شانہ کج طرف سگ صفائی پیش کرنا چاہی۔۔  
سیمابس خاموش رہی تھیں۔۔ اسے زویا یاد آئی تھی وہ کتنی حساس تھی نوکروں کے معاملے ان سے کوئی بھی غلطی  
ہو جاتی تو وہ انکا کیا اپنے سر لے لیتی تھی کہیں انہیں ڈانٹ نا پڑ جائے۔۔ روح اور زرتاج نے بھی کبھی یوں ملازموں  
سے بد تمیزی کی تھی۔۔

باجی کیا سوچ رہی ہیں۔۔ "شینا کی آواز پہ سوچ سے باہر آئیں۔۔  
جزباتی تو اس عمر میں ہر کوئی ہوتا ہے بہتر یہی ہے کہ اسے تمیز سکھاؤ۔۔"  
جی باجی سیمابس اتنا کہہ سکی۔۔  
وہ پھر وہ کچھ دیر اور ٹھہری وہاں سے چلی گئیں۔۔



تمہیں کچھ عقل بھی ہے کہ نہیں یہ کیسا بہو کر رہی تھی تم اپنی ساس کے سامنے "شینا غصہ سے بولی تھی شانہ  
سے۔۔

READERS CHOICE

وٹ ماما ایسا بھی کیا کر دیا میں نے ساری غلطی اس نوکرانی کی میرے کپڑے خراب کر دیئے تھے "شانہ لا پرواہی  
سے بولی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

تھوڑا بہت سکھڑپن بھی دکھا دیا کرو اپنی ساس کو کیسے زویا کی تعریف کر رہی تھی کے سارا گھر سنبھالتی ہے وہ تمہاری عمر کی ہے وہ۔"

ماما اب میرے سامنے اس زویا کا ذکر نہ کیا کریں زہر لگتی ہے مجھے وہ دونوں بہنیں۔۔ "شینا نے نفرت سے کہا تھا۔۔  
شینا بس سر ہلاتی رہ گئی تھی اور وہاں سے چلی گئی



زویا بھی تین دن تو ایسے ہی گزر گئے ہیں اور ہم نے کوئی شاپنگ بھی نہیں کی ہے ابھی زارون بھائی بھی نہیں مان رہے لے جانے کے لیے منتیں کروا رہے ہیں "روحہ کو فکر ہو رہی تھی زویا کی تیاری کو لیکر۔۔

روحی میرے پاس سب ڈریس ہیں بہت اچھے اچھے ہیں تم کیوں ٹینس ہو رہی ہو۔۔ "زویا نے پیار سے کہا تھا۔۔

جتنے بھی اچھے اچھے ڈریس ہو آپکے پاس مگر آپ نے لیکر نئے ڈریس جانے ہیں ہاں بس "وہ ضدی لہجہ میں بولی

تھی۔۔ میں ڈیڈ کو کال کرتی ہوں زارون بھائی تو مانیں گے نہیں۔۔

زویا نے نفی میں سر ہلایا تھا کہ وہ نہیں ماننے والی۔۔

ہیلو ڈیڈ۔۔ "روحہ نے اپنی ساری پریشانی سنائی تھی عالم صاحب کو۔۔

اوکے ڈیڈ لو یو بائے۔۔ "روحہ ایکسائیٹڈ ہوتی بولی تھی۔۔

زویا بھی اب تو تیاری کریں ہم شاپنگ پہ جا رہے ہیں۔۔ "لنچ ٹائم پہ زارون بھائی آ آ جائیں گے "آخری لفظ روحہ

نے کھینچ کر کہا تھا۔۔ اور اچھل کود کرتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔



زارون آفس میں بیٹھالیپ ٹاپ پہ تیزی سے انگلیاں چل رہیں تھیں جب اسکا فون بجاتا تھا۔  
افف یہ روحی بھی ناسرکھا گئی ہے کہا بھی ہے کہ ٹائم نہیں اس کو سنانے کا ارادہ رکھتے بغیر نمبر دیکھے فون اٹھا کر کان  
سے لگایا۔ "کیوں فون کر کر کے سرکھایا ہوا ہے تم نے"۔۔۔ وہ تیز آواز میں بوا تھا کہ۔۔  
کیا۔۔ میں نے"۔۔

افف زارون فورن کان سے ہٹا کر موبائل پہ نمبر دیکھا۔۔  
سوری سوری میں سمجھا روحی ہے"۔۔ زارون بالوں میں انگلیاں پھیرتا بولا۔۔  
اٹس اوکے"۔۔۔ شائہ بولی۔۔

جی خیریت اس وقت کال کی "زارون نے پوچھا۔۔ اسنے اپنا لہجہ نارمل کرتے ہو چھا۔۔  
ہمم کیا ہم کہیں مل سکتے"۔۔۔

READERS CHOICE

بس زرا آفس کے کاموں سے فری ہو جاؤں تو ضرور ملیں گے مگر فلحال تو مشکل ہے"۔۔ زارون نے بہانا بنایا تھا۔۔  
اوکے جیسے آپکی مرضی اور وہ فون بند کر گئی۔۔ "زارون کا انکار اسے برا لگا تھا۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

زارون نے فون کو گھورا تھا۔۔ اور فون سائلنٹ پہ لگا دیا۔۔

لنچ ٹائم ہوا تو زارون عالم صاحب کے کہنے پہ انکے آفس آیا۔۔ میس ڈیڈ آپ نے بلایا تھا

ہاں تم گھر جاؤ۔۔ زارون گھبرایا تھا انکے اس طرح کہنے پہ۔۔

کیا ہوا ڈیڈ مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے جو آپ مجھے کام سے نکال رہے ہیں۔۔

افف "عالم صاحب نے سر پہ ہاتھ مارا تھا۔۔

گھر جاؤ مطلب بچیوں نے شاپنگ پہ جانا ہے انکے ساتھ جاؤ۔۔ اسلئے بول رہا ہوں گھر جاؤ۔۔

افف ایک تو یہ آپ کی بچیاں مجھے لیکر بیٹھ گئی ہیں میں نہیں جا رہا "وہ ڈھیٹ بن کر بیٹھ گیا۔۔

زارون جارہے ہو یا سچ میں تمہیں کام سے نکالوں۔۔ عالم دانت پیستے بولے تھے۔۔

جارہاں ہوں "منہ بنانا وہاں سے اٹھ کر کمپنی سے باہر نکل گیا۔۔



شائہ نے فون بیڈ پہ پھینکا تھا اسے زارون کا انکار کرنا اچھا نہیں لگا تھا۔۔

وہ ہر بار خود ہی اسکی جانب قدم بڑھاتی تھی کتنی بار اسے خود سے کالز کی مگر اسکا روکھا پھیکا سا لہجہ اسے ناگوار گزرتا

تھا۔۔

شائہ۔۔ بیٹا تمہاری فرزند پنگی آئی ہے کہہ رہی تھی اسے شاپنگ پہ جانا ہے تمہیں ساتھ لیکر جائے گی۔۔ "شینا کمرے

داخل ہوتی بولی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

مجھے کہیں نہیں جانا "ماما اسکا موڈ اوف تھا۔

کیا ہوا ہے شائہ "۔۔ شینا کو اسکا موڈ اوف لگا۔

نتھنگ ماما میرا موڈ نہیں ہے۔۔ "شائہ نے کوفت سے کہا۔

ٹھیک ہے خود ہی بول دو اسے "شینا غصہ سے بولتی چلی گئی۔۔



زرتاج یونیورسٹی سے گھر آئی تو زویا زرتاج کو دیکھا۔

ہائی گرلز کہیں جا رہی ہو کیا۔ "وہ انہیں سر تا پیر دیکھتی بولی تھی۔

کہیں نہیں جا رہے ہم تم روم میں جاؤ چینج کر لو۔۔ "روحابولی۔

اچھا مجھے لگا شاید کہیں جا رہی ہو "انکے ہاتھوں میں پکڑے ہینڈ بیگ کو زرتاج غور سے دیکھتی بولی۔

اب یوں کیا گھور رہی جاؤ بھی۔۔ "روحاسے شاپنگ کا بتانا نہیں چاہتی تھی کہیں وہ بھی ناساتھ تیار ہو جائے جانے کیلئے۔

ہم شاپنگ پہ جا رہی ہیں "زویا بولی۔۔ جبکہ روحانے زویا کو آنکھیں دکھائیں کے کیوں بتایا۔

اوہ اچھا میں بھی چلوں ساتھ مجھے بھی کچھ لینا تھا "زرتاج مسکراتی بولی تھی۔

اچھا جلدی تیار ہو جاؤ زارون بھائی آنے والے ہیں ورنہ تمہیں نہیں لے کر جائیں گے "۔۔ روحابولی۔

## بے پرواہ عائشہ نور

افس اس چمکادڑ نے تو ٹھیک سے شاپنگ بھی نہیں کرنے دینی۔۔۔ وہ منہ میں بڑبڑاتی جلدی جلدی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔۔

زونی بھا بھی کیوں بتایا زری کو ہم شاپنگ پہ جارہے ہیں۔۔۔ "روحانہ بناتی بولی تھی۔۔۔  
تو کیا ہو گیا اگر وہ بھی ہمارے ساتھ چلے گی" زویا نے اسے پیار سے کہا تو بس سر ہلاتی رہ گئی۔۔۔

زارون ان تینوں کو لیئے شاپنگ مال میں آیا تھا اس کا موڈ سخت خراب تھا۔۔۔  
وہ کبھی ایک شاپ سے تو کبھی دوسری شاپ پہ روحا کچھ پسند ہی نہیں آ رہا تھا۔۔۔  
اف لڑکیوں مسئلہ کیا ہے تم لوگوں کے ساتھ جو بھی لینا ہے جلدی کرو۔۔۔ وہ سب ایک ساتھ چل رہے تھے۔۔۔  
زارون بیزار ہوتا بولا تھا اسی وقت زارون کی نظر سامنے شاپ کے ڈسپلے پہ لگی ڈریس پہ پڑی۔۔۔ لڑکیوں وہ سامنے والا  
ڈریس کیسا ہے آئی تھنک زویا پہ بہت سوٹ کرے گا۔۔۔  
"تینوں سوٹ سوٹ کر دو" زارون زویا کے کاندھے سے کاندھا ٹکراتے اسکی طرف جھک کے کے گنگنایا تھا۔۔۔ زویا  
منہ نیچے کر کے مسکرائی۔۔۔

پستہ کلر کا نفیس سا گولڈن کا مدار فراک کو دیکھ کر "واؤ امیزنگ آئی وانٹ دز" روحا بے ساختہ بولی تھی اور زویا کا ہاتھ  
پکڑ کر اس شاپ میں گھس گئی زرتاج وہیں کھڑی تھی۔۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"کیا ہوا میڈم زرتاج"۔۔ زرتاج کی نظر ساتھ والی شاپ پہ تھی وہ اس شاپ کے آگے کھڑی برینڈڈ ہینڈ بیگ کی کلکیشن دیکھ رہی تھی۔۔ اسے ہینڈ بیگ ہی لینا تھا۔۔

زارون بالکل اسکی پشت کے پیچھے کھڑا ہوا اسکے کان میں سر غوشی میں بولا "میڈم زرتاج یہ منہ اور مسور کی دال۔۔"

زرتاج نے غصہ سے ہلکا سا منہ موڑ کر اسے دیکھا تھا۔۔ دونوں کے چہروں میں بس انچ کا فاصلہ تھا اگر وہ زرا سا بھی ہلتی تو اس سے ضرور ٹکرا جاتی۔۔

"ہٹو پیچھے" اسنے تیز لہجہ میں کہا تھا زارون پیچھے ہوا۔۔ زرتاج آگے بڑھی تھی اسنے اس شاپ میں جانے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔۔

وہ ایک دو قدم چلی تھی کہ زارون اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچتا ہوا اسی شاپ کے اندر لے گیا۔۔

"چھوڑ مجھے نہیں لینا کچھ۔۔" وہ اپنا ہاتھ چھڑاتی چڑ کر بولی تھی۔۔

"یار انگج کا تحفہ سمجھ لو پیمینٹ میں کر دوں گا"۔۔ زارون مسکرا کر ارد گرد نگاہ دوڑاتا بولا تھا۔۔

"کوئی ضرورت نہیں مجھے لینا ہو گا نا تو خود لے لوں گی۔۔" وہ غصہ سے ناک پھولاتی بولی۔۔

"میم پلیز لے لیجئے اچھا سا ہینڈ آپکی فینسی کتنے پیار سے دلارہے ہیں۔۔" سیلز گرل بولی جوانکی دروازے کے پاس

کھڑی انکی باتیں سن رہی تھی زارون نے انگج کا نام لیا تھا تو وہ انکی انگج سمجھی تھی۔۔

زرتاج کا لفظ فینسی پہ ہی منہ کھلا تھا حیرت سے۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

زارون کو ہنسی آئی تھی۔ مگر وہ اپنی ہنسی کنٹرول کرتا شرارتی انداز میں سیلنز گرل سے بولا۔ "مس کوئی اچھا سا ہینڈ بیگ دکھائیں میری ہونے والی وائف کیلئے۔"

زارون پہ اسے تپ چڑھی جو کب سے اسے زچ کر رہا تھا۔

وہ کچھ بولتی کہ سیلنز گرل خوبصورت سا برنڈڈ ہینڈ بیگ لئے سامنے آئی۔ "میم دزون از سونائس فوریو۔"

"تھینکس" زارون نے وہ بیگ لیا اور کاؤنٹر سے پیمنٹ کر کے اس کے سامنے آیا چلیں مسز وہ شوخ ہوتا

بولا۔ اسکا بازو پکڑ کر کاندھے پہ بیگ لٹکا دیا "واؤ بہت بچ رہا ہے تم پہ۔۔ برینڈڈ چیز بھی بندے کی شخصیت ہی بدل

دیتی ہے۔" زرتاج کو لگا جیسے وہ اسکا مزاق اڑا رہا ہے گیارہزار کا ہینڈ بیگ دلا کر۔

"چلیں" وہ اسکا ہاتھ پکڑے سیلنز گرل کو ہاتھ ہلاتا شاپ سے باہر نکلا۔

"بیوٹیفل کیل" پیچھے سے سیلنز گرل نے کہا جو دونوں نے سنا۔

جیسے ہی وہ شاپ سے باہر نکلے سامنے شائے دونوں ہاتھ باندھے کھڑی تھی اور انہیں گھور رہی تھی۔ اسے دیکھتے ہی

زارون نے فورن سے زرتاج کا ہاتھ چھوڑا۔ زرتاج کو بہترین موقع ہاتھ لگا تھا اپنا بدلہ لینے کا ہم فیانسی اب بتاتی

ہوں اسنے دل میں سوچا۔

"ہائے شائے تم۔" زرتاج کا ہاتھ ہلایا۔



## بے پرواہ عائشہ نور

شائے نے اسے گھورا تھا مگر بولی کچھ نہیں۔۔۔ وہ پہلے سے ہی ان سب کو دیکھ چکی تھی اور زارون کا زرتاج کا ہاتھ پکڑ کر شاپ میں لے جانا بھی دیکھ چکی تھی اور شاپ کے باہر کھڑی انہیں غصہ سے دیکھ رہی تھی مجھ سے ملنے کا ٹائم نہیں اور اس میڈم کو شاپنگ کروا رہا ہے۔۔۔

"امم شائے جیسا تم سوچ رہی ہو ایسا کچھ بھی نہیں ہے تم غلط سمجھ رہی ہو" وہ گھبرانے کی ایکٹنگ کرتی بولی۔۔۔  
"دیکھو ہم سب کیساتھ شاپنگ پہ آئے ہیں ہم دونوں اکیلے نہیں ہیں وہ دیکھو روجی اور زوئی سامنے والے شاپ پہ ہیں"۔۔۔ وہ سامنے کی شاپ پہ انگلی سے اشارہ کرتی معصومیت سے بولی۔۔۔  
"یہ ہینڈ بیگ بھی زارون نے مجھے زبردستی دلایا تھا میں نہیں لے رہی تھی اوکے تم لوگ انجوائے کرو میں روجی اور زوئی کے پاس جا رہی ہوں" معصوم سی شکل بنائے وہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔

زارون ہکا بکا کھڑا زری کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔ اب شائے زارون کو دونوں ہاتھ باندھے دیکھ رہی تھی۔۔۔  
"اس پاگل کی باتوں پہ دھیان مت دو" زارون بولا تھا۔۔۔

"آپ کے پاس تو ٹائم ہی نہیں تھا مجھے تو ملنے صاف منع کر دیا تھا۔۔۔ یہاں شاپنگیں کر رہے ہیں" وہ طنز کرتی بولی۔۔۔  
"اف پتہ نہیں آج کا دن ہی منحوس اب اسے صفائیاں دینی پڑے گی" وہ صرف سوچ سکا۔۔۔

"آؤ تمہیں بھی شاپنگ کروادوں ملکہ آلیا" زارون دونوں ہاتھ آگے راہ دکھاتا بلعداری والے انداز میں بولا۔۔۔  
سامنے پیلر کے پیچھے زرتاج کھڑی نظر آئی جو سر نکال کر زارون کو دیکھ رہی تھی زارون نے اسے دیکھا تو زرتاج نے آنکھ ماری تھی اور انگوٹھا دکھایا اور غائب ہو گئی۔۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"میں کیا ہو چھ رہیں ہوں پہلے اسکا جواب دیں" شائہ ابھی بھی اسی بات پہ اڑی تھی۔

اف زارون نے اپنا ہاتھ مسلہ تھا۔ "کیا کرتا نام بلکل بھی نہیں تھا ان لڑکیوں نے سفارش بہت تگڑی ڈالی تھی کہ

مجبورن آنا پڑا انکے ساتھ ورنہ میری نوکری خطرے پڑ گئی تھی۔" مجبورن زارون صفائی دینی پڑی اپنی۔

نوکری۔" شائہ حیرت سے بولی۔

"جی اپنے ڈیڈ کی نوکری ڈیڈ نے بھیجا ہے مجھے" وہ بچا رگی سے بولا۔

"تو آپ اپنی مرضی سے کام نہیں کر سکتے۔" شائہ بولی

"اپنی مرضی کرتا تو تم سے شادی کبھی نہ کرتا منگنی پتہ نہیں کن حالاتوں میں کی تم سے" وہ بس بے بسی سے سوچ سکا

بول نہیں سکا۔

"آؤ سب کے پاس چلیں۔"

وہ دونوں شائہ کو دیکھ حیران ہوئی تھی مگر کہا کچھ نہیں۔

پھر سب ساتھ تھے شائہ بھی زارون کے ساتھ ساتھ تھی اسکے ساتھ فری ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔

پھر سب نے ساتھ ڈنر کیا اور گھر کو لوٹ گئے۔

READERS CHOICE

گھر آنے کے بعد زارون فریش ہو کر واش روم سے باہر نکلا "ف تھکا دیا ان لڑکیوں نے ایک نئی مصیبت گلے پڑ گئی

یہ تینوں چڑیلیں کم تھی جو چو تھی بھی ساتھ مل گئی۔

## بے پرواہ عائشہ نور

پکادیا وہ خود سے بڑبڑاتا کمرے سے باہر نکل کر کچن میں آیا تھا۔ کچن میں زرتاج کافی مگ میں ڈال رہی تھی زارون نے آگے بڑھ کر مگ اٹھالیا "تھینکس بہت طلب ہو رہی تھی" وہ سیپ لیتا بولا۔

"جتنی آج تمہاری ہوئی ہے نابس شکل دیکھنی والی تھی تمہاری" وہ ہنستی بولی تھی۔۔ "ویسے یہ کافی تمہارے لئے ہی تھی۔۔"

"اچھا تو تم نے کیا بونگی ماری تھی جیسا تم سوچ رہو ویسا نہیں" زارون اسکی نکل اتارتا بولا۔

"وہ بدلہ تھا جو تم نے سیلز گرل کے سامنے بولا اور پھر میرا ہاتھ پکڑا" وہ کمر پہ ہاتھ رکھے مصنوعی غصہ دکھاتی بولی۔

"تو بولنے سے تم میری منگیتر بن گئی" وہ اسکی گال کھینچتا کچن سے باہر نکل گیا۔

"بلکل بھی نہیں شکل دیکھی ہے" وہ چڑ کر بولی۔



"زوئی بھا بھی تقریباً آج شاپنگ کمپلیٹ ہو گئی تھوڑی بہت چیزیں ہم پاس والی مارکیٹ سے لے لیں گے" روحا آج کی گئی شاپنگ کا پھیلا وہ ڈال کر بیٹھی تھی۔

"تم تو ایسے میرے لیئے شاپنگ کر رہی ہو جیسے میں کسی دوسرے سیارے پہ جارہی ہوں وہاں کچھ ملے گا نہیں"۔

زویا سارے کپڑوں اور جو توتوں اور ساتھ لی گئی جیولری کو دیکھ کر بولی۔

"مل سب جائے گا آپ نے لینا کچھ نہیں" روحا اسکی عادت سے واقف تھی اس لئے وہ یہ سب کر رہی تھی۔

"اف لڑکیوں یہ کیا لگتا ہے سارا شاپنگ مال ہی خرید لائی ہو۔۔" زرتاج نے اوپر چھاپا مارا تھا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"تو تمہیں کیا تم بھی کر لیتی شاپنگ یہ بس ایک پرس ہی لے کر آئی ہو گئی تو ایسے تھی ساتھ جیسے پتا نہیں کیا۔۔۔"

"بس بس" زرتاج نے اس کی بریک لگوائی تھی۔۔۔

"تم اس چمکادڑ کو جو ساتھ لے کر گئی تھی میری ہر چیز میں تو کیڑے نکال رہا تھا اوپر سے اسکی چھپکلی بھی مل گئی۔۔۔" وہ منہ بسورتی بولی۔۔۔

"شٹ اپ تم کیا ہر وقت میرے اتنے سوہنے ہینڈ سم بھائی کو کالے چمکادڑ سے کمپیئر کرتی رہتی ہو سہی کہتے ہیں وہ تمہیں بھینس۔۔۔" وہ بھی دو بد و جواب دیتی بولی۔۔۔

ہااا روحی۔۔۔ زرتاج کھڑی ہوئی تھی ہا کو لمبا کھینچتی بولی۔۔۔

"بس بس کیا ہو گیا تم دونوں کیوں بچوں کی طرح لڑ رہی ہو۔۔۔" زری تم بیٹھو "زویا اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے بٹھانی لگی"

"نہیں بیٹھنا مجھے" وہ اسکا ہاتھ جھٹکتی باہر نکل گئی۔۔۔

"روحی یہ کیا کیا تم نے زرتاج سے ایسے بات نہیں کرنی چاہئے تھی" وہ روحا کو سمجھاتی بولی۔۔۔

"تو کیسے کروں بات وہ میرے سامنے ہی بھائی کو چمکادڑ بولتی رہتی ہے۔۔۔"

"تو تم اسکو ایسے ہرٹ کرو گی۔۔۔" زویا نے کہا۔۔۔

"اچھا سمیٹو سب سوؤ اب بہت دیر ہو رہی ہے۔۔۔"

"اوکے کہتی" روحا سب سامان سمیٹنے لگی۔۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

تھوڑی دیر بعد روحا کمرے میں آئی تو زرتاج لائٹ اوف کئے منہ تک کمبل اوڑھے لیٹی تھی مطلب صاف تھا کہ وہ ناراض ہے۔۔ روحا بھی اپنے بستر پہ آکر لیٹ گئی۔۔



اگلی صبح روحا نے زری کو منالیا تھا کہاں رہ سکتی تھیں دونوں ایک دوسرے کے بغیر۔۔  
دن تیزی سے گزرتے جا رہے تھے زویا کے جانے وقت قریب آتا جا رہا تھا۔۔  
بس اب کچھ ہی دن باقی تھے زرتاج کو بھی زویا کے جانے بتا چکی تھی جیسے جیسے جانے کے دن قریب آرہے تھے زویا کی جان پہ بنتی جا رہی تھی وہ کیسے سامنا کرے گی روحان کا۔۔  
زرتاج کو برا لگا تھا زویا کا جانا اگر وہ اپنا رشتہ بچانا چاہتی تو تو پھر اسنے اعتراض نہیں کیا۔۔  
آج پھر زرتاج اور روحا بازار سے کچھ اٹھالائی زویا کے لئے۔۔



عالم صاحب اس وقت اپنے کمرے بیٹھے بک پڑھ رہے تھے جب سیمان کے پاس آکر بیٹھی۔۔  
عالم آپ ضد چھوڑ دیں مان لیں روحان کی بات دیکھیں ناز زویا کے کیلئے کتنا اچھا رشتہ آگیا ہے۔۔ اب تو کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہئے زویا کے مستقبل کو لیکر۔۔ پلیز مجھے میرے بیٹے سے اور دور مت کریں "وہ ہاتھ جوڑتی روتی ہوئی بولیں عالم صاحب کے سامنے۔۔  
عالم صاحب نے کتاب بند کر کے رکھی اور سیمان کے جڑے ہاتھ پکڑ لئے سیمان تمہیں تمہارا بیٹا بہت جلد ملنے آجائے گا۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"کیا" آپ سچ کہہ رہے ہیں "تصدیق کرنا چاہی تھی۔۔"

"ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں" عالم مسکراتے سر ہلاتے بولے۔۔

تو کیا آپ طلاق۔۔۔ سیمانے بات ادھوری چھوڑی تھی۔۔

نہیں۔۔ "عالم صاحب نگ نفی میں سر ہلایا۔۔

"تو پھر کھل کر بتائیں کیا کرنے والے ہیں آپ۔۔"

"میں زویا کو آسٹریلیا بھیج رہا ہوں اسکے شوہر کے پاس" عالم صاحب اطمینان سے بولے۔۔

کیا۔۔۔ سیمہ حیران ہوئی تھی

"ہاں سیمہ زویا کی تین دن بعد کی فلائیٹ ہی آسٹریلیا کی۔۔ یہ فیصلہ میں اب بچوں پہ چھوڑ رہا ہوں یا تو وہ گھر بسالے یا پھر الگ ہو جائیں روحان بس ضد پہ اڑا ہوا ہے اور کچھ نہیں زویا جیسی ہمسفر اسے ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی جب وہ زویا کیساتھ کچھ ٹائم گزارے گا تو شاید وہ اپنی ضد چھوڑ دے" عالم صاحب اپنی بات کہہ کر چپ ہوئے تھے۔۔

کیا روحان کی مرضی سے زویا جا رہی ہے "سیمانے پوچھا۔۔

نہیں روحان کو اس بارے میں کوئی علم نہیں۔۔ "عالم صاحب بولے۔۔

پھر روحان نامانا اور اسنے ضدنا چھوڑی تو۔۔ "سیمانے پھر پوچھا۔۔

تو وہی ہو گا جو ہونا تھا پھر میں ضد چھوڑ دوں گا۔۔ "سیمہ خاموش رہی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

یہ سب اب وقت اور حالات پہ چھوڑ دو سیمہ خدا سے بس اچھے کی رکھو بچوں کا گھر بس جائے۔۔ "عالم بولے تو سیمانے محض سر ہلایا۔۔



وہ تینوں اس وقت زویا کے روم میں تھی۔۔

یہ کیسا ہے زوئی بھابھی بیسٹ ناضر ورٹرائی کرنا رو حایک بلیک کلر کی نائیٹ اٹھائی کھڑی تھی بازو نام کی کوئی چیز نہیں تھی بلکہ ڈوریوں کے سہارے پہ تھی نازیادہ لونگ تھی بس گھٹنوں سے نیچے تھی۔۔

"یہ کیا ہے روحی اسکا میں کیا کروں گی" زویا شاک سی دیکھتی بولی تھی۔۔

"یہ ویسٹرن ٹائپ ہے وہاں تو ایسے ہی چلتا ہے سب اس لیئے لیا۔۔" رو حابولی۔۔

"یہ تم روحان بھائی کو پہن کر دکھانا فدا ہو جائیں گے" زرتاج جو بیٹھی اپنا موبائل یوز کر رہی تھی مسکراتی بولی اور ساتھ ایک آنکھ بی دبائی۔۔

"ہاں بہت ہوٹ لگو گی روحان بھائی تو رومینٹک ہو جائیں گے اور ہو سکتا میرے پھپھو بننے کے چانس بھی بن جائے۔۔" رو حانے بھی مسکا لگایا۔۔

زویا کا شرم سے چہرہ لال ہوا تھا "تم جتنی ہونا اتنی رہو زیادہ نا بنو۔۔" زویا نے رو حاکو شرم دلانی چاہی۔۔  
"مجھے خالہ بھی بننا بھی" زری بھی بولی۔۔

"چپ کرو اور دور پھینکو اسے" زویا مصنوعی غصہ دکھاتی بولی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

باہادورونوں نے ایک ساتھ قہقہہ لگایا تھا زویا تو وہاں سے چلی گئی مزید ان میں بیٹھنا محال تھا۔



آج وہ دن آہی گیا زویا سب سے مل کر رخصت ہوئی تھی اپنے گھر سے صبح چار بجے کی فلائیٹ تھی آسٹریلیا کی اور عالم صاحب اسے ایئر پورٹ چھوڑنے گئے تھے وہ سب سے ملی سوائے زارون کے وہ سو رہا تھا اور ناہی اسے بتایا گیا تھا زویا کے جانے کے بارے میں۔

وہ دو گھنٹے پہلے نکلے تھے ایئر پورٹ کیلئے۔

سب نے اسے دعاؤں میں الوداع کیا تھا گھر سے۔

وہ آنکھوں میں آنسوؤں کی نئی تھی گھر سے مگر اسے شاید اور رونا تھا آگے۔



وہ پلین میں بیٹھ چکی تھی بہت گھبراہٹ ہو رہی تھی اسے اور اکیلے سفر کرنے سے ڈر بھی لگ رہا تھا درود شریف کا ورد کرتی رہی جب جہاز نے اڑان بھری تو آنکھیں سختی سے میچی تھی اور ہاتھ کرسی کے ہینڈل پہ زور سے جمادیئے تھے جب جہاز اسٹیبل ہوا تو اسنے آنکھیں کھولی اسکے ساتھ ایک ماڈرن سی ہی خاتون بیٹھی تھی۔ وہ ونڈو کے ساتھ بیٹھی تھی باہر کچھ بھی نظر نہیں رہا تھا سوائے بادلوں کے اتنا لمبا سفر تھا میگزین اٹھا کر صفحہ الٹ پلٹ کر پھر رکھ دیا۔ اجنبی لوگوں سے کم ہی بات چیت کرتی تھی۔



## بے پرواہ عائشہ نور

فون رنگ ہو رہا تھا۔ ڈیڈ کالنگ۔۔ روحان لیپ ٹاپ پہ کچھ ضروری فائلز بنا رہا تھا جب اسکا فون بجا۔  
ڈیڈ اسکے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے کافی عرصہ بعد اسکے ڈیڈ نے کال کی اسے۔۔

"اسلام علیکم ڈیڈ۔۔" وہ خوش ہوتے بولا۔۔

اور ڈیڈ نے تو جیسے اس کے سر پہ بم پھوڑا۔

"ڈیڈ۔۔" روحان کے منہ سے اور لفظ نکل ہی نہیں سکا۔۔



فون رنگ ہو رہا تھا۔ ڈیڈ کالنگ۔۔ روحان لیپ ٹاپ پہ کچھ ضروری فائلز بنا رہا تھا جب اسکا فون بجا۔  
ڈیڈ اسکے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے کافی عرصہ بعد اسکے ڈیڈ نے کال کی اسے۔۔

"اسلام علیکم ڈیڈ۔۔"

"و علیکم اسلام" وہ خوش اخلاقی سے بولے۔۔ "بیٹا زویا کو بھیج دیا ہے تمہارے پاس آسٹریلیا۔۔"

اور ڈیڈ نے تو جیسے اس کے سر پہ بم پھوڑا۔

"ڈیڈ۔۔" روحان کے منہ سے اور لفظ نکل ہی نہیں سکا۔۔

"آدھے گھنٹے بعد اسکی فلائیٹ لینڈ ہونے والی ہے اسے ایر پورٹ لینے کیلئے پہنچوا بھی۔۔"

"ڈیڈ یہ۔۔" یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں "روحان پہ تو جیسے حیرتوں کے پہاڑ ہی ٹوٹ پڑے تھے۔۔"

## بے پرواہ عائشہ نور

"روحان زویا آسٹر یلیا آر ہی سمجھو تمہاری رخصتی کر دی۔"۔ آخری بات کہتے وہ کھل کے ہنستے تھے اسے روحان کے ایسے ہی رویہ کی توقع تھی۔۔

"بٹ ڈیڈ آپ نے مجھے پہلے نہیں بتایا" وہ صدمہ سے بول رہا تھا۔۔

"پہلے تو کسی کو بھی نہیں بتایا بس اچانک ہی سمجھو"۔۔ "اچھا چلو اب تمہیں ایئر پورٹ پہنچنے میں بھی ٹائم لگے

گا"۔۔ عالم صاحب نے اپنی بات کہہ کر کال کٹ کر دی۔۔

اور روحان بس فون کو دیکھتا رہ گیا۔۔



"ڈیڈ یہ آپ کیا کہہ رہے تھے" زارون عالم صاحب کی سب باتیں سن چکا تھا وہ اس وقت آفس میں بیٹھے روحان سے

کال پہ بات کر رہے تھے تبھی زارون بھی آفس آیا تھا اور وہ باتیں اس نے سنی۔۔

"تم نے ٹھیک سنا"۔۔ عالم صاحب بولے۔۔

"آپ نے زویا کو اکیلے بھیج دیا روحان کے پاس" وہ بھی حیران تھا۔۔

"ہاں بھیج دیا سمجھو تو پہنچ گئی"۔۔

"مگر ڈیڈ روحان کو اچھا نہیں لگے گا اور وہ کہیں زویا کو غصہ میں کوئی نقصان نہ پہنچا دے" زارون اپنا خدشہ ظاہر کیا۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا زارون" عالم صاحب نے اسکی ساری باتیں مسترد کر دی۔۔

"او کے ڈیڈ مگر آپ نے اچھا نہیں کیا" وہ جاتے جاتے مڑ کر بولا۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"کیا اچھا کیا برا اب سب اوپر والے کے ہاتھ میں ہیں بس تم لوگوں کا بھالا چاہتا ہوں" عالم صاحب نے کہا اور زارون رکا نہیں تھا وہاں سے نکلتا اپنے آفس میں آیا تھا۔

اسے غصہ آرہا تھا "ڈیڈ نے یہ ٹھیک نہیں کیا یہ اس مسئلہ کا حل نہیں ہے"۔۔۔ پھر موبائل سے اٹھا کر روحان کو کال کی۔

تیسری بیل پہ کال اٹھالی گئی۔۔۔ روحان بھی غصہ کا بھرا بیٹھا۔

بغیر سلام دعا کے زارون سیدھا مدعے پہ آیا تھا۔

"اگر مجھے پتا ہوتا کہ ڈیڈ یہ سب کر رہے ہیں تو میں کبھی بھی ایسا نہ کرنے دیتا نہیں"۔۔۔

"کیا کہہ رہے سیدھا سیدھا بولو" روحان کا بھی دماغ گھوما تھا۔

"میں زویا کو آسٹریلیا بھیجنے کے حق میں نہیں ہوں اگر مجھے پتا ہوتا تو اسے کبھی نا آنے دیتا۔۔۔" زارون نے صاف الفاظ میں جواب دیا۔

"میں تو جیسے مراجارہا تھا زویا کیلئے" روحان کو زارون کی یہ بات سخت نا پسند آئی تھی۔

"میں تمہیں صاف صاف بتا دوں اگر تم نے زویا کو کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو اچھا نہیں ہوگا"۔۔۔ گویا کہ دھمکی دی زارون نے۔۔۔

READERS CHOICE

## بے پرواہ عائشہ نور

"روحان نے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی زارون کی بات سن کر" جیسے ہی وہ یہاں آئے گی اسے طلاق دے کر دوسری فلائیٹ سے واپس بھیج دوں گا پھر رکھ لینا اسے اپنے پاس جیسے چاہے مرضی "روحان نے بھی سخت الفاظ کا استعمال کیا۔

زارون کو احساس ہوا وہ کچھ زیادہ سخت جملے بول گیا۔ "ٹھیک ہے بھیج دینا شاید تمہاری بیوی تمہارے لیئے بوجھ ہو مگر میری بہن مجھ پہ بوجھ نہیں رکھ سکتا ہوں میں اسے "زارون نے بھی کرار جواب دیا تھا روحان کی بولتی بند ہوئی تھی۔

"تمہاری زہن میں بہت غلاظت بھری ہے روحان اس لیئے ڈرتا ہوں زویا کیلئے۔" اتنا کہہ کر وہ فون رکھ گیا۔

روحان نے اپنا سر پکڑ لیا تھا یہ کیا ہو رہا ہے "یہ کیا کر دیا ڈیڈ نے۔ میں نہیں جا رہا اس مصیبت کو لینے "پین زمین پہ دے مارا۔



زویا کا پلین لینڈ ہو چکا تھا اور وہ بورڈنگ سے ہوتی اپنا سامان لے کر باہر آئی مگر اسے روحان کہیں نا نظر آیا۔ ادھر ادھر نظر دوڑاتی رہی مگر دور دور تک کہیں نظر نا آیا تھا پریشانی سے وہیں چمیر پہ بیٹھ کر اسکا انتظار کرنے لگی۔



آدھا گھنٹا گزر چکا تھا روحان ابھی ویسے ہی پریشان سا سوچوں میں گم سم بیٹھا تھا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

وکی آفس کے اندر آیا اسنے گھڑی میں ٹائم دیکھا جو چار بجارہی تھی۔۔ "زویا بھابی کی پرواز اتر چکی ہے اور یہ ابھی تک یہیں بیٹھا ہے"۔۔ وہ سوچتا ہوا اسکے سامنے آیا۔۔

"روحان کیا ہوا کوئی پریشانی ہے" وکی انجان بنتا بولا۔۔

"ہاں بہت بڑی پریشانی ہے زویا آرہی ہے"۔۔ روحان بولا

"ہا ہا یار کڑی (لڑکی) تیرے پاس خود آرہی ہے ٹینشن کیسی عیش کر"۔۔ وکی مزاق اڑاتا بولا

روحان نے اسے گھور کے دیکھا تو وہ چپ ہو گیا

"ویسے کب آرہی ہیں بھابی صاحبہ" وکی نے پوچھا جبکہ وہ جانتا تھا۔۔

"چار بجے"۔۔ کوفت سے بولا

"وٹ یار چار تو بج گئے تو یہیں بیٹھا ابھی تک اسے لینے نہیں گیا۔۔" وکی نے حیران ہونے کی ایکٹنگ کرتے پوچھا جبکہ

اسے روحان پہ غصہ آرہا تھا وہ گیا کیوں نہیں۔۔۔

"میرا نہیں دل کر رہا میں نہیں جا رہا" روحان نے کوفت سے کہا۔۔

"یار پر ایڈیس ہے بھابی اکیلی ہے وہ تیرا انتظار کر رہی ہوگی۔۔ اختلاف اپنی جگہ مگر وہ تیری عزت ہے لا کر اسے اپنی

چار دیواری میں چھوڑ دے کچھ وقت گزرنے کے بعد اسے واپس بھیج دینا"۔۔ وکی سمجھاتے ہوئے بولا جو کچھ کچھ

روحان کے پلے پڑا تھا۔۔

روحان اٹھامیز سے گاڑی کی چابی اٹھائی وکی کو دیکھتا ہوا باہر چلا گیا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"سر"۔ روحان سر چلے گئے اپنی مسز کو لینے پیچھے سے علینا آتی بولی تھی۔۔

وکی نے سر پہ ہاتھ پھیرا تھا ہاں چلا تو گیا ہے اگر اسے پتہ چل گیا نا اس سب کاروائی کے پیچھے ہاتھ میرا ہے تو میری خیر نہیں۔۔

"اور میری نوکری گئی کیونکہ ماسٹر مائنڈ میرا ہے" علینا کو ہنسی آئی۔۔

ہا ہا "تو دونوں ہنس دیے

وکی نے ہی عالم صاحب کو کال کر کے اپنے پلین سے آگاہ کیا تھا"

جو اس اسنے علینا کے ساتھ مل کر بنایا تھا روحان کو راہ راست پہ لانا چاہتے تھے۔۔



وہ ابھی تک چمیر پہ ہی بیٹھی تھی آدھا گھنٹا گزر گیا مگر ابھی تک روحان نہیں آیا تھا اب تو اسے آس پاس کے لوگوں سے خوف آنے لگا تھا دل سے دعائیں کر رہی تھی کہ روحان جلدی آجائے۔۔ شام ڈھلنے لگی سردی بڑھتی جا رہی تھی بس ایک شال ہی اوڑھ رکھی تھی جو سردی کم کرنے کیلئے ناکافی تھا۔۔

روحان ریش ڈرائیونگ کر کے ایئر پورٹ پہنچا تھا جانتا تھا وہ ڈرپوک ہے کبھی کہیں اکیلی بھی نہیں گئی ہوگی اتنا کونفیڈینس کہاں زویا میں۔۔

وہ سر جھکائے بیٹھی بس رو دینے کو تھی۔۔

READERS CHOICE

## بے پرواہ عائشہ نور

روحان ادھر ادھر دیکھتا آگے بڑھ رہا تھا زویا سے کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی آنے جانے لوگوں کا بھی کافی رش تھا روحان کو اب اپنی غلطی کا احساس ہونے لگا تھا اس نے دیر کر دی آنے میں۔۔ اگر زویا نامی تو ڈیڈ مجھے چھوڑیں گے نہیں۔۔ وہ سوچتے ادھر ادھر دیکھتے آگے بڑھنے لگا۔۔

زویا نے سر اٹھا کر پھر سے ادھر ادھر سر گھمایا

سامنے چمیر پہ بیٹھی زویا پہ روحان کی نظر گئی اسی وقت زویا نے سامنے دیکھا۔۔

ایک ساتھ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا روحان وہی رک گیا اور زویا کرسی سے کھڑی ہوئی دونوں ساکت کھڑے ایک دوسرے دیکھے جارہے تھے۔۔

پیچ کلر کی فراک پہنے ہم رنگ ریشمی شفون کا دوپٹہ سر پہ اوڑھے کاندھوں پہ شال اور چہرے کو چھوتی سیاہ زلفیں سفید رنگت تیکھے نین نقوش سردی سے لال پڑتی گال حسن کے ہتھیاروں سے لیس نازک سا سراپہ لئے اسکے سامنے تئیس سالہ زویا تھی۔۔

اٹھارہ سالہ زویا کا ہی نقش اس کے زہن میں تھا۔۔

اپنی تمام تر مردانہ وجاہت لئے وہ اس کے سامنے کھڑا تھا زویا تو اسے بس یک ٹک بنا پلک جھپکائے دیکھے جارہے تھی۔۔ تھری پیس سوٹ میں وہ بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔ جب وہ گیا تھا تو بس سمارٹ سا تھا اب تو خوبور و جواں مرد لگا ہلکی بڑھی بیرڈ گھنی اور بڑھی مونچھیں اسکی پرسینلٹی کو اور چار چاند لگا رہی تھی۔۔

قدم قدم بڑھتا اس کے قریب آ رہا تھا مگر وہ تو بس اس میں کھوئی ہوئی تھی۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

کیا ہوا لگتا ہے پہنچانا نہیں بھاری مردانہ آوز سن کر وہ ہوش میں آئی اور بلا اختیار اسکے سینے سے لگ گئی۔۔ وہ بہت ڈر گئی تھی شاید وہ آئے ہی نا مگر اسے سامنے پا کر بہت خوش ہوئی۔۔

اس کے اچانک گلے لگنے سے وہ حیراں تھا مگر برسوں بعد کسی اپنے کا لمس پا کر جیسے اسکے اندر سکون اتر رہا تھا آنکھیں موند کر اس سکون کو اپنے اندر اتار رہا تھا اور گلے ہی پل دونوں بازوؤں سے پکڑ کر جھٹکے سے خود سے الگ کیا۔۔

زویا کو شرمندگی سی ہوئی اپنی اس حرکت سے اس لئے سر جھکا گئی۔۔

چلیں اسکا بیگ گھسیٹا ہوا آگے چل پڑا اور وہ اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔۔

ایئر پورٹ کی حدود سے باہر آ کر پارکنگ میں کھڑی گاڑی کو چابی سے انلاک کیا بیگ سائیڈ پہ اسکا بھاری بھر کم بیگ اٹھا کر رکھا۔۔ فرنٹ ڈور کھولا زویا کیلئے وہ بھی چپ چاپ بیٹھ گئی اور خود بھی فرنٹ سیٹ سنبھالی تھی۔۔

سارا راستہ خاموشی کی نظر ہوا ایک غلط نگاہ بھی اس پہ نہیں ڈالی تھی۔۔ مگر وہ چور نگاہوں سے اسے دیکھ لیتی۔۔

روحان نے اپنے فلیٹ کے سامنے جھٹکے سے گاڑی روکی اور باہر نکلا بیگ سیٹ سے اسکا بیگ باہر نکالا وہ بھی اسکے پیچھے باہر نکلی تھی سرد سی ہوا اسکے آر پار ہوئی تھی۔۔

اپنی پاکٹ سے فلیٹ کی چابی نکالی دروازہ کھول کر اسکے سامان سمیت وہ اندر داخل ہوا دروازے پہ کھڑا اسے اندر آنے کا راستہ دیا چہرے پہ بلا کی سنجیدگی تھی۔۔ اب تو اسکی خاموشی سے زویا کو خوف آنے لگا تھا۔۔

دروازہ بند کر کے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا چہرے پہ سخت تاثرات لیئے اس کے قریب آ رہا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

جیسے وہ قریب آ رہا تھا زویا کی جان پہ بن آئی تھی سوکھے پتے کی مانند اس کا دل لرز رہا تھا۔ مارے خوف کے اس کی آنکھیں پھیل گئی اپنی جگہ پہ جمی کھڑی تھی۔

"تو تم کامیاب ہو گئی مسز زویا روحان ملک اپنی اس معصومیت کا ڈھونگ رچا کر۔ اپنی اس معصوم شکل سے ڈیڈ اور زارون کی ہمدردی حاصل کر سکتی مگر میری نہیں۔" لفظ تھے یا تیر جو اسکے ننھے سے دل کو چیرتے جارہے تھے نین کے کٹورے بھرنے لگے تھے۔

"کروالی پھر رخصتی بھی۔ اب پھولوں کی سیج سے تمہارا سواگت کرنے سے رہا" کہتا اسکی کاندھے شال کھینچنے لگا۔ "روحان پلیز میرے بارے میں ایسا مت سوچیں میں بے قصور ہوں" وہ روتے ہوئے بس اتنا ہی کہہ پائی۔ اور شال کا ایک سر ا بھی اسکے کاندھے پہ تھا جو اسے زور سے پکڑ لیا۔

"بعد میں رونادھونا جس کام کے لئے آئی ہو وہ تو کر لیں" روحان جھک کر اسکے چہرے کے قریب تر ہوتا معنی خیز بولا۔

آنسوؤں سے ترچہرہ نفی میں ہلایا تھا۔

وہ مزید قریب ہوتا کہ اس کا فون بجا۔ سیدھا ہو کر فون اٹھایا۔

"یار بعد میں بیوی کا دیدار کر لینا پہلے جو کام چھوڑ کے گیا ہے وہ تو آ کر نمٹالے" وکی بنا بریک کے بولتا گیا۔

"آ رہا ہوں"۔ اتنا کہتے اس نے فون کاٹ دیا نظریں ابھی بھی اسکے چہرے پہ تھی جہاں آنسوؤں کا سیلاب جاری تھا

--

## بے پرواہ عائشہ نوس

وہ باہر جانے کیلئے مڑا تھا پھر کچھ سوچ کر اسکے پاس آیا۔

"وہ سامنے والا پہلا کمر میرا ہے اس کے علاوہ دو کمرے ہیں کوئی سا بھی رکھ لو نا تو تمہاری جگہ میرے کمرے میں ہے اور نا ہی میری زندگی میں بہتر یہی ہے تمہارے لئے دور رہنا مجھ سے انڈر سٹینڈ" وہ اسکو انگلی دکھا کر وارن کرتا وہاں سے چلتا بنایہ سوچے کے اگلے بندے پہ کیا بیٹے گی۔

دھاڑ سے دروازہ بند کرے وہ چلا گیا اور وہ وہی زمین پہ بیٹھتی چلی گئی اور دل کھول کر روئی۔

روحان گاڑی میں آکر بیٹھا زور سے اسٹیرنگ پہ ہاتھ مارا تھا اپنے آپ کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔  
ناجانے کیوں زویا کار و نا اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا اسکا دل اسکے بے قصور ہونے کی گواہی دے رہا تھا اور اسکے ضد بے وجہ سی لگی اپنی سوچوں کو جھٹکتا گاڑی اسٹارٹ کی اور آفس کی طرف نکل پڑا۔



کافی دیر بعد رونے کا شغل پورا ہوا تو گلا خشک ہو رہا تھا بھوک کا احساس بھی جاگا رد گرد کا جائزہ لیا وہ ایک لگژری چھوٹا سا پارٹمنٹ تھا کھلا ڈرائنگ روم نما حال سامنے اسٹائش اوپن کیچن تھا آگے آمنے سامنے تین کمرے بنے ہوئے تھے دو کمرے چھوٹے چھوٹے ایک ساتھ تھے ایک بڑا کمرہ سامنے تھا جو روحان کا تھا۔

روحان کے کمرے کے سامنے جو کمرہ تھا زویا اس کمرے گئی بیگ سے سادہ آف وائٹ سوٹ نکالا اور فریش ہونے چلی گئی۔

فریش ہو کر کچن کا رخ کیا مگر کچھ خاص تھا نہیں کھانے کو فرج میں کچھ فروٹس اور بریڈ انڈہ دودھ کا پیکٹ تھے بس۔

## بے پرواہ عائشہ نور

چائے بنائی اپنے لیے اور بریڈ سے ہی کام چلایا کل کی بھوک تھی۔۔  
اور پھر کمرے میں بند ہو گئی اچھے سے لاک لگایا اور لیٹ گئی۔۔



وکی نے روحان کو جان بوجھ فون کر کے بلایا تھا تاکہ وہ زویا کیساتھ غصہ میں کچھ کرنا دے۔۔  
اور وہ آگیا تھا کافی موڈ خراب تھا وکی اور علینا پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے۔۔

"سر۔۔ روحان سر کا موڈ کافی اوف ہے"۔ علینا بولی تھی وکی سے۔۔

"ہاں دیکھ رہا ہوں زویا بیچاری کو پتا نہیں کیا زہرا گل آیا ہو گا۔۔"

"مجھے ایسا نہیں کرنا تھا" وکی کو احساس ہونے لگا کہ اس نے غلط کر دیا ہو۔۔

"سر ایسے مت سوچیں بی پوزیٹو"۔۔ علینا نے دلاسا دیا تھا

"آپ زرا سر کو ریلیکس کریں نا وقتی غصہ ہے ایسا ری ایکشن آنا ہی تھا ہمیں ہمت نہیں ہارنی"۔۔

"ہاں پہلے میں خود کو دلاسا دے لوں مجھ غریب کو کیا پتا شادی کا دکھ کیا ہوتا ہے"۔۔ وکی بیچارگی سے بولا۔۔

علینا نے اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی سامنے روحان آ رہا تھا دونوں ایک ساتھ کھڑا دیکھ کر اپنے کیمین میں چلا گیا۔۔

وکی بھی اسکے پیچھے چلا آیا۔۔

"علینا کے بجائے کام پہ زیادہ دھیان دیا کرو اتنا سا کام نہیں سنبھال سکے تم۔۔" روحان دانت پیستا بولا۔۔

بس جگر تیرے بغیر عادت نہیں کام سنبھالنے کی وکی بولتا سا منے والی کرسی پہ بیٹھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"یار بھابھی پہ ہاتھ زرا ہولار کھی" وکی بولا۔۔

روحان نے اسے گھورا۔۔

"یار تیری گھوری میری جان نکال دیتی ہے اس بیچاری پہ کیا گزرے گی" وہ ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا بولا۔۔

"یار اسے کچھ نا کہیں بس کچھ عرصہ ساتھ رکھیں اور پاکستان واپس بھیج دیں پھر بہانا بنا دینا انڈر سٹینڈنگ نہیں ہوئی

تیرا کیس سولو ہو گیا۔۔" وکی اسے سمجھاتا بولا۔۔

"میں اسے ایک دن بھی نہیں برداشت کر سکتا۔۔" روحان جھنجھلا کہ بولا۔۔

"یار تین مہینے تو رکھنا پڑے گا نا" وکی اس بات پہ روحان نے اسے گھورا۔۔

"چل دو مہینے" اسکے گھورنے پہ وکی فٹ بولا۔۔

"ایک ہفتہ بس"۔۔ روحان بولا

"کیا ایک ہفتہ یا ایسے تجھی پہ انگلی اٹھے گی تو نے نہیں رکھا۔۔ یار اسکا کچھ تو خیال کر آخر بیوی سے پہلے تیری کزن

بھی ہے اس رشتہ کے نا طے رکھ لے وکی اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا مگر سب بے سود تھا روحان کچھ بھی

سمجھنے سے قاصر تھا اس وقت۔۔

READERS CHOICE

گھر آج بے رونق سالگ رہا تھا زویا کے بغیر سبھی اداس سے ہھر رہے تھے۔۔

پھر زویا کی خیریت سے پہنچنے کی اطلاع ملنے پر سبھی نے شکر کیا۔۔

Page 213 of 699



## بے پرواہ عائشہ نور

دوپہر کے وقت زرتاج اور روحادونوں ٹیوی لاؤنج میں بیٹھی تھی آج کا دن ہی نہیں گزر رہا تھا انکا جیسے۔۔

"آج گھر خالی خالی سا لگ رہا ہے" روحا بولی۔۔

"ہاں زویا سے بات بھی نہیں ہوئی ابھی تک" زرتاج بولی۔۔

تو روحان بھائی کو کال کرو زویا سے بات کرو ادیں۔۔" زرتاج نے روحا سے کہا۔۔

"کی تھی کال آفس ہو گے ریسو ہی نہیں کی۔۔"



روحان آفس پہنچا ہی تھا کہ عالم صاحب کی کال آئی۔۔

"میس ڈیڈ۔؟"

"لے آئے پیٹازو یا کو" عالم صاحب نے نرم لہجہ میں پوچھا۔۔

"ہاں میں لے آیا ہوں گھر چھوڑ دیا ہے۔۔" روحان بے دلی سے بولا۔۔

"کیا مطلب گھر چھوڑ دیا تم کہا ہو" عالم صاحب ک لہجہ پھر سخت ہوا۔۔

"ڈیڈ میں ابھی آفس آیا ہوں آپکی چہیتی کو گھر چھوڑ کے آفس میں بھی کام بہت ہے" روحان تفصیل سے بات

بتائی۔۔

اچھا عالم صاحب کو تسلی ہوئی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"بیٹا مجھے غلط مت سمجھنا میں نے جو کیا تمہارے بھلے کے لیئے کیا ہے۔۔ زویا کو کچھ مت کہنا" عالم صاحب پھر سے نرم ہوتے بولے۔۔

"ہم۔۔ جانتا ہوں آپ نے کس کا بھلا کیا" طنز کرتا بولا

"زویا بہت اچھی بچی ہے تم دونوں ساتھ رہو گے ایک دوسرے کو سمجھو گے تب ہی کوئی بات بنے گی ایسے تو میں تمہاری بے جا ضد نہیں مان سکتا۔۔"

"اور اگر ایسا نا ہوا ڈیڈ تو۔۔"

"تمہاری سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی ہوئی ہے" عالم صاحب بولے۔۔

"ڈیڈ میں آزادی چاہتا تھا اور آپ نے میرے پیر کی بیڑی اور مضبوط کر دی۔۔" روحان نے احتجاج کیا تھا۔۔

"نہیں روحان میں تمہیں سیدھا راہ دکھانا چاہتا ہوں بتانا چاہتا یہ تمہاری بے جاہ ضد ہے کہیں کل کو تمہیں اپنے فیصلہ پہ کچھ تانا پڑے" عالم صاحب نے اتنا کہتے ہی کال کٹ کر دی۔۔

روحان کے زہن میں وہی کی باتیں آئی تھی ہم اب اس عذاب کو دو مہینے برداشت کرنا پڑے گا تم سے تو اب میں ہر حال میں جان چھڑا کے رہوں گا

READERS CHOICE

نونج چکے تھے دونوں ایک ساتھ آفس سے نکلے تھے۔۔

"اب کھانا میرے ساتھ کھائے گا یا بھابھی کیساتھ۔۔" وہی ہنستا ہوا بولا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

کھانے کے نام سے روحان سوچ میں پڑ گیا تھا۔ اسے یاد آیا گھر میں کھانے کو کچھ خاص تھا ہی نہیں۔۔  
"کیا ہوا اس بیچاری کو کھانے کو کچھ دے کے بھی آیا تھا یا ابھی تک بھوکا ہی ہے۔۔" وہی اسے سوچ میں پڑتا دیکھ  
بولا۔۔

روحان بس چپ رہا تھا۔۔

"چل پھر پہلے خود کچھ کھالے پھر اسکے لیئے کھانے کو لیجانا۔۔"

دونوں ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے کھانا کھا رہے تھے جب وہی بولا

"بھابھی کا کوئی من پسند کھانا لیجا۔۔"

"مجھے نہیں پتا" وہ لا پرواہی سے کھانا کھاتے بولا۔۔

"یار وہ تمہاری کزن بھی ہے اتنا عرصہ ساتھ رہے ہو کچھ تو بندے کو معلوم ہوتا ہی ہے" وہی کو اسکی بے حسی پہ  
افسوس ہوا۔۔

آگے سے کوئی جواب نہیں۔۔

"اچھا پھر ہم وہی اچھا کو کھینچتے سوچنے کے انداز میں بولا۔۔" چل پھر لڑکیاں چکن کی شوکین ہوتی ہیں وہ پیک کروا  
لے۔۔

"نہیں چکن نہیں کھاتی وہ کوئی سبزی وغیرہ" روحان چکن کے نام پہ کھانا کھاتے فوراً بولا۔۔

وہی نے تکا لگایا تھا چکن کا جوڑو یا کونا پسند تھا۔۔ اور ایک اور تکا لگیا سا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"دال اور ساتھ میکرونی"۔

"نہیں دال کے ساتھ چاول اور رائے" وہ اپنا کھانا فنش کرتا ہوا بولا۔

"ٹھیک ہے تیری بیوی تجھے پتا ہے اسے کیا کھانا ہے میری تو کوئی بیوی ہے نہیں جو مجھے پتا ہوتا بیویوں کی پسندنا پسند کا" وہ اپنا رونا لیکر بیٹھ گیا۔ روحان نے نفی میں سر ہلایا تھا۔



دروازہ چابی سے کھول کر وہ اندر داخل ہوا ہمیشہ کی طرح خالی گھر اسکا منہ چڑھا رہا تھا مگر آج گھر خالی نا تھا گھر والی بھی موجود تھی۔

روحان نے کچن میں کھانے کے پیکٹ رکھے اور کمروں کی طرف آیا تھا پتا نہیں کونسے کمرے میں ہوگی سوچتا اپنے کمرے کے سامنے والے کمرے کا ہی ہینڈل گھمایا تو وہ لوک تھا۔ "ہم تو محترمہ یہاں ہے۔" ٹک ٹک۔ اسنے دروازے پہ دستک دی مگر اندر سے کوئی آواز نا آئی۔

پھر ایک دوبار دستک سی مگر بے سود رہا۔ "زویازو یا تمہارا کھانا کچن میں رکھا ہے"۔ وہ کہہ کر اپنے کمرے کی جانب بڑبڑاتا "مڑا نخرے ہی نہی ختم ہو رہے میڈم کے" دھاڑ سے درواہ بند کیا اپنے کمرے کا۔ وہ جو دروازے کی دستک سے سہم گئی تھی اس لئے بول بھی نا سکی پھر روحان کی آواز آئی کھانے کا کہہ رہا تھا "شکر ہے اسے بھی خیال آیا میرا بس چائے پہ ہی گزارا کر رہی تھی اب تک۔" کچھ دیر گزر جانے کے بعد ہمت کر کے دروازہ کھولا۔

## بے پرواہ عائشہ نوس

پہلے سر باہر نکال جائزہ لیا باہر کا کہیں روحان تو نہیں تسلی کرنے کے بعد وہ باہر آئی سیدھا کچن میں گئی کھانے کے پیکٹ کھولے دال چاول اسکا فیورٹ تھی شکر ہے میری پسند تو یاد اسنے دل میں سوچا۔۔  
کھانا اون میں گرم کر کے ٹیبل پہ بیٹھ کر جلدی جلدی کھانے لگی کہیں روحان ہی نا آجائے۔۔۔  
روحان فریش فریش سا کمرے سے باہر آیا بلیک ٹی شرٹ اور ساتھ بلیک ہی ٹراؤزر پہنے ہوئے تھا۔  
کچن کی طرف آیا تو زویا کو دیکھ وہیں رک گیا جو جلدی جلدی کھانے میں مصروف تھی۔۔ "ہم صحت تو پھر بھی چڑی جتنی ہے اتنا کھانا جاتا کہاں ہے" اسے دیکھ کر دل میں کہا۔۔

کچن میں کافی کا سامان نکالا اور کافی میکر میں پانی اور کافی ڈال کر اون کیا اور شیلف کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا سینے میں دونوں ہاتھ باندھے زویا کا سر تا پیر جائزہ لینے لگا۔۔ زویا کے تو ہاتھ کانپنے لگے کھاتے ہوئے جب اسے پتہ لگا روحان بھی کچن میں ہے۔۔ آف وائٹ سادی نیٹ کی فراک کی پہنے آدھے بالوں کو کیچر میں مقید باقی پیچھے کھلے چھوڑے تھے سیاہ بال پوری کمر پہ بکھرے تھے دوپٹہ بس ایک کاندھے تھا روحان کو دیکھتے جو پورا اسی کی جانب متوجہ تھا جلدی سے سارا دوپٹہ آگے کر لیا اپنی نشست سے ایک انچ بھی نہیں ہلی تھی روحان نے کافی میکر بند کیا کپ میں کافی انڈیلی اور چپ چاپ کمرے میں چلا گیا۔۔ زویا کی رکی ہوئی سانس بحال ہوئی تھی جلدی سے برتن سمیٹے اور اپنے لیئے چائے بنائی اور وہ بھی کمرے میں بند ہوئی تھی گیٹ کو اچھے سے لاک کر نانا بھولی۔۔



"کیا کسی نے بھی مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا زویا کے بارے۔۔ مجھے اس بارے میں کیوں لا علم رکھا گیا"



## بے پرواہ عائشہ نوس

اس وقت گھر کے سب افراد ڈانگ ٹیبل پہ بیٹھے تھے ڈنر کرنے۔۔ زارون بول کم اور چلا زیادہ رہا تھا۔۔ سب خاموش بیٹھے تھے کوئی بھی نہیں بول رہا تھا۔۔

"زارون اتنا غصہ کیوں کر رہے ہو" سیما بولی تھی۔۔

"مام آپ بھی مجھے ہی کہہ رہی ہیں آپ نے بھی مجھے بے خبر رکھا"۔۔

"بیٹا مجھے کیا کہہ رہے ہو مجھے بھی دو دن پہلے بتایا تھا تمہارے ڈیڈ نے" سیما نے جواب دیا۔۔

"زارون تم نے پہلے بھی یہی سب شور کرنا تھا اس لیئے نہیں بتایا تھا۔ آخر تمہیں کیوں مسئلہ ہو رہا ہے زویا کو روحان

کے پاس بھیجنے سے"۔۔ عالم صاحب کے ہو چھنے پہ زارون چپ رہا کیسے بتاتا روحان کے کند سوچ کے بارے میں۔۔

"بولو اب چپ کیوں ہو"۔۔ عالم صاحب پھر بولے اس بار انکی آواز اونچی تھی۔۔

"ڈیڈ روحان زویا کو نہیں رکھے گا اسے جلدی پھر واپس بھیج دے گا اسکا دل ٹوٹ جائے گا۔۔ ٹرائے ٹوانڈر سٹینڈ ڈیڈ"

وہ اپنی بات سمجھاتا بولا۔۔

"دیکھا جائے گا" عالم صاحب اپنی پلیٹ میں کھانا ڈالتے بڑے آرام سے بولے۔۔

زرتاج اور روحا بھی پریشان سی تھی زویا سے بھی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔

سفینہ کو الگ فکر تھی زارون کی بات میں بھی دم تھا۔۔

سیما نے بیٹے کو تسلی رکھنے کا اشارہ کیا اور کھانا شروع کرنے کا کہا۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

روحان صبح صبح تیار ہو کر آفس بیگ ہاتھ میں پکڑے زویا کے کمرے کا دروازہ بجا رہا تھا۔  
زویا صبح کی نماز پڑھ کر پھر سے بستر میں لیٹ گئی تھی رات بھر صحیح سے سونا پائی اور پھر آنکھ لگ گئی تھی۔ دروازہ بجا  
تو جلدی سے اٹھ بیٹھی۔

"زویا"۔ اب کے روحان زور سے بولا توفٹ سے اٹھ کر دروازہ کھولا۔

"گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی۔" دروازہ کھلتے ہی پھٹ پڑا۔

پھر سر تا پیر اسے گھوراجو ویسے بنا دوپٹے کے اٹھ کر آگئی تھی۔ ابھی بھی رات والے کپڑوں میں ہی تھی بال بھی کھلے  
اور بکھرے تھے۔ نیند سے سرخ ہوتی خمار آلود آنکھیں.. چہرے پہ بے پناہ معصومیت لئے اسکے سامنے تھی ایک  
پل کیلئے روحان اس میں کھوسا گیا..

روحان کو خود کی طرف تکتا پا کر اپنے حلیہ کا خیال آیا تو جلدی دروازہ کی اوٹ میں چھپنے کی کوشش کی تھی آدھی  
دروازے کے پیچھے اور آدھی باہر۔

"میں آفس جا رہا ہوں نوبے جینی آئے گی گھر کی صفائی کرنے یہ کچھ پیسے ہیں اس سے کہ منگوا لینا کھانے پینے کو کچھ  
بھی ایک ہفتہ کی گروسری کا سامان آجائے گا" پیسے اسکی طرف بڑھائے مگر اس نے ابھی تک نہیں لیئے تھے کبھی  
اسے دیکھتی تو کبھی پیسوں پھر کچھ دیر بعد پیسے پکڑنے کیلئے ہاتھ بڑھا پیسے پکڑتے وقت تھوڑا سا ہاتھ اس کے ہاتھ  
کے ساتھ مس ہوا توفٹ سے ہاتھ پیچھے کر لیا۔

"بیہیو تو ایسے کر رہی ہے جیسے کہ کوئی ویمپائر ہوں"۔ وہ دل میں سوچتا سر ہلاتا چلا گیا۔



نوبے جینی آئی تھی اس کے پاس بھی گھر ایک ایکسٹریکی تھی وہ روز نوبے آتی اور گھر صاف کر کے چلی جاتی تھی جب سے روحان نے اپارٹمنٹ لیا تھا تب سے وہ یہاں کام کر کر رہی تھی وہ ایک درمیانی عمر کی خاتون تھی اور دو بچوں کی کفالت خود کر رہی تھی شوہر کب کا چھوڑ کر جا چکا تھا۔

روحان نے اسے فون پہ بتا دیا تھا کہ پاک سے اسکی مہمان آئی ہوئی ہے۔

زویا بھی بھی بستر پہ ہی لیٹی سوچوں میں گم تھی جب دروازہ ناک ہو اتو فٹ سے اٹھ بیٹھی اور انجان عورت کو دیکھ کر ڈر گئی۔

"ہیلو مادام کیسا ہے میں جینی ہے۔"

جب اس عورت نے اپنا تعارف کروایا تو اسے یاد آیا صبح روحان اسی کا بتا کہ گیا تھا۔

"اسلام علیکم" وہ بستر سے اٹھ کر کھڑی ہوئی اور احترام سے سلام کیا۔

"سسٹر آپ کا نام"۔ روحان نے بتایا تھا مگر وہ بھول اور سوچ میں پڑھ گئی۔

"زویا"۔ زویا نے کہا۔

"او کے زویا سسٹر تو پھر آپ کیلئے ناشتہ بناؤں۔" جینی نے احترام سے کہا۔

"نہیں میں خود بنا لوں گی۔" زویا بولی۔

"نہیں سسٹر آپ مہمان ہیں آپ فریش ہوں میں بنا دیتی ہوں" وہ بڑی عزت سے بولی تھی پھر زویا نے کچھ ناکہا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

جینی نے زویا کے لیے بہت اچھا ناشتہ بنایا تھا۔

پھر جینی نے گھر کی صفائی کی پھر زویا نے اسے لسٹ بنا کے دی راشن کی جو جینی نے لا کر دی اور بارہ بجے وہ چلی گئی۔



"ہیلو اسلام علیکم کیسی ہو زویا بیٹا" عالم صاحب نے زویا کو کال کی تھی۔

"میں ٹھیک تایا ابو آپ سنائیں کیسے ہیں سب مجھے بہت یاد آرہی ہے سب کی۔" زویا داس ہوتی بولی۔

"بیٹا ہمیں بھی بہت یاد آرہی ہے تمہاری۔

لو بھی بات کرو ماں سے۔" عالم صاحب نے سفینہ کو فون دیا۔

"کیسی ہو میری بچی" ماں سے احوال کرنے کے بعد زویا نے زرتاج اور روحا سے بھی ڈھیروں باتیں کی۔

زویا نے آج موبائل اون کیا تھا عالم صاحب نے اسے پاک میں ہی آسٹریلیا کی سم لیکر دی تھی کہ وہ وہاں جا کر یوزر کر

سکے کل اسنے فورن موبائل اون نہیں کیا کیونکہ کل روحان کی باتوں سے وہ ٹوٹ گئی تھی ہمت نہیں ہوئی گھر بات

کرنے کی۔ زویا نے زرتاج اور روحا کے ساتھ نمبر شیئر کیا اور پھر باتوں کا نارکنے والا سلسلہ چل نکلا۔



"بھائی صاحب۔" عالم صاحب رات کے کھانے کے بعد سٹڈی میں بیٹھے کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے جب سفینہ

ان کے پاس آئی۔

## بے پرواہ عائشہ نور

عالم صاحب نے کتاب بند کی اور عینک اتار کر میز پر رکھی اور سفینہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ "بولو سفینہ کیا بات ہے۔۔"

"بھائی صاحب زورتاج کا گریجویشن مکمل ہونے والا ہے تو میں اسکی شادی کا سوچ رہی ہوں زویا کے مستقبل کا معلوم نہیں مگر میں جلد از جلد زرتاج کا گھر بسا دینا چاہتی ہوں۔۔"

"تمہاری بات ٹھیک ہے مگر زویا کے لیے میں شرمندہ ہوں۔۔"

"بھائی ایسا مت کہیں جو اسکی قسمت میں ہو گا وہ دیکھا جائے اب زرتاج کا فیصلہ آپکے ہاتھ میں ہے۔۔" سفینہ اپنی بات کہہ چپ ہوئی۔۔

"ہم سیٹیاں کب بڑی ہو جاتی ہیں پتہ ہی نہیں چلتا۔۔ خیر ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں میرے جاننے والوں میں ہیں کچھ رشتہ میں کچھ دنوں ایک اچھا سارشتہ دیکھ کر بتاؤں گا۔۔" عالم صاحب نے کہا۔۔

"اچھا بھائی صاحب اب زرتاج بھی جلد از جلد اپنے گھر کی ہو جائے۔۔" اللہ اسکے نصیب اچھے کرے آمین "سفینہ نے دل سے دعا کی اپنی بیٹی کیلئے۔۔"

"آمین"

READERS CHOICE

۔۔ عالم صاحب نے بھی دل سے کہا

ایک ہفتہ گزر چکا تھا دنوں کا پھر سامنا بہت ہی کم ہوا تھا۔۔ روحان صبح کا جاتارات گئے ہی گھر لوٹا تھا۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

آج بھی رات کو وہ گیار بجے گھر آیا فریش ہو کر ہمیشہ کی طرح وہ کچن میں آیا کافی بنانے کیلئے تبھی اسکا سامنا زویا سے ہوا۔

بلیک کلر کی فراک پہنے ہاف آستینوں سے نظر آتے دودھیا بازو آدھے بالوں کو کچھر میں قید کئے باقی کمر پہ کھلے چھوڑے۔ بنا دوپٹہ کے۔ وہ اپنے دھیان میں کھڑی کچن میں چائے بنا رہی تھی روحان کی آمد کا اسے اندازہ نہ ہوا۔۔ روحان پاکٹ میں ہاتھ ڈالے بغور اسکا جائزہ لے رہا تھا۔۔ خود پر نظر کی تپش محسوس ہوئی تو پیچھے منہ موڑ کر دیکھا تو روحان نے اسے دیکھ کر آنکھیں چھوٹی کیں۔ اسنے فٹ سے چو لہا بند کیا۔۔ روحان قدم بڑھا کر اسکے بلکل پیچھے کھڑا ہوا "بنا لو چائے میں نے منع تو نہیں کیا۔۔" وہ بلکل اسکے پیچھے کھڑا تھا۔

"ب۔ بن گئی بس مم۔ میں کپ میں ڈالنے لگ تھی"۔ اسکی آواز لڑکھڑاہٹ تھی۔۔ وہ گھبرا گئی تھی اسکے یوں پیچھے کھڑے ہونے سے کانپتے ہاتھوں سے چائے کپ میں ڈالی اور سائیڈ سے نکل گئی۔۔ جبکہ وہ اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں تھا اسے زچ کرنے کیلئے اسکے پیچھے کھڑا ہوا تھا پھر اپنے لیے کافی بنانے لگا۔



زارون آفس میں بیٹھا تھا لیپ ٹاپ پہ تیزی سے انگلیاں چلا رہا تھا جب انٹر کام بجا تو اس نے اٹھایا۔۔ "میس۔۔ سر کوئی مس شائنہ آئی ہے"۔۔ شائنہ زارون نے ماتھا مسلہ تھا۔۔ "او کے بھیجو"۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

تھوڑی دیر بعد شائہ آفس میں انٹر ہوئی "ہیلو"۔

"سلام علیکم" زارون نے سلام کر کے اسے شرمندہ کرنا چاہا۔

"وعلیکم اسلام" وہ بھی بنا شرمندہ ہوئے ہنستی بولی۔

"یہ کیا ہے شانو تم آفس کیوں آئی ہو"۔ زارون اپنی کرسی سے کھڑا ہوا اور آگے آکر بولا۔

تو شینا اسکے گلے لگ گئی۔۔ سر اسکے سینے پہ رکھا اور دونوں ہاتھ اسکے، کمر کے پیچھے باندھ دیئے۔

"شینا"۔ زارون نے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اسے پرے ہٹایا تھا۔ "یہ سب کیا ہے"۔ اسکے حلیہ کو ناگواری سے دیکھا تھا۔

اسکی اتنی تیاری جیسے رائیگاں گئی۔ ٹائیٹ پینٹ پہ چھوٹی سی بغیر آستینوں والی شرٹ کھلے بال

"زارون میں تمہاری مینگیتر ہوں تم سے ملنے آسکتی ہوں"۔ شینا کو اپنی توہین محسوس ہوئی تھی۔

"ہاں تو تم ایسے بیسیو کرو گی"۔ زارون خود کو کنٹرول کرتے ہوئے اپنا لیجہ نارمل رکھتا بولا۔

"ہاں تو پھر کیسے بیسیو کرو پھر تم تو مجھ سے ٹھیک بات بھی نہیں کرتے اس زرتاج کے آگے پیچھے گھوم سکتے ہو" بس

شائہ کو مال والی بات بھولی نہیں تھی وہ اس لیے جتا یا تھا اسے۔

"تم میں اور اس میں بہت فرق ہے" وہ بس سوچ سکا تھا۔

"اسکا نام سنتے ہی سوچ میں پڑ گئے"۔ وہ طنز کرتی بولی۔

"بھئی یہ تم عورتوں کی آپس کی بات ہے مجھے ناگھسیٹو"۔ وہ واپس اپنی کرسی پہ بیٹھتا بولا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"یہ عورت کسے بولا" وہ اسکے سامنے آتی بولی۔

"میرے سامنے کوئی اور عورت تو ہے نہیں" ایک اچھٹی سی نگاہ اس پہ ڈال کر بولا۔

"ہم وہ ہوگی عورت میں تو نہیں"۔۔ وہ ادا سے بال جھٹکتی بولی۔

"اچھا اب جاؤ مجھے کام ہے"۔۔ زارون بغیر لحاظ کے اسے جانے کا بولا۔

"میں تمہارے ساتھ لنچ کرنے کیلئے آئی ہوں اور تم مجھے جانے کا بول رہے ہو"۔۔ وہ صدمہ سے بولی۔

"ہاں بول رہاں ہوں اگر تمہارا حلیہ ساتھ جانے کے قابل ہوتا تو ضرور چلتا"۔۔ زارون اسکے ڈریس پہ تنقید کرتا بولا۔

"کیا ہوا ہے میرے حلیہ کو اس آفیشن۔۔ تھوڑا بروڈ مائنڈ ہو کر سوچو تمہارے آفس میں بھی ایسے حلیہ والی ہی گھوم رہی ہیں"۔۔ اسے پسند نہیں آیا زارون کا اس کے لباس پہ تنقید کرنا۔

"ہاں ہیں مگر وہ میرے گھر سے تعلق نہیں رکھتیں"۔۔ وہ دو ٹوک انداز میں بولا تھا

"ابھی سے ہی میرے ڈریس پہ انگلیاں اٹھا رہا ہے مجھے جو پسند ہے وہ پہنوں گی۔۔" شائہ خود سے بڑبڑاتی پیر پٹختی چلی گئی۔

اسکے جاتے ہی زارون سر پکڑ لیا "اف کہاں پھنس گیا ہوں"۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"سٹر زویا گرو ساری کیلئے ہم اکیلا نہیں آپ بھی ساتھ جائے گا۔" جینی زویا سے بولی گھر کی چیزیں ختم ہو گئی تھی جو زویا نے اسے لانے کا کہا۔

"جینی میں نہیں جاسکتی" زویا نے منع کر دیا۔

"کیوں آپ یہاں کس واسطہ آیا ہوا ہے جب گھوما پھرا نہیں۔" جینی نے پوچھا۔

"وہ روحان۔" زویا بولتی رکی

"کیا روحان سر۔"

"وہ روحان سے پوچھے بغیر میں نہیں جاسکتی۔" زویا اپنی پریشانی بتاتی بولی۔

"کیوں نہیں جاسکتی آپ کزن ہے اسکا بیوی نہیں" جینی بغیر سوچے بولی۔

"ہم مزاق کر رہا تھا" اسے سیریس دیکھ جینی ہنستی بولی۔

"نہیں میرا مطلب کے میں روحان کے ساتھ ہی گھومو گی انہوں کہا تھا مجھ سے جب فری ہو جائیں گے تب گھومیں گے۔" زویا اپنی طرف سے بات بنائی۔

"ناسر کا ٹائم ہو گا نا آپ گھومیں گی چلو جلدی سے تیار ہونے کا ہم وہٹ کر رہا ہے ورنہ ہم ناراض ہو جائے گا۔"

"اچھا اچھا ٹھیک۔" زویا اسکا دل نہیں توڑنا چاہتی تھی اسلئے ہامی بھری جانے کی۔ زویا اور جینی کی کافی دوستی ہو گئی تھی۔



## بے پرواہ عائشہ نوس

"اف آگئی" ماریہ کو آتے دیکھ علینا کو کوفت ہوئی تھی۔

ماریہ سیدھا روحان کے آفس میں گھسی تھی۔

روحان آنکھیں بند کیے کرسی کے ساتھ پیچھے کو سرٹکا بیٹھا تھا۔ خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

جب ماریہ آفس میں انٹر ہوئی تو اس نے آنکھیں کھولی اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"تم"۔۔ روحان بولا۔

"ہاں میں کہاں غائب ہو گئے تم"۔۔ ماریہ نے شکوہ کیا۔

"کہاں ہونا یہیں ہوں تمہارے سامنے آفس میں"۔

تب ہی وہی بھی آفس میں آیا۔

ماریہ نے اپنی بات جاری رکھی۔

"کیا ہوا روحان کام کم کیا کرو تھکے تھکے سے لگ رہے ہو"۔

"ہاں پچارہ اب تھکے گا ہی ڈبل ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے آفس بھی گھر بھی"۔۔ وہی روحان کو آنکھ مارتا بولا تھا روحان

نے اسے آنکھیں دکھائیں تھیں کہ چپ رہے۔

"کیا مطلب ہے تمہارا" ماریہ نا سمجھی سے پوچھا۔

READERS CHOICE



## بے پرواہ عائشہ نور

"مم میرا مطلب یہاں بھی کام کرتا ہے رات کو بھی کام کرتا ہے بیچارہ آفس کا"۔۔ کوئی رزلٹ تو آ ہی جائے گا مہینے بعد۔۔" وہ اپنی ہنسی کنٹرول کرتا ذومعنی بولا تھا مگر پھر بھی اسکی ہنسی چھوٹی تھی۔۔ ماریہ کو اسکی عقل پہ شائبہ ہوا تھا۔۔

"روحان پلیزیٹ لسٹ آفس کا کام آفس تک ہی رکھو گھر جا کر ریسٹ ہی کیا کرو" ماریہ روحان کو سمجھاتے بولی۔۔ "میں بھی یہی کہتا ہوں دو دو کام کرے گا تو ایسی ہی حالت"۔۔ وکی دونوں انگلیاں ہلاتا بولا ایک اشاریہ ماریہ کی طرف تھا دوسرا زویا کی طرف۔۔

روحان کو غصہ آیا تھا وکی پہ اسے باہر کی راہ دکھائی۔۔ "وکی جاؤ یہاں سے" "اف تمہارے دوست کا دماغ خراب ہے نکالو اسے یہاں سے"۔۔ ماریہ نے منہ چڑاتے کہا "اسے چھوڑو اپنا بتاؤ"۔۔ روحان نے پوچھا۔۔ "یار بہت دن ہو گئے ہیں اس ویکنڈ پہ ڈنر بھی نہیں کیا آؤ باہر چلتے ہیں لپچ کرتے ساتھ"۔۔ "ماریہ پلیز" روحان نے بہانہ بنانا چاہا تھا۔۔

"نو آرگو منٹ پلیز کم نا۔" ماریہ نے انسٹ کیا تو اسے چلنا پڑا۔۔

ان دونوں کو باہر جاتا دیکھ علینا کو غصہ بہت آیا تھا۔۔

"کیا فائدہ زویا کو لانے کا یہاں اس چڑیل سے پیچھا کب چھوٹے گا"۔۔

"ریلیکس علینا بہت جلد۔۔ درد دل کی دوا تو کر دی ہے اب دعا بھی کریں گے۔۔"

## بے پرواہ عائشہ نور

"زویا کی دوا اثر کر رہی ہے" پریشان سارہنے لگا "بے سکون ہو اڑا ہے سکون کی تلاش میں خود ہی زویا کے قریب جائے گا۔"

"بس اسے سمجھنے میں زرا دیر لگے گی۔"

"جیسے تمہیں۔" آخری بات وکی نے علینا کو دیکھتے دل میں بولی تھی۔۔



زویا اور جینی پیدل چلتی ہوئی جا رہی تھی اور خوش گپیوں میں بھی مشغول تھی زویا کو اچھا لگ رہا تھا باہر کا خوشگوار ٹھنڈا موسم لوگوں کی چہل پہل۔۔

بلیک گھٹنوں تک کوٹ پہنے ٹائیٹ جینس کے نیچے ہیل والے لانگ شوز پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے میک اپ نام پہ آنکھوں میں کاجل اور ہونٹوں پہ پنک لپ گلوں۔۔ گلے میں ریڈ مفلر پہنے ہاتھوں کو پاکٹ میں ڈالے جینی کی باتوں پہ کھل کھلاتی کسی کی نظروں میں آگئی تھی۔۔

"ہائے جینی واٹ آسپر ائز ڈوہ ایک تیس سال کے لگ بھگ کا جوان تھا گورا چٹا بلو آئیز۔"

"او جیم یو۔" وہ دونوں سائیڈ سے گلے لگے تھے۔۔

"واٹ آبیوٹی" زویا کو دیکھتی ہی جیم نے کہا تھا جسکے دیکھتے اسنے جینی کو دیکھا تھا وہ گھبرا رہی تھی۔۔

"جیم مت تنگ کرو ہمارا مہمان ہے پاک سے آیا۔" جینی نے اسے ڈپٹا

"ہائے!! بیوٹی اوف ایشیا"۔۔ جیم نے ہنستے ہوئے زویا کی تعریف کی تو بس ہلکا سا مسکرائی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"جینی لگتا تمہارا مہمان کو ہمارا تعریف اچھا نہیں لگا۔"

"ایسا بات نہیں وہ اجنبی لوگوں سے بات نہیں کرتی۔"

"ہاہا۔۔ یہ بات ہے ہائے فرینڈز۔۔ وہ اسکی طرف ہاتھ بڑھاتے یوئے بولا۔۔"

زویانے پھر سے جینی کو دیکھا۔۔ تو جینی نے اسے آنکھوں سے تسلی رکھنے کا اشارہ کیا۔۔

تو زویانے کانپتا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا جیم نے ہاتھ ملا کر چھوڑ دیا

ہاہاہا!! اور اسکی نرو پسنیس پہ دونوں ہنسے۔۔ "آئی لائک اڈ۔۔ یو لائک مائے جینی سسٹری یو اگین بیوٹیفل لیڈی۔۔"

"اوکے جینی سسٹر اینڈ یو سسٹر بائے ہم جارہا۔۔ وہ ہاتھ ہلاتا وہاں سے چلا گیا۔۔"

"جینی وہ ہمارا کزن برادر ہے بہت اچھا ہے میرڈ ہے اس سے گھبرانے کا نہیں۔۔ وہ ایسا ہی ہے۔۔" زویانے مسکرا کر

سر ہلایا کیونکہ اسے بھی جیم ہنس مکھ سا لگا۔۔

اور وہ دونوں پاس ہی ایک سٹور میں گھس گئی۔۔

یہیں روحان کی بس ہوئی تھی اور کھڑا ہوا تھا کرسی سے۔۔ یہ سارا منظر اسنے دیکھا زویا کسی اجنبی سے ہاتھ

ملا نا۔۔ اسکا دماغ گھوم گیا یہ سب دیکھ کر۔۔

مار یہ جو کافی پی رہی تھی اسے دیکھ کر کھڑی ہوئی۔۔

"کیا ہوا کافی تو پیو کھڑے کیوں ہو گئے۔"

## بے پرواہ عائشہ نور

"ماریہ مجھے جانا ہے بہت ارجنٹ کام یاد آگیا ہے" وہ اپنے غصہ سے آگ بگولہ ہوا پڑا تھا بہت ضبط سے ماریہ کو سمجھایا۔

"ایک تم اور تمہارے کام" وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"تم کیب سے چلی جاؤ مجھے کہیں اور جانا ہے"

"روحان"۔ وہ کچھ بولتی کے روحان بول ہڑا

"ماریہ ڈونٹ آر گو منٹ می گو"۔ روحان نے غصہ سے کہا تو وہ بھی رکی نہیں اور جا کر کیب میں بیٹھ گئی۔

اب روحان کی نظر گروسری سٹور پہ تھی۔

روحان اور ماریہ وہیں سامنے کیفے میں کافی پہ رہے تھے جب شیشے کے پار روحان کی نظر زویا پہ پڑی جو جینی کیساتھ ہنستی جا رہی تھی پھر کسی لڑکے کا ملنا اس سے ہاتھ ملانا ہنسنا اسکے اندر کی آگ کو مزید بھڑکا دیا تھا۔

روحان غصہ سے تن فن کرتا سٹور میں گھسا دھر دھر نظر دوڑائی تو سامنے ہی زویا کھڑی نظر آئی اور لمبے لمبے ڈھگ بھرتا اس کے نزدیک آیا۔

"کس کی اجازت سے تم باہر آئی ہو۔" روحان زویا کے بالکل نزدیک کھڑا تھا۔

زویا چانک سے مڑی اسکے ہاتھ سے پیکٹ چھوٹے تھے اسے دیکھ وہ جو کھا جانے والے تیور سے اسے گھور رہا تھا۔

"روحان سر آپ"۔ جینی بھی روحان کو دیکھ پاس آئی تھی۔

"تم کس سے پوچھ کر باہر آئی" روحان نے پھر سے اپنا سوال دوہرایا تھا۔

## بے پرواہ عائشہ نوس

"سر ہم لایا زویا کو باہر جب سے گھر میں ہی قید تھا گو ہومنے کے واسطہ آیا تھا"۔۔ زویا کے بجائے جینی نے جواب دیا۔۔

"میری پر میشن کے بغیر یہ باہر نہیں نکل سکتی" روحان نے جینی کو جواب دیا مگر نظریں ابھی بھی زویا پہ تھی جو نظریں جھکائے کھڑی تھی۔۔

"مگر یہ آپکا جسٹ کزن ہے اسے پر میشن کی ضرورت نہیں"۔

"میری پر میشن کی ضرورت ہے کیونکہ زویا میری ذمہ داری ہے اسیلے گھر جواب دہ میں ہوگا۔" اسے کہیں جانا ہو میں خود لیکر جاؤں گا تو"۔۔ چلو گھر۔۔

"بٹ سر ہم یہاں گروسری کیلئے آیا تھا"۔۔ جینی بولی

"آپ لے آنا جو بھی لانا ہو میں گھر جا رہا ہوں" ایک نظر زویا کو دیکھا پھر جینی کو اور اسے کچھ پیسے تھمائے۔۔ اوکے۔۔ کہتی جینی آگے چلی گئی۔۔

روحان نے زویا کا بازو پکڑا اور اسے لیے سٹور سے باہر نکلا اور روڈ کروس کرتا گاڑی تک آیا فرنٹ ڈور کھول کر اسے پھینکنے کے انداز میں بٹھایا اور خود ڈرائونگ سیٹ سنبھالی۔۔

ریش ڈرائونگ کرتا اپنے اپارٹمنٹ تک آیا اسے گھورتا گاڑی سے نکلا وہ جو ڈر کے مارے سیٹ سے چپکی بیٹھی تھی۔۔ وہ باہر نانگی تو گاڑی کا خود ڈور کھول کر اسے باہر نکالا تھا۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

گھر کا دروازہ کھولتے اسے اندر کھینچتا دھاڑ سے دروازہ بند کیا زویا کہیں چھپ جانا چاہتی اس لیے اپنے کمرے کی طرف دوڑی۔ ابھی وہ کمرے تک پہنچ پاتی کہ دو قدم آگے بڑھ کر اس کا بازو دو بونچ چکا تھا اور اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر اسے اندر کھینچا اور دروازہ بند کرتے اسے دروازہ کے ساتھ لگا یا رد گرد دونوں بازو رکھ کر اس کا گھیرا مزید تنگ کیا۔۔۔ چہرہ بالکل اس کے قریب تر کرتے بولا۔۔۔

"بہت شوق ہے تمہیں غیر مردوں سے ہاتھ ملانے کا"۔

زویا نے نظریں اٹھا کر اس دشمن جان کو دیکھا تھا مگر بولی کچھ نہیں۔۔۔

"یہی معصومیت کا ڈھونگ رہا کرتی دو سروں کو اپنی طرف مائل کرتی ہونا۔۔۔ مگر شوہر سے تو دور بھاگتی ہو"۔۔۔

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا تھا۔ اس کی ذات کی دھجیاڑادی تھی۔۔۔

بھیگتی آنکھوں سے دیکھا تھا اسے جو کتنا بے پرواہ تھا اس کی عزت کا اسے زرا لحاظ نہ تھا۔ اتنی بے حسی تھی اس میں وہ بس سوچ سکی۔۔۔

ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر اسے اپنے اندر بھینچا تھا اسے اپنی پسلیاں چٹختی ہوئی محسوس ہوئی بامشکل سانس لے

پائی۔۔۔ اور دوسرا ہاتھ اس کے سر کے پیچھے بالوں میں انگلیا پھنسا لی۔۔۔ زویا کی جان حلق مں آئی تھی۔۔۔

زویا مچلنے لگی تھی اس کی قربت میں مقابل کو ہوش کھار ہا تھا بنا اس کی پرواہ کیے بنا مزید اسے خود میں بھینچا پاؤں زمین سے

اٹھ گئے تھے مکمل اس کی گرفت میں تھی۔ اس کے گلابی لبوں پہ جھک کر اس کا جام اپنے اندر انڈیلنے لگا۔ اس سے

اپنا آپ چھڑواتی ہلکان ہوئے جارہی تھی۔۔۔ مگر وہ اسے چھوڑنے پہ تیار ہی نہ تھا۔۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

کافی دیر تک وہ خود کو سراب کرتا رہا اسکا سانس بند ہو رہا تھا۔ منہ میں خون کا زائقہ گھلتا محسوس ہوا تب جا کر اسکی جان بخشی۔۔ مگر چھوڑا پھر بھی نہ تھا۔۔

وہ اسکی کاندھے پہ سر رکھ کر اپنی سانسیں ہموار کرنے لگی۔ جو اس ظالم کی شدت بھرے لمس سے بند ہونے کے پہ در تھی۔۔

وہ یونہی کمر سے اٹھائے اسے بیڈ پہ لا کر پٹختا تھا۔۔

اب تیار ہو جاؤ میری شدتوں کو سہنے کیلئے یہ کچھ بھی نہیں تھا۔۔

وہ بیڈ پہ اندھے منہ گری تھی۔ اسکی بات سن کر فوراً سر موڑ کر ظالم شخص کو دیکھا جو بے حسی کی انتہا پہ۔۔ اور وہ انیت کی انتہا پہ۔۔

"میں نے کچھ نہیں کیا وہ سسکتی بولی تھی۔۔ مجھے واپس جانا ہے"۔۔ مجھے نہیں رہنا یہاں"۔۔ وہ سسک رہی تھی۔۔ وہ جو ابھی اسے بخشنے کے موڈ میں بالکل نہیں تھا جنوں سوار ہو چکا تھا اسکے سر پہ اس کی باتوں سے ہوش کی دنیا میں آیا تھا۔۔

ابک پل بھی روحان رکا نہیں تھا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

بے ضرر گاڑی سڑکوں پہ دوڑاتا رہا تھا۔ اسکا سسکنا معصوم سا بھگیا چہرہ اسکی آنکھوں کے پردے آگے لہراتا رہا تھا۔۔



اسکے جانے کے بعد وہ وہی بیڈ پہ ڈھ گئی بیڈ شیڈ کو مٹھیوں میں جکڑے وہ سسکتی رہی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

پھر اٹھ کر بیٹھی ارد گرد نگاہ دوڑائی تو وہ روحان کے کمرے میں تھی۔۔

جب سے وہ آئی تھی ایک دن بھی اس کمرے میں نا آئی تھی۔۔

روحان کے کہے گئے الفاظ اسکے کانوں میں گونجنے لگے۔۔

"تمہاری جگہ نامیرے کمرے میں ہے اور نا ہی میری زندگی میں"۔۔ وہ خود نہیں آئی تھی آج روحان اسے خود لایا تھا

اپنے کمرے میں۔۔ نفرت سی ہوئی تھی اسے آج خود سے۔۔ روحان سے۔۔ اس رشتہ سے۔۔

آنسوؤں پھر سے جاری ہوئے تھے۔۔ پھر اپنے کمرے میں آئی چیخ کیا اور خود کو آئینے میں دیکھا پھر ہونٹوں کو چھوا

جہاں ابھی بھی اس ظالم انسان کا وحشت زدہ لمز محسوس ہو رہا تھا۔۔ جیسے لب ابھی بھی اسکی جکڑ میں ہو۔۔

ماما مجھے زارون سے شادی نہیں کرنی شائے جو زارون کے آفس سے مایوس لوٹی تھی اپنی بے عزتی اسے برداشت

نہیں ہو پار ہی تھی۔۔ اسلے اپنی ماں کے پاس آئی۔۔

مگر کیوں"۔۔ شینا نے حیرت سے دیکھا اپنی بیٹی کو۔۔

ماما زارون مجھے زرا بھی امپورٹنس نہیں دیتا ہر وقت اپنی اکڑ دکھاتا رہتا ہے۔۔

بس اتنی سی بات پہ تم رشتہ توڑنے چلی" READERS CHOICE

--

## بے پرواہ عائشہ نور

ماما یہ اتنی سی بات ہے۔۔ اسے میرے کپڑے نہیں پسند اور اتنی سی بات پہ اسنے میرے ساتھ باہر جانے سے انکار کر دیا۔۔ شائنے نے غصہ سے کہا۔۔

تو کیوں جاتی ہو ایسے حلیہ میں اسکے سامنے۔۔ شینا نے اپنی ہی بیٹی کو ڈپٹا۔۔

ماما آپ کو اور بابا کو اعتراض نہیں میری ڈریسنگ پر تو پھر وہ کون ہوتا ہے

اب اتنی سی بات پہ تمہاری مان کر رشتہ توڑ دیں ایسا رشتہ ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملیں گے تمہیں۔۔ تمہاری ساری

دوستوں نے منگنی پہ کتنی تعریف کی تھی زارون کی۔۔ شینا اسے سمجھایا۔۔

بٹ ماما سے ابھی سے میری ڈریسنگ اچھی نہیں لگتی۔۔

وہ منہ بسورتی بولی۔۔

شانو۔۔ بس شادی تک برداشت کر لو۔۔ اسکے بعد زارون کو اپنی مٹھی میں کر لینا پھر جو چاہے مرضی کرنا۔۔ شینا اسے

پیار سے پھسلاتے ہوئے کہا۔۔

اور وہ زرتاج "اسکے بھی تو آگے پیچھے پھرتا ہے"۔۔ ایک نئی فکر لاحق ہوئی۔۔

اسکی فکر نا کرو تمہاری خالہ سے کرتی ہوں بات "اسکا بھی بندوبست کرے۔۔

READERS CHOICE 

روحان اس وقت اپنے آفس میں بیٹھا تھا۔۔ وہ زویا کے بارے میں ہی سوچے جا رہا تھا

اس دن کا منظر اب بھی اسکے دماغ میں چل رہا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

زویا یہاں پہلی بار آئی ہے یہاں وہ کسی کو نہیں جانتی اور ڈرپوک اتنی ہے "ضرور وہ جینی کا کوئی جاننے والا ہوگا.." اور زویا ایسی لڑکی نہیں ہے "دودن سے دماغ کی دہی بنی ہوئی تھی بالآخر وہ آج اس نتیجہ پر پہنچا کہ وہ غلط فہمی کا شکار ہوگا.. او یا کیا ہوا ہے تجھے کن سوچو میں گم ہے.." "کوئی مسئلہ ہے تو بتا.." "وکی اسے پریشان سا لگا تھا.. مسئلہ میرا ایک ہی ہے جو اس وقت میرے گھر پر ہے.." "میرے گلے پڑ گئی ہے" جتنا اسے دور ہونا چاہتا ہوں.. آخری بات وہ ادھوری چھوڑ گیا..

تو یار کیوں بیچاری پہ ظلم ڈھا رہا ہے اگر وہ اتنی دور سے اڑ کر تیرے پاس آگئی ہے تو ایک قدم تو بھی بڑھالے.." "آخر ایسا کرنے میں ہرج نہیں.." "وکی اپنی تئی اسے سمجھانے کوشش کرتا بولا جو سمجھنے سے قاصر ہے..



زارون کو عالم صاحب نے اپنے آفس میں بلایا تھا..

ییس ڈیڈ.." آپ نے بلایا تھا..

"ہاں ضروری کام تھا تم سے زرتاج کیلئے ایک رشتہ ہے میری نظر میں چاہتا ہوں تم لڑکے کے بارے میں خود سے چھان بین کرو ویسے میں نے کچھ لوگوں سے معلومات لی ہیں.. مگر میں چاہتا ہوں اپنی تسلی کیلئے تم خود لڑکے کے بارے

میں پتا کرو.." عالم صاحب اپنی بات کہہ کر چپ ہوئے

ڈیڈ زری کیلئے رشتہ.." اتنی جلدی کیوں.. میرا مطلب وہ ابھی سٹی تو کمپلیٹ کر لے.." "زرتاج کے رشتہ کا سن کر وہ چونکا..



## بے پرواہ عائشہ نور

بھئی اب یہ تمہاری چاچی کی خواہش ہے.. اسلیے میں نے رشتہ دیکھنے شروع کئے ہیں.. ورنہ میں تو چاہتا تھا دونوں

بچیاں گھر میں ہی رہ جاتیں.. "انکی آخری بات پہ زارون ٹھٹکا

ہیں دونوں بچیاں میرا تو سر پھاڑنے تک جاتی ہے وہ موٹو.. "وہ بس سوچ سکا..

ڈونٹ وری ڈیڈ... آپ لڑکے نام پتا بتائیں بس.. "

پھر عالم صاحب نے ساری معلومات دیں..



رات کی دوائیں اپنی ماں کو کھلا کر زرتاج اب کتابیں لے کر بیٹھی تھی..

زری بیٹا پہلے میری بات سنو.. سفینہ لیٹنے کے بجائے بیٹھ گئی..

تو زری اسکے پاس آکر بیٹھ گئی.

جی ماما"

بیٹا اب میں سوچ رہی ہوں کہ تم بھی اب اپنے گھر کی ہو جاؤ.. زویا کا تو نجانے کیا بنے مگر اب تمہاری فکر سے میں

آزاد ہو جانا چاہتی ہوں.. "

ماما پلیز زویا کا حال آپ کے سامنے ہے.. "اور آپ مجھے خود سے دور کرنا چاہتی ہیں.. "زرتاج کو تو شک سا لگا تھا اپنی

ماں کی بات سن کر..

ہاں تو اب تمہاری شادی بھی تو کرنی ہے یا گھر بٹھا کر رکھنا ہے تمہیں ساری زندگی.. سفینہ بھی سخت ہوئیں..

## بے پرواہ عائشہ نور

پلیز ماما مجھ سے اب اس بارے میں دوبارہ بات مت کیجیے گا.. مجھے نہیں کرنی کوئی شادی.. "وہ غصہ میں بولتی چلی گئی..

تمہارے تایا سے بات کر لی ہے میں نے دیکھے تمہارے لئے کوئی ڈھنگ کا رشتہ. اب جلد از جلد تمہیں رخصت کر دوں.." اس سے پہلے کے زویا کی کوئی بات بگڑے.."

ماما پلیز میں نے کہہ دیا نا بس اب میں دوبارہ یہ بات ناسنوں "وہ اپنی بات کہتی چلی گئیں وہاں سے..  
توسفینہ سر تھام کے رہ گئی اسکی خود سری سے تو ڈر لگتا ہے.



روحان تھکا ہارا گھر آیا تھا..

چینج کرنے کے بعد اسکا رخ کچن کی طرف تھا سر میں شدید درد تھا ماما تھا مسلتا ہوا کچن میں آیا جب اسکا سامنا پھر سے زویا سے ہوا..

زویا کا تو دل پھر سے مٹھی میں آیا تھا.. اس دن کارویہ ذہن میں تازہ ہوا تھا..

اور جلدی میں اسکے پاس سے گزرنے لگی تھی جب اسکی کلائی روحان کی گرفت میں آگئی تھی.. زویا کی جان حلق میں اٹک گئی تھی..

READERS CHOICE

کلائی سے پکڑے اسے اپنے سامنے کیا تھا..

اور گھمبیر آواز میں بولا..

## بے پرواہ عائشہ نور

کس سے پوچھ کر گئی تھی باہر"۔۔

کون تھا وہ جس سے ہاتھ ملارہی تھی"۔ اسکی سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی ہوئی تھی۔۔

وہ۔۔ وہ جینی نے ضد کی تھی ساتھ چلنے کی۔۔ وہ جینی کا کزن برادر تھا۔۔ اس نے مجھے سسٹر کہا تھا۔۔ وہ ہنوز نظریں

جھکائے آہستگی سے بولی تھی۔۔ جو روحان بمشکل سن پایا۔۔ جبکہ کلائی ابھی بھی اسکی مضبوط گرفت میں تھی۔۔

روحان نے دو انگلیوں سے اسکی تھوڑی سے پکڑتے اسکا چہرہ اونچا کیا۔۔ اور اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔۔

"تمہیں جو کوئی بھی سسٹر بولے گا تم اس سے ہاتھ ملاو گی"۔۔

تو زویانے نفی میں سر ہلایا آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر چکی تھی۔۔

اسکے اور روحان کے درمیان دو قدم کا فاصلہ تھا جو روحان نے وہ بھی ختم کر دیا تھا۔۔

"اسی معصومیت سے تم سب کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہونا۔۔ یہ رونا رو کر تم میرے آگے ٹک نہیں سکتی بس کچھ

عرصہ کیلے تم یہاں ہو" صرف ڈیڈ کی وجہ سے تمہیں برداشت کرنے پہ مجبور ہوں۔۔ "بعد میں جو چاہے مرضی

کرتی پھر نا مگر یہاں تمہیں میری مرضی سے رہنا ہو گا" لفظ تھے یا کوئی تیر جو اسکا سینہ چیرتے جارہے تھے آنسوؤں

تھے جو متواتر بہہ رہے تھے۔۔

اسکی کلائی پہ مضبوط گرفت ڈھیلی پڑتی ہی چھڑا کر کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔

۔۔

اسکے آنسو روحان کا بھی دل پسچ رہے تھے۔۔ مگر وہ پھر بھی پتھر دل بنا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

یہی تو کام آتا ہے بس رونادھونا.. اپنی کنپٹی سہلاتا کافی بنانے لگا..



وہ بھاگ کر کمرے میں بند ہوئی.. وہ سسک پڑی تھی..

وہ اسکی ذات کی دھجیاں اڑا گیا تھا اتنی بے اعتنائی اتنی نفرت.. کوئی کیسے کر سکتا ہے..

"اگر واپس چلی گئی تو کیا جواب دوں گی ماما کو میں انہیں دکھی نہیں کر سکتی.. "سوچ کر اسے مزید رونا آیا تھا..



زرتاج گم سم بیٹھی تھی..

تمہیں کیا ہوا ہے یار تمہاری سیٹی کیوں گم ہے آج.. ارم اسے دیکھتی بولی جو منہ لٹکائے بیٹھی تھی..

وہ دونوں اس وقت یونیورسٹی کی کینٹین میں بیٹھی تھیں..

یار اب ماما کے سر پہ میری شادی کا بھوت سوار ہو گیا ہے پیچھے ہی پڑ گئی ہیں.. تایا ابو کو بھی بول دیا رشتہ کیلئے وہ پریشان سی بولی..

"بس اتنی سی بات میرے گھر والے بھی اب میرے رشتہ کی بات چلا رہے ہیں اس میں ٹینشن والی کیا بات.. " ارم بولی..

READERS CHOICE

"یہی تو ٹینشن ہے یار میں نے شادی ہی نہیں کرنی بس "زویا کا حال دیکھ کر میرا ارادہ نہیں ہے.."

وہ کہتی اٹھ گئی..

## بے پرواہ عائشہ نور

یہ تو نہیں ہو سکتا شادی نہیں کرنی اس بارے میں ہماری کوئی مرضی نہیں چلتی جب گھر والوں نے کہہ دیا شادی ہونی ہے تو ہونی ہے.. اور زویا کیسی ہے روحان بھائی کا بہوئیر کیسا ہے اسکے ساتھ "ارم اسکے ساتھ چلتی ہوئی بولی.. ایکٹنگ کرنے میں تو زویا کو بیسٹ ایوارڈ ملنا چاہئے.. کہتی تو ہے سب ٹھیک ہے روحان بھائی بھی اسکے ساتھ ٹھیک ہے.. " مگر مجھے ایسا نہیں لگتا جھوٹ بولتی ہے.. " وہ دونوں اب کلاس کی طرف بڑھ گئی.



زرتاج نے اپنی ماں سے بات نہیں کی گویا کے کل والی بات دوبارہ ہی ناچھیڑ دے اس لئے وہ سونے کیلئے ان کے کمرے میں جانے کے بجائے اپنے کمرے کی طرف چل دی زویا کے جانے کے بعد اب وہ اپنی ماں کے ساتھ سونے لگی تھی..

کچن کے تمام کاسمیٹ کر اب اسکا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا.. جیسے ہی پہلی سیڑھی پہ قدم رکھا تو عین اسی وقت زارون بھی اسی کے پیچھے آیا وہ بھی اپنے کمرے میں جا رہا تھا.. ویسے لگتا ہے کوئی اپنا ٹھکانا بدلنے کی تیاریوں میں ہے.. " زارون اسکے ساتھ پہلی سیڑھی پہ پاؤں رکھتے بولا.. تو اسکے قدم وہیں ٹھہر گئے اور اسکی طرف مڑی..

تمہیں مطلب اپنے کام سے کام رکھو کوئی ٹھکانا نہیں بدلنے والا.. وہ چڑکھاتی بولی.. " نہیں مجھے بھلا کیا مطلب ویسے تمہاری مدد ضرور کر سکتا ہوں ڈیڈ نے لڑکا دیکھنے کی ذمہ داری مجھے دی ہے " بتا دو کیسا لڑکا چاہئے.. وہ اسے تپا گیا تھا..



## بے پرواہ عائشہ نور

کم از کم تمہارے جیسا تو بالکل بھی ناہو"۔ وہ غصہ سے بولی۔

"ہم ڈیڈ کے بھی کیانیک و چار تھے۔۔ دونوں بچیاں ہی گھر میں رہ جاتی"۔

"چلو روحان کو تو زویا مل گئی۔ معصوم سی۔ سمجھدار۔۔ سلجھی ہوئی۔۔ سمارٹ سی۔ اور کہاں یہ پھٹا ہوا ڈھول۔۔ میرے

گلے پڑ جاتا" زارون نے کوئی کسر نہیں چھوڑی اسے بھرپور تنگ کرنے میں۔

"زارون۔۔" اپنے لیے کہے گئے آخری الفاظ پہ وہ پھنکاری تھی۔ اور اس پہ حملہ کیا تھا۔

اسکے اچانک حملہ پہ زارون نے فٹ سے اسکے دونوں ہاتھ پکڑے تھے جسکا ٹارگٹ اسکے بال تھے۔

"میں تمہیں چھوڑوں گی۔۔" وہ پاور کے ساتھ اس پہ جھپٹی تھی جو زارون کے لئے سنبھالنا مشکل تھا۔ اور گردن پہ

اسکا ناخن پھر گیا تھا۔

سس "جنگلی کہیں کی زارون نے زور سے پرے دھکیلا اور گردن پہ ہاتھ رکھا جہاں اسکا ناخن کی کھروچ آئی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے کیوں بچوں کی طرح لڑ رہے ہو"۔ سفینہ انکی آوازیں سن کر وہاں آئی جہاں وہ تماشہ لگائے کھڑے تھے۔

اور زری یہ کیا طریقہ ہے زارون تم سے بڑا ہے۔۔" سفینہ کا رخ زرتاج کی طرف تھا۔

چاچی آپ بھی کسے سمجھا رہی ہیں "بھینس کے آگے بین بجانے کا کیا فائدہ۔۔" زارون نے بھینس پہ زور دیتے کہا اور

پھر شرارتی نظروں سے اسے دیکھا۔

زرتاج نے اسے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

چلو جاؤ اب اپنے کمروں میں.. "سفینہ نے کہا تو دونوں ساتھ سیڑھیاں چڑھنے لگے..

زارون پھر بھی ناباز آیا اسکے ساتھ سیڑھیاں چڑھتے اسے کندھا مارا تھا..

زری کا دل کیا اسے زوردار دھکا دے کے نیچے پھینک دے مگر نیچے اسکی ماں کھڑی تھی.. اور جلدی جلدی سیڑھیاں چڑھتی اسے آگے نکل گئی..

سفینہ نیچے کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی.. ابھی بھائی صاحب انہی کا بھی رشتہ جوڑنے کا سچے بیٹھے تھے پانچ منٹ تو بنا کر نہیں رکھ سکتے.. کچھ عرصہ قبل عالم صاحب نے زارون کو لیکر بات کی تھی زرتاج کیلئے مگر سفینہ انکار کر چکی تھی اور سیما بھی شائہ سے رشتہ کی ضد لگائی بیٹھی تھی..



زرتاج پھنکارتی ہوئی آئی تھی کمرے میں.. "سمجھتا کیا ہے اپنے آپکو"  
روح اپنی کتابیں لئے بیٹھی تھی..

"تمہیں کیا ہوا ہے.. "زارون بھائی سے تو نہیں جھڑپ ہو گئی.."

"اس چمگادڑ نے جینا محال کر دیا ہے میرا.. "پھر سے زارون کے ذکر پہ چھڑ گئی..

"زری پلیز تم نے میرے دونوں بھائیوں کو جلا دیا بنایا ہوا ہے.. "روح اکواچھا نہیں لگا  
تمہارے دونوں بھائی اسی تعریف کے قابل ہے.. "وہ بس دل میں ہی سوچ سکی تھی.. روح اسے کہتی تو اور ناراض ہو جاتی..

## بے پرواہ عائشہ نوس

وہ اپنے بیڈ پہ آتی کمبل میں منہ دے کر لیٹ گئی..

تم آج یہاں سوؤ گی چاچی کے پاس نہیں سوؤ گی.. "روحانے اسی کمرے میں سوتے دیکھ پوچھا..

"وہ بھی کہاں سونے دیتی ہیں.. ایک نیا ٹاپک لئے بیٹھ گئی ہے.."

کو نسا ٹاپک "اب کہ روحا سکی طرف متوجہ ہوئی..

یار اب وہ میری شادی کے پیچھے پڑ گئی "وہ رونی صورت بناتی ہوئی بولی..

ہا ہا ہا.. واہ ڈیٹس گڈ.. میں بھی سوچ رہی تھی کوئی نیا ایونٹ نہیں آ رہا انجوائے کرنے کیلئے.. روحا شرارتی انداز میں بولی..

"روحی کی بچی.. "زرتاج تکیہ پھینکا تھا اسکی طرف..



زارون کمرے میں آیا اور شیشہ کے سامنے کھڑا اپنے زخم کا جائزہ لینے لگا..

جنگلی بلی.. کیسی میری گردن نوچ لی..

گردن پہ ہاتھ رکھے بڑبڑایا..

"اگر ڈیڈ اسے میرے پلے باندھ دیتے تو کیسے مینیج کرتا.."

اف میں بھی کیا سوچ رہا ہوں.. "اپنی سوچوں پہ ملامت کرتا بستر پر ڈھیر ہوا..

## بے پرواہ عائشہ نور

زرتاج یونیورسٹی سے گھر آئی تو بہت تھکی ہوئی تھی آہستہ آہستہ چل رہی تھی کاندھے پہ بیگ لٹکائے دو کتابیں ہاتھ میں پکڑی تھیں۔۔ ابھی سیڑیاں چڑھنے لگی تھی کہ اسے پیچھے سے سفینہ کی آواز دینے پہ رکی مگر مڑی نہیں۔۔

"زری۔۔ زری بیٹا میری بات تو سنو۔۔"

"جی بولیں اب۔۔" انکی طرف پلٹ کر بولی جبکہ چہرے پہ بیزاریت تھی۔۔

"ناراض ہو اپنی ماں سے" وہ بے حد نرمی سے بولی تھیں۔۔

"نہیں۔۔" وہ پھر سیڑھی چڑھنے لگی۔۔ مگر سفینہ کے ہاتھ پکڑ لینے سے رکی تھی۔۔

"زویا کے مستقبل کا تو پتا نہیں کیا بنے گا مگر میں تمہارے مستقبل سے مطمئن ہو کر مرنا چاہتی ہوں۔۔"

"ماما پلیز ایسا تو نا کہیں اب۔۔" زرتاج کے دل کو کچھ ہوا تھا سفینہ کی بات پہ سے اسے گلے لگ گئی۔۔

"اللہ پاک آپ کو ہماری بھی عمر لگا دے آپکا غم ہم سے برداشت نہیں ہو گا اب یہ بات میں آپکے منہ سے دوبارہ نا سنو۔۔"

"میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی میں نہیں رہ سکتی آپکے بغیر آپ سب کچھ ہے میرے لیے مجھے اسلے نہیں کرنی شادی۔۔" زرتاج کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔

"بیٹا میری خواہش ہے کہ میں تمہارا گھر بستا ہوا دیکھوں۔۔" سفینہ نے پیار سے اسکی ٹھوڑی پکڑ کر کہا۔۔

"آپکی خواہش سر آنکھوں پہ" زرتاج انکا ہاتھ پکڑتی بولی۔۔

"جیتی رہو۔۔ چلو تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لگاتی ہوں صبح ناشتہ بھی نہیں کیا۔۔" وہ خوش ہوئیں

## بے پرواہ عائشہ نور

"نہیں ماما میں نے برگر کھا لیا تھا اب بھوک نہیں ہے مجھے کچھ دیر بعد کھاؤں گی زویا سے بات بھی کرنی ہے کل بھی بات نہیں کی روجی ہر وقت لگی رہتی ہے"۔۔۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی بولی۔۔۔

کمرے میں آئی تو روحا پہلے سے کمرے میں موجود تھی۔۔۔ اور زویا کیساتھ ویڈیوں کا لہ لہ لگی تھی۔۔۔

"ویلوں کو اور کوئی کام نہیں"۔۔۔ زرتاج ٹیبل پہ اپنی بکس اور بیگ رکھتی بولی۔۔۔

"ہاں تم تو بہت کامی ہونا" روحا فٹ سے جواب دیتی بولی تھی۔۔۔

"تم بھی آ جاؤ کیوں جل رہی ہو"۔۔۔ زویا بولی تھی۔۔۔

"ہاں ہاں بھی ایک میں ہی رہ گئی ہوں تم نند بھا بھی سے جلنے کیلے" زرتاج روحا کے پاس جگہ بناتی بولی تھی۔۔۔

"بس تمہارے دن کم رہ گئے ہیں اب ہنسے کھینے کے اس لیے"۔۔۔ روحا زری کو چھیڑتے بولی تھی تو زری نے اسے آنکھیں دکھائی

"کیا مطلب ہے بھی تمہارا" زویا نے کہا۔۔۔

مطلب یہ کہ اب یہ بھی کہہ رہی ہے "مجھے سا جن کے گھر جانا ہے" روحا گاتی ہوئی زری کو آنکھ ماری

تو زری نے اسکی کمر پہ دھموکا جڑا۔۔۔

"آؤچ زری کتنا ہاتھ بھاری ہے تمہارا"۔۔۔ وہ کراہتی بولی۔۔۔

"ہاں تو بکواس کیوں کر رہی ہو"۔۔۔ زری نے بھی غصہ سے کہا۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے لڑکیوں لڑائی کس بات کی ہے انہیں سنجیدہ ہوتے" دیکھ زویا فٹ سے بولی تھی۔۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"ارے کچھ نہیں بھا بھی اسکے رشتہ کیا آنے لگ گئے ہیں ایسے ہی ہو گئی ہے بہت جلدی ہے اسے اس گھر سے جانے کی"۔۔۔ روحا پھر بھی اسے چھیڑنے سے باز نہیں آئی

"تم فکر نہیں کرو تمہاری باری بھی آئی ہے پھر میں دیکھوں گی"۔۔۔ زری نے کہا۔۔۔

"یار کوئی مجھے سہی سہی بتائے گا بات کیا ہے" آخر انہیں پھر سے بھڑتا دیکھ زویا بولی۔۔۔

"زویا ماما میری شادی کی باتیں کرنے لگی ہیں اب کہہ رہی ہیں اب میرا گھر بستادیکھنا چاہتی ہیں ایمو شئل بلیک میلنگ کر رہی ہیں" زرتاج نے مسکین سی شکل بناتے کہا تو زویا کو ہنسی آئی تھی۔۔۔

"ہاں ہاں ہنس لو اب تم لوگ" زرتاج مصنوعی ناراضگی سے بولی۔۔۔

"یار کیا ہو گیا ہے اب یہ تو ایک نایک دن ہونا ہی ہے ماما بھی ٹھیک کہہ رہی میرا اوٹ ماما کی طرف ہے"۔۔۔ زویا نے کہا تو اسنے منہ بسورا۔۔۔ ایسے کٹر پٹر کرتے کافی وقت گزر گیا۔۔۔



روحان رات دس بجے آفس سے گھر آیا تھا۔ اپنے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے اسنے زویا کے کمرے کے دروازے کو گھورا تھا ایسا وہ ہر روز آتے جاتے کرتا تھا اس دن کے بعد سے دونوں کا سامنا ہی نہیں ہوا تھا۔ اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر ایک پاؤں ابھی کمرے میں رکھا تھا کہ زویا کے زور زور سے کھلکھلا کر ہنسنے کی آواز آئی تھی۔۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

اس کے کان کھڑے ہوئے تھے زویا کے ہنسنے پہ۔۔ اور تجسس کے مارے اسکے کمرے کا دروازہ کھول اندر داخل ہوا۔۔

زویا ویڈیو کال پہ روحا اور زرتاج کیساتھ لگی تھی بیڈ پہ پیٹ کے بل لیٹی تھی اور موبائیل بیڈ کراؤن کیساتھ سیدھا لگایا تھا اور سامنے کا منظر آسانی سے نظر آسکتا تھا۔۔

روحا اور زرتاج کی ہنسی کو بریک لگی تھی جب انہیں زویا کے پیچھے روحان کھڑا نظر آیا۔۔  
زویا کی بھی نظر ویڈیو کال پہ اپنے پیچھے کھڑے روحان پہ پڑی اور فورن سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔  
روحان نے موبائل پکڑا اور زویا کیساتھ چپک کے بیٹھ گیا۔۔ "کیوں چپکیوں اب بریک کیوں لگ گئی تم لوگوں کی لگتا ہے میری مسز برائیاں کر ہی ہو گی میری"۔۔ روحان نے شرارت بھرے انداز میں کہا تھا۔۔

زویا اپنے حلیہ پہ شرمسار سی بیٹھی تھی لائٹ پنک سادہ سیا سوٹ پہنے جبکہ ڈپٹہ صوفہ پہ جھول رہا تھا ایسے ہی اسکے ساتھ لگ کر بیٹھی تھی۔۔ روحان اتنا اچانک آیا کہ اسے موقع ہی نہیں ملا۔۔ دوپٹہ اٹھانے کا ارادہ کرتے اٹھنے لگی تو روحان نے اسکے کندھے پہ بازو رکھ دیا روحا اور زویا کے سامنے وہ مزید شرم سے پانی ہوئی۔۔

"حان بھائی ویسے تو زویا آپ کی جھوٹی تعریفوں کے پل باندھ رہی تھی مگر اب لگ رہا ہے سچ ہی تھی"۔۔ زرتاج نے آنکھ دباتے کہا تھا

"اچھا جی۔۔ اس لیے ہماری مسز کو خبر نہیں ہوئی کہ اسکا شوہر گھر آچکا ہے"۔۔ وہ اسکے جھکے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھتا بولا جہاں قوس و قزح کے کئی رنگ بکھرے تھے۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"حان بھائی آپکی مسز تو بلش کر رہی کر رہی ہے" روحانے زویا کو چھیڑتے کہا۔

"اچھا بھئی تنگ مت میری مسز کو بھاگواں"۔۔ روحانے کہا۔

"اوکے بھئیابھائی آج تو جی خوش ہو گیا"۔ روحانے فلائنگ کس کی ویڈیو میں۔۔

"ہم تمہاری جان تو اس میں ہے"۔۔ زویا کی طرف دیکھتا بولا اور پھر جھک کر اسکے گال پہ کس کر دی۔۔ جبکہ بازو

ابھی بھی اسکے کاندھے پہ تھا اسکے اٹھنے کے راستہ روکنے کیلئے۔۔

روحانے زرتاج نے منہ پہ ہاتھ رکھ لی تھا۔۔ "اووووو

لو برڈز ہم یہیں ہیں" زرتاج شرارتی انداز میں بولی۔۔

"تو چڑیلوں کا ل بند کر دو یا نیکسٹ سین انجوائے کرنا ہے"۔۔ روحانے بھی بے باکی سے جواب دیا۔

"اوہ سوری سوری کیری اون" زرتاج نے آنکھوں پہ ہاتھ رکھتے کال کٹ کی۔۔ اور دونوں پھر سے ہنسی تھی "چلو

کچن میں اب"۔۔

"ہاں ماما بھی آوازیں دے رہیں ہے اب۔۔"

کال کٹ ہوئی تو روحانے موبائل آف کر کے سائیڈ پہ رکھا۔

روحانے کا ہاتھ اسکے کاندھے سے سرکٹا اسکی کمر تک آیا تھا۔

وہ اسکی طرف جھکتا کہ زویا اسکا ہاتھ جھٹکتی کھڑی ہوئی تھی۔۔

"کیوں آئے ہیں آپ میرے کمرے میں ہاں"۔۔ اس دن کی گئی باتیں یاد آئی تھیں۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"ہوتے کون ہیں آپ مجھ پہ اس طرح حق جتانے والے"۔

کڑے تیور لیے کہا.. نازک سا وجود لیے کھڑی تھی اسکے سامنے جو اسے بہکانے پہ اکسار ہاتھ۔

"یہ گھر میرا یہ کمر میرا یہاں رہنے والی"۔ ایک ہی جھٹکے میں اسکا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنی تھائی بٹھایا تھا۔ "گھر والی بھی میری جو حق میرا ہے اسے جتنا کیا"۔ آخری بات اسکے کان میں سر غوشی کرتے کہی تھی۔ اسکی باتوں پہ کان کی لوتک سرخ پڑی تھی

"چھوڑیں مجھے"۔ زویا کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں اسکے بے حد قریب ہونے سے۔ روحان کا ایک ہاتھ زویا کی کمر میں تھا۔

زویا کا ایک ہاتھ اسکے سینے پہ تھا اور دوسرا اسکی گردن میں۔

"ارادہ تو چھوڑنے کا ہی تھا مگر"۔ روحان نے دل میں کہا تھا۔

دونوں کے چہرے آمنے سامنے تھے۔ زویا نے زور سے اپنی آنکھیں میچیں تھیں۔

روحان نے بغور اسکے ایک ایک نقش کو دیکھا تھا۔ بند آنکھیں لرزتی گھنی پلکیں جو پل میں بھگنے لگی تھی۔

لرزتے گلابی ہونٹ صاف شفاف شرم و حیا سے لال چہرہ۔

اسکی پیشانی پہ محبت کی پہلی مہر ثبت کی تھی پھر باری باری اسکی بند آنکھوں پہ ہونٹ رکھے تھے۔

صاف شفاف صراحی دار گردن میں گولڈ کی نازک سی چین پہنے۔ پھر اسکی گردن پہ جھکا تھا۔ اسکی گھنی موچھوں

کی چھن سے وہ سمٹی تھی اپنے آپ میں۔ اسے روکنابلس میں نہیں رہا تھا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

اب اسکا فوکس زویا کے کانپتے ہونٹوں پہ تھا۔ گردن میں ہاتھ ڈالے وہ مزید آگے ہوتا کے اسی وقت اسکا فون رنگ ہوا تھا۔

زویا فٹ سے اسکی گود سے اتری تھی بھاگ کر صوفہ اپنا دوپٹہ اٹھایا اور اچھے سے اپنے ارد گرد لپیٹا۔ فون دیکھا تو ماریہ کالنگ آرہا تھا۔ اسی وقت کال کٹ کی اور پھر سے زویا کی جانب قدم بڑھائے۔ زویا سر جھکائے کھڑی تھی ہمت نہیں ہو رہی تھی سر اٹھانے کی۔

پھر سے کال آنے لگی تھی۔ وہ سخت جھنجھلیا تھا اور پھر وہاں سے نکل کر اپنے کمرے میں آیا۔ اسکے جانے کی دیر تھی کہ بھاگ کر دروازے کی طرف لپکی اور لاک لگایا مبادا کہیں دوبارہ نا آجائے۔ وہ کمرے میں آیا تھا کال مسلسل آئے جارہی تھی۔

"ہیلو"۔

"ہیلو روحان کہاں ہو کال کیوں نہیں اٹھا رہے ہو تم سارا دن کال کرتی رہی کوئی ریسپونس نہیں آخر ہو کیا گیا تمہیں"۔ کال ریسپو ہوتے ہی وہ پھٹ پڑی۔

"میں فارغ نہیں ہوتا ہوں کام میں بزی تھا"۔ وہ آپ کو نارمل رکھتا بولا۔

"کام تو ہر کوئی کرتا ہے تمہاری طرح کوئی اتنا مصروف نہیں ہوتا"۔

"کیا بات کرنی تھی بولو"۔

"ریلیکس یا تم سے باتیں کرنی تھیں اور اتنی جلدی کیا ہے کال کٹ کرنے کی"۔ وہ مٹھاس بھرے لہجہ میں



## بے پرواہ عائشہ نور

"یار تھک گیا ہوں" وہ کنپٹیاں سہلاتا بولا۔

"اف اب تم تھک گئے ہو"۔۔ وہ یوں ہی ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہی اور وہ بس ہوں ہاں میں ہی جواب دیتا رہا۔۔  
کال بند ہوئی تو فریش ہو کر سونے کیلئے بستر پہ لیٹا دھیان پھر بھٹک کر زویا کی طرف چلا گیا تھا "اف کیا ہو جاتا ہے مجھے اسے دیکھ کر کب جان چھوٹے گی اس سے جادو گرئی ہے"۔۔ مگر پھر آنکھیں میچ کر سونے کی کوشش کرنے لگا۔



"کچھ دنوں میں رشتہ والے آئیں گے زری کو دیکھنے"۔۔

عالم صاحب نے رات کے کھانے کے بعد سفینہ کو بتایا تھا۔

"جی بھائی صاحب آپ نے بتایا نہیں کون ہیں وہ"۔۔ سفینہ بولی تھی۔

اس وقت گھر کے حال سب موجود تھے علاوہ زرتاج اور روحا کے وہ کچن میں تھیں مگر باتیں سن رہی تھی۔۔ زرتاج

چائے کپوں میں ڈال رہی تھی اسکے ہاتھ رکے تھے مگر خود کو سنبھالتی اپنے کام میں لگ گئی۔

روحانے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھا تھا جو اسنے جھٹک دیا۔

اور چائے لیے حال میں داخل ہوئی۔

"تم فکر مت کرو زارون نے لڑکے کے بارے میں سب پتا کروایا ہے۔ وہ مطمئن ہے"

## بے پرواہ عائشہ نوس

جب عالم صاحب بولے تو زرتاج نے کاٹ کھانے والی نظروں سے زارون کو دیکھا۔ زارون نے بھی اسے دیکھتے ایک آنکھ دبائی۔۔

"لڑکے کا بزنس بھی اچھا ہے اور گھر بار بھی سب ٹھیک ٹھاک ہے فیملی کے نام پہ بس ماں ہے اور بہن بیاہی ہے لڑکا اکلوتا ہے۔"

"میرے دوست کے عزیز رشتہ دار ہیں اور میں اپنے طور پہ بھی معلومات لی تھی۔ میں تو مطمئن ہوں باقی تم لڑکا اور اسکی فیملی دیکھ کر کر لینا۔"

"جب آپ اتنا کچھ کر ہی چکے ہیں تو سفینہ کو بھلا کیا اعتراض ہوگا۔" سیمابولی تھی عالم صاحب کی زرتاج کیلئے اتنی فکر مندی دیکھ سیماکو نا بھایا تھا۔

"بھائی صاحب بھابھی ٹھیک کہہ رہی ہیں" سفینہ تائید ہی کی سیماکے۔

"سفینہ میں چاہتا تم بھی دل سے تسلی کر لو" عالم صاحب اپنائیت سے بولے۔

زرتاج نے سب کو چائے پکڑائی جب زارون کی باری آئی تو غصہ ابھی بھی ناک پہ دھرا جی تو چاہا کہ چائے اسکے سر پہ دے مارے۔

زارون نے چائے پکڑتے ہوئے جلا دینے والی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی تھی۔

"زیادہ بتیسی مت نکالو ورنہ یہی چائے تمہارے سر پہ دے ماروں گی" زرتاج نے آہستہ آواز میں کہا جو صرف زارون نے سنا تھا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"اسلے تمہاری شادی کر رہے ہیں تاکہ تم اپنے شوق اس بیچارے پہ پورے کرو" اور پھر اسکی چائے کا بڑا سیپ لیا۔  
"فکر نہیں کرو تمہاری بیوی بھی کم نہیں ہوگی" اسے چڑانے کی کوشش کی مگر اسے کہاں اثر تھا ویسے بتیسی نکالتا رہا اور وہ وہاں سے چلی گئی۔



"کل سے تمہیں نکلنا ہے میٹنگ کے سلسلے کیلئے دوسرے شہر۔۔ یاد ہے نایا سب بھول بھال کے بیٹھے ہو۔۔"  
وکی روحان کو یاد دہانی کروا رہا تھا۔

ہاں!!۔۔ وہ کہیں کھویا بیٹھا تھا اسکے بولنے پہ اچانک تھا بولا۔

"او بھائی کدھر بیٹھا ہے یہ آفس ہے یہاں کام کی بات ہو رہی ہے۔۔"

"ہاں میں سن رہا ہوں بولو۔۔"

"کل ہم نے یہاں سے دوسرے شہر ٹریول کرنا ہے بہت بڑی ڈیل ہے۔۔ مگر تم تو ہوش مس نہیں ڈیل کیا خاک ملے گی۔۔"

"ہاں مجھے یاد ہے کل صبح نکلیں گے۔۔" روحان بولا۔

"ایک یاد و دن بھی لگ سکتے ہیں۔۔" وکی نے کہا۔

روحان سوچ میں پڑ گیا۔

"کیا ہوا بھابھی کی فکر لاحق گئی۔۔" وکی بولا

## بے پرواہ عائشہ نور

وہ خاموش رہا مگر سچ تو یہی تھا۔

"یار ایک مہینہ ہو گیا بھابھی کو آئے ہوئے۔۔ تو نے ابھی تک خبر نہیں دی۔۔" وکی نے شرارت سے کہا

"کیا مطلب تمہارا" روحان نے کے پلے نہیں پڑی اسکی بات۔۔

"یہی کے میں چاچا بننے والا۔" وکی نے بتیسی دکھائی

"واٹ۔۔" روحان شک ہو ا اسکی بات سن کر۔۔ "ویسے تو تو چاچا بننے والی عمر سے آگے نکل گیا۔۔ تو شادی کر اور

مجھے چاچا بننے کا شرف دے۔" روحان نے بھی اسی کے اندز میں جواب دیا۔۔

"کیا مطلب ہے تم سے تو چھوٹا دکھتا ہوں ابھی تک وہ الگ بات ہے شادی پہلے تیری ہوئی۔۔" تو خوشخبری بھی پہلے

تجھے سنائی پڑے گی۔۔

"میرا ایسا کوئی سین نہیں بنا ابھی تک۔۔"

کیا!! مطلب کنواں تیرے پاس ہے اور تو ابھی تک پیسا بیٹھا ہے۔۔ حد ہے ویسے تیری بھی۔۔ اب اتنی بھی بے

پرواہی کیوں ہے بیوی ہے تیری پورا پورا اختیار ہے تیرے پاس اسکا۔۔ وکی اسے سناتا چلا گیا

ہم حق۔۔ پاس تو آنے دیتی نہیں۔۔ کل رات کا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے گھوما تھا۔۔ اسنے آہستہ آواز میں کہا

مگر وکی نے پھر بھی سن لیا تھا۔

ہاہا۔۔ "مطلب کے ٹرائیاں ماری ہے۔" وکی کی ہنسی نکلی تھی بڑی مشکل سے اپنی ہنسی دبائی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

شٹ اپ"-- کام کرو پریزنٹیشن بنانی ہے کل کیلے تیری باتیں ہی ختم نہیں ہو کے دے رہی"-- روحان نے اسے ڈپٹا تھا

سوری سوری کر رہا ہوں وہی نے اپنی ہنسی پہ قابو پاتے کہا جواب بھی نکل رہی تھی۔۔ روحان نے اسے گھورا تو سیریس ہو کر فائل میں لگ گیا۔۔



رات کو روحان گھر آیا تو کافی دیر ہو چکی۔۔ کل بزنس کے سلسلے کیلے دوسرے شہر بھی جانا تھا جہاں کافی بڑے بڑے بزنس مین بھی آنے تھے۔۔ روحان کو ابھی بزنس ٹائیکون بننے کا جنون سوار تھا اسلئے وہ بہت محنت کر رہا تھا۔۔ کل کی میٹنگ اسکے لے بہت امپورٹنٹ تھی۔۔

فریش ہو کر باتھ روم سے باہر نکلا تو اپنے آپ کو کافی ہلکا محسوس کر رہا تھا کافی بنانے کیلے کمرے سے باہر نکلا تو اسکی نظر زویا کے کمرے کی طرف گئی۔۔

اسے بھی بتادوں اب کل مجھے جانا ہے دو دن لگ جائیں میں گھر نہ آ سکوں"--

وہ ناک کرنے لگا مگر پھر ہینڈل گھما کر دروازہ کھول لیا تھا۔۔

تو سامنے وہ دشمن جان شیشہ کے سامنے کھڑی تھی ڈھیلا سا بالوں کا جوڑا بنائے بلیک کلر سوٹ پہنے جس کے ہاف بازو تھے ہاتھوں سے بازوؤں پہ لوشن مل رہی تھی دوپٹہ سے بے نیاز۔

اسکے اچانک کمرے میں آنے سے چونک کر مڑی تھی۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

سوری تمہیں ڈسٹرب کیا بات کرنی تھی تم سے"۔۔ وہ چلتا اس کے روبرو آ کر کھڑا ہوا تھا۔۔  
کیا بات"۔۔ وہ بس اتنا ہی بولی اور انگلیاں مروڑنے لگی۔۔

روحان نے پہلے اسکے چہرہ کو غور سے دیکھا پھر اسکے وجود سے ہوتے اسکی انگلیوں کو دیکھا۔۔  
مجھے کل ضروری کام سے جانا ہے دو شرے شہر"۔۔ وہ اتنا کہہ کر رکا تھا۔۔

وہ اسے دیکھ رہی تھی اسکی بات مکمل ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔۔ دل زور سے دھڑک رہا تھا وہ پھر سے اسکے اتنے  
قریب کھڑا تھا۔۔ ابھی بھی اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی۔۔

شاید دو دن لگ جائیں گے مجھے گھر نہ آسکو"۔۔ وہ اتنا کہہ چپ ہوا اسکے جواب کا منتظر تھا۔۔

جی اچھا۔۔ وہ بس اتنا کہہ پائی تھی کہنا تو چاہتی تھی وہ دو دن کیسے گزارے گی۔۔ خاص طور پر رات کو اکیلی کیسے رہے  
گی۔۔ اتنا آسرا تو تھا وہ رات کو گھر ہوتا تھا اس سے دور ہی سہی۔۔

تم اکیلی رہ لو گی؟۔۔ وہ اسے دیکھتا بولا تھا اسے لگا شاید وہ اس سے کہے گی کہ وہ کیسے رہے گی اکیلی اسے حیرانی سی ہوئی  
تھی اس بات پہ۔۔

ہم اکیلی ہی تو رہ رہی ہوں پہلے کب آپ پاس ہوتے ہیں"۔۔ طنز کیا تھا مقابل نے بھے  
وہ ہلکا سا مسکرایا اور اسکے ہاتھوں کی انگلیوں کو آزاد کیا جنہیں وہ کب سے مروڑنے میں مصروف تھی اور کھینچ کر اسے  
اپنے ساتھ لگایا تھا دونوں ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل کیے۔۔

اس اچانک افتاد پہ وہ گھبرائی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

تو پاس آنے کا تمہارا شوق پورا کر دوں ابھی۔۔۔ گھنسنیر لہجہ اسکے چہرے کا طواف کرتا معنی خیز بولا۔۔۔  
زویا کے جسم میں سنسنی لہر دوڑی تھی۔۔۔ زویا نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پہ رکھے اسے پرے دھکیل کر ڈریسنگ کے ساتھ لگ گئی۔۔۔ مقابل کی گرفت ڈھیلی تھی اسلے جلد آزاد ہو گئی۔۔۔  
میرا ایسا کوئی شوق نہیں۔۔۔ اپنی گھبراہٹ پہ قابو پاتے بولی تھی حیا سے چہرہ لال پڑ گیا تھا۔۔۔  
دونوں ہاتھ ڈریسنگ پہ اسکے ارد گرد رکھ کر اسکی طرف جھکتا بولا۔۔۔  
میں آکر تمہارے سارے شوق پورا کروں گا۔۔۔ کوشش کرونگا کہ ایک دن میں ہی آجاؤں۔۔۔ اسکے دائیں رخسار پہ بوسہ دیتا پیچھے ہوا تھا۔۔۔ اور چلا گیا وہاں سے  
کیسا شخص تھا دھوپ چھاؤں جیسا۔۔۔ اپنے رخسار پہ ہاتھ رکھتی وہیں دیکھ کر سوچ رہی تھی جہاں سے وہ گیا تھا۔۔۔  
صبح صبح ہی روحان گھر سے نکل گیا تھا کام کے سلسلے میں شہر سے باہر کی بھی اسکے ساتھ تھا وہ اپنی کار سے ہی سفر کر رہے تھے۔۔۔



جینی بھی گھر کے کام کر کے جاچکی تھی وہ بورہور ہی تھی۔۔۔ دل ہی نہیں۔ لگ رہا تھا کسی کام سے روحا اور زرتاج سے بھی رابطہ نہیں ہو پارہا تھا۔۔۔

زرتاج اور روحا جب یونی سے واپس آئی تب جا کر زویا سے دونوں نے رابطہ کیا تھا۔۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

افس لڑکیوں کہاں ہو کب سے کال کر رہی ہوں۔۔۔ زویا اکتا کر بولی۔۔۔  
ریلیکس بھا بھی آپکو پتا ہے ہم یونی میں ہوتی ہیں اس لیے نہیں بات کر سکی اب آپکے ساتھ ہی ہیں۔۔۔ روحا بولی۔۔۔  
ویسے اتنی بے چینی کس بات کی ہے تمہیں "زرتاج نے پوچھا  
کسی بات کی نہیں ویسے ہی بس تم لوگوں کے بغیر دل نہیں لگتا۔۔۔ زویا نے اداس ہوتے کہا۔۔۔  
اچھا روحان بھائی آگئے آفس سے "زرتاج نے وقت کا اندازہ لگاتے پوچھا۔۔۔ وہاں شام کے سات بج رہے ہوں  
گے جبکہ پاک میں تین بج رہے تھے۔۔۔

نہیں وہ ایک دو دن کیلے آؤٹ آف سیٹی گئے ہیں آج رات گھر نہیں آئیں گے۔۔۔ زویا نے بتایا۔۔۔  
اوہ تو اداس ہم سے نہیں بلکہ روحان بھائی سے ہے "روحان نے زویا کو چھیڑتے شرارتا کہا تھا۔۔۔  
بکواس نہیں کرو روحی۔۔۔ زویا نے اسے ڈپٹے کہا تو وہ دونوں ہنس دی پھر انکی بات چیت طویل ہوتی گئی۔۔۔



زویا بستر پہ لیٹ کر ان سے ویڈیو کال پہ باتیں کر رہی تھیں اور وہ اس وقت کچن میں تھیں کھانا بنانے کی تیاری کر رہی  
تھیں۔۔۔ شام کے کھانے کی زمینداری زویا کے بعد اب زرتاج کی تھی اور روحا بھی ساتھ پوری مدد کرواتی تھی۔۔۔

زویا تم اب سو جاؤ وہاں کافی رات ہو رہی ہو گی۔۔۔

ہاں مگر مجھے نیند نہیں آرہی۔۔۔ زویا نے کہا۔۔۔

ڈر لگ رہا ہے روحان بھائی کے بغیر "روحان نے چھیڑا تھا۔۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

ہاں لگ رہا ہے ڈر۔ اکیلی ہوں گھر میں۔۔۔ زویا نے اعتراف کیا تھا۔۔



رات کے تقریباً دو بج رہے تھے جب زویا کی آنکھ کھلی تھی ایک ڈراؤنے خواب سے۔۔

ٹھنڈ میں بھی پسینے سے شرابور ہو گئی تھی۔۔ روح اور زری سے باتیں کرتے کرتے بار بجے اسکی آنکھ لگی تھی۔۔

ڈر میں اضافہ ہو رہا تھا عجیب سے خیالات آرہے تھے۔۔

دل کر رہا تھا بھاگ جائے اٹھ کر یہاں سے پھر سر تک کمرل تان کر لیٹ گئی۔۔ ایسا لگا جیسے کوئی آہٹ ہوئی ہو۔۔

پھر ایک دم سے اٹھ کر بیٹھ گئی اسی وقت اٹھی اپنے کمرے سے باہر آئی۔۔ اور روحان کے کمرے میں جا گھسی تھی۔۔

یہاں آکر خوف کچھ کم ہوا تھا جتنی بھی سورتیں یاد تھیں سب پڑھی خود پر پھونکیں ماریں۔۔

وہ اس وقت روحان کے بیڈ پہ آلتی پالتی مار کر بیٹھی تھی۔۔

کیا کرے اپنے کمرے میں واپس چلی جائے یا یہیں رہے۔۔

سارے کمرے میں سرسری سی نگاہ دوڑائی وہ اسکے کمرے سے زیادہ بڑا اور کشادہ کمرہ تھا اور بہت خوبصورت

ڈیکوریٹ کیا ہوا تھا۔۔

وہ کونسا یہاں ہے یہی سوچتے سر تک کمرل تان کر لیٹ گئی اور کچھ ہی پل وہ سو گئی۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

روحان کا کام جلد ہی ختم ہو گیا کیونکہ اسنے بہت بڑا کنٹریکٹ ملا تھا۔ وہ جلد ہی کام نبٹا کر رات کو ہی نکل پڑا واپسی کیلے وکی نے اسے روکنا چاہا کہ وہ تھکے ہوئے ہیں ایک رات کیلے قیام کر لیتے ہیں مگر وہ نامانا اور رات گیار بجے ہی نکل پڑا اور وکی کو بھی اسکے ساتھ ہی واپس آنا پڑا۔

رات کے تقریباً روحان تین بجے گھر پہنچا تھا۔

کمرے میں لائٹ پہلے سے ہی اون تھی۔ اس بات پہ اسکا دھیان ہی نہیں گیا۔

اپنا سامان رکھا اور کوٹ اتار اور واڈرو ب۔ سے اپنے کپڑے لیے اور واشروم چلا گیا۔

کپڑے چینج کر کے وہ باہر آیا کافی تھک چکا تھا سونے کیلے بیڈ کا رخ کیا۔

بیڈ کی طرف پہلے اسکا دھیان ہی نہیں گیا تھا۔

سرتک کمبل اوڑھے وہ اسکے بیڈ پہ قبضہ کیے لیٹی تھی۔

وہ سمجھ چکا تھا یہ زویا ہی ہے۔

روحان دوسری سائیڈ پہ اسکے پاس بیٹھا۔ اسنے ہلکا سا کمبل اسکے منہ سے سر کا یا تھا۔

سوتے ہوئے بہت معصوم لگی اسے۔ ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرے پہ بکھرے بالوں کو پرے کیا نیند میں کسی لمس کو

محسوس کرتے زویا چلاتی اٹھی۔

"بھوت بھوت"۔ ماما ماما۔ روحان نے اسکا بازو پکڑ کر جھنجھوڑا۔

"زویا۔ زویا"۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"روحان روحان"۔۔ اسکا سانس اکھڑ رہا تھا۔۔

"چپ میں ہوں کوئی بھوت ووت نہیں ہے"۔۔

جب پوری طرح بیدار ہوئی تو روحان واقعی اسکے سامنے بیٹھا تھا۔۔

"وہ۔۔ وہ سوری مجھے ڈر لگ رہا تھا اس لیے میں یہاں آئی"۔۔ دھیمی سی آواز میں اسنے اپنی بات مکمل کی۔۔

اچھا کل رات کو تو بہت بہادر بن رہی تھی"۔۔ اب کیا نہیں رہ سکی میرے بغیر"۔۔ اسکے چہرے کو دیکھتے بڑے آرام سے بولا تھا۔۔

ایسی بات نہیں ہے" وہ اٹھنے لگی تھی۔۔ روحان نے اسکا بازو پکڑ لیا۔۔

"کہاں" آئبر واچکا کر پوچھا۔۔

"اپنے کمرے میں"۔۔

ابھی تو ڈر رہی تھی۔۔ لیٹ جاؤ یہاں" روحان نے آرام سے کہا جبکہ زویا کا بازو ابھی بھی اسکی گرفت میں تھا۔۔

زویا کا دل زور سے دھڑکا تھا اسکی اس آفر سے۔۔

نہیں میں ٹھیک ہوں"۔۔ آپ سو جاؤ۔۔ تھک گئے ہوں گے"۔۔ اپنا بازو اسکی گرفت سے چھڑانے کی کوشش

کر رہی تھی جو وہ چھوڑنے کے بلکل بھی موڈ میں نہیں تھا۔۔

"ہاں تھک تو بہت گیا ہوں"۔۔ اسکی گردن پہ ہاتھ رکھے اسکا چہرہ اپنے چہرہ سے قریب تر کر لیا تھا۔۔

اسکی گرم سانسیں زویا کا چہرہ جلسانے لگی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

چھ۔۔ چھوڑیں۔۔ وہ اسکی گردن پہ رکھے ہاتھ کو اب اپنے دوسرے ہاتھ سے چھڑانے کی تک و دو میں تھی۔۔  
مقابل نے بنا اسکی پرواہ کیے اسکے ہونٹوں کو قید کیا تھا۔۔ دوسرا ہاتھ اسکی کمر میں ڈالے اسے اپنے وجود سے قریب تر کر لیا تھا۔۔

وہ اسکی گرفت میں مچلنے لگی تھی۔۔

کیوں اپنی ننھی سی جان کو ہلکان کر رہی ہو "اسکولبوں کو آزادی بخشتا سر غوشی کی تھی۔۔  
پھر اسے بیڈ کے سے ساتھ پن کیا تھا اور اسکے اوپر جھکا تھا۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔ اپنے ہاتھ اسکے سینے پہ رکھے اسے دور دھکیلنے چاہا تھا۔۔ جب روحان نے اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر  
تکیہ کے ساتھ لگائے تھے۔۔ وہ اسکی گردن پہ جھکا تھا جا بجا اپنا اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتے وہ اسکی گردن سے ہوتا  
مزید گہرائیوں میں اترتا تھا۔۔

زویا کی جان حلق میں آئی تھی۔۔ اپنی پوری جان لگا کر اسے خود سے دور دھکیلا تھا۔۔

روحان کو غصہ آیا۔۔ اسے اپنے کام میں خلل زرا پسند نہ آیا تھا۔

وہ بیڈ سے اٹھنے لگی کہ روحان اسکا بازو تھاما۔۔

دور دور رہیں مجھ سے "وہ بازو چھڑاتے بولی تھی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

روحان نے غصہ سے اسے بیڈ پہ پٹختا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"اگر دور رہنا تھا تو یہاں کس لیے آئی تھی ہاں" اسے بیڈ سے لگائے جا رہا نہ انداز سے اس کا منہ ہاتھ سے دبوج کر پوچھا تھا۔۔ زویا کو اسکی انگلیاں اپنے منہ دھنستی ہوئی لگی۔۔

نہیں آنا تھا مجھے آپ کے پاس تایا ابو کی بات نہیں ٹال سکتی تھی میں۔۔ وہ اپنا منہ چھڑوا کر روتی ہوئی چیخ کر بولی تھی۔۔

ہم تایا ابو۔۔ یہ سب ڈرامہ تمہارے رچائے ہوئے ہیں۔۔ معصومیت کا ڈھونگ کر کے انکی ہمدردی بٹورتی رہی۔۔ ایک ناسنی اپنے بیڈ کی اپنی بھتیجی کی محبت میں "آخری جملہ قرب سے کہا تھا۔۔ وہ اترنے لگی تھی بیڈ سے۔۔

"اگر تم نیچے اتری تو تمہیں ڈیورس دے کر کل ہی پاکستان بھیج دوں گا۔" وہ دھاڑا تھا۔۔ اسکی آواز پہ بیڈ سے نیچے جانا پاؤں فوراً اوپر کیا تھا اور مڑ کر اس بے پرواہ انسان کو دکھ سے دیکھا تھا۔۔ روحان اسکے بھیگے چہرہ سے نظریں چرا کر کمبل تان کر دوسری طرف منہ کر کے لیٹ گیا۔ سائیڈ ٹیبل سے ریموٹ اٹھا لائٹ اف کی تھی۔۔

"لیٹ جاؤ"۔۔ حکم سنایا تھا۔۔ آواز میں سختی تھی

وہ ویسے بیڈ پہ بیٹھی تھی گھٹنوں کے گرد ہاتھ باندھے ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"اگر تم نہیں لیٹی اور اپنا یہ رونے دھونے والا ڈرامہ بند نہیں کیا تو وہیں سے شروع ہو گا جہاں سے چھوڑا تھا پھر مجھے الزام مت دینا" وہ گرج کر بولا تھا اور اسکی دھمکی سنتی فٹ سے لیٹی تھی بیڈ کے بلکل سائیڈ پہ لگ کر لیٹی تھی۔۔ اور کچھ ہی دیر میں روتے روتے آنکھ لگ گئی۔۔

جب اسکا رونا بند ہوا تو روحان نے اپنی آنکھیں زور سے میچی ہوئی تھیں کھولی۔۔ اور اسکی طرف کروٹ لی۔۔

وہ دوسری طرف منہ کیے لیٹی تھی۔۔ تکیہ پہ اسکے بکھرے بالوں پہ ہاتھ پھیرا تھا۔۔ تمہاری اکڑ تو میں توڑ کر رہوں گا تم خود آؤ گی میرے پاس۔۔ اسنے دل میں سوچا تھا۔۔

روحان کا دل اسکی قربت کی خواہش کرنے لگا تھا۔۔ اسکے بیڈ پہ لیٹا وہ وجود اسکے لیے آزمائش بن چکا تھا۔۔

زویا کے لیے نئے سے جذبات دل میں اٹھ کر آرہے تھے مگر وہ اسے سمجھنے پہ آمادہ نہیں تھا۔ ایک طوفان سا برپا تھا اسکے سینے میں۔۔ زویا کو کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔

سکون سا تھا اسکی قربت میں جو اپنے اندر اتارنے لگا۔۔ وہ نیند میں کسمپائی تھی غور سے اسکا چہرہ تنکے لگا۔۔ اور جھک اسکے رخسار کا بوسہ لیتے آنکھیں میچ لیں تھکن کے باعث جلد ہی نیند کی آغوش میں چلا گیا۔۔

READERS CHOICE



صبح صبح ہی زویا آنکھ کھلی تھی وہ مکمل روحان کے حصار میں تھی۔۔ روحان کا بازو اسکے پیٹ پہ تھا اور ایک ٹانگ اسکی ٹانگوں پہ تھی اور چہرہ بلکل اسکے چہرے کے قریب تر کیے وہ سو رہا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

ہلکا سا سر موڑ کر اسکے چہرے کو دیکھا سوتے ہوئے وہ بالکل معصوم سا بچہ لگ رہا تھا جبکہ جاگتے ہوئے ڈریگن بنا ہوا منہ سے آگ برساتا تھا۔۔

کتنی ہی دیر وہ اسے ٹکٹکی باندھے دیکھے گئی تھی سوچ میں پڑ گئی کہ کیسے اسکے حصار سے نکلے۔۔

اسکا بازو اٹھانے کی کوشش کی مگر روحان جاگ گیا تھا اسنے اپنی گرفت اور مضبوط کر لی۔۔  
"کیا ہے سونے کیوں نہیں دے رہی"۔۔ نیند میں بھاری ہوتی آواز میں بولا۔۔

چھوڑیں مجھے"۔۔ وہ اسکا ہاتھ اپنے پر سے ہٹاتی بولی۔۔

"بس طوطے کی طرح ایک ہی رٹ ہوتی تمہاری چھوڑیں"۔۔

"سو جاؤ چپ کر کے ابھی اٹھنے کا ٹائم نہیں ہوا"۔۔

"صبح ہو گئی ہے"۔۔ وہ یونہی اس کے حصار میں منمننائی۔۔

"کہاں صبح ہوئی ہے ابھی"۔۔ اور کیا کرنا ہے تمہیں اٹھ کر"۔۔

اپنی نیند خراب کرنے پہ اسے غصہ آیا تھا زویا پہ۔۔

"مجھے نماز پڑھنی ہے لیٹ ہو جاؤں گی۔۔ آپ کو نہیں پڑھنی نماز کیا۔۔"

"نہیں پڑھنی"۔۔ نماز کے نام پہ اسنے گرفت ڈھیلی کی تھی اور وہ فٹ سے نکلی تھی اسکے حصار سے۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

وہ چلی گئی تھی اور وہ پھر سے آنکھیں موند کر لیٹ گیا نیند تو اڑھ چکی تھی اب۔۔ نماز کے معاملے میں وہ پابند نہیں تھا۔۔ دل پہ آئی تو پڑھ لی ورنہ آئی گئی۔۔

کافی دیر لیٹے رہنے کے بعد بھی نیند نہیں آئی تو اٹھ گیا اور آفس جانے کیلے تیار ہونے لگا۔۔



علینا حیران ہوئی تھی روحان کے صبح جلدی آفس آنے پہ وہ تو سمجھ رہی شاید وہ لیٹ آئیں گے آفس۔۔

"یہو آگڈے سر" وہ کافی کاگ لیے اسکے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔۔

"تھینک یو" کافی تھامتے ہوئے اسنے شکریہ ادا کیا۔۔

اسے آفس آتے ہی ڈیلی علینا اسے کافی کاگ تھماتی تھی اور آج بھی ہمیشہ کی طرح اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔

"کو نگر پچو لیشن سر"۔۔

"تھینکس"۔۔

"سر آپ آرام کر لیتے لیٹ نائٹ واپس آئے تھے"۔۔

"بس کر لیا جتنا آرام کرنا تھا۔" وہ کافی کا سیپ لیتے ہوئے تھکن زدہ لہجے میں بولا۔۔

READERS CHOICE

"اینی پرو بلم سر" وہ اسے پریشان سا لگا۔۔

"نتھنگ۔۔ لیٹ می لیو"۔۔

"او کے سر" علینا چلی گئی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نوس

دس بجے کے قریب وکی بھی آفس آیا تھا خوش خوش سا۔۔

"گڈ مارنگ" وہ علینا کے کیمین کے پاس آکر بولا۔۔

"گڈ مارنگ سر"۔۔

"روحان آگیا"۔۔ وکی نے پوچھا

"میس سر وہ تو صبح ہی آگئے تھے۔۔ آٹھ بجنے سے پہلے"۔۔

"وٹ اتنی جلدی کیوں"۔۔ اسے حیرت ہوئی یہ سن کر

"میس سر روحان سر کچھ پریشان سے لگ رہے ہیں۔"

"اچھا میں دیکھتا ہوں" کہتے ساتھ ہی وہ روحان کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔۔

وکی ہمیشہ کی طرف بغیر ناک کیے اسکے آفس میں گھسا۔۔

"وٹ پرابلم"۔۔

روحان آنکھیں موند کر کر سی کی پشت کیساتھ ٹیگ لگائے بیٹھا تھا شاید خود کو پرسکون کر رہا تھا۔۔

آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا۔۔ آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔

"کیا ہوا ہے کوئی ٹینشن ہے"۔۔ وکی نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔۔

"کچھ نہیں" وہ فائل کھول اس پہ جھکا تھا۔۔

"یار آج کے دن آرام کر لیتا تو بہتر تھا"۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"آرام کر لیا ہے۔" وہ فائل پہ جھکا ہی بولا۔

"کہاں کیا تیری آنکھیں بتا رہی ہیں۔"

"چل جاگھر میں دیکھ لوں گا میں سب۔"

"ہم گھر اس گھر کا کیا جہاں سکون ناہو۔" وہ تمسخر سے ہنسا تھا جبکہ اس ہنسی میں بھی درد تھا۔

"یار کیا ہوا ہے گھر میں لڑ کر تو نہیں آیا۔" وہ کی نے انداز لگاتے کہا۔

"گھر ہے کون میرا جس سے لڑوں گا۔" وہ پھیکا سا مسکرایا۔

"تیرا سکون گھر پر ہی ہے وہ الگ بات ہے کہ تجھے سکون حاصل کرنا نہیں آیا ٹھیک ہے تیری مرضی" وہ اسے اس کے

حال پہ ہی چھوڑ کر باہر آیا تھا۔

کچھ دیر بعد ماریہ آئی تھی اس کے آفس۔

"یہ لوا سکی کمی تھی" ماریہ کو دیکھتے وہ بولا تھا۔ اور پھر اپنے کام میں لگ گیا۔

"ہائے روحان ہاؤ آریو تم تو ملو گے نہیں سوچا خود ہی آ جاؤں۔" وہ چہکتی اس کے سامنے آ کر کھڑی ہوئی تھی۔

وہ اپنی کرسی سے کھڑا ہو کر ونڈو کے پاس جا کر کھڑا ہوا تھا تاثرات ابھی بھی سنجیدہ تھے۔

"چلو نا کہیں باہر چلتے ہیں۔" وہ اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

ایک تنقیدی نگاہ اس کے نامناسب حلیہ ڈالی تھی اور نظریں پھیر لی۔

## بے پرواہ عائشہ نور

وی ماڈرن لباس پہنے سیلیولیس ٹاپ پہنے جسکا گلا گہرا تھا ساتھ چھوٹی سی اسکرٹ پہنے جو بامشکل اسکے گھٹنوں تک تھی۔۔

"مجھے نہیں جانا بھی کام بہت ہے۔"

"ہاں میں تو بھول گئی تمہیں کو نگر تج کہنا تھا" وہ اسکے سینے سے لگی تھی۔۔

روحان نے اپنی آنکھیں بند کی تھی مزید بے سکونی اضافہ ہوا تو اسے خود سے دور کیا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے" روحان اسے خود سے دور کرنا ماریہ زرا پسند نا آیا۔۔

"کچھ نہیں"۔۔ زویا کا لمس اسکے باعث سکون تھا وہ جب بھی اسکے پاس جاتا تو اسے سکون کا احساس ہوتا اور وہ خود سے دور کر کے اسکا سکون چھین لیتی۔۔

کل رات کا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے آیا تھا۔۔

"کیوں آتی ہو میرے پاس"۔۔ روحان نے پوچھا

"تاکہ تم میرے ہو جاؤ۔۔" ماریہ نے پیار سے بولی

"کیوں۔۔" سوال

"بی کوز آئی لویو"۔۔ ماریہ اسکے گلے میں بانہیں ڈالی بولی۔۔

"ہمارے درمیان کوئی رشتہ بھی تو نہیں"۔۔ وہ اسے دیکھتے بولا۔۔

"پیار تو ہے نا"۔۔ وہ مسکراتے بولی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

اسے ماریہ سے پیار نہیں تھا وہ محض زویا کو بھلانے کا ذریعہ تھا اسنے دل میں سوچا تھا۔  
روحان نے اسکی شہد رنگ آنکھوں میں دیکھا۔۔ اسے کوئی اٹرکیشن محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔  
بازو سے پکڑ کر پھر دور کیا۔۔

"ایم بزی ماریہ سوری پھر کسی دن" وہ اپنی آفس کی سیٹ پہ بیٹھتا بولا۔۔  
"اوکے" وہ غصہ سے پیر پختی چلی گئی۔۔

وہ پھر سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔۔  
ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اسکا فون رنگ ہوا تھا۔۔  
ڈیڈ کالنگ۔۔

"اسلام علیکم ڈیڈ"۔۔  
عالم صاحب آفس جانے کیلئے تیار ہو رہے تھے روحان کا خیال آیا تو سوچا اس سے بات کر لے۔۔  
"وعلیکم اسلام"۔۔ کیسے ہو بر خودار کل سنا تھا تم آؤٹ آف سٹی کسی بزنس کے سلسلے میں۔۔  
"میس ڈیڈ بہت بڑی ڈیل سائن کی ہے کل"۔۔ جبکہ لہجہ خوشی کے بجائے تھکان تھی  
"واہ واہ شاباش یہ تو خوشی کی بات"۔۔ عالم صاحب خوش ہوتے ہوئے بولے۔۔  
چلو اچھی بات ہے زویا کا سناؤ کیسی ہے"۔۔ عالم صاحب مسکراتے ہوئے بولے۔۔  
"پتا نہیں" وہ سنجیدگی سے بولا۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

کیا مطلب ہے تمہارا تم شوہر ہوا اسکے تمہیں نہیں پتا تو اور کسے ہوگا۔۔۔ عالم صاحب کا لہجہ سخت ہوا تھا۔۔۔  
"میں شوہر ہوں مگر وہ بھی تو بیوی ہے اسے یہ بات سمجھا کر بھیجنا چاہیے تھا آپکو اگر بھیج ہی رہے تھے تو"۔۔۔ وہ طنز یا بولا۔۔۔

"کیا مطلب ہے تمہارا روحان ایک مہینہ ہو گیا ہے زویا کو آئے ہوئے اب تک تو انڈر سٹینڈنگ ہو جانی چاہیے تھی تمہاری"۔۔۔ عالم صاحب نے یقینی سے بولے۔۔۔

"ہم انڈر سٹینڈنگ"۔۔۔ روحان نے جیسے مزاق اڑایا۔۔۔

چار ہفتوں میں میں نے اسے صرف چار بار ہی دیکھا ہوگا۔۔۔ نا اسے میرے آنے کی پرواہ نہ جانے کی۔۔۔ پہلے بھی ناشتہ آفس آکر کرتا ہوں اور اب بھی۔۔۔ کھانا بھی کھا کر ہی گھر جاتا ہوں کیوں کہ اس سے تو امید نہیں مجھے۔۔۔  
ڈیڈ میں پہلے سے زیادہ بے سکون ہو چکا ہوں"۔۔۔ اس سے اچھا تھا آپ مجھے اکیلا ہی رہنے دیتے"۔۔۔

"مجھے یقین نہیں آرہا ہے کہ زویا ایسا کر سکتی ہے"۔۔۔ عالم صاحب بے یقینی سے بولے مگر روحان کے لہجہ میں بھی سچائی واضح تھی۔۔۔ روحان کا لہجہ تھکا تھکا سا تھا۔۔۔

"ہم مجھے پتا ہے ڈیڈ آپکو اپنی اولاد سے زیادہ اپنی بھتیجی سے پیار ہے۔۔۔ آپ میرا یقین کیسے کریں گے" روحان نے قرب سے کہا تھا۔۔۔

"ایسا نہیں ہے بیٹے مگر زویا تو بہت سلجھی ہوئی بچی ہے مگر مجھے زویا سے یہ امید نہیں تھی میں نے اسے بڑے مان سے تمہارے پاس بھیجا تھا کہ وہ اپنے رشتہ کو بچالے گی"۔۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"اس نے ایسی کوئی کوشش ہی نہیں کی"۔۔ ہاں مگر مجھے ضرور اسکی طرف اٹریکشن ہوئی تھی"۔۔ مگر وہ تو مجھے اپنے قریب بھی نہیں آنے دیتی"۔۔

اسنے مجھے صاف لفظوں میں کہا ہے کہ وہ یہاں خود نہیں آئی آپکے کہنے پہ آئی ہے"۔۔

پھر میں کیا کروں گا اسے پاس رکھ کر "میں اسے جلد ہی واپس بھیج دوں گا"۔۔ روحان نے اپنے باپ کو اپنے اور زویا کا رشتہ صاف صاف لفظوں میں بیان کر دیا مگر سارا قصور زویا کا ہی نکالا گیا۔۔

نہیں نہیں روحان تم ابھی اسے واپس نہیں بھیجو گے میں سفینہ سے کہوں گا زویا کو سمجھائے"۔۔ اگر وہ سمجھ گئی تو ٹھیک ہے ورنہ جو تمہارا فیصلہ ہو گا مجھے منظور ہو گا"۔۔ عالم صاحب نے بے بسی کہا اور دکھی بھی ہوئے۔

"اوکے ڈیڈ"۔۔ کال کٹ کر دی تھی روحان۔۔

"اب تمہیں پتا چلے گا زویا روحان ملک"۔۔ اب کیسے تمہاری اکڑ ٹوٹے گی اب تم خود آؤ گی اپنے شوہر کے پاس"۔۔  
"تمہیں اب پتا چلے جب اپنے ہی اپنے خلاف ہو جائیں تو کیسا محسوس ہوتا ہے جس آگ میں میں خود جلتا رہا ہوں اس آگ میں اب تم خود بھی جلو گی"۔۔ اب تو کھیل شروع ہوا ہے۔۔ اب تڑپنے کی باری تمہاری"۔۔ وہ اپنی منفی سوچ پہ مکروہنسی ہنسا تھا مگر اسے کیا خبر تھی کہ کھیل تو کچھ اور ہی شروع ہو گا محبت کا کھیل۔۔

READERS CHOICE

عالم صوفہ پہ ڈھے سے گئے تھے وہ تو اب تک خوش فہمی مں پھر رہے تھے کہ سب ٹھیک ہو چکا ہے۔۔ کیا کچھ نہیں کیا انہوں نے اس رشتہ کو بچانے کیلئے مگر سب بے سود رہا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

عالم صاحب اٹھے اور سفینہ کے کمرے کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

صبح کا وقت سب اپنی اپنی تیاریوں میں لگے تھے۔ سیما اور زرتاج کچن میں ناشتہ کی تیاری میں مصروف تھیں روحا زارون کمرے تیار ہو رہے تھے سفینہ اس وقت اپنے کمرے میں ہوتیں تھیں ناشتہ کے وقت ہی باہر آتی تھیں۔

"بھائی صاحب آپ مجھے بلا لیا ہوتا" سفینہ صوفہ پہ بیٹھی تصدیق کر رہی تھی عالم صاحب کو دیکھتی چادر درست کرتی اٹھی تھی۔

عالم صاحب سنجیدہ تاثرات لیے اپنے غصہ کو کنٹرول کر رہے تھے اسکے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔

"مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔"

"جی بھائی صاحب بیٹھیں نا۔"

"مجھے تمہاری بیٹی سے یہ امید نہیں تھی۔" وہ سرد سے لہجہ میں بولے

"کیا ہوا بھائی صاحب زری نے کچھ۔"

"میں زویا کی بات کر رہا ہوں۔" وہ انکی بات کاٹتے بولا۔

"کیا۔" کیا زویا "بامشکل انکے منہ سے یہ لفظ ادا ہوئے آج وہ میری بیٹی سے تمہاری بیٹی کہہ کر بات کر رہے تھے یہ

بات کسی صدمہ سے کم نہیں تھی۔

"ہم نے زویا کو اسلیے روحان کے پاس بھیجا تھا کہ وہ دونوں اپنے رشتہ کو سنبھال سکے مگر زویا نے سب خاک میں ملا

دیا۔ میں آج تک اپنی اولاد کے بجائے زویا کے حق میں کھڑا رہا یہ صلہ دیا ہے اسنے مجھے۔"

## بے پرواہ عائشہ نوس

"آخر بات کیا بھائی صاحب کیا کر دیا ہے زویا نے" سفینہ کا لہجہ بھیگ گیا تھا۔

پھر عالم صاحب نے روحان ایک ایک کہی بات سفینہ کے گوش گزار دی۔۔

"کیا زویا یہ حماقت کر سکتی ہے مجھے یقین نہیں آرہا۔ میں کروں گی اس سے بات بھائی صاحب آپ پریشان مت ہوں۔"

"سفینہ سمجھاؤ زویا کو یا تو اسکی مرضی پوچھ لو اسے روحان کیساتھ نہیں رہنا اپنا فیصلہ سنا دے میں اسکی طلاق کروا کہ جلد ہی کسی اور کے ساتھ رخصت کر دوں۔ گا۔"

"جی بھائی صاحب جیسے آپکی مرضی" وہ جھکے سر کیساتھ بولی تھیں۔۔  
اور عالم چلے گئے تھے۔۔

سفینہ دل پہ ہاتھ کر صوفہ پہ بیٹھی تھی۔۔

اسے زویا ایسی خود غرضی کی توقع نہیں تھی۔۔

سب ناشتہ کر کر اپنے اپنے ماموں پہ جا چکے تھے مگر انہوں نے ناشتہ نہیں کیا تھا وہ کافی دیر تک وہیں بیٹھی سوچتی رہیں۔۔

کیا ہوگا آخر زویا کا مستقبل کیوں وہ اپنا گھر خود برباد کرنے پہ تلی ہے۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

جینی گھر کا کام کر کے جا چکی تھی اب وہ فارغ بیٹھی تھی۔۔ جب جینی آتی تھی تو اس کا دل لگ جاتا تھا جسے اس سے باتیں باتیں کرتے کرتے وقت گزر جاتا تھا اور جب وہ چلی جاتی تو گھر خالی خالی سا لگتا۔۔ بے چینی ہی بے چینی۔۔

روحان کے رات کے رویہ سے ابھی بھی ہریشان سی تھی۔۔ کیسے اسنے ڈپورس کی دھمکی دی تھی۔۔

اسے اپنی عزت نفس بہت عزیز تھی۔۔ اسنے دھجیاں اڑائی تھی اسکے کردار کی۔۔ اور اب اسکے قریب آنے کو شش کر رہا ہے۔۔ آپ نے خود ہی کہا تھا کہ میری تمہاری زندگی میں کوئی جگہ نہیں۔۔

پہلے مجھ سے نفرت کا اظہار کیا آپ نے پھر میری امیدوں اور خواہشوں کو بے مول کر دیا اب یہ سب کیوں کر رہے آپ وہ دل اس سے مخاطب ہوئی۔۔

آگ تو دونوں طرف لگی ہوئی تھی برابر۔۔ وہاں روحان زویا کے رویہ سے بے چین تھا اور یہاں زویا۔۔

پھر فون اٹھا کر اپنی ماں کو کال لگائی۔۔

ہیلو کال اٹھائی گئی مگر آگے خاموشی تھی۔۔

ہیلو ماما۔۔

سفینہ کان سے فون لگائے بس اسے سن رہی تھی پھر کچھ دیر بعد بولیں۔۔

"ہاں میں سن رہی ہوں"۔۔

"اسلام علیکم ماما کیسی ہیں آپ"۔۔ پیار بھرے لہجہ میں زویا نے پوچھا۔۔

"وعلیکم اسلام"۔۔ وہ بس اتنا کہہ چپ ہوئیں



## بے پرواہ عائشہ نور

"کیسی ہیں آپ ماما آپکی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔"

"میں بس ٹھیک ہوں۔"۔۔ سرد سالہجہ تھا

"کیا ہوا ماما۔"۔۔ زویا کو فکر ہوئی۔۔

"تم بتاؤ پہلے مجھے روحان کارویہ تمہارے ساتھ کیسا ہے اور تمہارا اسکے ساتھ۔"۔۔ وہ سیدھا مدعے پہ آئی تھی۔۔

"جج۔۔ جی ماما سب ٹھیک ہے۔"۔۔ اسکی آواز کی لڑکھڑاہٹ اسکے جھوٹ کا واضح ثبوت تھی۔۔ جو سفینہ سمجھ نہیں

پائیں تھی پہلے۔۔ مگر آج سمجھ آ رہا تھا۔۔

"صبح کتنے بجے جاتا ہے وہ آفس" سفینہ نے اپنا مزاج نرم رکھتے ہوئے پوچھا۔۔

"وہ۔۔ وہ ماما" اسے سمجھ نہیں آ رہا کیا نام بتائے کیونکہ جب جینی آتی تھی تو وہ باہر نکلتی تھی کمرے سے۔۔

"آٹھ۔۔ ہاں آٹھ بجے تک چلے جاتے ہیں وہ۔۔"

"اچھا ناشتہ کر کے جاتا ہے گھر سے۔"۔۔ آج وہ تفصیل سے جائزہ لے رہی تھی اسکا۔۔

"وہ ماما" زویا پھر سوچ میں پڑ گئی ایک اور جھوٹ بولنا پڑے گا۔۔

"ہم تو پھر کتنے بجے آ جاتا ہوگا۔"۔۔ سفینہ نے اسکا جھوٹ سننے کے بجائے ایک اور سوال داغا۔۔

"وہ ماما۔" زویا پھر نا کچھ بول پائی۔۔

"ہاں ہاں بیٹا سب ٹھیک ہی لگ رہا ہے" مجھے سفینہ نے طنزیہ کہا۔۔

زویا کو رونا آنے لگا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"زویا مجھے کچھ بھی ٹھیک نہیں لگ رہا ہے سچ سچ بتاؤ مجھے تمہارے روحان کے درمیان میں کوئی رشتہ بھی نہیں ہے۔"

تو پھر وہاں کر کیا رہی ہو جب تم اپنے شوہر کو وقت نہیں دے سکتی تو اسکے دل میں اپنی جگہ نابنا سکی۔۔ سفینہ نے غصہ سے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔

"اما روحان نے مجھے پہلے دن ہی صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا میری اسکی زندگی میں کوئی جگہ نہیں۔" وہ روتی ہوئی بولی تھی۔۔

"اسنے کہا اور تم نے اپنی جگہ چھوڑ دی۔۔ سفینہ سخت لہجہ میں کہا۔۔

"ماما میری بھی کوئی سیلف ریسپیکٹ ہے میں کیسے پھر اسکے سامنے جاتی۔۔ زویا نے اپنی صفائی پیش کی۔۔

"زویا اگر گھر بسانا ہو تو اپنی انا مارنی پڑتی ہے۔" سفینہ نے کہا۔۔

"اما گھر محبت سے بسا کرتا ہے انا مارنے سے نہیں" زویا بولی۔۔

"تم کوشش تو کرتی زویا۔۔"

"مجھے ڈر لگتا ہے اس سے اما وہ مجھے باتیں بھی سناتا اور وہ مجھے زبردستی ٹچ کرنے کی کوشش کرتا ہے" زویا کی زبان

پھسلی تھی اور منہ پہ ہاتھ رکھا۔۔

"زویا۔۔ سفینہ تیز لہجہ میں پکارا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"وہ تمہارا شوہر ہے یہ کوئی زبردستی نہیں حق ہے اسکا مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔۔ تم ایسی حماقت کرو گی"۔۔ وہ غصہ کرتی ہوئی بولی۔۔

"اما"۔۔ زویا نے اپنی بات سمجھانا چاہی۔۔

"بس زویا۔۔ مجھے مزید کوئی بہانا نہیں سننا۔۔" سفینہ نے اس سے ٹوکتے ہوئے کہا۔۔

"اگر تمہاری ساس کو یہ سب پتہ چلانا تو اچھا نہیں ہو گا اپنا گھر بساؤ تاکہ تمہاری بہن کا بھی گھر بس سکے"۔۔ اب اپنی اچھی بیوی ہونے کا ثبوت پیش کرو۔۔ شام کو روحان کا ی پسند کا کھانا بناؤ اور اسکیلے خود کو سنوارنا بھی

جو کہے چپ چاپ سن لیا کرو"۔۔ سفینہ نے اسے تاکید کی

مگر اما وہ مجھے "۔۔ اور فون کاٹ دیا۔۔

آج پہلی بار زویا کو اتنا ڈانٹا تھا انہیں زرا اچھا نہیں لگا تھا۔۔

"گھر بسانا ہو تو اپنی انامارنی پڑتی ہے اور یہ قربانی ہمیشہ عورت کے حصہ میں ہی آئی ہے ہر میدان میں ہی ہار عورت کو

ماننی پڑتی ہے۔۔ ہر بار سر عورت کو ہی جھکا کر پڑتا ہے مرد غلطی پہ ہوتے ہوئے بھی سچا ہو جاتا ہے اور عورت سچی ہوتی

ہوئی بھی غلط ثابت ہو جاتی ہے"۔۔

سفینہ نے سوچتے آنسوؤں پونچھے تھے۔۔

---

## بے پرواہ عائشہ نور

زویا کو بہت رونا آیا تھا اس وقت اپنی ماں کے سخت لہجہ پر۔۔ کیسے انہوں نے اسے جھٹلادیا اور اسے ہی سر جھکانے کا حکم دے دیا اپنی انا کو مار دینے کا کہہ دیا۔۔

"میں اچھی بیوی کیسے بنوں ماما"۔۔ جھکاؤ تو دونوں طرف سے ہونا چاہیے نا" اسے سمجھانے والا کوئی نہیں.. وہ جو کرے ٹھیک اور میں محرم بن گئی.. "رات کا منظر پھر اسکی آنکھوں کے سامنے آیا اسکی گئی باتیں.. کیسے میں اپنی معصومیت کا ڈرامہ کرتی ہوں۔" آنسو آنکھوں سے بے مول ہوا تھے..

---

بڑی محنت سے شام کا کھانا بنانے کے بعد زویا آئینہ کے سامنے کھڑی خود کا جائزہ لے رہی تھی۔۔ وہ ملگجے سے حلیہ میں تھی۔۔ اب خود کو سنوارنا ہے اپنے شوہر کیلئے جو سمجھتا ہے میں ڈرامہ کرتی ہوں۔۔ وہ خود پر ہی طنز کر رہی تھی۔۔ پھر واڈرو ب کھولی تھی۔۔ پستہ کلر کا ہلکے کام والا سوٹ نکالا تھا جو وہ زارون نے مال میں پسند کیا تھا اسکے لیے۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ سوٹ پہنے آئینہ کے سامنے تھی ہلکا پھلکا سامیکپ کیے تھوڑے سے بال کیچر میں قید کیے باقی کمر پہ کھلے چھوڑے تھے۔۔

مگر چہرے کی ادا اسی ناچھپا سکی.. آج خود کو پیش کرنا تھا اسکے ستم گر کے آگے...

READERS CHOICE



روحان آفس کام ختم کرتے نو بج گئے تھے۔۔ وہ اور کی ایک ساتھ آفس سے نکلے تھے یہ انکا معمول تھا ایک ساتھ نکلنا اور ساتھ ڈنر کرنا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"آج کیا کھانا ہے یارو کی نے ساتھ چلتے پوچھا۔۔ اور دونوں گاڑی تک آئے۔۔

"کچھ نہیں۔۔ روحان نے گاڑی کا دروازہ کھولتے کہا۔۔

"کچھ نہیں سے کیا وہ کونسی ڈش ہوتی ہے۔۔"۔۔ وکی نے ہو چھا۔۔

"کچھ نہیں کا مطلب کچھ نہیں" وہ کہتے ساتھ ہی گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی بھگالے گیا۔۔

اسے کس بات کی جلدی ہے بتایا بھی نہیں اوئے میں کیسے گھر جاؤں گا "چل ٹیکسی ڈھونڈ" وکی بڑبڑاتے روڈ کی طرف آیا۔۔

زویا کو آدھا گھنٹا گزر چکا تھا ڈانگ ٹیبل پہ بیٹھے ہوئے آج وہ پہلی بار روحان کا انتظار کر رہی تھی سب سے مشکل لگ رہا تھا اسکا سامنا کرنا۔۔

اچانک سے دروازہ کھول کر اندر آیا زویا اپنی کرسی پر سے کھڑی ہوئی تھی اس دیکھ۔۔

روحان اسے دیکھ ایک پل کیلے ٹھٹکا تھا اسے تیار دیکھ وہ پستا کمر سوٹ پہنے ہلکا سا میک اپ کیے سامنے کھڑی سیدھا اسکے دل میں اتری تھی۔۔ اپنے جذبات کو کنٹرول میں رکھتا سرسری سی ایک نگاہ اس پہ ڈالی اور چہرے پہ سنجیدگی سجائے وہ اسکے پاس سے تیزی سے گزر گیا۔۔

وہ۔۔ زویا اس سے کچھ کہتی کہ وہ کمرے میں چلا گیا۔۔

اف بات تو سن لیتا۔۔ بہت ہمت مجتمع کر کے وہ اسکے کمرے کی طرف بڑھی۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

روحان کمرے داخل ہوا تو ایک فاتحانہ مسکان اسکے لبوں کو چھوئی۔۔ اسے اندازہ تھا یہ سب ہوگا اور وہ اسکے انتظار میں کھڑی تھی۔۔ عالم صاحب کے سامنے خود کو مظلوم ثابت کر کے وہ سمجھ رہا تھا کامیاب ہو گیا۔۔ عالم صاحب سے یہ سب باتیں جان بوجھ کر کہیں تھیں تاکہ وہ آگے سفینہ تک اسکی یہ باتیں پہنچا دے گی اور وہ اسکے کان ضرور کھینچے گی۔۔ اور وہی ہوا جو اسنے سوچا تھا۔۔

دروازے پہ دستک ہوئی تھی

میس "اپنی مسکراہٹ سمیٹتا سنجیدہ ہوا اور کوٹ اتارنے لگا زویا اندر آئی تھی۔۔

ہم بولو"۔۔ وہ بیڈ پہ بیٹھ کر شوز اتارنے لگا۔۔

وہ کھانا کھالیں۔۔

وہ اسکے سامنے آکھڑا ہوا۔۔

"ہم تو خیال آہی گیا تمہیں میرا" وہ طنز کرتا بولا۔۔

اسکے الفاظ چبھے تھے اسے۔۔

چہرے پہ آتے بالوں کو کان کے پیچھے اڑیسا۔۔ "جی بس یہی سمجھ لیں آپکی خدمت کرنے آئی تھی جو شاید مجھ ہونا

سکی"۔۔ ہلکی آواز میں نظریں نیچے کیے ادھر انگلیاں مروڑتی بولی۔۔

"اچھا پھر عقل آگئی ہے تو میرے کپڑے نکالو۔۔ چھینج کر کے ہی کھالوں گا"۔۔

اسکی بات کی تائید کرتی الماری کا پٹ کھولا۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کونسا سوٹ نکالے۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

اب وہ اپنی شرٹس کے بٹن کھولنے لگا۔

وہ۔۔۔ زویانے اس سے پوچھنے کیلے سر موڑا کہ کیا نکالے۔۔۔ وہیں اسے دیکھتے فوراً چہرہ موڑ لیا کہ اب وہ اپنی شرٹ اتار چکا تھا۔۔۔

اور چلتا ہوا اسکے پیچھے آن کھڑا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ "اسکی پشت ہلکی سی روحان کے سینے مس ہو رہی تھی۔۔۔

زویا کی دھڑکن بے ساختہ تیز ہوئی۔۔۔ وہ ہل بھی نہیں پارہی تھی۔۔۔ روحان آگے ہاتھ بڑھایا ٹی شرٹ اٹھانے کیلے اسکی پشت کے ساتھ پورا لگ گیا شرٹ اٹھائی تھی ٹراؤزراٹھانے کیلے مزید آگے بڑھا تو اسکی پشت پہ مزید دباؤ ڈالا وہ الماری میں گھسنے کو تھی۔۔۔

کپڑے لیے وہ پیچھا ہوا تھا اسکی رکی سانسیں بہال ہوئی تھیں حیا سے چہرہ مزید سرخ پڑا تھا۔۔۔ وہ غور سے اسکے مکھڑے کو تکتا واشروم میں جا گھسا۔۔۔

ہم بد تمیز کہیں کا اسے القابات سے نواتی کچن میں آئی تھی۔۔۔

--

کھانا ٹیبل پہ لگ چکا تھا جب وہ باہر آیا تھا اسکے ساتھ والی چیئر کھسکا کر بیٹھ گیا کھانوں سے اشتہا انگیز خوشبوؤں اٹھ رہی تھی۔۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

ویسے تو وہ روزرات کو جب کچن میں کافی بنانے آتا تو فریج میں پڑے ہوئے اسکے کھانے کو گرم کر کے ضرور چکھتا تھا۔

جب کھانوں سے ڈھکن اٹھایا تو اسکی فریج ڈش تھیں۔۔ بریانی کے ساتھ کوفتہ رائتہ میٹھے میں ٹرائفل۔۔ پاکستانی کھانوں کی الگ ہی بات تھی۔۔ وہ بریانی کھاتا بولا تھا۔۔  
"آج پہلی بار گھر کا کھانا نصیب ہو رہا ہے۔"

وہ شرمندہ سی ہوئی اسکی اس بات پہ مزید سر جھکا گئی وہ کھانا کھاتے ہوئے اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیے رکھا تھا۔

وہ اسکی نظروں سے نروس ہو رہی تھی وہ کھانے کے بجائے بس پلیٹ میں چیچ چلا رہی تھی۔۔  
روحان کھانا کھا کر اٹھا تھا۔۔ "جار ہا ہوں اب ٹھیک سے کھانا کھا لینا"۔۔ وہ اسے دیکھ کر سر جھکا گئی۔۔  
"اور ہاں جب فری ہو جاؤ تو ایک عنایت اور کر دینا۔۔  
جی۔۔ اسنے نا سمجھی اسکی طرف دیکھا۔۔

"ایک گلاس گرم دودھ کا اور ایک مگ کافی لے آنا میرے روم میں"۔۔ وہ کہہ کر چلا گیا۔۔  
اور واقعی اسکے جانے کے بعد پر سکون ہو کر کھانے لگی۔۔

کھانا کھا کر برتن اٹھائے سارا کچن سمیٹ کر اسنے کافی بنائی اور پھر دودھ کو گرم کے گلاس میں ڈالا۔۔ "ہم دودھ او کافی کیا کمہ مینیشن بنتا ہے"۔۔ اور ٹرے اٹھائی

ٹرے اٹھائی وہ کمرے میں داخل ہوئی تو لیپ ٹاپ لیے صوفہ پہ بیٹھا تھا۔  
اسنے زویا کو بڑی غور سے دیکھا سرتاپیر۔

اگے اچھی طرح سے دوپٹہ لپیٹا ہوا تھا جبکہ بال بھی اب جوڑے کی شکل میں بندھ چکے تھے۔  
ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ٹبل پہ رکھ دے۔ اسنے ٹرے رکھی ٹبل پہ اور مڑنے لگی اس سے پہلے وہ بولا۔  
"کدھر۔۔ ادھر بیٹھو یہ دودھ کون پئے گا"۔۔ دودھ کے گلاس کی طرف اشارہ کرتا بولا۔  
"آپنے ہی کہا تھا"۔۔ وہ منمنائی

"ہم کہا تھا مگر تمہارے لیے"۔۔ ادھر بیٹھوا اپنے پاس بیٹھنے کی جگہ بنائی۔

روحان نے کافی کاگ اٹھایا تھا۔ اور ابرو اچکا گے اسے دیکھا۔ کیا ہوا بیٹھوا دھر لہجہ تھوڑا سخت کرتے کہا۔  
چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اسکے ساتھ صوفہ پہ تھوڑا فاصلہ بناتی بیٹھی۔ جو روحان اسکی طرف کھسک کر ختم کر دیا  
تھا۔ دودھ کا گلاس اٹھا کر اسکی طرف بڑھایا جو اسنے پکڑ لیا اور منہ بنا کر اسکی طرف دیکھا تو روحان کو ہنسی آئی اسکی  
بچوں جیسی حرکت پر مگر وہ دبا گیا۔

"پیلو اینر جی آئے گی ابھی تمہیں اسکی ضرورت پڑنے والی ہے"۔۔ وہ معنی خیزی سے کہتا مسکرایا۔

اسکا ارادہ بھانپتے زویا کی جان حلق میں آئی تھی بمشکل ایک گھونٹ بھرا تھا دودھ کا۔

روحان کافی پیتا ساتھ ساتھ لیپ ٹاپ پہ تیزی سے انگلیاں چلا رہا تھا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"یہ کیا بھی تک ویسے ہی دودھ لیے بیٹھی ہو جلدی پیو شباش۔" روحان سر موڑ کر اسکی طرف دیکھا تو وہ جوں کی توں ہی بیٹھی تھی۔

فائلز سیو کر کے لیپ ٹاپ بند کر کے اسکی طرف مڑا۔

اسنے بامشکل دو گھونٹ حلق میں اتارے تھے۔

"بس مجھ سے نہیں پیا جا رہا" اسکو اپنی طرف متوجہ دیکھ زویانے جلدی دودھ کا گلاس ٹرے میں رکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کہاں"۔۔ اسے اٹھتے دیکھ روحان اسکا بازو پکڑ پھر سے بٹھالیا۔

"مجھے نیند آرہی ہے"۔۔ وہ منمنائی

"ایک مہینے سے سوہی رہی ہو"۔۔ وہ اسکے چہرے کو تکتا گھنمیر لہجہ میں بولا۔ اور اسکے گلے سے دوپٹہ نکالا تھا جو

اسنے اچھی طرح آگے پھیلایا ہوا تھا۔

وہ سر جھکائی اپنے آپ میں سسٹی تھی۔

اسکا سراپا بغور دیکھتا اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر مزید خود بھینچا تھا۔ زویانے روحان کے سینے پہ ہاتھ رکھ خود سے دور

دھکیلنا چاہا تھا۔

"چھوڑیں مجھے" وہ مچلی تھی اسکی گرفت میں۔

"چھوڑنے کیلے نہیں پکڑا تمہیں تم خود آئی ہو یہاں میرے پاس"۔۔ وہ اسکے دلکش سراپہ میں کھوسا رہا تھا۔



## بے پرواہ عائشہ نور

اسکا دلکش سراپا اسے بہکار ہاتھا..

وہ اس خود سے دور دھکیلنے پہ جتی تھی.. "کیوں اپنی نازک سی جان کو ہلکان کر رہی ہو" .. چہرہ اسکے چہرہ کے قریب تر کرتے گھمبیر لہجہ میں سرگوشی کرتا اسکی روح فنا کر گیا.. اسکا ننھا سادل پھڑپھڑانے لگا تھا.. اگلے ہی پل وہ اسے اپنی بانہوں میں بھرے بیڈ تک آیا تھا..

اسکے وجود سے اٹھتی بھیننی بھیننی سی مہک اسے محسوس کر رہی تھی.. "چھ.. چھوڑیں" .. دبی دبی سی آواز میں بولی.. اسکے یہی الفاظ اسے زہر لگے تھے..

"شش.. چپ ایک لفظ ناسنواور.. ورنہ بہت برا پیش آؤں گا" .. سخت لہجہ اختیار کر گیا..

اسکی ریڑھ کی ہڈی تک سنسناہٹ سی دوڑ گئی.. اسکی قربت میں جاں حلق میں اٹک گئی..

اسکے سینے پہ ہاتھ رکھے اسے خود سے دور کرنے لگی تو وہ اسکے ہاتھوں کو قابو کر کے اسے تکیہ کے ساتھ پن کر گیا..

آنسو جاری ہو گئے.. رنگ سپید پڑ چکا تھا.. اسکے ہلتے لبوں پہ قفل لگا گیا تھا.. اسکے انداز میں شدت تھی جنون

تھا.. اسے اپنا سانس رکنا ہوا محسوس ہوا تھا.. اور وہ اسے ابھی بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا.. ہاتھ ابھی اسکی سخت

گرفت میں تھے جنہیں چھڑوانے میں وہ ہلکان ہو رہی تھی کافی دیر خود کو سیراب کرنے کے بعد اسکے لبوں کو آزادی بخشی تھی..

READERS CHOICE

وہ لمبی سانسیں لے رہی تھی اور اپنی سانسیں ہموار کرنے لگی..

وہ اسکی سانسوں کو انہیل کرنے لگا تھا خود میں جیسے برسوں کی تھکن تھی جو آج اتار دینا چاہتا تھا..

## بے پرواہ عائشہ نور

وہ اس پہ اب حاوی ہونے لگا تھا اب وہ بھی مزاحمت کرتی تھک چکی تھی..

وہ اسکی اور اپنی جان یکجا کر گیا تھا.. اسکی سانسوں میں اتر چکا تھا.. جس سے وہ بھاگتا آیا تھا آج اسکی روح تک رسائی حاصل کر چکا تھا.. آج اسکی ضد اور اناکابت بھی پاش پاش ہو چکا تھا..



وہ اسکے حصار میں سینے سے لگی سوئی ہوئی تھی..

وہ بغور اسکے چہرے کو دیکھے جارہا تھا جو بے حد معصوم لگی تھی.. چہرے پہ تکلیف کے آثار واضح تھے گالوں پہ آنسوؤں کے نشان تھے.. نفرت کرنا چاہتا تھا اس چہرے سے جو ناہو پائی تھی کئی راستہ اختیار کئے اس سے فرار کے. آج کے اسی تک تمام راستہ ختم ہو گئے..

خود ساختہ لگائی ہوئی آگ جس میں اب تک وہ جلتا رہا اور اسے بھی بھسم کر دینا چاہتا تھا.... آج تو جیسے بجھ سی گئی تھی.. جس سکون کی تلاش میں وہ در بدر ہو رہا تھا آج وہ سکون میسر آ ہی گیا اسکی قربت میں.. اسکے ماتھے پہ اپنی محبت مہر ثبت کرتا آنکھیں موند گیا..



READERS CHOICE

آج زرتاج کو دیکھنے کیلے لڑکے والوں نے آنا تھا..

## بے پرواہ عائشہ نور

شام ہونے کو آئی تھی... سفینہ سارا کھانا اپنی نگرانی میں بنوا رہی تھی.. زرتاج کمرے سے باہر نہیں آئی تھی اسے تیار کرنے کی ذمہ داری روحا کو سونپی گئی تھی..

کچن میں پہلے تمام پکوان تیار پہ نگاہ ڈال کر اب اسکا رخ زرتاج کے کمرے کی طرف تھا.. اور انہیں پکا یقین تھا وہ تیار نہیں ہوئی ہوگی.. اور انکی سوچ کے عین مطابق وہ سادہ حلیہ میں ہی تھی..

ایک غصیلی نگاہ زرتاج پہ ڈالی تھی.. ایک پہلے ہی وہ زویا کو لیکر پریشان تھی.. اور اوپر سے یہ زری کی حرکتیں.. زرتاج.. "تمہیں اللہ کا واسطہ ہے مت تنگ کرو مجھے جلدی سے تیار ہو جاؤ مہمان بھی پہنچنے والے ہیں یا ماں کی جان لیکر ہی دم لینا ہے" وہ جذباتی ہوئیں..

ماما پلیز.. "زرتاج نے فوراً سے ٹوکا انہیں..

روحی تمہیں کہا تھا اسے تیار کرنے کا" اب وہ روحا کی جانب مڑی..

جی "جی چاچی بس ابھی تیار ہو گئی آپ ٹینشن نالے.."

روحا جلدی سے بولی..

اور زرتاج کو گھورتی چلی گئی..

زری پلیز نا منتیں کرو! پلیز تیار ہو جاؤ دیکھو چاچی کتنی پریشان لگ رہی تھی.. "روحانے زری کو ڈریس تھامے

زبردستی واشر روم بھیجا..



## بے پرواہ عائشہ نور

کچھ دیر بعد لڑکے والے بھی آگئے تھے.. ڈرائنگ روم سب بیٹھے تھے..

سفینہ یہ ارحم ہے اور یہ اسکی والدہ صائمہ ہے اور یہ  
ارحم کی پھوپھو عقیلہ ہے.. جو مزاج کی تیز لگی تھی..

عالم صاحب نے دونوں طرف سے تعارف کروایا تھا زارون بھی اس وقت وہیں موجود تھا..

کیسی ہے آپ بہن سیمانے بھی خوش مزاجی مظاہرہ کیا تھا.. کچھ دیر آپس میں باتیں کرنے کے بعد عقیلہ پھوپھو بولی..  
بھئی اب لڑکی کو تو بلوائیں..

جی بس وہ آتی ہی ہونگی پیغام بھجوایا ہے.. "سفینہ بولی..

اور کچھ ہی دیر میں روحازرتاج کو لئے حاضر ہوئی..

یہ لیس آگئی میری بیٹی.. زارون نے بھی اسے دیکھا جو اچھی لگ رہی تھی..

نیوی بلو کلر کاسوٹ پہنے سر پہ شفون کا ہم رنگ دوپٹہ اوڑھے لائٹ سامیک اپ کئے.. نیلے رنگ میں اسکی گوری

رنگت دمک رہی تھی.. خوبصورت موٹی آنکھوں میں کاجل بھرے چہرے پہ سنجیدگی سجائے.. اونچا لمبا قد.. روحا

کے ساتھ آہستگی سے چلتی ہوئی آرہی تھی ہاتھوں میں چائے کی ٹرے تھامے ہوئے تھی.. بس ایک تنقیدی نگاہ ہی

ارحم پہ ڈالی.. جو اسے ہی دیکھ رہا تھا..

ارحم تو چونک کر سیدھا ہوا تھا وہ تو بس اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا.. اسنے اپنی ماں کو مسکرا کر دیکھا اور ہاں میں سر ہلایا کہ وہ

اسے پسند آگئی..

## بے پرواہ عائشہ نور

روحانے بھی ارحم کا سرتاپیر بغور جائزہ لیا..

گندمی رنگت کلین شیووائٹ شرٹ بلیک پینٹ پہنے جاذب نظر آ رہا تھا.

ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو.. ارحم کی ماں صائمہ نے اسے اپنے پاس بٹھایا..

ماشاللہ "بہت پیاری لگ رہی ہو.. " صائمہ نے اسکی تعریف کی.. مگر عقیلہ پھپھو اپنی عادت سے مجبور..

اسکی نظر زارون پہ تھی جو ہر لحاظ سے بہتر تھا آج بادامی رنگ کا سوٹ پہنے پرکشش لگ رہا تھا..

بہن جب لڑکا گھر میں موجود ہے تو باہر رشتہ جوڑنے کی کیا ضرورت ہے.. " ایک پل کیلئے تو سارے چونکے.. اور

صائمہ کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے..

زرتاج کی بڑی بہن زویا کی شادی میرے بڑے بیٹے روحان کیساتھ ہوئی ہے جو اس وقت دونوں آسٹریلیا میں رہ

رہے ہیں.. زارون کی منگنی میں نے اپنی بہن کی بیٹی کے ساتھ کی ہے جو میری خواہش بھی تھی.. سیمانے بڑے تحمل

کیساتھ قرار جواب دیا..

جی میں معذرت خواہ ہوں.. " صائمہ فٹ سے بولی.. بلقیس نے اسے آنکھیں دکھائی..

مجھے آپکی بیٹی بہت پسند آئی ہے.. آج میری تلاش ختم ہوئی میرا اکلوتا بیٹا ہے ارحم اور ایک بیٹی ہے جو شادی شدہ ہے

اور ملک سے بھی باہر ہے.. بچپن میں ہی اسکے والد ہمیں چھوڑ کر اس دنیا سے چلے گئے تھے.. " انہوں نے بات کو

سنجھاتے سب کا موڈ بحال کیا..

ارحم کی نظریں تو زرتاج سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی..



## بے پرواہ عائشہ نور

زرتاج اسکی نظریں خود پہ محسوس کر رہی تھی.. مگر اسکی طرف دوبارہ دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا.. اور خاموشی سے نظریں جھکائے بیٹھی رہی الجھن سی ہو رہی تھی دل کر رہا تھا کہیں غائب ہو جائے.. پھر کچھ ہی دیر میں کھانا لگ گیا تو زرتاج نے شکر کیا جان چھوٹی..

سب لوگ آہستہ آہستہ ڈرائنگ روم سے نکلتے چلے گئے زرتاج ابھی سب کے جانے کا انتظار کر رہی تھی.. ار حم بھی اپنی کرسی پہ جما بیٹھا رہا زرتاج بھی اٹھنے لگی.. ایک سیکنڈ زرتاج.. ار حم اسے اٹھتا دیکھ فٹ سے بولا.. کیا آپ خوش نہیں اس رشتہ سے.. "ار حم بولا.. نہیں.. ایسی کوئی بات نہیں" زرتاج نے کہا

...

پھر آپ خوش نہیں لگ رہی.. "کیا کوئی اور پسند ہے.. "ار حم نے اسے دیکھتا بولا.. زرتاج تو ایک پل کیلئے حیران ہوئی اسکی عجیب باتوں سے.. اور گھور کر اسے دیکھا میں نے کہا نا ایسی کوئی بات نہیں ہے.. مجھے ابھی اتنی جلدی شادی نہیں کرنی تھی.. زرتاج غصہ سے بولی "پھر ٹھیک ہے.. آگے میں سنبھال لوں گا.. "ار حم مسکراتا بولا.. اور وہ اٹھ گئی وہاں سے..

واہ گڈ ایڈیوڈ آئی لائک اٹ.. ار حم بھی اسکے پیچھے اٹھ کھڑا ہوا تھا

## بے پرواہ عائشہ نور

اور دونوں آگے پیچھے باہر نکلے تھے

زارون نے دونوں کو ایک ساتھ باہر نکلتے دیکھا تو پتہ نہیں کیوں اسے اچھا نہیں لگا تھا  
زرتاج کھانے کی ٹیبل پہ نہیں آئی تھی وہ سیدھا کچن میں چلی گئی.. وہ کہاں بھوکے رہنے والی تھی  
پھر وہ لوگ اجازت لیتے رخصت ہوئے

..



ارحم گاڑی چلا رہا تھا چہرے پہ مسکراہٹ تھی..  
میرا بچہ بہت خوش لگ رہا ہے ساتھ بیٹھی اسکی ماں بولی.. وہ تو انہیں دیکھ کر مسکرا دیا پیچھے بیٹھی بلقیس پھپھو جلی بھنی  
بولی..

بھئی مجھے لڑکی زرا پسند نہیں آئی.. صحت دیکھی تھی اور اوپر سے خڑے ٹھیک سے بات تک نہیں کی.. میں تو کہتی  
ہوں تم ان سے انکی چھوٹی بیٹی کیلئے پوچھ لو..

واٹ پھپھو روحا بہت چھوٹی سی ہے.. مجھے زرتاج ہی پسند ہے.. اور موٹی تو نہیں ہے وہ قد کے لحاظ سے اتنی صحت تو  
ٹھیک ہے.. مجھے نہیں پھونک مارے سے اڑتے لڑکیاں پسند" ارحم چپ نارہ سا پھپھو کی بات سے اسے شک سا  
لگا..

یہ دیکھ لو صائمہ ابھی سے ہی تمہارا بیٹا اسکے قصیدہ پڑھنے لگ گیا..

# بے پرواہ عائشہ نور

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

<https://ezreaderschoice.com> آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: [mobimalik83@gmail.com](mailto:mobimalik83@gmail.com)

ارے آپایہ کوئی دسواں رشتہ ہے اور آپکو ہر لڑکی میں کوئی نا کوئی نقص نظر آ جاتا ہے.. ماشا اللہ سے لڑکی بہت خوبصورت ہے ارحم کو بھی پسند آئی ہے.. صائمہ نے اسے چپ کر وایا..  
چلو بھی مرضی ہے تمہاری.. وہ منہ بناتی بولی..



مہمانوں کے جانے کے بعد زرتاج اور روحالیو نگ روم میں بیٹھی تھیں..  
زری لڑکا تو صحیح ہے.. تم پہ لائن بھی مار رہا تھا.. روحانے اسے چھیڑا..  
ہم ٹھہر کی کہیں کا.. "زرتاج نے براسا منہ بناتے کہا

زارون بھی انکے بچ آ کر بیٹھا..

روحاکافی تولادو پلیز..

زی بھائی ابھی تو بیٹھی ہوں.. روحانے براسا منہ بنایا..

READERS CHOICE

## بے پرواہ عائشہ نوس

ایک توجہ سے زوئی گئی مجھ بیچارے کو تو کوئی پوچھتا نہیں..

چلو جتنے دن ہو تم اس گھر میں میری تھوڑی سی خدمت ہی کر دو.. "زارون اب زرتاج کی طرف متوجہ ہوا..  
مہمانوں سے کام نہیں کرواتے.. "روحانے بھی اسے چھیڑا.. تو زری نے اسے گھورا.. میں آپ دونوں کے لیے کافی  
لائی.. روحی نکل گئی وہاں سے..

تو زرتاج اٹھنے لگی تھی.. کہ زارون نے اسے روک لیا..

"زری" کہاں جا رہی ہو بیٹھو تو صحیح روحا کافی بنانے گئی ہے ہم دونوں کیلئے..

تو زرتاج بنا کچھ بولے صوفہ پہ اس کے برابر بیٹھ گئی..

زارون تھوڑا سا کھسک کر اس کے پاس ہوا..

اس کے چہرے کو غور سے دیکھتا ہوا بولا..

"زری اگر تمہیں اس رشتہ سے کوئی پروا ہے تو بتا دو.. "میں ساتھ ہوں تمہارے.. "اس کا چہرہ ہر طرح کے

جذبات سے عاری تھا.. اس لیے زارون نے پوچھا..

"تو تم کیا کر لو گے" اس نے چہرہ موڑ کر اس کی طرف دیکھا دونوں کے چہرے آمنے سامنے تھے..

"میں تمہارے ساتھ ہوں تم مجھے بتا سکتی ہو" زارون ہلکا سا مسکرایا..

"



## بے پرواہ عائشہ نور

مجھے تمہارے ساتھ کی ضرورت نہیں ہے خود حل کر سکتی ہوں اپنی پروہلم اپنی فکر کرو تم بس شانوں کے ساتھ تمہارا مستقبل کیا ہوگا"۔۔ وہ چلی گئی وہاں۔۔

"بہت فکر ہے مجھے اپنی اس چھپکلی کے ساتھ میرا کیا بنے گا" وہ جھنجھلایا تھا شائے کے نام سے



فون کے زور و شور سے بجنے پہ روحان کی آنکھ کھلی تھی۔۔ ابھی بھی زویا اسکے حصار میں تھی۔۔

ٹائم پہ نگاہ دوڑائی تو گھڑی کی سوئیاں آٹھ بج رہی تھی۔۔ اور زویا کے چہرے پہ نگاہ ڈالی جو اسکے چہرے سے بالکل قریب تر بغور اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو دیکھا وہ جانتا تھا کہ وہ بھی جاگ چکی تھی مگر آنکھ ناکھولی۔۔

موبائل ایک بار پھر سے شور مچانے لگا تھا ہاتھ بڑھا کر فون کا گلابا دیا تھا۔۔ اور پھر سے اسکی طرف متوجہ ہوا باری باری زویا کی آنکھوں پہ اپنے تشنہ لب رکھے تھے۔۔ آہستہ سے اسے خود سے الگ کر کے اٹھا تھا۔۔ اور واشروم میں بند ہوا تھا۔۔

زویا نے فٹ سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔ رات کا سارا منظر آنکھوں کے سامنے گھوما تھا۔۔ ایک آنسو بے مول ہو کر گرا تھا۔۔

انہیں سوچوں گم تھی کہ واشروم کا دروازہ کھلا اور اسنے فٹ سے سر تک کبل تان لیا۔۔  
روحان تولیہ سے بال رگڑتا باہر نکلا تھا۔۔ آفس جانے کیلئے جلدی جلدی تیار ہونے لگا تھا آج بہت ہی ضروری میٹنگ تھی اور وہ لیٹ ہو رہا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

شیشہ کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا.. اور آئینہ کے عکس میں زویا پہ بھی نظر رکھی ہوئی تھی جو کمبل سر تک اوڑھے ہوئے تھی..

دھیرے دھیرے چلتا اس تک آیا اور اسکے اوپر جھک کر نرمی سے اسے پکارا "زویا.. " وہ جوں کی توں ہی تھی ہلی تک نہیں..

آہستہ سے اسکے منہ سے کمبل اتارا.. اب کے اسکی آنکھیں کھلی تھیں.. جو سرخ ہو رہی تھی زویا آج سے ایک نئے دن کا آغاز کرتے ہیں سب پچھلی باتوں کو بھلا کر نئی زندگی کی طرف بڑھتے ہیں مان گیا ہوں بہت تکلیف پہنچائی ہے میں نے تمہیں اور سب کو اور خود کو.. " کہتے ہی اسکے ماتھے پہ لب رکھ دیئے اور اپنا بیگ اٹھاتے کمرے سے چلا گیا..

اسکے جاتے ہی وہ ہمت کر کے بستر سے اٹھی تھی.. جینی کے آنے کا وقت ہونے والا تھا.. اور روحان کے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے میں آئی تھی.. واش روم میں بند ہوئی تھی.. شاور لیکر وہ باہر آئی آئینہ کے سامنے کھڑی ہوئی تھی گردن پہ چھوڑے گئے اسکے لمس کے نشان ابھی بھی موجود تھے.. وہ خود پہ جا بجا بھی بھی روحان کے لمس محسوس کر پار ہی تھی.. دل بدزن ہو رہا تھا اس سے.. اسے لگ رہا تھا یہ سب روحان نے نفرت کی آڑ میں کیا ہے.. روتے ہوئے کپکپی طاری ہو گئی تو بستر پہ آکر لیٹ گئی کمبل اوڑھے.. جینی گھر میں داخل ہوئی تو پہلے کی طرح اسے زویا نظر نہیں آئی..



## بے پرواہ عائشہ نور

روحان کو آفس پہنچتے دس بج گئے تھے.. وہ آفس میں خلاف عادت پہلی بار لیٹ پہنچا تھا.. سب اسے دیکھتے مارنگ کہنے لگے اور ہنستا ہوا سب کو جواب دیتا آفس میں آیا تھا..

آفس والوں نے اسے بہت کم ہی اتنا خوش دیکھا ہو شاید..

اور جلدی سے لیپ ٹاپ کھولے بیٹھ گیا..

وکی ہمیشہ کی طرح بغیر ناک کئے اسکے کیمین میں گھسا چلا آیا..

یار تجھے پتا ہے نا آج مارک کیساتھ ڈیل ہونی ہے ایک گھنٹہ بعد میٹنگ رکھی ہے اور وہ انگریز کا بچہ آنے والا ہے تو ابھی تشریف لا رہا ہے.. اور کال کیوں نہیں اٹھا رہا دو گھنٹے سے کال کئے جا رہا ہوں..

سوری یار راستہ میں تھارٹریفک زیادہ تھی اور مجھے پتا ہے میٹنگ کامیں نے ساری تیاری کی ہوئی ہے.. روحان نے بڑے تحمل سے جواب دیا.. اور نظریں لیپ ٹاپ پہ مرکوز کر لیں..

ہاں آسٹریلیا میں بھی اب ٹریفک جام ہونے لگ گئی ہے.. دو گھنٹہ پہلے گھر سے نکلنا پڑتا ہے.. جانتا تھا کہ جھوٹ بول رہا ہے اسلیے بات لگا کر کی..

تو روحان نے اسے گھر کا.. باتیں کم کر اور کام زیادہ.. ادھر آپریزینیشن دیکھ تو وہ کی اسکے برابر آکھڑا ہوا.. آپس میں بات چیت کرتے وکی نے اپنا ہاتھ روحان کی گردن پہ رکھ دیا..

سس.. روحان اچانک وکی کا ہاتھ رکھنے سے سسکا..

"کیا ہوا لگتا ہے بلی نے نوندریں ماریں ہیں.. اسکی گردن پی ناخن کے نشان وہ دیکھ چکا تھا..

## بے پرواہ عائشہ نور

روحان نے فٹ سے کالر درست کیا.. کچھ نہیں ہوا تم جاؤ میٹنگ اریج کرواؤ میں آرہا ہوں.. روحان جلدی سے فائلز کی طرف متوجہ ہوا اسکا دھیان ہٹانے کیلئے.. تو وہاں سے ہنستا نکل گیا..

اسکے جاتے ہی روحان نے گردن پہ ہاتھ رکھا جہاں ابھی بھی اسے جلن کا احساس ہو رہا تھا.. رات کو زویا نے اسکی گردن پہ ناخن کے نشان چھوڑے تھے اپنے بچاؤ کیلئے.. تو وہ مسکرایا تھا..



جینی گھر آئی تو اسے زویا پہلے کی طرح باہر نظر نہیں آئی.. تو زویا کے کمرے میں گئی..

زویا بیڈ پہ منہ تک کمبل لئے لیٹی تھی.. "پہلے ہم روحان سرکاروم صاف کر لیتا ہے پھر زویا کے پاس آتا ہے."

روحان کے کمرے میں آئی تو کمرے کی بکھری ہوئی حالت کچھ اور ہی داستان بیان کر رہا تھا..

صوفہ پہ جھولتا زویا کا دوپٹہ.. تو وہ کشمکش میں مبتلا ہوئی..

پھر بیڈ تک آئی کمبل اٹھایا تو.. جگہ جگہ پر ٹوٹی ہوئی چوڑیاں بکھری تھیں تکیہ پہ اسکا جھمکا پھنسا ہوا تھا.. ایک پل ہی لگا

اس کمرے میں گزری داستان سمجھنے کا.. وہ کم از کم زویا کو ایسا نہیں سمجھتی تھی اسکے نزدیک زویا روحان کی کزن ہے..

روحان کا کمرہ صاف کرنے کے بعد اسکا رخ زویا کے کمرے کا تھا..

زویا جینی کو دیکھتی اٹھ بیٹھی.. جینی خاموشی سے اسکے کمرے میں آئی اسکا بنا حال چال کئے سیریس موڈ میں اسکے

پاس آئی..

ایک نظر زویا پہ ڈالی.. بھگے بال لال سرخ آنکھیں..

## بے پرواہ عائشہ نور

زویا میم آپکا دوپٹہ اور یہ آپکا ایر رنگز اسکو تھماتے اپنے کام میں لگ گئی.. چیزیں صاف کرتے ہوئے بیٹھ رہی تھی..  
زویا سمجھ گئی تھی جینی غلط فہمی کا شکار ہو گئی ہے اسے روحان اور اسکے رشتہ کے متعلق نہیں معلوم

جینی ".. روحان میرے ہسبنڈ ہیں.. زویا نے بھرائی آواز میں کہا.. آنسوؤں ٹپ ٹپ کرنے لگے..  
جینی فوراً مڑی اسکی طرف..

"سسٹر پھر تم رو کیوں رہا ہے.. " اور اپنا رشتہ کیوں چھپایا.. "

پانچ سال پہلے ہمارا نکاح ہوا.. اور روحان یہاں آ گئے.. انہیں میں پسند نہیں.. وہ سسک پڑی تھی بولتے ہوئے.. وہ یہ  
رشتہ ختم کرنا چاہتے تھے مگر..

تایا ابوروحان کے ڈیڈ نے انکی بات نہیں مانی اور مجھے یہاں بھیج دیا انکے پاس.. اور انہوں نے مجھے ایکسپٹ نہیں کیا..  
خود ہی کہا کہ میری انکی زندگی میں کوئی جگہ نہیں...

مگر کل رات.. رات کا تکلیف دہ منظر پھر سے اسکی آنکھوں کے سامنے گھوما تو رو پڑی..

جینی جب مجھ سے وہ نفرت کرتے ہیں تو کیوں یہ سب.. وہ روتے جینی سے بول رہی تھی

READERS CHOICE

پلیز سسٹر رومت "روحان آپکا ہسبنڈ ہے.. وہ بہت اچھا انسان ہے ہماری بہت ہیلپ کیا.. " آپ بہت اچھا ہے اسلئے

وہ آپ سے دور نہیں رہ سکا.. " وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی.. اور زویا کا ہاتھ پکڑ لیا



## بے پرواہ عائشہ نور

..  
زویا سسٹر آپکو بخار ہو رہا ہے.. ناشتہ کیا.. اسکے تپتے ہوئے ہاتھ کو پکڑ کر فکر مندی سے پوچھا جینی نے.. تو اسنے نفی میں سر ہلایا..

تو جینی نے اس کیلئے ناشتہ بنا کر لائی اور ساتھ کچھ دوائیں بھی

..  
زویا سسٹر یہ کیا آپ نے ناشتہ فنش نہیں کیا..

جینی سارا کام کر کے اسکے پاس دوبارہ آئی تو ناشتہ کی پلیٹ جوں کی توں ہی تھی.. بس تھوڑا سا بریڈ کا کونا توڑا تھا اور چائے لی تھی..

"جینی ابھی دل نہیں ہے میں بعد میں کھالوں گی.."

پکانا بھی ہمارا جانے کا ٹائم ہو رہا ہے "کل ملے گا اور خوش رہے.."

جینی چلی گئی اور وہ پھر لیٹ گئی سر بھاری ہو رہا تھا..

روحان کی بہت ہی اچھی میٹنگ ہوئی بہت ہی زبردست اس نے پریزینٹیشن دی تھی اور اور اسکی ڈیل فائنل ہو گئی.. وہ بہت خوش خوش سا تھا..

کونگریچو لیشن سر.. علینا نے اسے مبارکباد دی تو وہ مسکرایا تھا.. آج وہ بہت ہی خوش اور پرسکون سالگ رہا تھا..

سریہ خوشی کامیابی کی نہیں بلکہ کچھ پالینے کی خوشی لگ رہی ہے.. اس خوشی میں سکون اور اطمینان بھی..

## بے پرواہ عائشہ نور

تو وہ کھل کر مسکرایا تھا.. اور آفس کی طرف بڑھ گیا.. آج اسکے چہرے پہ چمک تھی.. ہر وقت کا ادا اس چہرہ کھل اٹھا تھا آج..



سفینہ کو زویا کی فکر ہوئے جارہی تھی وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی کتنی بار کالز کی مگر اس نے ایک نا اٹھائی.. "پتہ نہیں کل ناراض ہو گئی ہوگی.. مگر اتنی بھی کیا ناراضی اب کال بھی نا اٹھائے.."

"ماما کیا ہوا ہے کچھ پریشان سی لگ رہی ہیں..

زرتاج اپنی ماں کے پاس بیٹھتی بولی..

کچھ نہیں زویا سے بات کرنی تھی فون ہی نہیں اٹھا رہی.. "بڑی ہوگی کسی کام میں" اس میں ٹینشن کی کیا بات.. "زرتاج بڑے آرام سے بولی..

پتا نہیں روحان کا اسکے ساتھ کیسا رویہ ہوگا.. "وہ فکر مندی سے بولی..

سب ٹھیک ہے ماما آپ بس ٹینشن نالے.. "زرتاج اس دن روحان اور زویا کو ساتھ ویڈیو کال پہ دیکھ کر مطمئن تھی..

READERS CHOICE

روحان رات گئے گھر لوٹا تھا.. بارانج گئے تھے آفس میں ہی بہت ٹائم لگ گیا اسے

..

## بے پرواہ عائشہ نور

اپنے پاس ایکسٹر اچابی سے فلیٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا ہمیشہ کی طرح خالی گھر نے اسکا استقبال کیا.. لائٹس آف تھیں سب..

اپنے کمرے میں آیا لائٹس آن کی سب اسکا کمرہ خالی تھا.. زویا کو کمرے میں ناپا کر اسے غصہ آیا تھا..  
"رسی جل گئی مگر بل نہیں کیا.."

بعد میں اسکی خبر لینے کا ارادہ رکھتے.. پہلے وہ واشروم گیا فریش ہونے کیلئے..  
چینج کر کے وہ باہر آیا..

پتا نہیں کیا سمجھتی ہے خود کو "دروازہ ناک کیا..

زویا.. ہلکا سا دروازہ بجایا

زویا.. اب کے آواز تیز تھی.. مگر بے سود رہا..

پھر دروازہ زوردار بجایا.. "زویا دروازہ کھولوا اگر میں نے خود دروازہ کھولا تو تمہاری خیر نہیں.. " اب کے اسکا پارہ ہائی  
ہوا..

پھر کچن سے دروازہ کی چابی لایا..

دروازہ کھول کر وہ اندر آیا.. تو وہ منہ تک کمرے میں لیٹی تھی..

## بے پرواہ عائشہ نوس

تمہیں میری آواز سنائی دے رہی تھی.. کب سے دروازہ بجا رہا ہوں.. بس ایک دن میں ہی بیوی بننے کا شوق پورا ہو گیا.. اب تمہیں میرے کمرے میں ہونا چاہیے تھا.. کہتے اس نے زویا کے منہ سے کمبل اتارا.. تو اسکی آنکھیں پھٹی رہ گئی اسکی حالت دیکھ

زویا "زویا کیا ہوا تمہیں.. اسکا چہرہ نیلا پڑ چکا تھا وہ اس پہ جھکا تھا اسکا منہ تھپ تھپانے لگا وہ تو ہوش و حواس سے بیگانہ تھی.. ماتھا شدید تپ رہا تھا..

روحان پریشان ہو گیا تھا اسے سمجھ ہی نہیں آپ کیا کرے..

فٹافٹ پاٹ سے موبائل نکال وکی کو کال لگائی..

وکی ابھی پانچ منٹ پہلے ہی سونے کیلئے لیٹا تھا مگر اس وقت روحان کی کال دیکھ حیران ہوا..  
ہیلو"

"وکی جلدی گاڑی لیکر آمیرے فلیٹ پہ "روحان گھبرا یا سا بولا..

"کیا ہو گیا یار" اسے بھی ٹینشن ہوئی..

یار پتا نہیں زویا کو کیا ہو گیا ہے بے ہوش پڑی ہے اسے ہاسپٹل لیجانا ہے.."

READERS CHOICE

بے ہوش کیا کیا ہے تو نے اس کے ساتھ "

یار میں نے کچھ نہیں کیا گھر آکر اسے دیکھا تو بے ہوش پڑی تھی تو جلدی آجابس "روحان کو اس کے سوال جواب سے تپ چڑھی تھی..

## بے پرواہ عائشہ نوس

آ رہا ہوں وہی جلدی سے گاڑی کی چابیاں اٹھاتا باہر نکلا اور فون کاٹ کر گاڑی اسٹارٹ کی..

روحان نے زویا کی الماری کھولی اسکے کپڑوں میں سے اسکی چادر ڈھونڈی اچھے طرح سے اسے اڑھائی..

دس منٹ میں وہی پہنچا تھا.. اسنے روحان کو کال کر کے آنے کا بتایا.

روحان زویا کو کاندھے پہ ڈالے بلڈنگ سے باہر آیا تھا وہی گاڑی کے باہر کھڑا اسکا انتظار کر رہا تھا.. جب روحان ایک نازک سا وجود اپنے کاندھے پہ ڈالے باہر آ رہا تھا چادر سے وہ وجود پورا ڈھکا ہوا تھا بس ایک ہاتھ باہر لہرا رہا تھا.. اسکے پاس آتے ہی وہی نے جلدی سے بیک سیٹ کا دروازہ کھولا.. روحان نے زویا کو بیک سیٹ لٹایا اور خود اسکے ساتھ بیٹھ کر اسکا سر اپنی گود میں رکھ اسکا ہاتھ تھام لیا وہ ابھی بھی بے سدھ پڑی تھی..

وہی نے جلدی سے گاڑی اسٹارٹ کر کے ہاسپٹل کے رشتہ ڈالی..

روحان پریشان حال زویا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے اسے رگڑ رہا تھا.. زویا کا چہرہ مکمل ڈھکا ہوا تھا بس ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھا..

وہی اسے بیک ویو مرر اے دیکھ رہا تھا اسکا پریشان ہونا زویا کیلئے اسے اچھا لگا تھا مگر وہیں زویا کے لئے فکر بھی تھی..

جلد ہی وہ ہاسپٹل پہنچ گئے جہاں ڈاکٹر نے فوری ٹریمنٹ دیا تھا زویا کو..

آپ پشینٹ کے کیا لگتے ہیں.. ڈاکٹر نے زویا کے ساتھ روحان اور وہی کو دیکھ انگلش میں پوچھا..

ہسبنڈ "وہی بولا ہی تھا کہ..

میں ہسبنڈ.. "روحان جھٹ سے بولا اور وہی کو گھورا..



## بے پرواہ عائشہ نور

"ہاں تو تیرا ہی بتانے والا تھا"۔۔۔ کی نے کہا

"میں ہوں نا بتانے کیلئے تو بیٹھ جا۔۔۔" روحان بولا۔۔۔

شی از مائی وانف۔۔۔ ڈاکٹر سے بات کرنے لگا۔۔۔ تو ڈاکٹر نے اسے بتایا کہ۔۔۔ بخار تیز ہونے کی وجہ سے بی پی کافی لو ہو گیا تھا کچھ ناکھانے پینے کی وجہ سے ویکنئیس ہو گئی ہے۔۔۔ ٹریمنٹ کر رہے ہیں۔۔۔ پیشنٹ اب پہلے سے بہتر ہے۔۔۔ زویا کو ڈرپس لگی ہوئی تھی روحان اسکے پاس چیئر پہ بیٹھا اسکا ہاتھ پکڑے ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔ اسکے مرجھائے چہرے کو غور سے دیکھے جا رہا تھا اور اپنے رات والے کئے گئے رویہ پہ نادم بھی تھا۔۔۔ شکر ادا کر رہا تھا کہ وہ ٹھیک ورنہ ڈیڈ اسے نہیں چھوڑنے والے تھے۔۔۔

اب پہلے سے کافی بہتر تھی۔۔۔ دوائیوں کے زیر اثر ابھی بھی نیم بے ہوش تھی رات کے تقریباً تین بجے زویا کو ڈسچارج کر دیا گیا۔۔۔۔۔ اور وہ اسے لئے گھر آیا کی اسے وہی ڈرپس کر کے جاچکا تھا۔۔۔

روحان زویا کو اٹھائے اپنے کمرے میں آیا۔۔۔ اسے بیڈ پہ لٹا اور پر اچھے سے کمبل اڑھا کے واشروم چلا گیا۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ منہ ہاتھ دھو کر باہر آیا اور اسکے برابر میں آکر لیٹ گیا۔۔۔ وہ ابھی بھی غنودگی میں تھی۔۔۔ ایک ہی دن میں اسکا چہرہ اتر گیا تھا۔۔۔ اسکے ماتھے پہ لب رکھے تھے پھر اسے اپنے ساتھ لگائے آنکھیں بند کریں نیند اس پہ حاوی ہونے لگی۔

READERS CHOICE



## بے پرواہ عائشہ نور

چاچی آپ یہاں اس وقت.. رات کے دو بج رہے تھے جب زارون پانی پینے کی غرض سے کمرے سے باہر آیا کچن کی طرف بڑھ رہا تھا کہ اسے سفینہ حال میں ٹہلتی ہوئی نظر آئیں..  
کچھ نہیں بیٹا بس نیند نہیں رہی "جبکہ انہیں زویا کی فکر ہو رہی تھی کہ سے بات نہیں کی اسنے..  
کوئی ٹینشن ہے تو بتادیں آپ.. زارون کو وہ پریشان سی لگی..  
نہیں بیٹا "پریشانی زویا کی ہے" وہ چھپانا چاہتی تھیں مگر پھر بتا دیا..  
زویا کی مگر کیوں.."

"وہ اسکا نمبر بند جا رہا ہے صبح سے کال کئے جا رہی ہوں.. "مجھے لگتا ہے وہ ٹھیک نہیں شاید..  
"چاچی آپ صاف صاف بتائیں کیا بات ہے.. "زارون اب سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا..  
"وہ زویا اور روحان کے بیچ کچھ ان بن سی ہو گئی ہے.."

چاچی آپ پریشان ناہوں میں کرتا ہوں روحان سے بات.. "زارون کو غصہ شدید آیا تھا.. "یہ روحان کے دماغ کا  
فتور ہے میں اچھے سا جانتا.. "وہ سوچتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھا روحان کو کال پہ اسکی خبر لینے کیلئے..  
سفینہ بھی اسکے پیچھے گئی..

READERS CHOICE 🌹🌹🌹🌹

## بے پرواہ عائشہ نور

زویا کی آنکھ کھلی تو خود کو روحان کے حصار میں پایا۔ کمزوری کے باعث ہل بھی نہیں پار ہی تھی مگر پھر بھی اسکا حصار توڑنا چاہتا تھا۔۔

کیا مسئلہ ہے تمہارا ساری رات خواری کروائی اور اب سونے بھی نہیں دے رہی۔۔ "وہ آنکھیں وا کئے اسے گھور کر دیکھتا بولا۔۔

کیوں بچایا مجھے "اچھا ہوتا آپکی جان چھوٹ جاتی۔۔"

"تم نہیں جان چھوڑنے والی میری اتنی آسانی سے" کہتے ہی اسکا حصار مزید تنگ کر دیا۔۔ چہرہ اسکے چہرے سے مزید قریب تر ہو گیا۔۔ اور مدھوش ہوتا اسکے انابی ہونٹوں کو قید کیا تھا۔۔ اسکے انداز میں نرمی تھی۔۔ اور پھر پیچھے ہوا اور اسکے چہرے کو تکتے لگا جہاں قوس قزح کے کئی رنگ بکھرے تھے۔۔

"تم مجھے کال نہیں کر سکتی تھی۔۔ بتایا کیوں نہیں طبیعت ٹھیک نہیں یا مرنے کے ارادے بنائی بیٹھی تھی۔۔" وہ انتہائی نرم لہجہ میں گویا ہوا۔۔

"وہ میرے پاس آپکا نمبر نہیں تھا" وہ نظریں جھکائی بولی۔۔

"جھوٹ" تمہارے پاس میرا نمبر ہے تمہارے موبائل میں سیو ہے دشمن جان نام سے "روحان نے کہا تو زویا نے اسے نظریں اٹھا کر دیکھا کہ اسے کیسے پتا۔۔

تو روحان مسکرا دیا۔۔ "ہماری ایک ہی تور پور ٹر ہے روحا تمہاری باتیں مجھے اور میری باتیں تمہیں بتاتی تھی۔" تو زویا ہنس دی وہ اسکی مسکراہٹ میں کھوسا گیا۔۔

## بے پرواہ عائشہ فوس

افس اس وکی کو بھی چین نہیں ہے.. فون بجنے لگا تھا اسی وقت..

نمبر دیکھ کر وہ ٹھٹکا تھا..

زارون اس وقت کیوں کال کر رہا ہے سب خیریت تو ہے نا.. سو خدشات آئے زہن میں.. فون ریسو کر کے کان کے ساتھ لگایا..

"ہیلو"۔

"زویا کہاں ہے اسکا فون کیوں آف جا رہا ہے"۔ نا سلام نادعا ڈائریکٹ اپنی بات پہ آیا تھا..

"تم شاید بھول رہے ہو میں تمہارا بڑا بھائی ہوں"۔

"اور تم بھی بھول رہے ہو شاید کے میں نے تمہیں وارن کیا تھا"۔

زویا کے وہاں آنے کے حق میں پہلے ہی نہیں تھا"۔ زارون نے سفینہ چاچی کے سامنے ہی اسے کھری کھری سنائیں۔

"اب تمہیں بھائی کہوں یا سالہ"۔ "روحان نے قدرے سکون سے اسکا مزاق اڑایا۔

زارون کو اسکا سکون آگ لگا گیا۔

"چاچی بہت پریشان ہے زویا کیلے کیا ہوا ہے۔ مجھے تو سچ کوئی بتائے گا نہیں مگر تمہارے دماغ کا فطور میں اچھے سے

جانتا ہوں۔"۔ زارون قدرے بد تمیزی پہ اتر آیا۔

روحان جانتا تھا وہ اتنا بد گمان کیوں ہو رہا ہے اس لیے ریلیکس تھا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

سفینہ تو مزید گھبرائیں تھی۔

"میں ابھی گھر ہی ہوں زویا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔"

"کیا ہوا ہے زویا کو روحان"۔۔ زارون پوری بات سنے بغیر چلا اٹھا۔

جبکہ سفینہ کا تو برا حال ہوا تھا اس کا دل بیٹھا جانے لگا۔

"ریلیکس زارون بات تو پوری سن لو زویا ابھی ٹھیک ہے میں ہوں اسکے پاس"۔۔ اسکی روحان اسکی بے اعتباری پہ غصہ آیا تھا۔

زویا نے پھر سے اسکے حصار سے نکلنا چاہا مگر روحان ایک ہاتھ سے فون کان سے لگائے جبکہ دوسرا بازو اسکی کمر کے نیچے سے اسے پکڑے ہوئے تھا جس کی وجہ سے وہ ہل بھی نہیں پارہی تھی اور دونوں ٹانگوں سے اسکی ہانگیں جکڑے ہوئے تھا۔

زارون نے ویڈیو کال کی اسی ٹائم اسے یقین نہیں تھا روحان کی بات پہ۔۔

روحان نے ویڈیو کال اٹھائی جس میں صرف وہی نظر آ رہا تھا اس وقت وہ بنیان پہنے تکیہ پہ سر رکھے لیٹا ہوا نظر آ رہا تھا۔

زارون کو یقین ہوا وہ گھر ہی ہے۔۔ اتنے عرصہ بعد وہ اپنے بھائی کو دیکھ رہا تھا اس کا دل موم ہوا مگر اگلے ہی پل پھر زویا کا خیال آیا

"زویا کو دکھاؤ"۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

موبائل اسکرین پہ صرف زارون ہی نظر آ رہا تھا۔ سفینہ پیچھے کھڑی تھی سکرین پہ روحان کو دیکھ پار ہی تھی۔  
"نہیں میں نہیں دکھا سکتا بس یہ یقین کر لو وہ سہی ہے اور میں اسکے پاس ہوں۔" روحان نے اسے قدرے سکون سے کہا۔

"روحان میں نے زویا کو دیکھنا ہے ابھی۔" وہ بھی بضد ہوا۔

"مجھ پہ یقین نہیں ہے تمہیں اپنے بھائی پہ۔"

"بات مت گھماؤ زویا کہاں ہے۔"

چل پھر دیکھ لے روحان نے موبائل کو زرا پیچھے کیا تو زیوارو حان کے سینہ پہ سر رکھے تھی زویا موبائل سکرین پہ زارون کو دیکھتے ہی زور سے آنکھیں میچیں تھیں۔

زارون نے زویا کو اس طرح دیکھا تو ٹپٹا گیا اب روحان کی بات کا مطلب سمجھ آیا وہ انکار کیوں کر رہا تھا وہیں سفینہ نے بھی موبائل سکرین کو دیکھتے نظریں گھمائیں۔

دونوں کے دلوں میں سکون اتر اترتا ہل بھر بدگمانی کے بادل جھڑے تھے۔

"دیکھ لو اور" روحان کی آواز گونجی تھی۔

"یار مانتا ہوں ہوں میں اپنی غلطی۔" مگر میں اتنا بے حس تو نہیں کہ زویا کو کوئی نقصان پہنچاؤں روحان نے بے چارگی سے کہا۔ پھر موبائل کیمر اپنی طرف کر لیا۔

پہلے بات تو پوری سن لو پھر کوئی ری ایکشن دینا تھا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

کل سے یہ بخار میں پڑی تھی میں آفس میں تھا مجھے اسکی کنڈیشن کا نہیں معلوم تھا لیٹ لیٹ زوئی مجھے ایک کال کر کے ہی بتا سکتی تھی کہ اسے بخار ہے۔۔

رات گئے میں گھر لوٹا تھا۔۔ اگر میں نادیکھتا اسے تو ناجانے کیا ہو جاتا۔۔

"پوری رات ہو اسپتال میں اسکے پیچھے خوار ہوا ہوں۔۔

اور اب تک اپنے آفس کا کام چھوڑ کر اسکی تیمارداری میں لگا ہوا ہوں۔۔ اتنا ایمپوٹنٹ پروجیکٹ چل رہے ہیں میرا۔۔

"پہلے ہی اتنی کمزور تھی اور اب اور زیادہ کمزوری ہو گئی۔۔

"ایسے تو میں تمہیں چاچا نہیں بنا پاؤں گا۔۔"

اسکی آخری بات پہ تینوں کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی جبکہ زویا تو مزید شرم سے پانی ہوئی تھی۔۔

"سوری یار۔۔ زارون شرمندہ ہوا تھا۔۔ جبکہ سفینہ کا چہرہ کھل اٹھا تھا اور وہاں سے چلی گئی۔۔

"ہم سوری کے بچے۔۔ مجھے افسوس ہے تمہیں اپنے بھائی پہ یقین نہیں ہے۔۔"

"اچھا نا شرمندہ کیوں کر رہا ہے۔۔ زارون نے خفگی سے کہا

"اچھا چل معاف کیا غلطی میری بھی تھی زویا کے چچے۔۔ آفس جانا ہے پہلے ہی لیٹ ہوں۔۔ کہتے ہی کال کٹ کر دی۔۔

"آپ کو زارون کے سامنے یوں نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔ وہ روہانسی ہوئی

"کیا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔" انجان بنتا بولا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"مجھے کیوں دکھایا کمرے میں"۔۔

"تمہارا بھائی تمہیں دیکھنا چاہ رہا تھا۔۔ فکر مند ہو رہا تھا۔۔ کل سے فون جو بند کیے بیٹھی ہو۔۔ اور مجھے ولن بنا دیا پتا نہیں کیا کیا ظلم کر رہا ہوں میں تمہارے ساتھ"۔۔

وہ کہتا بیڈ سے اٹھا تھا۔۔

"پتا نہیں بیڑی ڈیڈ ہو گئی ہو گی"۔۔

"بس اب لیٹی ہو رہو ریسٹ کرو اٹھنا مت اچھا" وہ اسے تنبیہ کرتا واشر روم گھس گیا۔۔

زویا نے اٹھنے کی کوشش نہیں کی تھی جسم لگ رہا تھا جیسے بے جان ہو رہا ہو۔۔

وہ فریش سا واشر روم سے نکلا جلدی تیار ہو رہا تھا۔۔

وہ بس اسے دیکھے جارہی تھی۔۔

اب اسکی طرف پلٹا تھا "میں جارہا ہوں ہاں اب تم اپنا سامان اس کمرے میں شفٹ کر لو آج میں جب گھر آؤں تو مجھے

تم اس ہی کمرے میں ملو"۔۔

"اور جو ہوا پیچھے سب بھول جاؤ"۔۔

"اب بس آگے کا سوچنا ہے ہاں" اسکے رخسار پہ ہاتھ رکھ کر بہت پیار سے کہا اسنے پھر جھک اسکے ماتھے پہ پیار کی مہر

ثبت کی اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

کمرے کے دروازہ سے باہر نکلا تو اسی وقت جینی بھی گھر میں انٹر ہوئی۔۔ جینی کے آنے کا ٹائم نو بجے کا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

روحان کافی جلدی میں تھا۔

"سلام سر آپ اس وقف گھر پہ ہو آپکا طبیعت ٹھیک ہے۔۔ جینی نے بنا بریک لگائے کئی سوال کر ڈالے۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں جینی۔۔ زویا ٹھیک نہیں ہے اسکی طبیعت خراب ہے اسلیے لیٹ ہوا ہوں۔۔

"ہاں اسے پہلے ناشتہ کروا کر میڈیسن کھلا دے نا۔۔ وہ اسوقت۔۔ میرے۔۔ کمرے میں۔۔ ہیں۔۔ وہ۔۔

روحان نے توڑ جوڑ کر کے بات مکمل کی۔۔ کیونکہ اس نے جینی سے کہا ہوا تھا کہ زویا اسکی کزن ہے

"میں سر آئی نوشی از یور وائف۔۔ جینی نے اسکی مشکل آسان کی۔۔

تو وہ گہرا مسکرایا

"اوکے پھر زویا کا خیال رکھنا اور ہاں زویا کا فون چارج پہ لگا کہ اون کر دینا۔۔ مجھے جلدی ہے۔۔" پہلے ہی بہت لیٹ

ہوں۔۔

روحان کے جاتے ہی جینی نے زویا کیلے ناشتہ بنایا۔۔

ناشتہ لیے وہ روحان کے کمرے آئی۔۔

زویا بیڈ پہ کروٹ لیے لیٹی تھی۔

"گڈ مارنگ سسٹر زویا۔۔"

زویا نے سیدھا ہو کر جینی کی طرف دیکھا۔۔

"گڈ مارنگ۔۔" ہلکی سی آواز میں کہا۔۔

Page 317 of 699

## بے پرواہ عائشہ نور

جینی ناشتہ سائیڈ ٹیبل پہ رکھا اور اسے اٹھنے میں مدد کی۔

"سسر آپ فریش ہو جاؤ پھر ناشتہ کرو اور میڈیسن بھی لینا روحان سر خاص ہدایت کر گئے ہیں کہ آپ کا خیال رکھوں۔"

اور آپ کا موکل بھی چارج پہ لگا دوں۔

"کل آپ نے لگتا میڈیسن نہیں اسلیے بخار آ گیا ہو گا۔"

سرنے لگتا ہے آپ کا بہت خیال رکھا ہے۔ جینی نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔

زویا کے چہرے پہ کئی رنگ کھلے تھے۔



"چاچی اب آپ کو زویا کی جانب سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اس نے سب ٹھیک کر دیا ہے۔"

روحان کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے۔

زارون آفس جانے سے پہلے سفینہ کے پاس آ کر اسے تسلی دینے لگا۔

"ہاں بیٹا اب میں سکون میں ہوں بس تم اپنے ڈیڈ کو بھی سمجھاؤ وہ بھی پریشان ہیں دونوں کو لیکر۔"

"اوکے سمجھا دوں گا مجھے زرا جلدی آفس کیلے۔"

ناشتہ تو کر لیتے۔ سفینہ نے روکنا چاہا۔

"نہیں چاچی آفس میں کر لوں گا بائے۔" وہ ہاتھ لہراتا کمرے سے نکل گیا۔



## بے پرواہ عائشہ نور

سفینہ نے شکر ادا کیا تھا۔ اسکی بیٹی کا گھر بچ گیا اب فکر تھی تو زرتاج کی کہ وہ کیا کرے گی۔

--

زرتاج آج یونی آئی تھی اور سارا حال بیان کیا کل کارم کے سامنے۔

وہ دونوں اس وقت کینیٹین میں بیٹھی سموسوں سے انصاف کر رہی تھیں۔

"واؤ ابھی سے اتنی کیئرنگ تمہاری مرضی پوچھ رہا تھا۔" ارم نے کہا

"ہاں دل تو کیا صاف صاف بتا دوں اسے کہ مجھے نہیں کرنی شادی وادی۔ مگر ماما کی وجہ سے بہانا بنانا پڑا اور نہ انہوں نے تو مجھے چھوڑنا نہیں۔"

"ویسے لڑکا کیسا لگا تمہیں" ارم نے شرارتی انداز میں پوچھا۔

"زہر لگا مجھے وہ تو"۔ زرتاج نے منہ بناتے کہا۔

"کیوں"۔ ارم کو حیرت ہوئی

"کیوں کیا مصور کی دال کہیں کا ایک منٹ کیلے بھی نظریں اپنی ادھر سے ادھر نہیں کی مجھے ہی تاڑنے میں لگا رہا"۔ زرتاج نے کڑتے ہوئے کہا۔

"ہم دل آگیا تم پہ اسکا"۔ مسکرا بھی رہا ہوگا تمہیں دیکھ"۔ ارم نے مسکا لگایا۔

"تم چپ کر دو دل آگیا ہوگا"۔ زرتاج نے ارم نکل اتارتے کہا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"یار رشتہ تو پکا ہو گیا ہے اب تو میرا تو یہی مشورہ ہے کہ تم سمجھا لو خود کو۔۔۔ ارم اسے سمجھاتی ہوئی بولی کہ جو بالکل بھی سیریس نہیں تھی اپنے رشتہ کو لیکر۔۔۔

"مجھے نہیں کرنی شادی وادی" اسنے رونی صورت بنا کر کہا۔۔۔

"وہ تو کرنی ہی پڑے گی"۔۔۔

"نہیں"۔۔۔۔۔ زرتاج نے چیخنے کی ایکٹنگ کرتے کہا۔۔۔

ہاہا۔ ہاہا۔۔۔ تو پھر دونوں ہنس دی۔۔۔



روحان آفس آیا اور اپنی سیٹ سنبھالی تھی۔۔۔

لیپ ٹاپ پہ تیزی سے انگلیاں چل رہی تھی۔۔۔

جب اسکا موبائل رنگ ہوا تھا۔۔۔

ہیلو۔۔۔ بغیر فون سیکھے کان سے لگایا۔۔۔

"کسیے ہو بیٹے"۔۔۔ لہجے میں پیار سموئے عالم صاحب بولے۔۔۔

روحان کام چھوڑے فون کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

"ڈیڈ آپ۔۔۔ کیسے ہیں آپ"۔۔۔

"کیسا ہوں گا تمہاری فکر کھائے جارہی ہے۔۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

مجھ سے غلط فیصلہ ہو گیا ہے شاید۔۔۔ وہ تھکے ہوئے انداز میں بولے۔۔۔

"ایسا مت کہیں ڈیڈ۔۔۔ روحان کو دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"بیٹا۔۔۔ تم چاہو تو زویا کو چھوڑ سکتے ہو اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں جب چاہو اسے واپس بھیج دو اگر وہ تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو۔۔۔"

"ڈیڈ۔۔۔ روحان نے انکی بات کاٹی۔۔۔

"ڈیڈ اگر وہ میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی ہوتی تو وہ یہاں نا آتی کبھی۔۔۔ روحان بولا

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔ عالم صاحب اسکی بات سمجھ نہیں آئی

"مطلب یہ کہ ڈیڈ اس دن جو میں نے کہا وہ آدھا سچ تھا۔۔۔ تصویر کے دورخ ہوتے ہیں اپنا رخ تو میں آپکو دکھایا نہیں۔۔۔ سوری ڈیڈ۔۔۔ روحان کو افسوس ہو رہا تھا خود پر۔۔۔

"روحان صاف صاف کہو۔۔۔ کیا کہنا چاہ رہے ہو" عالم صاحب کا لہجہ سخت ہوا۔۔۔

"جب وہ یہاں آئی تھی تو میں نے اس سے خود سے دور رہنے کو کہا۔۔۔ بہت برا سلوک رکھا اسکے ساتھ تو پھر وہ کیسے میرے قریب آپاتی مجھ سے کوئی تعلق کیوں رکھتی۔۔۔"

غلطی میری بھی ہے ڈیڈ۔۔۔ ایم سوری

روحان نے اپنی غلطی قبول کی وہ شرمندہ تھا۔۔۔

"روحان۔۔۔ عالم صاحب ک لہجہ تیز ہوا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"میری بچی کو واپس بھیجو"۔۔ فوراً "انہوں نے آرڈر دیا۔

"نوڈیڈ"۔۔

"اب نہیں میں زویا کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں"۔۔

آپ اب مجھے اس سے دور نہیں کر سکتے میں مان رہا ہوں اپنی غلطی"۔۔ مجھ پہ ٹرسٹ کریں اب زویا کے ساتھ غلط

نہیں کروں گا"۔ ایم سوری ڈیڈ"۔۔ روحان نے انہیں ٹھنڈا کرنا چاہا۔

"تم نے ٹھیک نہیں کیا روحان"۔۔

مگر میں پہلے زویا سے بات توں گا"۔۔ پھر تمہیں موقع دینے کے بارے میں سوچوں گا دو ٹوک انداز میں کہتا ہوں

کاٹ دیا۔

عالم صاحب کو یقین نہیں آ رہا تھا روحان ایسا بھی کر سکتا ہے کیسے اسنے انکی نظروں میں زویا کو گرا دیا۔

جبکہ وہ انہیں الگ کرنے کا فیصلہ کر چکے تھے۔۔

مگر کہیں کہیں پر سکوں بھی ہوئے تھے۔۔



زویا اب پہلے سے بہتر محسوس کر رہی بخارا تر چکا تھا۔۔

اپنے کمرے میں جا کر کپڑے چنچ کیے۔۔

پھر اپنی ماں کو کال لگائی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

دوسری بیل پہ ہی کال اٹھالی گئی۔۔ "اسلام علیکم ماما کیسی ہیں"۔۔

"وعلیکم اسلام میری بچی کیسی ہے"۔۔

"میں ٹھیک ہوں ماما"۔۔

"بخارا تر گیا میری بچی کا" وہ فکر مند ہوئی۔۔

"ہاں ماما بٹ آپکو۔۔ کیسے پتا۔۔ میں۔۔" زویا کو حیرت ہوئی

"وہ بیٹا زارون نے بتایا تھا"۔ اصل بات چھپاتے ہوئے سفینہ بس اتنا ہی کہا۔۔

زارون کا خیال آیا کیا سوچ رہا ہو گا وہ روحان کیساتھ یوں دیکھ کر۔۔

"کیا ہوا زویا چپ کیوں ہو گئی"۔۔

"کچھ نہیں ماما۔۔ میں اب ٹھیک ہوں۔۔ روحان نے میرا بہت خیال رکھا تھا"۔۔ کل کی ساری رونا دہنائی۔۔

"ماشاء اللہ جیتی رہو خوش رہو"۔۔ سفینہ نے خوش ہوتے اسے ڈھیروں دعائیں دی تھی۔۔ اور پھر زری کے رشتہ پکے

ہونے کے متعلق اسے بتایا۔۔

زویا بہت خوش ہوئی تھی یہ بات سن کر مگر پریشان بھی زرتاج کو لڑکا پتا نہیں پسند آیا ہو گا کہ نہیں پہلے ہی وہ شادی

کے لیے راضی نہیں تھی۔۔



رات کو نوبے کے قریب روحان اور وکی اپنا کام ختم کر کے آفس کی بلڈنگ سے باہر نکلے تھے۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"یار پہلے تو مجھے میرے گھر ڈراپ کر دے میری گاڑی خراب ہے۔"

"اچھا چل بیٹھ۔"

دونوں گاڑی میں بیٹھ کر کر چل دیے۔ راستہ میں روحان کو پھولوں کی شاپ نظر آئی تو سوچا زویا کے لیے لے۔

"تو بیٹھ میں زرا پھول لے آؤں۔"

"پھول وہ کیوں بھائی۔"۔۔ کی کو اندازہ تھا وہ زویا کیلے لے گا پھر بھی انجان بنتا بولا۔

"تجھے کس نے پوچھا ہے اپنی بیوی کیلے لا رہا ہوں۔"

"ہاں اب تجھے بیوی مل گئی ہے تجھے کیا ضرورت دوست کی۔"۔۔ مصنوعی ناراضگی دکھاتا بولا۔

روحان ہنستے ہوئے گاڑی سے باہر نکل گیا۔

روحان نے گلاب کے پھولوں کا خوبصورت سا گلہ سستا بنوایا اور سڑک کر اس کرتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا

جب اچانک ایک گاڑی بے قابو ہوتی روحان کی طرف آئی تھی۔

"روحان۔"۔۔ کی چلاتا ہوا گاڑی سے نکلا روحان کی طرف دوڑا۔

وہ گاڑی روحان کو ٹکرا رہی تھی پھولوں کا گلہ سستا ہوا میں لہراتا میں پہ بکھر چکا تھا جبکہ روحان

زمین پہ خون سے لت پت پڑا تھا۔

"رو۔۔ حنان۔۔ مم میرا بھ بھائی۔"۔۔ کی اسکے پاس زمین پہ بیٹھتا اسکا چہرہ تھا ممتا بولا بمشکل بولا۔

## بے پرواہ عائشہ نور



روحان کو اسٹرپچر پہ لٹا کر بھگا کر آپریشن تھیٹر کی طرف لے جایا جا رہا تھا۔  
اور اسے آپریشن تھیٹر کے اندر لے جا چکے تھے۔۔۔ وکی کے کپڑے بھی خون سے بھر چکے تھے۔۔  
وہ پریشان حال باہر ارد گرد کے چکر لگا رہا تھا روحان کی سلامتی کی دعائیں کر رہا تھا۔  
پردیس میں کوئی اپنا نہیں ہوتا جو کسی کے لے دعا کرے۔۔  
جو اپنا دیسی ہم وطن مل جائے وہ کسی اپنے سے کم نہیں ہوتا۔۔  
آج روحان کیلئے زندگی اور موت کے بیچ میں کھڑا تھا۔ اسے دعاؤں کی ضرورت تھی جو صرف وکی ہی اسکے لیے کر سکتا تھا۔  
ناہی پچھلے رشتہ داروں کو بتانے کا حوصلہ ہوتا ہے۔۔ کہ وہ کس حال میں ہوتے ہیں۔۔



گیارا بجنے کو آئے تھے زویا کب سے روحان کا انتظار میں چکر کاٹ رہی تھی مگر روحان تھا کہ آنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔ نا جانے کیوں دل بے چین سا ہو رہا تھا۔  
گیارا اسے بارانج گئے مگر روحان کا کچھ پتہ نہ تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

بل آخر ہار مان کر اپنے موبائل سے روحان کا نمبر ملا یا تھا۔ جو اسکے پاس سیو ہی تھا۔ تب سے جب سے وہ باہر گیا تھا۔

مگر یہ کیا نمبر تو بند جا رہا تھا۔ اب تو مزید گھبراہٹ ہونے لگی تھی نا جانے کیوں روحان کے لیے دعائیں مانگنے لگی وہ سہی سلامت ہو۔ وہ تو یہاں کسی کو جانتی بھی نہیں کہ کسی سے پتا ہی کر لے نا خود اکیلے باہر نکلنے کی ہمت تھی۔

وکی آپریشن تھیٹر کے باہر ادھر ادھر ٹہل رہا تھا ابھی تک کوئی ڈاکٹر باہر نہیں آیا تھا۔ پریشانی میں مزید اضافہ ہو رہا تھا رہ رہ کر زویا کا بھی خیال آرہا تھا۔

ابھی تو زندگی میں خوشیاں آنی شروع ہوئی تھی ابھی انہوں نے زندگی کو جینا سیکھا تھا۔ انکی خوشیوں کو کس کی نظر کھا گئی۔

دل میں روحان کی سلامتی کی دعائیں بھی جاری تھیں۔

کافی دیر گزر جانے کے بعد ڈاکٹر باہر آئے تو وکی انکی طرف لپکا تھا۔

سر پہ گہری چوٹ لگی ہے۔ ایک بازو اور ٹانگ میں بھی فریکچر ہوا تھا۔

ڈاکٹر نے روحان کی زندگی کیلئے اگلے چوبیس گھنٹے اہم بتائے ہیں کچھ بھی ہو سکتا روحان کا حوش میں آنا ضروری ہے ورنہ یا تو وہ قومہ میں چلا جائے گا پھر یاداشت کھونے کا ڈر ہے۔

وکی مزید پریشان ہوا تھا۔ روحان کیلئے بیٹھے بٹھائے جان پہ بن گئی۔ ایک آنسو اسکی آنکھ سے بہہ نکلا تھا۔

## بے پرواہ عائشہ نوس

زویا نے ساری رات ٹہلتے گزاری بے چینی ہی بے چینی تھی۔۔ صبح چار بجے اسکی صوفہ پہ بیٹھے آنکھ لگ گئی۔۔  
سات بجے اسکی آنکھ دروازہ پہ بیل کی آواز سے کھلی تھی۔۔

"روحان"۔۔ مگر وہ تو کبھی بیل بجا کر نہیں آئے۔۔

اپنا دوپٹہ درست کر کے اٹھی دروازہ تک گئی

درواہ کھولنے سے ڈر رہی تھی نجانے کون ہوگا پھر ڈرتے ڈرتے دروازہ کھولا تو سامنے کسی انجان شخص کو کھڑے پایا  
جو بہت پریشان سالگ رہا تھا۔۔

"بھابھی میں وقار ہوں روحان کا دوست"۔۔

وکی نے ڈری سہمی زویا کو اپنا تعارف کروایا جو اسے دیکھ ڈر رہی تھی۔۔

"روحان گھر نہیں ہیں"۔۔ اپنی گھبراہٹ پہ قابو پاتے وہ بولی۔۔

"بھابھی مجھے آپ سے روحان کے بارے میں بات کرنی ہے میں اندر آسکتا ہوں" وکی نے اندر آ کر مناسب الفاظ

میں زویا کو روحان بارے میں بتانا چاہا تھا۔۔

"روحان گھر پہ نہیں ہیں آپ جاسکتے ہیں"۔۔

"بھابھی پلیز میری بات سمجھنے کی کوشش کریں روحان کو اس وقت آپکی ضرورت ہے پلیز تسلی سے میری بات سن

لیں"۔۔ وہ التجائیہ انداز میں بولا تو زویا کو مجبوراً اسے اندر آنے کیلئے جگہ دینی پڑی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"بھابھی آپ کو میرے ساتھ ہو سپٹل چلنا ہوگا۔"

"کیوں۔۔۔ زویا نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔"

"وہ رات کو روحان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔"

زویا نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھے تھے۔

"روحان کی جان ابھی بھی خطرے میں ہے۔ ڈاکٹر نے اگلے چوبیس گھنٹے اہم بتائے ہیں۔۔۔ وکی کی آنکھیں نم ہوئی تھی کہتے کہتے۔"

"نہیں۔۔۔ ایسا نہیں ہوکتا روحان کو کچھ نہیں ہو سکتا وہ ایسے کیسے میرے ساتھ۔"

زویا روتی ہوئی ایک طرف لڑھک گئی تھی۔

"بھابھی پلیز آپ سنبھالے خود کو" وکی نے اسے تھامنا چاہا مگر ہاتھ ہوا میں ہی روک لیے تھے۔

وہ نازک سی لڑکی کو دیکھ وکی کو ترس آیا تھا۔

"بھابھی پلیز چلیں جلدی روحان کے پاس۔"

زویا نے اسکی طرف دیکھا۔ "آپ کہیں جھوٹ تو نہیں بول رہے مجھے ٹریپ کر رہے ہوں تاکہ میں آپ کے ساتھ

چلی جاؤں اور آپ۔۔۔"

"بھابھی پلیز اگر میں آپ کو کیسے جانتا ہوں روحان کی وجہ سے۔۔۔ تو پھر آپ کو روحان کیلے مجھ پہ یقین کرنا ہوگا۔"

زویا کو اس وقت پہ اعتبار کرنے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا۔





وہ دونوں اس وقت ہسپتال کے کوریڈور میں بھاگنے کے انداز میں چل رہے تھے۔ پھر سامنے آئی سی یو کے آگے جا کے تھے۔

دروازے میں بنے ہول سے شیسے کے اس پار روحان کو پٹیوں میں بندھے مشینوں میں جکڑے دیکھا تو زویا سے رہا نہ گیا بے ساختہ چیخ اٹھی۔

"رور و حان۔۔ حان"۔۔

"زویا بھابھی پلیز سنبھالے خود کو" وکی نے زویا کو کندھوں سے تھام کر اسے ریلیکس کرنے چاہا۔

بھائی روحان کو کیا ہوگا۔

میں نے کبھی انکا برا نہیں چاہا تھا میں روحان کو اس حال میں نہیں دیکھ سکتی پلیز کچھ کریں۔۔ روتے روتے زویا کی آواز بیٹھ گئی تھی۔

اپ اللہ سے دعا کریں روحان کیلے پلیز۔۔ رونے سے وہ ٹھیک نہیں ہوں گے۔۔

مجھے روحان کے پاس جانا ہے پلیز بھائی مجھے روحان کے پاس جانا ہے۔۔ زویا روتے ہوئے وکی منتیں کرنے لگی۔

اچھا میں ڈاکٹر سے بات کرتا ہوں۔۔ وکی نے زویا کے سر پہ ہاتھ کر اسے تسلی دی تھی۔



## بے پرواہ عائشہ نور

سیماسوتے ہوئے گھبرا کر اٹھ گئی۔ سوچا آنکھ کھل گئی ہے تو تہجد پڑھی جائے۔

نماز پڑھ کر اپنے بچوں کے حق کے لیے دعائیں مانگیں۔ پھر قرآن پاک کی تلاوت کرنے لگی اور فجر ہو گئی۔ عالم صاحب کی فجر کے وقت آنکھ کھلی تو دیکھا سیماسپہلے سے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ بنا کچھ بولے واش روم چلے۔ وضو کر کے باہر آئے تو سیماکو ویسے ہی بیٹھا پایا۔

"کیا ہوا سیماکوئی پریشانی ہے تمہیں"۔

"نہیں پریشانی تو نہیں ہے کوئی بس ویسے ہی دل بہت گھبرا رہا ہے میرا۔ اللہ سب خیر کرے۔"

"امین" عالم صاحب نے دل سے کہا



عالم صاحب آفس جانے کے لئے تیار ہو رہے تھے جب سیمان کے پاس آئی۔

"مجھے روحان سے بات کرنی ہے میرا دل بہت گھبرا رہا ہے"۔

"اس وقت فارغ وقت میں وہ اس سے بات کر لینا ابھی وہ بڑی ہو گا آفس میں ہو گا۔"

"نہیں مجھے ابھی بات کرنی ہے" وہ ان سے وہ بضد ہوئی۔

"اچھا ابھی پہلے میری چلی ہے جواب چلے گی" ہنستے ہوئے روحان کو کال لگائی۔

مگر مقابل فون بند جا رہا تھا تو انہیں بھی ٹینشن نے ان گھیرا۔

"وہ فون نہیں اٹھا رہا تو بعد میں اسے کال کروں گا۔" عالم صاحب نے بہانہ بنا کر انہیں ٹالنا چاہا۔



زویا سے روحان کی یہ حالت دیکھ نہیں جا رہی تھی آنسو تو اتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔

پھر ہمت کر کے روحان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔۔

"روحان پلیز آنکھیں کھولے۔۔ پلیز آپ کو کچھ نہیں ہو سکتا میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اپنی مام کیلے ڈیڈ کیلے آنکھیں کھولو۔۔"

"ہم ماضی کا سب کچھ بھلا کر ایک نئی زندگی شروع کریں گے۔۔"

"جس میں صرف میں اور آپ ہوں گے۔۔"

مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے۔۔ مجھے کچھ یاد نہیں آیا آپ نے کیا کیا مجھے بس آپ کو چاہتی ہوں صرف آپ۔۔"

روحان مشینوں میں جکڑا بے حوش پڑا تھا ماتھے پہ پٹی بندھی تھی آنکھیں سو جھی ہوئی تھی چہرے پہ جگہ جگہ کھروچ تھی۔۔ وہ کہیں سے بھی پہلے جیسا روحان نا لگا۔۔

وکی ان دونوں کوشش کے اس پار دیکھ رہا تھا اس کا دل بھر آیا تھا ان دونوں کو دیکھ آنکھوں میں آئی نمی کوٹ سے کف سے صاف کیا تھا۔ ابھی تو ان کی زندگی کا آغاز ہوا تھا اتنی جلدی اختتام کیسے ہو سکتا ہے۔۔

نظریں آسمان کی جانب اٹھیں تھیں۔۔

"اے اللہ انہیں ناجدا کرنا۔۔"

## بے پرواہ عائشہ نوس



روحان کا نمبر بار بار ملانے کے باوجود بھی نمبر پاور آف جارہا تھا۔

عالم صاحب مزید پریشان ہوئے تھے۔

پھر زویا کا نمبر ڈائل کیا۔

زویا روحان کے پاس ہی چمیر کھسکا کر بیٹھی تھی۔ جب اس کا فون بجا۔

اسکے ہاتھ کانپنے لگے نمبر دیکھ۔

جیسے تیسے خود کو نارمل کر کے فون اٹھایا۔

"اسلام علیکم تایا ابو۔"

"وعلیکم اسلام کیسی ہو بیٹا۔"

"میں ٹھیک یوں آپ سنائیں کیسے یاد کیا آج۔"

"کچھ نہیں بس ویسے ہی روحان کا نمبر بند جارہا تھا کب سے کال کر رہا ہوں اس لیے تمہیں کال کی۔"

"وہ۔ وہ روحان کا موبائل گر کر ٹوٹ گیا۔ تو اس لیے بند ہے۔" زویا کو سمجھ نا آیا کیا بہانا بنائے۔

"اچھا اچھا۔ میں تو پریشان ہو گیا تھا۔"

وہ پرسکون ہوتے بولے تو زویا نے گہرا سانس لیا تھا۔

"بیٹا ایک بات کہوں۔"

## بے پرواہ عائشہ نور

"جی جی۔۔ بولیں"

"اگر تمہیں روحان کے ساتھ نہیں رہنا تو تم واپس آسکتی ہو۔۔"

"نہیں۔۔ ہاں۔۔ ابھی نہیں۔۔ آؤں گی واپس میں آنا چاہتی مگر ابھی مجھے روحان کے ساتھ رہنا ہے۔۔" روحان کو دیکھتے اس نے بمشکل بات مکمل کی۔۔

"ٹھیک ہے بیٹا خوش رہو۔۔" کہتے عالم نے کال کاٹ دی۔۔

--

شام چار بجنے کو آئے تھے مگر روحان کی حالت جوں کی توں تھی ڈاکٹر زاسے بار بار چیک کر رہے تھے۔۔

وکی اور زویا آئی سی یو کے باہر کھڑے بس روحان اور ڈاکٹر کی کاروائی ہی دیکھی جا رہے تھے۔۔

زویا کے آنسوؤں تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔

"زویا سسٹر پلیرز دعا کرو روئے سے کچھ نہیں ہونے والا۔۔"

"اگر روحان کو کچھ ہو گیا تو میں گھر کیا جواب دوں گی۔۔" وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے بولی۔۔

نرس بھاگ کر باہر آئی اور انہیں اطلاع دی کہ پیشینٹ کو ہوش آگیا دونوں اندر بھاگے تھے۔۔

روحان نے جب آنکھیں کھولیں تو اپنے ارد گرد ڈاکٹروں کا ہجوم پایا سمجھی میں سب کو دیکھ رہا تھا۔۔

جب ہاتھ ہلانا چاہا تو درد کی ٹیسیں اٹھنے لگی تھی پھر آہستہ سب یاد آنے لگا تھا اسکا کیسے اسکا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔

"ہئی ڈونٹ موو" اسے ہلتا دیکھ ڈاکٹر جلدی بولا۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"روحان"۔۔ وکی اور زویا اسکے پاس آکر فٹ سے بولے تھے۔۔

روحان نے انکی جانب سرگھمانا چاہا تو سر میں شدید درد محسوس ہوا۔۔

"Please get out of here. Let us do our job

پلیز آپ لوگ یہاں سے ہمیں اپنا کام کرنے دیں۔"

داکٹر نے انہیں سختی سے باہر جانے کو کہا۔۔

تو وکی نے زویا کو کاندھے سے پکڑ کر زبردستی باہر لے گیا جبکہ وہ جانا نہیں چاہ رہی تھی۔۔

"بھائی پلیز مجھے روحان سے دور مت کریں۔۔ مجھے اسکے پاس رہنے دیں۔۔"

"زویا وہ لوگ دیکھ رہے ہیں روحان کو پلیز ڈسٹرب مت کریں انہیں بات سمجھو۔۔" وہ اسے باہر لا کر نرمی سے

سمجھاتا ہوا بولا۔۔

تو وہ روتی بیچ پہ بیٹھ۔۔

پھر کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آئے۔۔

"Congratulations now he is out dangerous"

مبارک ہو وہ اب خطرے سے باہر ہے۔۔

ان دونوں کی جان میں جان آئی تھی۔۔ شکر ادا کیا تھا اللہ کا۔۔

کچھ دیر بعد روحان کو الگ کمرے میں منتقل کر دیا گیا تھا۔۔

Page 334 of 699

## بے پرواہ عائشہ نور

زویا روحان کے پاس آئی تھی..

"روحان" لرزتی آواز میں پکارہ تھا زویانے..

تو روحان نے آنکھیں کھولیں تھیں..

زویانے روحان کا ہاتھ تھام لیا تھا..

"روحان میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں پلیز مجھے اکیلا کبھی نا چھوڑنا میں مر جاؤں گی آپ کے بغیر.." روتے ہوئے زویانے کہا تھا..

زو.. زویا.. مت رو.. روحان کے منہ سے بس اتنا ہی نکل سکا اسے زویا کا رونا برداشت نا ہوا تھا..

تو جلدی سے زویانے اپنے آنسو صاف کئے..

"نہیں روتی میں.." زویا مسکرائی مگر آنکھیں ابھی بھی نم تھیں..

تو روحان نے بس پلکوں کو ہی جھپکا..

پلیز پشٹنٹ کو ڈسٹرب نا کریں نرس سے اندر آتے ہی زویا کو ٹوکا اور روحان کو انجیکشن دیا تھا جس کے باعث وہ دوبارہ غنودگی میں چلا گیا..

وقفہ وقفہ سے ڈاکٹر روحان کا چیک اپ اور ٹریٹمنٹ کر رہے تھے..

"بھابھی میرے خیال سے آپ کو اب گھر چلا جانا چاہئے روحان کی حالت اب خطرے سے باہر ہے رات کافی ہو رہی ہے.. آپ کا یہاں رکنا مناسب نہیں" وکی نے زویا سے کہا جو پریشانی میں ٹھل رہی تھی..

## بے پرواہ عائشہ نوس

"نہیں مجھے نہیں جاننا روحان کو چھوڑ کر میں کہیں نہیں جاؤں گی"۔ وہ اٹل لہجہ میں بولی تو وہ کی خاموش ہو گیا۔۔۔  
رات کے آخری پہر روحان کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔ زویا اسکے قریب چیرپہ بیٹھے روحان کا ہاتھ پکڑے ہوئے بیڈ پہ سر رکھے ہوئے سوئی ہوئی تھی۔۔۔ اسکا سر روحان کے ہاتھ کے قریب تھا۔۔۔ روحان نے آہستہ سے دو انگلیاں اٹھا کر اسکے بالوں میں پھیری۔۔۔

زویا مجھے بھی تم سے محبت ہونے لگی تھی۔۔۔ ابھی تو میں نے جینا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔ تمہارے لئے ہی تو خدا نے مجھے زندگی دی ہے۔۔۔ وہ اس سے دل میں مخاطب ہوا تھا اور آہستہ آہستہ اسکے بولوں میں انگلیاں چلا رہا تھا۔۔۔



صبح دس بجے روحان اب پہلے سے کافی بہتر تھا۔۔۔

زویا سے سوپ پلا رہی تھی جو منہ کے زاویہ بگاڑ رہا تھا۔۔۔

روحان ایک چمچ اور پلیز۔۔۔ زویا نے پھر ایک چمچ بھر کر اسکے سامنے بڑھایا۔۔۔

جو روحان نے پھر سے منہ میں لیا اور دوسرے ہاتھ سوپ پرے کیا۔۔۔

سر پہ پٹی بندھی اور ایک بازو پہ پٹی بندھی اور دوسرا ٹانگ بھی پٹیوں کی زد میں تھی۔۔۔

بیڈ کو تکیہ کے سائیڈ سے اٹھایا ہوا تھا جس کے ساتھ وہ ٹیگ لگائے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ سامنے ٹیبل لگایا ہوا تھا۔۔۔

زویا اسکے سامنے بیڈ پہ بیٹھی ہوئی تھی اسے زبردستی سوپ پلائے جارہی۔۔۔

پچھے کی دونوں ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔۔ ان دونوں کو تھی مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

روحان آپکو یہ سارا ختم کرنا ہے.. سوپ کا پیالہ ابھی بھرا تھا..

پلیز.. زویا.. بعد.. میں.. وہ آہستہ سے بولا..

"اچھا ٹھیک ہے..". زویا نے اس پہ ترس کھا ہی لیا..

وکی نے ان دونوں کو اکیلا چھوڑنا چاہا اور کمرے سے باہر نکل آیا.. کوریڈور میں چلتا تھوڑا آگے گیا.. روسا منے دیکھ وہ ٹھیکا..

"ماریہ..". لٹے پیر وہ اندر کو بھاگا..

"بھا بھی آپکو اب گھر چلنا چاہیے" میں ہوں یہاں "وکی جلدی سے بولا.. کہیں ماریہ ناپہنچ جائے..

زویا بھی بھی روحان کے بیڈ پہ اسکے سامنے بیٹھی ہوئی تھی..

روحان.. "ماریہ آرہی" وکی نے ماریہ نام بس لپس ہلایا..

ماریہ.. وکی نے پھر لپس ہلائے جو روحان سمجھ گیا..

"زویا.. پلیز ضدنا کرو.. میرے کو لیگز اور ورکرز آئیں گے تو تم پلیز چلی جاؤ ریٹ کر دو دن سے میرے پیچھے یہاں

خوار ہو رہی ہو..

تو زویا اٹھ گئی جبکہ اسکا بلکہ بھی دل نہیں تھا..

اچھا "آپ خیال رکھیے گا اپنا.."

آپ چلیں باہر میں آریا ہوں..

Page 337 of 699

## بے پرواہ عائشہ نور

وہ کمرے سے نکل گئی..

ماریہ روحان کے کمرے کا پتا کرواتی روحان کے کمرے کے پاس چلتی ہوئی آرہی تھی.. زویا کمرے سے نکل چکی تھی.. دونوں آمنے سامنے سے پاس سے گزر گئی..

"اگر ماریہ زویا بھابھی کے ہوتے پہنچ جاتی ناتوپکا ابھی تیری ایک اور ہڈی ٹوٹ جانی تھی.."

ہائے ہنی "یہ کیا کر دیا تم نے اپنے ساتھ.. ماریہ کمرے داخل ہوتے ہی بول پڑی.. اسے پیٹوں میں جکڑا دیکھ..

"دل چاہ رہا تھا اسکا گاڑی کے سامنے آنے کا" وہی ماریہ کو دیکھ بولا..

"روحان تمہارے آفس گئی تو وہاں سے پتا چلا تمہارے ایکسیڈنٹ کے بارے میں تھینک گاڈ تم ٹھیک ہو.. " میں کتنی پریشان ہو گئی تھی.. "مجھے کسی بے بتایا بھی نہیں..

"تو تم نے کیا کر لینا تھا.. جس کو یہاں ہوں ماتھا" وہی پلیز.. تم جاؤ.. روحان نے وہی کو بیچ میں ٹوک دیا.. تو وہی نکل گیا وہاں سے..

زویا کو اسکے فلیٹ پہ چھوڑنے کے بعد وہ بھی گھر گیا تھا اپنے..



وہی فریش ہونے کے بعد دوبارہ ہاسپٹل گیا روحان کے پاس.. ماریہ ابھی بھی وہیں موجود تھی..  
"واہ تم ابھی تک یہیں ہو.. " وہی ماریہ کو دیکھ بولا تھا..

ہاں تو.. "مجھے ہی روحان کے پاس ہونا چاہئے.. وہ اترا کر بولی.. تو وہ وہی ہنساجیسے مزاق تھا..



## بے پرواہ عائشہ نور

روحان آنکھیں بند کئے لیٹا تھا.. انکی بولنے سے آنکھیں کھولے دیکھا..

"اچھا میں پھر گھر چلا جاتا ہوں دوراتوں سے سویا نہیں.. تم رہو گی روحان کے پاس یہاں ہاسپٹل کے کمرے میں.."  
ماریہ "تم پلیز جاؤ.." نہیں رہ سکو گی.. روحان نے کہا..

ماریہ کورات رکنا یہاں محال لگ رہا تھا مگر.. اگر وہ چلی جائے گی تو روحان سمجھے گا کہ اسنے جان چھڑائی ہے..  
نن نہیں روحان میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤ گی اسے جانا ہے تو جائے.." ماریہ نے بڑی مشکل سے فیصلہ لیا.

ماما مجھے شادی کرنی ہے جلدی..

پلیز آپ زرتاج کے گھر والوں سے بات کر کے جلد از جلد شادی کی تاریخ لیں..

ارحم اپنی ماں منتیں کر رہا تھا.. جب سے زرتاج کو دیکھا ہے اسی کا اسیر ہوا بیٹھا ہے..

"اتنی جلدی کیا ہے شادی کی ابھی تو بس دیکھا بھالا ہے.. اور وہ لوگ شادی کیلئے اتنی جلدی نہیں مانے گے ابھی آنا جانا  
بھی شروع نہیں ہوا.."

"اچھا نا آپ بلائیں نا انہیں دعوت پہ اور ان سے بات کر لیں.."

READERS CHOICE

ہاں دعوت تو کرنی ہے انکی.. "ابھی تمہاری پھپھو کو تو منالیں اس دن سے منہ بنا ہوا ہے.. "چھوٹی یہ بضد ہیں.. " وہ  
اکتا کر بولی..

## بے پرواہ عائشہ نور

"اماں پلیز انکی سیٹیاں کوئی کھلونا نہیں ہیں ورنہ ہم ایک سے بھی جائیں.. " اور پھپھو کو بتانے کی ضرورت نہیں کوئی کوئی گڑ بڑ کرنی ہوتی ہے "

"اگرنا بتایا تو زیادہ گڑ بڑ ہوگی " اور تم ابھی چپ رہو شادی چھ مہینے سے پہلے نہیں ہونی.. " وہ اپنے بیٹے کو ٹوکتے بولی..  
"کیا چھ مہینے "نو" ایک مہینہ بس.. " ارحم نے اپنی کوماں نئی گوہر فشرانی کی  
"کیا تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے ایک مہینہ بالکل نہیں مانے گے وہ لوگ.. " صائمہ کو حیرت ہوئی اپنے بیٹے کی جلدی پہ..  
ماما پلیز میرے لئے ترس کھالیں مجھ پہ "

"کرتی ہوں کچھ دو مہینے بعد کا کہوں گی.. " صائمہ اپنے بیٹے کے ہارمانتی بولی..  
"دو ہی صحیح ایک بات اور اگلے ہی ہفتہ منگنی کا بھی اگر آپ انہیں منالیں تو.. " ایک اور نیامد عابیان کیا  
"منگنی.. " وہ بھی اگلے ہفتہ.. ""

جی پلیز بات کرنے کا سرٹیفکیٹ مل جائے گا پلیز "

اچھا! "اکتا کر بولی تو ہنسنا نکل گیا.. اور صائمہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی..



ماریہ اس پل کو کوس رہی تھی جب اس نے وکی کی باتوں میں آکر یہاں رہنے کی ہامی بھر لی.. ہاسپٹل نام سے ہی چڑ  
تھی یہاں رہنا تو دور کی بات..

روحان کونرس انجیکشن دے کر گئی تھی وہ تب کا سویا ہوا تھا وکی کمرے سے باہر بیچنے پہ لیٹا تھا.

## بے پرواہ عائشہ نور

اور وہ کمرے میں گھل رہی تھی کبھی صوفہ لیٹتی کبھی بیٹھتی تو کبھی اٹھ جاتی کبھی ادھر ادھر چکر کاٹ لیتی..

صبح ہونے کو آئی وہ بے سکون ہی رہی.

ہیلو ایوری ون.. وکی کمرے میں آیا تھا..

تو وہ سخت بیزار تھی..

لگتا ہے بس ہو گئی.. "وکی نے مزید تپایا..

"تم میرے منہ مت لگو صبح صبح.. "وہ غصہ سے بولی..

وکی پلینز پہلے میری طرف آؤ واشروم جانا ہے..

روحان آن دونوں لڑتا دیکھ بولا..

تو وکی آگے بڑھ کر روحان کو سہارا..



زویا نے بڑی مشکل سے رات کاٹی تھی ساری رات وہ پریشان رہی روحان کیلئے..

گھر بھی بات کی سب سے مگر دل نہیں لگ رہا تھا.. ساری اس نے روحان کے کمرے میں گزاری..

وکی دوبارہ آیا ہی نہیں اسے لینے..

روحان کے بارے میں جانتا تھا..

## بے پرواہ عائشہ نور

جینی بھی آگئی تھی اسے پریشان دیکھ دلا سادینے لگی... "زویا سسٹر آپ پریشان ناروحان سرٹھیک ہے شکر کریں گاڈ نے اسے نیا لائف دے دیا.."

"مجھے روحان کے پاس جانا ہے ہے" وہ بس اتنا ہی بولی..

"وہ تو ہم نہیں لے جاسکتا" آپ بس انکا ویٹ کریں گھر آنے کا"



سفینہ اور سیماس وقت حال میں بیٹھی تھیں جب ٹیلی فون بجا..

سفینہ نے فون اٹھا کر کان سے لگایا..

ہیلو..

اسلام علیکم! جی میں صائمہ ہوں ارحم کی والدہ.."

"وعلیکم السلام" کیسی ہیں بہن آپ "سفینہ نے حال چال کیا.

"الحمد للہ اللہ کا شکر ہے بہن آپ سنائیں.. اور زرتاج بیٹی کیسی ہے.."

"ماشاء اللہ ٹھیک ہے.."

بہن میں نے آپ لوگوں کو دعوت دینے کیلئے فون کیا تھا.. آپ لوگ بھی ہمارے گھر تشریف لائیں.."

جی ضرور مگر میں بھائی صاحب سے پوچھ کر آپکو اطلاع دوں گی.. "سفینہ نے بڑے تحمل سے جواب دیا..

## بے پرواہ عائشہ نور

جی ٹھیک ہے "پھر کچھ ادھر ادھر کی باتیں کر کے فون رکھ دیا..

کیا کہہ رہی تھی ارحم کی ماں سیمانے پوچھا..

"وہ کہہ رہی تھی کہ دعوت کرنا چاہ رہی ہیں ہماری"

"تو تم نے مثبت جواب نہیں دیا.. "کب تک تم عالم پہ ہی ہر بات ڈالتی رہو گی بیٹی تمہاری ہے فیصلہ بھی تمہارا ہی ہونا

چاہیے ایک بیٹی تمہاری ہم نے سنبھال لی ہے اب دوسری کا تم نے خود ہی سوچنا ہو گا.. "سیمانے بولتی چلی گئی..

"جی بھابھی آپ ٹھیک کہہ رہیں ہیں "سفینہ بس اتنا ہی بول پائی..

زویا کا فون آیا "بس ماں سے ہی بات کرنے کا خیال آتا ہے.. "اور بھی کوئی ہے کسی کی پرواہ نہیں.. "سیمانے وہی

سخت رویہ اختیار کیا..

"فون کل آیا تھا آج تو بات نہیں ہوئی.. "سفینہ کو انکے تیور بدلے لگے..

"آج کال آئے تو اس سے کہنا روحان سے بات کروادے میری بڑے ہی دن ہوئے بات کئے ہوئے اپنے بچے سے..

"روحان کے نام پہ آبدیدہ ہوئیں اور اٹھ کر چلی گئی..



READERS CHOICE

ماریہ کے چہرے پہ ناگواریت تھی..

روحان کی رات بھی کئی بار آنکھ کھلی تھی.. اسے کوفت زدہ ہی پایا تھا.. وہ سمجھ رہا تھا ماریہ اس کے سامنے اچھا بننے کے

لیے اس کے ساتھ ہے یہاں..



## بے پرواہ عائشہ نور

ماریہ تم تھک گئی ہوگی رات بھی ٹھیک سے سو نہیں پائی ہوگی اس لیے اب تم گھر جا کر آرام کر لو۔۔ روحان نے اسکی مشکل آسان کی۔۔

"نہیں روحان تمہارے لئے ہوں میں یہاں دل نہیں چاہ رہا تمہیں اس حال میں چھوڑنے کا مگر سر بہت دکھ رہا ہے۔۔ اس لیے اب تم کہہ رہے ہو تو چلی جاتی ہوں۔۔" تو وہ اسکے پاس آئی اور اسکے گال پہ کس کر کے چلی گئی۔۔ روحان کو اس وقت زویا کا ہی خیال آیا تھا۔۔ وہ تو کس نہیں دے کر گئی۔۔

"اوہ تم کدھرا بھی تو بہت روحان کا خیال کر رہی تھی اب بھاگ رہی ہے۔۔" وہ کمرے سے باہر آئی تو وہ کی سامنے سے آتا ہوا اسکے سامنے آتا ہوا۔۔

مجھے روحان نے کہا ہے گھر جانے کا۔۔" وہ جان چھڑاتی گئی۔۔



اگلے دن روحان کو ڈسچارج کر دیا گیا ہاسپٹل سے۔۔

وکی روحان کو لیے اسکے فلیٹ پہ آیا تھا۔۔

ڈور بیل ہوئی۔۔ زویا نے دروازہ کھولا تو سامنے روحان کو پایا۔۔ وکی روحان کو سہارا دیا کھڑا تھا۔۔

"حان" زویا روحان کے سینے سے لگی تھی۔۔ آنسوؤں سے روحان کی شرٹ بھگونے لگی تھی۔۔

"زویا" میں ٹھیک ہوں۔۔ روحان نے نرمی سے کہا۔۔

بھابی روحان کو اندر آنے دیں وہ زیادہ دیر ایک ٹانگ پہ کھڑا نہیں رہ سکتا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

تو زویا روحان سے الگ ہوئی اور اسے سہارا دیے اندر لائی تھی..

ایک طرف سے زویا نے پکڑا تھا روحان اور دوسری طرف سے وکی نے..

اسے لیے وہ کمرے تک آئی تھی.. بیڈ پہ اسے آہستہ سے لٹایا اور بیک پہ تکیہ لگا کر اسے بٹھایا تھا..

میں آپکے لئے چائے لائی.. زویا کہتے ہی کچن میں گئی..

"وکی یار یہ اس ہسپتال کی وردی سے تو جان چھڑا میری.. چیئنج کرنا ہے مجھے" ..

وہ اس وقت ہسپتال کی مخصوص وردی میں تھا..

اچھا یار وہ الماری کے پاس گیا کپڑے نکالنے کیلئے مگر پھر اسکی طرف مڑا..

"تیرے کپڑے کونسی سائیڈ ہے وہی کھولوں بھابی کے بھی کپڑے ہوں گے اچھا نہیں لگے گا.."

روحان سوچ میں پڑ گیا اس نے زویا سے کہا تھا وہ اپنا سامان یہاں شفٹ کر لے.. تو اس نے کر دیا ہو گا..

چائے.. زویا چائے کے ساتھ اور بھی لوازمات لے کر آئی..

زویا میرے کپڑے تو نکال دو مجھے چیئنج کرنا ہے... زویا نے الماری کھولی.. وہاں سے صرف روحان کے ہی کپڑے

موجود تھے..

"زویا دوسری سائیڈ شرٹس ہیں.. "روحان نے کہا جبکہ اسکی نظریں الماری میں رکھے کپڑوں پہ تھی..

تو زویا نے دوسری سائیڈ کا پیٹ کھولا تو وہاں بھی صرف روحان کے ہی کپڑے تھے..

## بے پرواہ عائشہ نور

روحان کو غصہ آیا تھے اس پہ کے اس کے کہنے کے باوجود بھی زویا نے اپنا سامان یہاں شفٹ نہیں کیا.. کہ وہ اب بھی اسکے ساتھ رہنے پہ راضی نہیں.. کتنے منفی مطلب خود سے اخذ کیلئے تھے..

زویا نے روحان کی شرٹس اور ساتھ ٹراؤزر بیڈ پہ رکھ دیے..

"وکی جلدی سے چائے ختم کر اور چینیج کرنا ہے مجھے.. "روحان وکی سے مخاطب ہوا..

تو زویا باہر چلی گئی..



اچھا یاد گھر چلتا ہوں. پھر آفس کا بھی شکر لگاؤں گا.. وکی بھی کچھ دیر اسکے پاس ٹھہرنے کے بعد اجازت لیتا رخصت ہوا..

زویا سوپ کا باؤل لئے روحان کے کمرے میں آئی..

"روحان چلیں آپ پہلے سوپ پی لیں پھر میڈیسن لینی ہے آپ نے.."

زویا اسکے سامنے آتی بولی..

رکھ دو سائیڈ پہ پی لوں گا.. سرد سے لہجہ میں کہتا اسے حیران کر گیا..

روحان کیا ہوا "زویا کی آنکھوں میں نمی اتری.."

جاؤ یہاں سے "بغیر اسے دیکھے سرد مہری سے کہا.

## بے پرواہ عائشہ نوس

تو زویا نے بغیر کچھ کہے سوپ سائیڈ پہ رکھے باہر چلی گئی.. آنکھیں نمکین پانیوں سے بھرا گئی تھی نجانے کیوں وہ ایسا برتاؤ کرنے لگا..

کچھ دیر بعد روحان نے ایک ہاتھ سے سائیڈ ٹیبل سے باؤل اٹھایا مگر دوسرے ہاتھ سے وہ کھا نہیں سکتا تھا.. دوبارہ سے گرم سوپ کا باؤل واپس رکھنے لگا مگر وہ ڈول گیا اور سارا سوپ زمین بوس ہو گیا کچھ چھینٹیں اسکے شرٹ پہ بھی گرے.

کچھ گرنے کی آواز پہ زویا چونکی جو کے روحان کے کمرے سے آئی تھی.. بھاگ کر اسکے کمرے میں گئی.. روحان "وہ اسکی طرف لپکی تھی.. سارا سوپ زمین پہ گرا ہوا تھا کانچ کو باؤل بھی ٹوٹ چکا تھا.. کیا ہو گیا ہے آپکو کیوں ایسا سلوک کر رہے ہیں.. پلیز مجھے میری غلطی تو بتائیں.."" روتے ہوئے بولی.. "غلطی مجھ سے ہوئی ہے جو تمہیں اپنے دل میں جگہ دی.. "مگر شاید تم نہیں رہنا چاہتی ہو میرے ساتھ.. " بدگمانی تھی اسکے لہجے میں..

"میں نے ایسا کب کہا آپ سے.. "مجھے رہنا ہے روحان آپ کے پاس آپ کے ساتھ.. " وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے دیکھتے ہوئے بولی.. اور پھر اسکے سینے پہ سر رکھ دیا..

تو پھر جب میں نے کہا تھا اب تمہیں یہاں رہنا ہے میرے کمرے میں تم نے اپنا سامان شفٹ کیوں نہیں کیا.. " روحان بھی نرم پڑا تھا..

## بے پرواہ عائشہ نور

"بس اتنی سی بات کیلئے آپ نے یہ سب کیا.. آپ کو پتا تھا میری طبیعت خراب تھی.. اور پھر آپ کا ایکسیڈنٹ ہو گیا پریشانی میں میرے ذہن سے نکل گیا مگر جب آپ ہاسپٹل تھے تو میں آپ کے کمرے میں ہی سوئی تھی تاکہ آپ کو محسوس کر سکوں.. "زویمانے تسلی سے اسے ساری بات سمجھائی..

اچھا اب چینج تو کروادو.. "اپنے شرٹ کی طرف اشارہ کر کے کہا..

کس نے کہا تھا لٹے کام کریں اگر سوپ آپ پہ گرجاتا تو.. "وہ تیوری چڑھاتے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے بولی اور پھر الماری سے شرٹ نکال کر لائی..

اب اسکے سامنے کھڑے اس کا جائزہ لینے لگی تھی..

اب دیکھ کیا رہی ہو شرٹ اتارو میری.. "وہ شرارتی انداز میں بولا..

جی "زویمانے احتیاط اسکی شرٹ اتاری تھی.. اسے تو شرم نے آن گھیرا تھا..

اپنی نظروں کا زاویہ بدلاتھا.. روحان بھی اسے آنچ دیتی نظروں سے گھور رہا.. وہ شرٹ پہنانے کیلئے اسکے قریب ہوئی تو روحان نے جھٹکے سے اس کا بازو اپنی طرف کھینچا تھا تو وہ اسکے چوڑے سینے کے ساتھ جا ٹکرائی..

"روحان پلیز تنگ مت کریں شرٹ پہنے.. "وہ پیچھے ہوتی بولی.. چہرہ لال اناری ہوا تھا.

تو زویمانے شرٹ پہنے میں اسکی مدد کی..

اب یہ کون چینج کرے گا.. اب کے اس نے اپنے ٹراؤزر کی طرف اشارہ کیا..

زویمانے حیرت سے اسے دیکھا.. اس کا ٹراؤزر صاف تھا صرف کچھ چھینٹے تھے..



## بے پرواہ عائشہ نوس

یہ صاف ہے.. آپکا ایک ہاتھ سلامت ہے آپ خود چیلنج کر سکتے ہیں "اسنے کہا تو روحان نے اسے شرارت سے آنکھ ماری..

..

رات کو زویا نے روحان کو میڈیسن کھلائی سب اور اب اسے لیٹنے میں مدد کی..  
زویا بھی روحان کے برابر میں آکر لیٹ گئی..

روحان دوائیوں کے زیر اثر جلد ہی نیند کی آغوش میں چلا گیا..  
زویا کی بھی آنکھ لگ گئی..



سفینہ نے ارحم کی والدہ کو فون کر کے بتایا تھا کہ وہ انکے گھر آنے کیلئے تیار ہے.. وہ کل ہی آجائیں گے..  
اور پھر وہ عالم صاحب کے پاس گئی..

سفینہ آؤ "وہ سٹڈی میں تھے جب سفینہ وہاں آئی..

"بھائی صاحب ارحم کی والدہ نے ہمیں اپنے گھر بلایا ہے دعوت پہ میں نے ہامی بھر لی کل ہی انکے گھر جائے گے..  
"جیسے تمہیں ٹھیک لگے.. لڑکا پسند ہیں نا تمہیں.. کل انکے گھر بار بھی دیکھ لینا اگر دل مطمئن لگے تو ٹھیک ہے ورنہ  
تمہیں اختیار ہے رشتہ سے انکار کر دو"

مجھے تو سب ٹھیک ہی لگا ہے.. "اب اگر وہ زرتاج کو پسند کر گئے ہیں تو انکار کی کوئی گنجائش نہیں.."

## بے پرواہ عائشہ نور

جیسا تمہیں ٹھیک لگے "کل پھر چلتے ہیں انکے گھر"۔۔



زویا کی صبح آنکھ کھلی تو روحان پہلے سے اٹھا ہوا تھا اور وہ اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔۔

"روحان آپ کب اٹھے مجھے اٹھا دیتے۔۔"

"تم سوتے ہوئے بہت اچھی لگ رہی تھی اسلیے نہیں اٹھایا۔۔"

"تو جاگتے ہوئے خراب دکھتی ہوں" زویا نے ناک پھلاتے کہا۔۔

تو روحان نے اسے بازو سے کھینچتے اپنے ساتھ لگایا۔۔

"تم اور بھی زیادہ اچھی لگتی ہو۔۔" روحان نے شوخ لہجہ میں کہتے اسکے ماتھے پہ اپنے لب رکھے تھے۔۔

"روحان ابھی آپ زخمی ہیں" اسے مزید آگے بڑھتا دیکھ زویا نے سر اٹھا کر اسے دیکھتے کہا۔۔

"میں زخمی ہوں تم ٹھیک ہونا جب تم بیمار ہوئی تو میں نے تمہیں کتنے سارے کس دیے تھے" چلو اب تمہاری

باری۔۔ وہ شرارتی انداز میں کہتے شوخ سا مسکرایا۔۔

تو زویا کا حیرت سے منہ کھلا۔۔

ایم ویٹنگ "کم آن کس می" روحان نے بولتے اسکا کھلا منہ بند کیا۔۔ کب وہ ٹس سے مس نہ ہوئی تو روحان نے اسکے

بالوں میں ہاتھ ڈالتے اسکو خود سے قریب تر کر لیا۔۔

اسی وقت ڈور بیل بجی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"اف" ایک تویہ کی کو بھی چین نہیں.. "روحان کوفت سے بولا..

میں دیکھتی ہوں "زوفاٹ سے بولتی بیڈ سے نیچے اتری.. ڈور بیل مسلسل بجے جا رہی تھی اسکا بعد میں ڈبل وصول کروں گا" روحان نے کہا تو زویا اپنے کپڑے درست کرتی کمرے سے نکلتے دروازے تک گئی..

دروازہ کھولتے ہی سامنے والے کو حیرت سے دیکھا تھا..

تم کون ہو "سامنے والے نے تیز آواز میں کہا..

زویا سامنے کھڑی موڈرن سی لڑکی کو حیران نظروں سے گھور رہی تھی.. اسکی آواز سے حوش میں آئی..

"آپ کون ہیں.."

ماریہ نے اس چھوٹی موٹی کو آنکھیں چھوٹی کر کے گھورا تھا.. اسے دیکھتے ہی ماریہ کے اوسان خطا ہوئے تھے روحان کے گھر لڑکی..

READERS CHOICE

تم کون ہو "سامنے والے نے تیز آواز میں کہا..

زویا سامنے کھڑی موڈرن سی لڑکی کو حیران نظروں سے گھور رہی تھی.. اسکی آواز سے حوش میں آئی..

"آپ کون ہیں.."

## بے پرواہ عائشہ نور

ماریہ نے اس چھوٹی موٹی کو آنکھیں چھوٹی کر کے گھورا تھا۔ اسے دیکھتے ہی ماریہ کے اوسان خطا ہوئے تھے روحان کے گھر لڑکی۔

"روحان۔۔ روحان۔۔" ماریہ چلاتی ہوئی گھر میں داخل ہوئی اور روحان کمرے کی طرف بڑھی۔  
روحان ماریہ کو اپنے سامنے دیکھ کر چونک گیا تھا۔

"ماریہ تم۔۔" روحان شاک سا بولا۔

"ہاں میں ہوں اور یہ لڑکی کون ہے جو اس وقت تمہارے گھر میں موجود ہے"۔۔ وہ تیز آواز میں چلائی  
زویا بھی ماریہ کے پیچھے آن کھڑی ہوئی۔ آنکھیں بھگیں ہوئی تھی۔

روحان نے نظریں چرائیں تھیں۔ اس سے

"وہ یہ زویا ہے"۔۔ روحان نے ارادہ کر لیا ماریہ کو سچ بتانے کا۔

"زویا روحان کی کزن ہے"۔۔ پیچھے سے آواز آئی تھی سب نے پیچھے دیکھا تو وہ کی کھڑا تھا۔

"زویا کو ابھی کچھ دن ہوئے ہیں یہاں آئے ہوئے"۔۔

"مگر روحان نے تو مجھے اس کے بارے میں نہیں بتایا تھا"۔۔ ماریہ غصہ سے بولی۔

"اگر تمہیں یاد ہو تو روحان کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور وہ ہسپتال میں پڑا تھا اور اس کا فون بھی ڈیج ہو گیا تھا تو وہ کیسے بتاتا"۔۔

اور تم تو ایسے غائب ہوئی جیسے تمہیں کوئی پرواہ ہی نہیں روحان کی"۔۔ وہ اب ماریہ کے سر پہ کھڑا کہہ رہا تھا۔

تو ماریہ ہڑبڑائی "نہیں میں بہت پریشان تھی روحان کیلے میں بہت تھک گئی تھی اس لیے نہیں آسکی دوباراً"۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"ایم سوری روحان" ماریہ روحان کے گلے کر بولی۔۔

زویا وہاں ایک پل بھی نہیں رکی اور کمرے سے باہر بھاگ گئی روحان اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔

اُس اوکے۔۔ روحان نے ایک ہاتھ سے کاندھے سے پکڑ کر اسے خود سے دور کیا۔۔ "تم نے ٹھیک نہیں کیا زویا کیساتھ۔"

"ایم سوری روحان مجھے نہیں پتا تھا وہ تمہاری کزن ہے۔"

ماریہ معصوم بنتی بولی۔۔

"تم مجھ سے جڑے رشتوں کی ایسے توہین کرو گی۔"

"میں یہاں تمہارے ساتھ اسے دیکھ کر ڈر گئی تھی کہیں تم نے مجھے دھوکہ تو نہیں دیا۔"

"مجھ سے برداشت نہیں ہوا اسے یہاں دیکھ کر اور مجھے کیا پتہ کہ وہ تمہاری کزن ہے ویسے وہ یہاں کیوں آئی

ہے۔۔" ماریہ کو زویا کا یہاں ہونا ناگوار لگ رہا تھا۔۔

"وہ اپنے ہسبند کے پاس آئی تھی یہاں۔۔ مگر اسکا ہسبند کسی کام سے شہر سے باہر ہے تو اسے یہاں آنا پڑا۔"

اصل بات گول کرتا بولا۔۔

"تو کیا وہ تمہارے ساتھ یہاں اکیلی رہ رہی اور اسکے شوہر نے تمہارے ساتھ یہاں اکیلا چھوڑ دیا۔"

وہ حیرت زدہ ہوئی تھی



## بے پرواہ عائشہ نور

"تمہیں اس سے کیا مطلب یہ آسٹر لیا ہے یہاں سب چلتا ہے کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔۔۔ اب کی بار بھی وکی نے جواب دیا جبکہ روحان خاموش رہا۔۔۔"

"رات کو ویسے میں یہیں تھا صبح ہی گھر گیا ہوں اور اب تیار ہو کر آفس جا رہا ہوں۔۔۔"

"اچھا ہوا تم آگئی ہو اب رکھو روحان کا خیال اور میں آفس جاؤں گا۔۔۔"

"اور ہاں ایسا کرو پہلے روحان کیلے ناشتہ بنا لاؤ اس نے میڈیسن بھی لینی ہے۔۔۔ وکی نے بڑی مہارت سے ساری سیچویشن کو سنبھالا اور بیٹھتے ایک اور شوشہ چھوڑا۔۔۔"

"کیا مطلب ناشتہ۔۔۔ ماریہ ناشتہ کے نام پہ اچھی۔۔۔"

"ناشتہ میسر کچھ کھانے پینے کو آملیٹ چائے وغیرہ۔۔۔ وکی نے بڑے آرام سے کہا۔۔۔"

"میں نے کبھی کچن کی شکل نہیں دیکھی اور تم ناشتہ کا کہہ رہے ہو۔۔۔ ماریہ تڑخ کر بولی

"وکی جاؤ زویا سے کہو وہ ناشتہ بنا رہی ہو گی۔۔۔ روحان جو آل ریڈی ٹینشن میں آچکا تھا۔۔۔ اب تو سر درد کرنے لگا تھا انکی تکرار سے۔۔۔"

"اچھا بوس یہ عام پاکستانی لڑکیوں کے ہی کام ہوتے ناشتہ کھانا بنانا ان سے تو بس باتیں کروالو یا۔۔۔ کمرے باہر نکلتے نکلتے ماریہ کو مزید تپا گیا

"تم اپنے دوست کو سمجھاؤ مجھ سے نا الجھا کرے۔۔۔ اب ماریہ کا رخ روحان کی طرف تھا

"ماریہ پلیر ڈسٹرب مت کرو میرا سر درد کر رہا ہے۔۔۔"

## بے پرواہ عائشہ نور

تو ماریہ خاموش ہو گئی۔۔

زویا پکن میں کھڑی اپنا رونے کا شغل پورا کر رہی تھی۔۔

"بس اتنی ہی ہمت تھی۔۔ سامنا کرو اس چڑیل کا۔۔ یوں رو کر خود کو کمزور ثابت مت کریں۔"

وکی اسکے پیچھے کھڑا بول رہا تھا زویا نے پلٹ کر سرخ ہوتی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

"زویا بھابھی پلیز مضبوط کریں خود کو یوں رونے دھونے سے کام نہیں چلے گا وہ عورت فتنہ ہے جو روحان کو برباد کرنے اسکی لائف میں آئی ہے۔۔ روحان کو اسنے ٹریپ کیا ہوا ہے بس۔۔ اب روحان آپکی جانب متوجہ ہو چکا ہے اس میں کوئی دلچسپی نہیں رہی اسے۔"

"پلیز آپ مجھے نبتائیں کے مجھے کیا کرنا ہے سب کچھ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہوں کیسے وہ عورت روحان پہ روب جھاڑ رہی تھی اور روحان کے پسینے چھوٹ گئے تھے اپنی چوری پکڑے جانے پر۔۔ زویا روتی ہوئی اسکی بات کی نفی کرتی بولی۔"

"پلیز میری بات سمجھنے کی کوشش کریں آپ جانتی ہیں آپ دونوں کا نکاح کن حالات میں ہوا تھا۔۔ سچ تو یہ تھا کہ وہ اپنی بے جا ضد کی آڑ میں اس عورت کے قریب ہوا مگر وہ اسے اس طرح کا درجہ نہیں دے سکا جو آپ کا حق ہے۔۔ اس عورت میں روحان کو کوئی دلچسپی نہیں ہے وہ عورت محض دھوکہ ہے آپ کو اپنی جگہ نہیں چھوڑنی چاہیے پلیز روحان کو اکیلا مت چھوڑیے گا۔۔ وہ صرف اور صرف آپ ہی کا ہے اور آپ کو اس بات کا اندازہ ہونا چاہیے۔" وکی نے اپنی جانب سے زویا کو سمجھانے کی بھرپور کوشش کی تھی۔

## بے پرواہ عائشہ نور

زویا کے کچھ کچھ پلے ضرور پڑا تھا اسے اپنی جگہ نہیں چھوڑنی چاہیے۔۔

"اچھا اب جائیں زرا فریش ہو کر آئیں اور روحان کیلے اور صرف میرے اور آپکے لیے ناشتہ بنائیں۔۔"

زویا خاموشی سے اپنے کمرے کی طرف چل دی اسکا مطلب وہ سمجھ چکی ہے۔۔

وکی وہیں حال میں ہی بیٹھ گیا ماریہ کی وجہ سے روحان کے پاس جانے کا من ہی نہیں کیا تھا۔۔

پھر کچھ دیر بعد زویا کچن میں آئی خاموشی سے ناشتہ بنانے لگی وکی مسکرایا اور روحان کے کمرے کی طرف چل دیا۔۔

۔ ماریہ کو انگور کر کے روحان کی طرف بڑھا تھا۔۔

"وکی مجھے واشروم لے چلو فریش ہونا ہے" وکی اپنی طرف آتا دیکھ روحان بولا۔۔

سہارا دے کر روحان کو اٹھایا اور واشروم کی طرف بڑھے۔۔

روحان کو لا کر بیڈ پہ بٹھایا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

زویا ناشتہ بنا چکی تھی۔۔ وکی کچن میں آیا۔۔

یہ ناشتہ روحان کا اور آپکا اور اسکے (ماریہ) لیے کافی رکھی ہے۔۔

"آپ خود ہی۔۔"

نہیں۔۔ وکی نے بولنا چاہا پر زویا نے اسکی بات سمجھتے سختی سے نہیں بولا تو وہ خاموش ہو کر ناشتہ کی ٹرے اٹھائے

کمرے کی طرف چل دیا۔۔

دروازہ کھلا تو صرف وکی اندر آتا دیکھ روحان مایوس ہوا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

وکی نے سامنے ناشتہ رکھا "یہ ناشتہ کر لو اور پھر تمہاری دوائی کا ٹائم ہے۔ ڈنڈی نئی ماری پروپر خیال رکھنا ہے" اپنا سینڈویچ اسکی جانب بڑھاتا بولا۔

ماریہ انہیں نظر انداز کیے صوفہ پہ بیٹھی موبائل پہ نظریں گاڑے بیٹھی تھی۔

"یہ لو تم بھی کافی پی لو"۔ کافی کاگ اٹھا کر اسکی جانب بڑھایا وکی نے۔

ماریہ نے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا.. "نو تھیکس" ماریہ نے اکڑتے صاف منع کیا۔

"ایزیوروش" وکی نے کافی پھر سے ٹرے پہ رکھ دی۔

روحان کو ناشتہ کروانے اور میڈیسن کھلانے کے بعد آفس جانے کا ارادہ رکھتے روحان سے اجازت لی۔

"اچھا یار میرا ساتھ یہیں تک تھا اب آگے سنبھال لینا ہاں پہلے ہی ہڈیاں تڑوا کے بیٹھا ہے ان عورتوں سے اور ناکوئی پسلی تڑالی"۔

"تو مجھے میدان میں اکیلا چھوڑ کر جا رہا ہے" روحان نے بے چارگی سے کہا۔

"بس یار یہ حالات تیرے اپنے پیدا کیے ہوئے ہیں لہذا اب تجھے اکیلے ہی یہ کمان سنبھالنی ہوگی"

"اس سے اچھا تھا تو کومہ میں ہی چلا جاتا"۔

وکی اسکے کاندھے پہ تھکی دیتا باہر نکل گیا۔

ماریہ کے کچھ پلے نہیں پڑا تھا وہ کس بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔

روحان نے ماریہ کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی زبردستی مسکراتا سر پیچھے ٹکا کر بیٹھ گیا۔

## بے پرواہ عائشہ نوس

"روحان بس تم اب جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ"۔۔ ماریہ نے روحان کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا اور نرم لہجہ میں گویا ہوئی۔۔

روحان اسکی جانب دیکھا۔۔ جہاں اسے کوئی احساس نا نظر آیا سے تو بس پیچینی سی تھی نظریں زویا کی متلاشی تھی مگر وہ دشمن جان صبح سے نہیں نظر آئی۔۔

"آئی لو پور روحان"۔۔ اسکے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ماریہ نے بڑی بے باکی سے اظہار کیا مگر مقابل احساس سے آری تھا۔۔ اسے یہ لفظ چھبے تھے

"ہم مجھے ریٹ کرنا ہے زیادہ دیر بیٹھ نہیں سکتا۔۔"

"اوکے اوکے تم ریٹ کرو"۔۔ ماریہ کھڑی ہوئی تھی اور اب اسکا رخ باہر کی جانب تھا۔۔

اسے باہر کی طرف جانا دیکھ روحان کو پریشانی ہوئی تھی زویا پہلے ہی ناراض ہو گئی ہے اب پتائی اور کیا کیا ہوگا۔۔ اس نے کوفت سے سوچا تھا۔۔ اور پھر دو انوں کے زیر اثر اسے غنود چھانے لگی اور آنکھیں اپنے آپ بند ہونے لگی۔۔



"ماما آپ لوگ کہیں جارہے ہو" زرتاج جو شام میں باقی افراد کو تیار ہوتا دیکھ پوچھے بنا رہا نا سکی۔۔

"ہاں تمہارے سسرال جارہے ہیں"۔۔ انہوں دعوت کی ہے ہماری۔۔ سفینہ جو مالازمہ کو ہاتھوں پر لیس کیا ہوا سوٹ لیتے ہوئے بولی تھی۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"اچھا مگر کس خوشی میں" زرتاج کو کچھ انہونی کا احساس ہوا۔

"خوشی میں کیا اب انکا گھر بار بھی تو دیکھنا ہے اب ویسے بھی یہ آنا جانا تو لگا رہے گا۔"۔ سفینہ زرتاج کے کاندھے پہ ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہیں شادی وادی کرنے کا چکر تو نہیں" زرتاج نے انگلی اٹھاتے ماں سے سنجیدگی سے کہا۔

"ارے ابھی کہاں اتنی جلدی ابھی تو ملنا ملنا شروع ہوا۔"

وہ سر ہلاتی واشر و م چلی گئی۔

"ہم اس ٹھہر کی کے کیسا تھ کیسے گزارا ہو گا۔" سوچتے ہی جھر جھری سی لی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

--

زرتاج روحا کے پاس دھڑام سے جاگری تو اسکی عجیب حرکتیں دیکھ روحا بدکی.. "کیا ہوا لڑکی"۔

"تم بھی جارہی ہو۔"

"کہاں۔۔" روحا نے نا سمجھی سے کہا۔

"وہیں جہاں آج سب جارہے ہیں۔" زرتاج منہ بناتی بولی۔

READERS CHOICE

"کہاں جارہے ہیں سب۔" روحا نے اب کے اکتا کے پوچھا۔

"اف پیارو ہیں ارحم کے گھر سب اور کہاں۔" زرتاج نے چڑ کر کہا۔

"اوہ تو یوں کہو نا تمہارے سسرال جارہیں" روحا چھیڑتے ہوئے کہا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"اف توبہ ہے روجی۔۔" جو پوچھا ہے وہی جواب دو۔۔

"مجھے تو نہیں پتا کہ سب کہاں جا رہے ہیں اور ناہی مجھے کہا ہے کسی نے جانے کا۔۔"

اچھا!! زرتاج نے اسکے کاندھے پہ سر رکھا۔۔

"تمہیں کیوں ٹینشن ہو رہی ہے۔۔"

"مجھے نہیں کرنی شادی وہاں" زرتاج نے بیزاری سے کہا۔۔

"کیوں؟ کیوں نہیں کرنی شادی۔۔"

"بس میرا من نہیں وہاں مجھے نہیں جانا ماما کو چھوڑ کر تمہیں چھوڑ کر۔۔"

"بس!! اب جانا تو تمہیں پڑے گا۔ نا۔"

"روجی۔۔" زرتاج نے بے بسی سے کہا اور پھر اٹھ کر چل دی۔۔

"زری زری بات تو سنو" روحانے اسے پکڑ لیا۔ دیکھا تو زرتاج کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔۔

"زری پلینز" روحانے اسے گلے سے لگایا۔۔ "پلینز روؤ تو نہیں ہم نکال لیں گے اسکا حل بھی فلحال جیسا چل رہا ہے

اسے ویسا چلنے دو ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔ تم سمجھدار ہو کر ایسا کر رہی ہو آئی پریشان ہوں گی۔۔" روحانے اسے حتی

الامکان سمجھانی کی کوشش کی مگر زرتاج چلی گئی وہاں سے اور روحا سر تھام کے رہ گئی۔۔

---



## بے پرواہ عائشہ نور

زویا کچن سمیٹ رہی تھی۔۔ جب پچھلے سے ماریہ کی آواز آئی۔۔

"کیا کر رہی ہو۔۔"

"کچھ نہیں بس کام'۔۔ دھلے ہوئے برتن کو ٹھیک سے رکھ رہی تھی پھر مڑ کر اسے جواب دیا اور واپس کام پہ لگ گئی۔۔

"ہم تم کب آئی ہو مجھے تو روحان نے کچھ نہیں بتایا ویسے وہ مجھ سے کوئی بات نہیں چھپاتا۔۔" ماریہ نے خان بوجھ کر کہا۔۔

زویا کے چلتے ہاتھ تھمتھے مگر پھر سے وہ مصروف ہو گئی۔۔

"اس بات کا جواب میرے پاس نہیں ہے۔۔"

"کب سے جانتی ہو روحان کو۔۔" ماریہ نے پوچھا

"اٹھارہ سال تو ساتھ رہیں ہیں۔۔"

مصروف سے انداز میں جواب دیتی فرج کی طرف بڑھی۔۔

ماریہ کو لگا جیسے وہ اس گھر کی گھر والی ہو جس انداز میں وہ کام کر رہی تھی۔۔

اور اب وہ سوپ بنانے کی تیاریاں کرنے لگی۔۔

"شوہر کہاں ہے تمہارا۔۔" دونوں ہاتھ باندھ کر تفتیشی انداز میں ماریہ نے پوچھا

"یہیں ہے۔۔" زویا نے مصروف سے انداز میں جواب دیا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نوس

"یہیں ہیں؟؟ ماریہ نے اسکی بات دہرائی..

"میرا مطلب اپنے کسی کام سے شہر سے باہر ہیں.."

"شادی کب ہوئی تمہاری؟"

پانچ سال پہلے نکاح ہوا تھا میرا.. انکے پاس ٹائم نہیں تھا پاکستان آنے کا تو میرے گھر والوں نے ایک مہینہ پہلے مجھے رخصت کر کے یہاں بھیج دیا.. زویا نے تسلی سے اسے جواب دیا اور پھر سے کام میں مصروف ہو گئی..

ماریہ اسے سرتاپیر بغور دیکھتی کمرے کی طرف واپس مڑی..

شام چار بجے کے قریب وکی آیا تھا..

"یہاں تو پرامن ماحول ہے میں تو سمجھا تھا کہیں میدان جنگ جیسا ماحول بنا ہوا ہوگا.." وکی نے شرارتی انداز میں ادھر ادھر دیکھتے روحان کو کہا تو وہ بس اسے گھور کر رہ گیا..

"کس جنگ کی بات کر رہے ہو" ماریہ وکی کے سر پہ کھڑی بولی..

"بھی جہاں دو عورتیں ہو وہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے.."

"ویسے لگ رہا ہے خوب خدمات کیں ہے" روحان کی وکی نے بات گھمائی..

"اچھا اب تم جاؤ میں ہوں یہاں دیکھ لوں گا سب" وکی نے اسکے چہرے کی بیزاریت دیکھتے اسکے لئے آسانی کر دی..

"میں نہیں جا رہی مجھے روحان کیساتھ رہنا ہے ماریہ نے ناچاہتے ہوئے بھی انکار کیا.."

"مگر تم ایسے نہیں رہ سکتی روحان کیساتھ" وکی نے اعتراض کیا..

## بے پرواہ عائشہ نور

"جب وہ زویا ایسے رہ سکتی ہے تو میں ایسے کیوں نہیں" ماریہ نے بھی زویا کی جان بوجھ کر بات کی..

"تم اور وہ برابر ہو گئی کیا" وکی نے اسے جواب دیا..

"تو وہ کون ہے" ماریہ کو اسکا جواب پسند نا آیا..

"زویا روحان کی رشتہ دار ہے اسکی ذمہ داری ہے" اور تم کچھ بھی نہیں ہو" وکی نے بھی ٹکاسا جواب دیا..

"اسٹاپ اٹ یار کیا ہو گیا ہے لڑنا ہے تو باہر جا کر لڑو مجھے تنگ نا کرو پلز" روحان غصہ کرتے تیز آواز میں کہا تو ماریہ کمرے سے باہر نکل گئی..

کمرے سے باہر نکلتے اسکا سامنہ زویا سے ہوا.. اسکا جی چاہا اسے باتیں سنانے کو پر مزید وہ یہاں رکنا نہیں چاہتی تھی.. زویا کی آنکھوں سے آنسوؤں بھرے تھے ماریہ کو دیکھ کس حق سے وہ صبح سے روحان کے کمرے میں تھی آنسوؤں کو صاف کرتی وہ اپنے کمرے میں گھسی تھی..

..

شام گئے وکی بھی روحان سے اجازت لیتا گھر کی طرف روانہ ہوا تھا..

روحان کب سے بیٹھا زویا کا انتظار کرتا رہا مگر وہ دشمن جاں نا آئی اب تو شام بھی رات میں ڈھل چکی تھی..

READERS CHOICE 🌹🌹🌹🌹



## بے پرواہ عائشہ نوسر

زویا سارا دن روحان کے سامنے نہیں آئی تھی وہ ٹوٹ چکی تھی روحان کا ماریہ کے ساتھ تعلق کے انکشاف نے اسے توڑ کے رکھ دیا تھا اسکے پاکستان نا آنے کی وجہ ماریہ تھی آج اسکا دل بہت دکھا تھا..

"تو روحان اسلیے مجھ سے دور تھے مجھے اپنا نا نہیں چاہتے تھے.. بس اب میں نہیں رکوگی یہاں چلی جاؤں گی رہیں وہ یہاں ماریہ کے ساتھ رہیں خوش" وہ آنسوؤں بہاتی خود سے بولتی جا رہی تھی..

روحان کب سے زویا کا انتظار کرتا رہا مگر وہ دشمن جان نا آئی..

"زویا.. زویا.. زویا" روحان کتنی ہی بار اسے پکارا مگر بے سود رہا..

وہ اپنے کمرے میں رونے میں مصروف تھی وکی کے جانے کے بعد بھی وہ ایک بار بھی روحان کو دیکھنے نا گئی تھی اسکی ہمت ہی کہاں تھی اب بے پروا شخص کے سامنے کی اسکی ساری امیدیں اب دم توڑ چکی تھی..

جب زویا نا آئی تو روحان خود سے ہمت کی اٹھنے کی ایک بازو پیٹوں میں جکڑے تھا اور جبکہ دوسرے ہاتھ کی مدد سے وہ کھڑا ہوا تو دوسری ٹانگ کو بھی وہ حرکت نہیں دے پار ہاتھ بڑی مشکل سے وہ دیواروں کا سہارا لیتے کمرے سے باہر نکلا اور سامنے دروازہ بھی بند تھا بمشکل دو قدم لڑکھڑاتا دوسرے دروازے تک پہنچا..

وہ اپنی ہی دنیا میں گم رونے کا شغل پورا کر رہی تھی جب دروازہ کی دستک سے وہ چونک گئی..

"زو.. زویا.. بہت مشکل سے نام پکارا تھا درد واضح تھا آواز میں

"روحان" .. زویا بھاگ کر دروازے تک پہنچی

"روحان" زویا نے جلدی سے اسے سنبھالا اس سے پہلے کہ وہ وہ زمین بوس ہوتا..

## بے پرواہ عائشہ نوس

وہ نازک سی جان بڑی مشکل سے اسے سنبھالتی بیڈ تک لائی.. پیچھے تکیہ سیٹ کر کے اسے ٹیگ لگا کر بٹھایا..  
"آپ کیوں آئے میں بس آرہی تھی"۔

ہاں آرہی تھی تب جب میں مرجاتا" اس کی بات درمیان میں کاٹنا غصہ اور بے بسی سے بولا..

"روحان"۔۔ زویا نے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا.. اللہ ناکرے آپ کو کچھ ہو..

روحان نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور بغور اسکا چہرہ دیکھا سرخ ہوتی آنکھیں جو رونے کی داستان سنارہی تھیں  
مرجھائے ستا ہوا چہرہ..

"زویا"۔۔ تم پہلے میری بات تو سن لیتی..

"اب سننے رہ ہی کیا گیا ہے" تمسخر اڑایا

"سن تو لو بہت کچھ ہے"۔۔ نرمی سے کہتے اپنے لب اسکے ہاتھ پہ رکھتے..

زویا کانٹھا سادل پھر پڑایا تھا.. ہاتھ اسکی سخت گرفت میں تھا چھڑانا پائی..

"آپ چاہتے ہیں نا میں چلی جاؤں آپکی زندگی سے تو میں چلی جاؤں گی اب آپ رہیں جس کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں  
میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی.."

"زویا پلیز"۔۔ روحان قرب سے بولا تھا.. "میں صرف اور صرف تمہارا ساتھ چاہتا ہوں"۔۔ وہ تو بس دھوکا ہے جو

میں آج تک اپنے آپ کو دیتا آیا ہوں.. پانچ سال اپنوں سے فراق کا غم جھیل آج تک بے سکون رہا ہوں میں مگر جب  
سے تم آئی ہو تو مجھے پتا چلا کہ میرا سکون تو بس تم ہو صرف تم.."

## بے پرواہ عائشہ نور

کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتی " بڑی آس سے کہا..

زویا کی آنکھوں سے آنسو لڑھک کر گرے تھے..

"مگر وہ" .. وہ سسک کر بولی اشارہ ماریہ کی طرف تھا روحان سمجھ چکا تھا.

"وہ کچھ بھی نہیں میں نے کہا بس دھوکہ ہے" .. اگر وہ اتنی اہم ہوتی تو میں کبھی تمہیں اپنی زندگی میں شامل نہ کرتا

زویا..

یہاں آؤ پاس بیٹھو" ..

وہ چپ کر کے اس کے پاس بیٹھ گئی ہاتھ ابھی روحان کے ہاتھ میں تھا جسے اس نے دوبارہ چھڑایا نہیں..

روحان نے سیدھا ہو کر بیٹھا ہاتھ اس کے ہاتھ نکال کر اب کے اس کے بالوں میں پھنسا یا تھا.. چہرہ اس کے چہرہ کے قریب تر کر کے اس کے ماتھے اپنی محبت مہر ثبت کی..

آپ پلینز لیٹ جائیں اسکا آرام کا خیال کرتے وہ آٹھ کھڑی ہوئی تھی.. اور پیچھے اسکا تکیہ سیٹ کرنے لگی.. اسے دوائیں دی اور لیٹنے میں مدد کی

"لیٹ جاتا ہوں تم بھی آرام کرو" اس کی مدد سے لیٹتے دوسری طرف ہاتھ پھیلایا..

وہ بنا کچھ بولے دوسری جا کر اس کے برابر میں لیٹ گئی..

روحان نے مسکراتے آنکھیں بند کر لیں تھی.. دوائیوں کے زیر اثر وہ جلد ہی نیند کی آغوش میں چلا گیا..

زویا کے دل میں اب بھی کئی سوال تھے وہ پوری طرح مطمئن نہ ہوئی تھی.. بس خاموشی اختیار کر لی تھی..



وہ لوگ اس وقت ار حم کے گھر میں موجود تھے

وہ لوگ تھوڑی دیر پہلے ہی ار حم کے گھر پہنچے تھے سفینہ سیما اور عالم یوسف ملک اور زارون عالم ہی آئے تھے جبکہ زرتاج نے آنا نہیں تھا اور روحا کو زرتاج کے ساتھ رہنا تھا..

"آپ آپ بچیوں کو بھی لے آتی" ار حم کی والدہ سیما سے مخاطب ہوئی..

"جی ضرور مگر روحا کے ٹیسٹ ہو رہے ہیں تو اس لئے وہ نہیں آسکتی زری تو پھر شادی کے بعد ہی اس گھر میں قدم رکھے گی" سیما نے تحمل سے جواب دیا تو وہ دونوں (ار حم کی پھوپھی اور ماں) مسکرا دی تھیں..

جبکہ ار حم اور زارون اپنی کاروباری باتوں پہ مشغول تھے عالم بھی انکی باتوں میں حصہ لے رہے تھے تھے.. پھر کھانے کا دور شروع ہوا..

ٹیبل پہ طرح طرح کے لوازمات سے سجا تھا..

"ارے بہن اتنا تکلف اسکی کیا ضرورت تھی!.. سیما بولی..

"ارے بھی تکلف کیسا آپ لوگ پہلی بار آئے ہیں".. ار حم کی ماں نے جواب دیا..

"ارے سفینہ بہن آپ بہت کم لیا ہے یہ لے میٹھا بھی چکھے" ار حم کی پھوپھی نے ٹرائفل کا باؤل انکی طرف بڑھایا جسے سفینہ نے مسکراتے تھام لیا..

## بے پرواہ عائشہ نور

کھانا خوشگوار ماحول میں کھایا گیا..

اور اب سب لاؤنج میں بیٹھے تھے..

"سفینہ بہن اور بھائی صاحب آپ لوگوں مجھے بہت ضروری بات کرنی تھی"۔۔ ارحم کی والدہ بولی

"جی کہیے" عالم صاحب بولے..

"میرا دل چاہتا ہے اب زرتاج جلد از جلد اس گھر میں بہو بن کر آباد بہت جلدی ہے مجھے اپنے بیٹے کے سر سہرا سجانے کی"۔۔

سب ہی مسکرا دیے تھے جبکہ ارحم اپنی ماں کی بات پہ سر نیچے کر کے مسکرا دیا..

"ہاں ہاں ضرور"۔۔ سیما نے اپنا حصہ ڈالا..

"ہم شادی جلد ہی کرنا چاہ رہے ہیں"۔۔

"جلدی مطلب" عالم صاحب کو انکی بات سمجھ آگئی تھی اس لئے وضاحت مانگی..

"مطلب کے بس اس ہی دو ماہ میں"۔۔

"دو ماہ میں" زارون کے منہ سے اچانک نکلا..

"دو ماہ میں اتنی جلدی"۔۔ سیما جلدی بولی..

"جی ہاں.. بس اب جبکہ سب کچھ کلئیر ہے تو پھر نیک کام میں دیر کیسی"۔۔ پھپھو نے کہا..

"مگر اتنی جلدی تیاری بھی تو کرنی ہے اور میری بیٹی بھی نہیں ہے یہاں" سفینہ پریشان سی ہوئی..



## بے پرواہ عائشہ نور

"ارے بھی اتنی جلدی کہا یہ مہینہ پورا ہے اور اگلے مہینے کے آخر تک شادی ہے.." تو پھر ہم تو آپ لوگوں سے مطمئن ہیں مگر شاید آپ لوگ مطمئن نہیں ہوئے ہم سے.."

"ایسی بات نہیں ہے ہم نے ابھی جلدی شادی کا نہیں سوچا بچی ابھی پڑھ رہی اگلے چار ماہ اسکے پیپر ہیں تو اسکے بعد کا سوچا تھا"

"عالم یوسف ملک نہایت تحمل مزاج میں بولے..

ہمیں اسکی پڑھائی سے کوئی مسئلہ نہیں ہے وہ آگے جتنا چاہے پڑھ سکتی ہے.. صائمہ نے مسکراتے کہا.

"ہم ٹھیک ہے عالم صاحب نے ہامی بھر دی شادی کیلئے تو وہ سب خوش ہوئے" ارحم کا تو جیسے پر لگ گئے ہوں..

"بہت مہربانی آپکی.." مگر ایک بات اور ہم چاہ رہے ہیں کہ اگلے ہفتے منگنی کی رسم بھی ادا کر دی جائے تاکہ خاندان والوں اطلاع ہو جائے اور ہمارا رشتہ مزید مضبوط ہو سکے.." صائمہ نے پھر کہا تو وہ پہلے چونکے..

"ٹھیک ہے سفینہ آپ بولیں" عالم صاحب نے سفینہ کو مخاطب کر کے رائے جاننی چاہی..

"جیسا آپکو ٹھیک لگے.." سفینہ نے بھی ہاں میں ہاں ملا دی

سفینہ خاموش رہیں اور اسی میں بہتری لگی جبکہ زارون کو اپنے باپ کا فیصلہ پسند نہ آیا وہ اعتراض کرنا چاہتا تھا مگر سفینہ کو خاموش دیکھ چپ رہا..

اسی ٹائم ملازمہ چائے لے آئی..

چائے پیتے انہوں اجازت لی اور گھر کی راہ لی..

## بے پرواہ عائشہ نور

.. گھر پہنچتے ہی زاروں نے انکی خبر لی..

"یہ کیا کیا ڈیڈ آپ لوگوں" سب کو لائن میں لگا کر استاد بن کر پوچھنے لگا..

"کیا کیا ہے" عالم صاحب نے نا سمجھی سے پوچھ..

"آپ نے انکی سب باتیں مان لی شادی کی پھر منگنی.."

"تم اپنے کام سے کام رکھو اپنی ٹپے ناڑاؤ بیچ میں ہمیں پتا ہے کیا کرنا ہے کیا نہیں" سیما نے اسکی کلاس لی..

"ٹھیک ہے کرے پھر جو مرضی کرنا ہے بعد میں مجھ سے نا کچھ کہنا بتایا نہیں.."

"ہاں ہاں نہیں کہیں گے تم سے کچھ بھی". عالم یوسف ملک نے بھی اس سے جاں چھڑائی..

وہ بھی منہ بسور تاسیڑھیوں کی طرف بڑھا سیڑھیوں پہ زرتاج کھڑی تھی ہولے ہولے اس تک پہنچتا رکا..

"چلو اب تم اپنا سامان باندھ لو دو مہینہ میں یہ لوگ تمہیں یہاں سے نا ہُش ہُش کرنے والے ہیں.. میں بولا

تمہارے لئے جھک کر اسکے نزدیک ہوا.. "مگر ان لوگوں نے مجھے ہی ٹُھش ٹُھش کر دیا.. اب سیدھا ہو گیا..

"تم یاد رکھنا مجھے بلکہ یاد رکھو" ایک سیڑھی چلتا ہوا بولتا گیا.. "تم کھڑے تھے تم کھڑے".. ڈائلاگ مارتا اور منظر

سے غائب ہو گیا.. زرتاج وہیں بت بنی کھڑی رہی.. آنسو کو پینے لگی سفینہ اسے ان دیکھا کئے اپنے کمرے میں چلی

گئی.. اسکے سوالوں سے ڈرتی اس سے کچھ کہا نہیں..

اگلے دن زویا کو فون پہ زرتاج کی منگنی کا سنا تو وہ خوش تو ہوئی مگر اس بھی کیونکہ روحانے بتایا تھا کہ وہ دل سے راضی

نہیں ہے اور بجھی بجھی سی رہنے لگی ہے..

## بے پرواہ عائشہ نوس

زویا کو بہن ہونے ناتے اسے سمجھایا مگر وہ کہاں ماننے والی بس جلدی شادی ہونے پہ اسے اعتراض ہے..

"

کیا ہوا تم کیوں چپ چپ پھر رہی ہو."

اسے کب سے خاموش دیکھ روحان سے پوچھے بنا رہا نا گیا..

"کچھ نہیں وہ بس زری کی فکر ہے.."

زری کو کیا ہوا.."

وہ زری کا رشتہ تہہ ہو گیا ہے نا.."

ہاں تو تم نے بتایا تھا پہلے بھی اب کیا بات ہوئی.."

وہ زری کی منگنی ہے اس ہفتہ.."

اچھا.. "روحان مسکرا کر بولا..

پھر پراہلم کیا ہے.."

وہ لڑکے والے جلدی شادی کا بول رہے ہیں.. اور ماننے بھی انہیں ہاں کہہ دیا.. "زویا نے کہا

کب کہہ رہے ہیں شادی کا "روحان نے پوچھا

اگلے مہینے کے اینڈ تک "زویا نے کہا تو روحان حیران ہوا

## بے پرواہ عائشہ نور

اتنی جلدی.. ابھی تو بس دیکھا کچھ وقت تو لگے گانا انہیں جاننے میں کے کیسے لوگ ہیں ایسے کیسے اتنی جلدی اپنی بیٹی انکے حوالے کر دیں.. میں کرتا ہوں بات زارون سے اس نے کیسے یہ سب ہونے دیا وہ وہاں کیا کر رہا ہے آخر.. " ہاں کریں کچھ شاید کوئی راستہ نکل آئے مجھے بہت ٹینشن ہے زری کی "۔ زویا نے پریشانی سے کہا..



گھر میں منگنی کی تیاریاں زور شور سے جاری تھی.. زرتاج کسی بھی چیز میں دلچسپی نالے رہ رہی تھی اسکی وجہ سے روحا بھی ٹھیک سے ناتیاری کر پار ہی تھی سفینہ کو الگ ٹینشن تھی زری کی آخر کیا ہوگا اس لڑکی کا..



روحان نے وکی سے کہہ اپنا دنیا موبائل منگوایا ایکسیڈنٹ کی وجہ سے اسکا موبائل کریش ہو گیا تھا.. سب سے پہلے اس نے زارون کو کال کی جو آفس میں کام میں مصروف تھا.. "ہیلو.. واہ جی بڑے دنوں بعد یاد آئی اس ناچیز کی "۔ فون اٹھاتے زارون اپنی ہانکنے لگ.. تو تم نے کونسا پوچھ لیا "روحان نے بھی اسکا سوال اسے ہی لوٹایا..

اب جب جناب فون ہی بند کر کے بیٹھے ہوں گے تو کیسے پوچھ سکتا ہوں جناب کا.. "

اچھا یہ سب چھوڑو گھر میں کیا چل رہا ہے یہ بتاؤ "۔ روحان اصل بات پہ آیا..

آپ کی بیوی نے بتایا تو ہو گا نا آپ کو گھر کے بارے میں بھلا ان عورتوں سے زیادہ کون اچھا جان سکتا ہے گھر کا.. " زارون بولتا چلا گیا...

## بے پرواہ عائشہ نور

یہ زرتاج کی شادی اتنی جلدی کیوں تہہ کر دی ہے.. اور تم کر کیا رہے ہو وہاں جب سب سنبھال نہیں سکتے"..  
روحان نے اسے آڑے ہاتھوں لیا..

ہا ہا ہا.. زارون اپنی ہنسی دبانا سکا

زارون شیم اوم یو".." روحان کو غصہ آیا اس پہ..

بھائی جان خود تو سب چھوڑ چھاڑ کر بیوی کو باہر لیکر بیٹھے ہیں اور مجھ غریب سے پوچھ رہے ہیں میں کیا کر رہا ہوں..  
جھگ مار رہا ہوں اب بتائیں.. کچھ زیادہ ہی سالی کی طرف داری کر رہے ہیں بھائی کا کوئی حال ناچال".." آخر میں شکوہ بھی کر دیا..

زرتاج کو رہنے دیتے پہلے تمہاری شادی کر دیتے ہیں تاکہ تمہیں بیوی نامی بلا کا پتہ چلے کہ وہ ہوتی کیا چیز ہے"..  
روحان نے بھی ٹکاسا جواب دیا....

یار آپکو کیا لگ رہا ہے میں کیا منہ میں چنگم رکھ کے بیٹھا ہوا ہوں مجھے کوئی کسی خاطر میں ہی نہیں لا رہا ڈیڈ نے بھی مجھے  
چپ کروا دیا اب جو ہوتا ہے ہونے دیں بس"..  
کیسے ہونے دیں".." روحان نے جواب مانگا

اب آپ یہ ڈیڈ سے بولیں.. میری تو بولتی بند کر دی ہے انہوں نے میں کچھ نہیں کر سکتے ایم سوری"..  
اچھا ٹھیک ہے نا کرو کچھ کرتا ہوں ڈیڈ سے بات" ٹھک کر کے کال بند کر دی..  
کر لو اب جو کرنا ہے".." زارون نے خود کلامی کی..



## بے پرواہ عائشہ نور

اسلام علیکم "ڈیڈ روحان نے اب عالم یوسف ملک کو کال لگائی  
و علیکم السلام" م کیسا ہے میرا بیٹا..

الحمد للہ آپ کی دعاؤں سے صحت یاب ہوں.."

ماشاء اللہ تم صحت یاب ہی رہو.." عالم صاحب نے کہا

ڈیڈ آپ زری کی شادی کچھ زیادہ ہی جلدی نہیں کر رہے.."

ہم کر تو رہے ہیں کیا کرے لڑکوں والوں کی ڈیمانڈ ہے.. اور رشتہ بھی اچھا ہے اور نیک کام میں دیر کیسی پھر بیٹی کا  
معاملہ ہے اپنی من مرضی اچھی نہیں لگتی.." بڑے اطمینان سے عالم صاحب نے اسے سمجھایا..

ڈیڈ اگر آپ ان لوگوں سے کچھ وقت اور مانگ لیتے تو.."

تو بھی تو وقت گزر ہی جاتا تھا مجھے فکر ہے بچی کی مگر سمجھدار بھی ہے.. میرے لئے دونوں بچیاں اتنی اہم ہے جتنا کہ  
تم دونوں.."

ہم سے کچھ زیادہ ہی اہم آپ نے ہم سے پہلے ہمیشہ انکے بارے میں پہلے سوچا ہے "شکوہ کیا

بیٹے وہ یتیم بچیاں ہیں باپ کا سایہ ایک گھنے درخت کی چھاؤں جیسا ہوتا ہے جس سے وہ محروم ہو چکی تھیں.. میں

انہیں باپ کی کمی محسوس نہیں کروانا چاہتا تھا اس لئے ہمیشہ انکے بارے میں پہلے سوچا.. زویا معصوم ہے باہر کے

ماحول میں ایڈجسٹ نہیں کر سکے گی اس لئے اسے تم سے منصوب کیا اپنا چھاؤں کی طرح ہوتا ہے اگر وہ مارتا بھی ہے

تو چھاؤں میں پھینکتا ہے مگر تم نے مجھے بہت مایوس کیا.. اسے تپتی دھوپ میں پھینک دیا.." مقابل بھی شکوہ آیا تھا..

## بے پرواہ عائشہ نور

روحان شرمندہ سا ہوا تھا..

ڈیڈ پلیز ہو گئی نا غلطی اب سنا سنا کر ماریں گے کیا.."

سنا نہیں رہا بلکہ سمجھا رہا ہوں.. اور مریں تمہارے دشمن.. "اچھا ابھی ایک میٹنگ ہے پھر بات کرتا ہوں زرتاج کیلے میں ہوں مجھ پہ بھروسہ رکھو.."

اوکے ڈیڈ روحان کہتے کال بند کی..

کیا کہا انہوں نے زویا کمرے آتے ہی پوچھنے لگی..

زرتاج کو سمجھاؤ خوا مخواہ میں نا ٹینشن لے اور دے ڈیڈ خود دیکھ رہیں اور جو فیصلہ انہوں نے اسکے لئے لیا وہ بھلے کے لئے ہی کیا ہے.. روحان نے زویا کو قائل کیا..

ہاں میرا بھی یہی خیال ہے مگر زری.. "زری کا نام لیتے ہی زویا پریشان سی ہوئی..

تم ٹینشن نا بس اسے کنوینس کرنے کی کوشش کرو.."

خود سرنا بنے بڑوں کی بھی بات مان لینی چاہیے.."

جی اچھا میں سمجھاؤ گی.."

READERS CHOICE

اب وہیں کھڑی رہو گی ادھر پاس آکر بیٹھو میرے.."

وہ مجھے کچن میں کام ہے میں بس وہ نمٹا کر آئی "اسے پٹری سے اترتا دیکھ جلدی بہانا بناتی وہاں سے کھسک گئی..

## بے پرواہ عائشہ نوس

ہم بہانے باز تم آؤ تو سہی بتانا ہوں صبح سے تماشے کر رہی ہے ایک باریہ پٹی اترے پھر بتانا ہوں "۔۔ اپنی بازو پہ لگی پٹی کو غصہ گھورتا دیکھ خود کلامی کی صبح سے جب بھی پاس ک کہتا تو بہانا بنا کر بھاگ جاتی..

..

یوسف ہاؤس ولا میں منگنی کی تیاریاں عروج پہ تھی منگنی کا دن قریب آتا جا رہا تھا مہمانوں کی فہرست چھوٹی رکھی گئی تھی بس خاص خاص لوگوں کو ہی مدعو کیا گیا تھا..

یوسف ہاؤس ولا میں منگنی کی تیاریاں عروج پہ تھی

منگنی کا دن قریب آتا جا رہا تھا مہمانوں کی فہرست چھوٹی رکھی گئی تھی بس خاص خاص لوگوں کو ہی مدعو کیا گیا تھا



روحان بہت جلدی ریکور کر رہا تھا ٹانگ کی چوٹ کافی حد تک سہی ہو چکی تھی جس سے وہ اسٹک کی مدد سے چل پارہا تھا بازو کا پلاسٹر ابھی لگا تھا سر کی چوٹ میں بھی کافی بہتری آرہی تھی زویا کی محبت اور دن رات کی خدمت رنگ لا رہی تھی ہر دوسرے دن ڈاکٹرز سے باقاعدہ چیک اپ بھی کروایا جا رہا تھا یوں ایک ہفتہ میں اس نے کافی کور تھالیا تھا وہ جلد از جلد ٹھیک ہونا چاہتا تھا

..

## بے پرواہ عائشہ نوسر

ماریہ دوبار آئی تھی روحان سے ملنے مگر زویا اسکے آتے ہی کمرے میں بند ہو جاتی جب تک وہ چلی نا جاتی باہر نا نکلتی اور پھر سے اسکا موڈ بگڑ جاتا تھا ماریہ کی وجہ سے بڑی مشکل روحان نے اسے منایا..



آج منگنی کا دن بھی آگیا مہمان بھی پہنچ رہے تھے شہانا پھپھو اور عمار بھی صبح کے آچکے تھے

..

عمار نے زرتاج کو تنگ کرنے ایک موقع بھی ہاتھ سے نا جانے دیا تھا

..

اف سب ہی سنگل سے ڈبل ہوتے جا رہے ہیں اور ایک "بیچارے ہم ہی ہیں کوئی سن ہی نہیں رہا زرتاج پاس سے گزر رہی تھی کہ عمار نے پھر سے سدا لگائی زارون بھی پاس ہی تھا اور روحا بھی "

..

میں صبح سے برداشت کر رہی ہوں تمہاری یہ بد تمیزیاں "اب اگر اور کچھ کہانا ایک لگاؤں گی سنگل سے بھی آدھے ہو جاؤ گے " زرتاج تپ کر بولی

READERS CHOICE

..

خدا کا خوف کرو بندی کیوں مجھ بیچارے غریب کے پیچھے پڑ گئی ہو.. میں تو زارون بھائی سے بات کر رہا تھا تم ہر بات اپنے پہ لے لیتی ہو " ..

## بے پرواہ عائشہ نوس

اور یہ اپنا ہاتھ دیکھا ہے تم نے.. یہ ڈھائی کلو کا ہاتھ "کسی پر پڑتا ہیں نا تو آدمی اٹھتا نہیں اٹھ جاتا ہے.. انڈین ایکٹر کی نکل اترتا ہوا ایکٹنگ کرتا بولا.. زرتاج غصہ سے اسکی طرف بڑھی تھی عمار زاروں کی طرف بھاگا اور اس کے پیچھے چھپنے کی کوشش کرتے ہوئے بولا..

بھائی جان بھائی جان بچالیں بچالیں اس بلا سے مجھے..

"تم بچ کر دکھاؤ مجھے.. وہ جوتا ہاتھ میں ہلاتی بولی..

ارے میں تو زاروں بھائی کو بول رہا تھا انکی بھی تو "منگنی ہوئی ہے نا

..

تمہیں میں بتاتی ہوں "زاروں بیچ میں اور وہ دونوں اسکے گول گول گھوم رہے تھے.. سفینہ وہیں چلتی آرہی تھی اور دوسری طرف سیما بھی.. یہ الگ ڈرامہ لگا ہوا ہے سے صبح سیما چڑ کر بولی

..

عمار اس سے بچتا کبھی اس طرف تو کبھی اُس طرف

زری رک جاؤ "زاروں اسے روکتے ہوئے".. ایک دم سے عمار نے زاروں کو دھکا دیا تو وہ زرتاج کیساتھ جا ٹکرایا..

زاروں نے بڑی مشکل سے اپنا بیلنس سنبھالتے خود کو اور زرتاج کو گرنے سے بچایا زاروں نے پوری طرح دونوں

بازوؤں سے زرتاج کو اپنے حصار میں لیا ہوا تھا اس اچانک افتاد پہ زرتاج بھی گھبرا گئی تھی اس لئے اپنا توازن برقرار نا



## بے پرواہ عائشہ نور

رکھ سکی مگر زارون نے اسے پوری طرح سنبھال لیا تھا اور گرنے سے بچایا۔ گرنے سے سنبھلتے ہی دونوں ایک دم سے ایک دوسرے سے دور ہوئے

..

بچوں شام ہو رہی ہے جلدی کرو تیار ہو۔" سفینہ نے جلدی سے بات بدلی سیما کو دیکھ جن کے چہرے کا رنگ یہ منظر دیکھ کر بدل چکا تھا مگر ان دونوں کی بھی کوئی غلطی نہیں تھی

..

وہ چاچی بس بیٹوشن آنے والی ہے۔" روحانے جلدی زرتاج کا ہاتھ تھام اسے کمرے کی طرف لے کر چل دی۔ زارون بھی لان میں فنکشن کی اریجنٹ دیکھنے چل دیا۔ دماغ خراب ہو گیا ہے یہ بچوں کا بڑے ہوگئے ہیں مگر شرارتوں سے باز نہیں آتے "سیما بڑبڑاتے چل دی۔ سفینہ بھی سکھ کا سانس لیتی کچن کی طرف بڑھ گئی

..

مہمانوں کی آمد بھی جاری تھی۔

READERS CHOICE

کچھ دیر میں سیما کی بہن اور شینا اور اسکی بیٹی شائے بھی آگئی تھی

..

## بے پرواہ عائشہ نور

وہ دونوں اس وقت سیما کے ساتھ بیٹھی تھیں.. شائہ ادھر ادھر نظریں دوڑا رہی تھی اسکی نظریں زارون کی متلاشی تھی جب نظر نا آیا تو پوچھ بیٹھی

..

آنٹی وہ زارون کہاں ہے

.."

وہ اپنے کمرے ہے تیار ہو رہا ہوگا.." سیما نے جواب دیا  
اوکے میں اس سے مل لیتی ہوں.." شائہ جلدی سے کہتی جانے لگی

..

روکو شائہ وہ اس وقت کمرے میں اکیلا ہوگا تمہارا جانا مناسب نہیں.." سیما کو مناسب نا لگا  
آنٹی آپ شاید بھول رہی ہیں ہماری انگلیجمنٹ ہوئی ہے کچھ نہیں ہوتا" شائہ اسکی بات کی نفی کرتی چلی گئی

..

جانے دیں باجی یہ ہمارا دور نہیں.." شینا نے بیٹی کی سائیڈ لینا چاہی

READERS CHOICE

..

شینا تمہاری بیٹی نے میری بات نہیں مانی.. بات دور کی نہیں ہے.. یہی بات اگر زویا زری کو کہوں تو فوراً کہانتی ہیں  
بنا آگے کچھ بولے

.."

بس کریں باجی آپ میرے سامنے تو سفینہ کی بیٹیوں کی تعریف ناکریں زویا بن گئی ہے نا آپکی تابعدار بہو تو زرتاج کو بھی بہو بنالیتی میرے پاس کیوں آئی "شینا برا سامنہ بناتی بولی..

شینا تم میری بہن ہو میری پہلی ترجیح تم ہو "۔۔ میری باتوں کو بجائے سمجھنے کے تم غلط سمجھ رہی ہو .."

میں تو اتنا کہنا چاہتی تھی کہ شائہ زارون کے کمرے میں ناجائز ہو سکتا ہے اسے اچھا نا لگے یوں اسکے کمرے میں چلے جانا اور گھر میں مہمان بھی ہیں اچھا نہیں لگتا لوگ کیا کہیں گے تمہاری بیٹی کے بارے میں "سیما سے اپنی بات طریقہ سے سمجھاتے ہوئی بولی

..

چھوڑیں نا ان باتوں کو بچے پاس آئے گے تو ہی سمجھے گے نا ایک دوسرے کو "۔۔ سیما کی باتوں اثرنا لیتے اپنی کہی تو سیما نفی میں سر ہلاتی رہ گئی

..

کچھ دیر بعد سفینہ بھی تیار ہو کر سب مہمانوں سے ملتی ان دونوں بہنوں کے پاس آئی اور بڑے اخلاق سے شینا سے حال چال کیا مگر شینا سے دیکھ کر رہ گئی.. سفینہ ہلکا بادامی رنگ کا سوٹ پہنے جس پہ نفیس سی ہلکی سی کڑھائی ہوئی تھی اسکی گوری رنگت پہ خوب بچ رہا تھا یہ ہونے اور دکھوں نے اسکی خوبصورتی کو مانند کر دیا تھا

## بے پرواہ عائشہ نور

..

اسکی خوبصورتی پہ ہی اکرم مر مٹا تھا اور شینا کو چھوڑ کر سفینہ کا انتخاب کیا تھا

..

سفینہ اس سے مل کر جاچکی تھی مگر شینا کی نظروں نے اسکا دور تک تعاقب کیا



زارون اپنے کمرے میں تیار ہو رہا تھا کاٹن کا وائٹ کڑک سوٹ پہنے وہ مرر کے آگے کھڑا اپنا جائزہ لے رہا ایک دم دروازہ کھلا اور شائہ دندنا تی ہوئی اندر چلی آئی زارون نے جلدی سے قمیض کے بٹن بند کئے

..

یہ کیا طریقہ ہے شانو کسی کے کمرے میں آنے کا تمہیں میسر نہیں ناک کر کے آتے ہیں" .. زارون اپنے غصہ کنٹرول کرتا بولا .. اسے زرا پسند نا آیا شائہ کا اسکے کمرے میں منہ اٹھا کر چلے آنا

..

اوہ کم آن زار کیسی باتیں کر رہے ہو آخر کو اس کمرے میں مجھے ہی تو آنا ہے" .. شائہ دو چار قدموں کو فاصلہ سمیٹ کر اسکی طرف دیکھتی بغیر اسکی باتوں کا کوئی اثر لئے بڑی ڈھٹائی سے بولی

یہ بعد کی بات ہے بعد میں دیکھی جائے گی پلیز ابھی جاؤ یہاں سے مہمان آئے ہوئے ہیں تمہیں یہاں میرے ساتھ دیکھیں گے تو کیا سوچے گے

## بے پرواہ عائشہ نور

.."

پلیز زار تم دیکھتے ہی نہیں میری طرف اب تک تم مجھے اگنور ہی کرتے رہتے ہو.. "وہ مصنوعی ناراضی سے منہ بناتی اسکے سینے پہ سر رکھتی بولی بولی.... اس بے باکی پہ زارون حیران ہی رہ گیا تھا..

اسے بازؤں سے تھام کے خود سے الگ کیا..

میں کونسا عجیب بات کر دی جو یوں ری ایکٹ کر رہے ہو

اسکے ایکسپریشن دیکھ وہ بولی

..

اچھانچے جاؤ پلیز میں آریا ہوں وہ بال بناتا بولا اور..

وہ منہ بناتی چل دی

ہم کہاں سے بلا پیچھے لگ گئی کہیں روحان کی تو بدعا نہیں لگ گئی خود سے بڑبڑاتے ویسکوٹ پہننے لگا



ماشاللہ زرتاج پنک کلر کی فراک پہنے جس پہ گولڈن نفیس سا کام ہوا تھا لائٹ میک اپ کئے ہلکی سی جیولری پہنے اپسرا

ہی لگ رہی تھی.. ارم نے اسکی تعریف کی..

روحان تو اسے دیکھتے ہی واری جانے لگی

ماشاللہ زری تم کتنی پیاری لگ رہی ہو"

Page 383 of 699



## بے پرواہ عائشہ نور

زرتاج نے صرف مسکرانے پہ اکتفا کیا

روحانے بھی اسکا ہم رنگ سوٹ پہنا تھا مگر اس سے تھوڑا مختلف تھا.. وہ ہلکا سا میک اپ کئے بہت پیاری لگ رہی تھی  
اچھا زوئی بھابھی کا ویڈیو کال کروں انہوں نے کہا تھا جب تیار ہو جاؤ تو کال کرنا کہتی فون اٹھا کر کال لگانے لگی "

اس وقت رہنے دو سو گئی ہوگی "۔۔ زرتاج نے اسکا فون نیچے کیا جو اسنے کال کے لئے اٹھا تھا

نہیں زری وہ جاگ رہی ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے میسج آیا ہے اسے موبائل پہ میسج دکھاتی بولی

دوسری طرف زویانے بھی پوری تیاری کی ہوئی تھی فنکشن کے حساب سے پیچ کلر کی کام والی فراک پہنے سو فٹ سا

میک اپ کئے بیٹھی تھی اور بس گھر کا ہی سوچے جارہی تھی کہ وہاں کیا ہو رہا ہو گا روحان کے برابر میں بیٹھی سوچوں

میں گم بیٹھی تھی ایک نظر روحان پہ ڈالی جو اپنی دنیا میں مگن گھوڑے بیچ کر سویا ہوا تھا پھر روحا کو میسج کیا کال می کا مگر

جواب نا آیا.. کچھ دیر گزری اور روحا کی ویڈیو کال آگئی..

ہائے "۔۔ ہاتھ ہلایا زویانے تو اور زرتاج کی بلائیں لینے لگی جو بہت پیاری لگ رہی تھی..

تھوڑی ہی دیر میں لڑکے والے بھی کچھ اور رشتہ داروں کو ساتھ لیے آئے

دروازے پہ انکا سب نے اچھا استقبال کیا زارون بھی ارحم کے بغل گیر ہوا اور اسے ساتھ لئے اسٹیج تک آیا

ارحم نے وائٹ شلوار کمیض پہ کالی ویسکوٹ پہنے گندمی رنگت میں جاذب نظر آریا تھا

اسکی نظر تو اپنی دلہن کی متلاشی تھیں

لان بہت خوبصورتی کیساتھ لائٹوں سے سجایا گیا تھا اور سٹیج بھی بنایا گیا تھا

## بے پرواہ عائشہ نوس

سب مہمان اس وقت لان میں موجود تھے

زارون کچھ کام کے سلسلے گھر کے اندر داخل ہوا.. اسے دیکھتے پیچھے شائہ بھی آئی  
زارون سامنے زرتاج کو سجا سنورا دیکھ ٹھٹھک کر رہ گیا وہ تو کوئی اپسرا ہی لگی تھی اسے.. آہستہ آہستہ چلتا اس تک آیا  
تھا

زرتاج نے اسے دیکھتے سر جھکا لیا تھا

ماشائے.. زارون نے کہتے ہی اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا

بہت پیاری لگ رہی ہو جیسے پری.. زارون نے دل سے تعریف کی.. شائہ پیچھے کھڑی کڑھ کے رہ گئی میں "تو اچھی  
نہیں لگی اب تک اسے" بس دل میں سوچ سکی  
امید کرتا ہوں ہمارا فیصلہ تمہارے بھلے کیلے ہو"  
روح اور سفینہ زرتاج کیساتھ کھڑی تھی

..

اللہ میری بیٹی کے نصیب اچھے کرے سفینہ نے سر پہ "پھیرتے اسے دعا دی تھی

READERS CHOICE

..

## بے پرواہ عائشہ نور

آمین "زارون نے کہا اور پھر زاروں زرتاج کو ساتھ لیے باہر آیا تھا روحا اور سفینہ بھی ساتھ ساتھ لئے چلتی سیٹج تک آرہی تھی زارون پیچھے ہی رک گیا تھا جبکہ وہ اسٹیج پہ پہنچ چکی تھی ار حم زرتاج کو دیکھ کھڑا ہوا تھا اسے تو حسن کی شہزادی لگی تھی.. اپنی قسمت پہ رشک آنے لگا تھا.. انکے ساتھ آئے سب مہمانوں نے لڑکی کی تعریف کی

..

ماشاء اللہ بہو تو بہت پیاری ہے تمہاری ان میں ایک خاتون نے صائمہ (ار حم کی والدہ) سے کہا.. میری پسند ہے یہ لڑکی عقیلہ پھپھو فٹ سے بولی ساری داد وصولنے کیلے.. صائمہ نے مسکرانے پہ اکتفا کیا.. زرتاج اور ار حم کو ایک ساتھ صوفہ پہ بیٹھایا گیا.. منگنی کی رسم شروع کی گئی پہلے ار حم نے ہاتھ بڑھایا انگوٹھی پہنانے کیلے

..

زرتاج نے بمشکل کانپتا ہاتھ اسکے آگے کیا جسے ار حم نے تھام لیا تھا اور مسکراتے اس کی انگلی میں انگوٹھی پہنائی.. اب باری زرتاج کی انگوٹھی پہنانے کی تھی..

اسکی ماں نے اسکے سامنے انگوٹھی کی جسے اسنے بڑی ہمت کر کے اٹھائی

READERS CHOICE

..

ار حم نے اپنا بایاں ہاتھ آگے کیا انگوٹھی پہننے کیلے..

زرتاج نے جلدی سے انگوٹھی اسکی انگلی میں ڈالتے ہی ہاتھ پیچھے کھینچ لیا

## بے پرواہ عائشہ نور

..

ہر طرف تالیوں کی گونج تھی..

روحانے سارے مناظر ویڈیو پہ زویا کو دکھا رہی تھی..

پھر فوٹو سیشن کا دور شروع ہوا تھا ہر کوئی آیا تھا ساتھ فوٹو کھنچوانے

..

زرتاج کو چڑھ چڑھ کے غصہ آ رہا تھا ایک مہمانوں پہ دوسرا رحم پہ جو بغیر کسی کی پرواہ کئے اسے بس گھوری جا رہا تھا

..

زویا کی بولنے کی آواز پہ روحان کی آنکھ کھلی جو ویڈیو کال پہ گپے ہانک رہی تھی

..

اسے یوں تیار ہوا دیکھ اسے عجیب سا لگا..

تم آدھی رات کو کس کے ولیمہ پہ جا رہی ہو جو یوں تیار ہوئی بیٹھی ہو..

وہ آنکھیں مسلتا ہوا بولا

READERS CHOICE

..

حد ہے بھئی زری کی انگلیج ہو رہی ہے اور میں نے انہیں ساتھ جوائن کیا ہوا ہے یہ دیکھیں

.."

## بے پرواہ عائشہ نور

زویا نے اسکے سامنے موبائل کیا جہاں منگنی کے فنکشن کے مناظر چل رہے تھے.. اور کال کٹ گئی.. "تو اتنا تیار تو ایسے ہوئی ہو جیسے تمہارا ولیمہ ہے"..  
روحان نے جان بوجھ کر اسے چھیڑا

..

میرا تو ولیمہ ہوا ہی نہیں"..  
زویا نے معصومانہ جواب دیا..  
اچھا تو ابھی ولیمہ منالیتے ہیں" روحان اسکا بازو کھینچ کر اسے اپنے اوپر گرایا

..

روحان چھ.. چھوڑے میرا میک اپ خراب نا کریں میں نے منگنی کے سارے مومنٹ انجوائے کرنے ہیں پلیز"..  
ملتی نظروں سے اسے دیکھنے لگی.. اسکا خوبصورت چہرے پہ نظریں جمائے جو حیا سے لال ہو چکا تھا اسکے کان کے پاس سر غوشی کی "نوسب پہلے تمہارا شوہر ہے اور اسے انجوائے کرنے دو یہ مومنٹ". کہتے ہی اسکے گلابی ہونٹوں پہ جھکا اور جھکتا چلا گیا

..

READERS CHOICE 🌹🌹🌹🌹

اس وقت اسٹیج پہ کوئی نہیں تھا اور موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ارحم نے زرتاج کا ہاتھ تھام لیا تھا..

جس پہ زرتاج چونک کر اسے دیکھا.. اور کڑے تیوروں سے اسے گھورا



## بے پرواہ عائشہ نور

...  
اس پہ غصہ والی کیا بات ہے اب اتنا تو حق بنتا ہی ہے نا"۔۔ ارحم ہلکا سا اسکی طرف جھک کر بولا  
ہاتھ چھوڑو میرا"۔۔ آہستہ آواز میں زرتاج دانت پیستے بولی

..  
چھوڑنے کیلئے تو نہیں پکڑا اور اب یہ ساری زندگی میرے ہاتھ میں رہے گا۔۔ بڑے آرام سے کہا گیا

..  
زرتاج کا بس نہیں چل رہا تھا اسکا سر پھوڑ دے۔۔  
مہمان کا لحاظ رکھے بیٹھے تھی ورنہ اسے ابھی باہر اٹھا کر پھینک دے

..  
ہم واہ سامنے کا منظر دیکھ کر شائے بولی جو زارون کیساتھ کھڑی تھی اچانک سے زارون کی بھی نظر سامنے اسٹیج پہ گئی  
تھی جہاں ارحم زری کا ہاتھ تھامے ہوئے تھا۔۔

واؤ لو برڈز دیکھو کیسے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے بیٹھے ہیں انہیں نہیں خیال سب کا ایک بس تم ہی ہو جسے میرے  
علاوہ سب نظر آتے ہیں

.."  
شائے نے بھی موقع پہ فائدہ اٹھا کر کہا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نوس

"اپنی حد میں رہا بھی صرف منگنی ہوئی اتنا مت پھیلو زرتاج نے جھٹ سے ہاتھ اسکے ہاتھوں سے کھینچ کر نکالا

..

جب موقع آئے گا تو پورے حق سے تم پہ حق جتاؤں گا" پہلے سامنے دیکھا پھر اسکی طرف جھک کر بات مکمل کی اور چلا گیا.. شائہ نے شرم سے نظریں جھکالی تھیں

اور جاتا ہوا دیکھنے لگی اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں پہ ہاتھ رکھا تھا..

آئی نیور مس یوزارون" .. خود سے بڑبڑائی

..

روح اور عمار بھی اسٹیج پہ چڑھ آئے تھے.

اہم" ..

میٹ مائے سیلف عمار ارحم کے برابر والی کرسی پہ بیٹھتے عمار نے اپنا تعارف کروایا..

ارحم نے مسکراتے ہاتھ ملایا

..

یہ ہماری پھپھو کا بیٹا ہے" .. روحانے زری کیساتھ بیٹھتے مزید معلومات میں اضافہ کیا

..

ویسے یہ والے کزن خطرناک ہوتے ہیں" .. ارحم نے انگلی سے عمار کی طرف اشارہ کرتے مزاق اڑایا

Page 390 of 699

## بے پرواہ عائشہ نور

..  
تو روحا کھی کھی کرتے ہنس دی یہ "تو بلکل رائٹ کہا آپ نے  
"

اچھا جی دیکھ لوں گا میں تمہیں بعد روحی کی بچی بجائے اسکے کے اپنے کزن کی عزت کرواؤ الٹا حریفوں سے جا ملی ..  
ڈٹس ناٹ فئیر عمار نے کہا ..

زرتاج بس خاموش رہی کچھ نوک جھوک یو نہی چلی ..

خیر خیریت سے منگنی کا اختتام ہوا ..

تقریب ختم ہوتے سب تھکن کے باعث اپنے کمرے میں تھے ..

روحاپانی لئے تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی سادہ سی سفید شلوار قمیض پہنے پونی ٹیل بنائے ..

جب اچانک اسکی لہراتی پونی کسی کے ہاتھ میں آگئی ..

آہ درد سے کراہی سامنے کھڑے شخص کو دیکھ غصہ سے ناک سکیرٹی

عمار کے بچے چھوڑو میرے بال ..

نہیں چھوڑو تو کیا کرو گی " READERS CHOICE

تو میں " .. روحا کی بات بچ میں کاٹا بولا

تو میں کیا بولو ہاں تم بھول رہی ہو شاید میں بہت خطرناک وال کزن ہوں " ..

## بے پرواہ عائشہ نور

تو روحا کے دماغ کی گھنٹی بجی اوہ تو اب تک اسی بات کو لئے بیٹھے ہو.. بال تو چھوڑو میرے.. عمار نے بال چھوڑ دیے..

"بھئی وہ تو جسٹ مزاق تھا اور تم تو سیریس ہوئے بیٹھے ہو.."

"یار تمہیں اپنے کزن کو ڈیفنڈ کرنا چاہیے تھا نا کہ اریٹیٹ "وہ مصنوعی ناراضی دکھاتا بولا..

"اچھا نا سوری اگر تمہیں میری بات لگی ہے تو "وہ معصومیت سے کان پکڑتی بولی تو عمار ہنس دیا تھا..

روحا کا دل زور سے دھڑکا تھا اور وہاں سے نکل گئی جلدی سے..

کمرے میں آئی تو دل تھام کے رہ گئی سوئے ہوئے جذبات پھر سے ابھرنے لگے.. "زری سو گئی" روحا بولی کمرے میں آئی تو وہ کروٹ لئے لیٹی تھی..

"ہم.. اسنے بس ہنکار ہی بھرا

"کیا ہوا ہے یار کیوں سوگ منار ہی ہو یا ر لوگ اپنی منگنی پہ اتنا خوش ہوتے ہیں اور ایک تم کہ بس.. شانو کو دیکھا تھا پورا ایونٹ بس بھائی کیسا تھ چپکی رہی.."

"روحی پلیز تنگ مت کرو ورنہ میں کہیں اور جا کر سو جاتی ہوں "اسکی باتوں سے تنگ آکر وہ بول پڑی..

"اچھا.. حد ہے ویسے سڑتی رہو.. روحا بھی غصہ ہوئی لائٹ اوف کر کے اپنے بیڈ پہ لیٹ گئی اور فون یوز کرنے ساری پکس زویا کو سینڈ کرنے جو کب سے آف لائن ہو چکی تھی..

اگلی صبح زویا واشر روم سے نہا کر نکلی

اپنے موبائل کا خیال آیا روحی کیا سوچ رہی ہوگی اچانک ہی اوف لائن ہو گئی..

## بے پرواہ عائشہ نور

موبائل اٹھانے کیلئے بیڈ کے پاس گئی تو سوئے روحان پہ نظر گئی جو سوتے ہوئے بے حد معصوم لگ رہا تھا رات کا سارا منظر اسکی آنکھوں کے گرد گھوما تھا.. تو شرمادی

موبائل اٹھائے وہ کمرے سے باہر آئی روحان ڈسٹرب ناہو..

روحانڈھیر ساری پکس بھیجی ہوئی تھی روحی بھی نا اتنی پکچر زلی ہیں پکس میں سب موجود تھے.. تصویریں دیکھ کر وہ اداس ہو گئی تھی سب یاد آنے لگے تھے..

"زویا"... روحان کی آواز پہ وہ چونکی اور جلدی سے کمرے میں گئی..

"کیا ہوا.."

"کچھ نہیں تم نظر نہیں آئی نا تو پریشان ہو گیا.."

"حد ہے میں یہیں ہوں اچھا اب آپ اٹھ گئے ہیں تو فریش ہو جائیں میں جو س بناتی ہوں آپ کے لیے".. کہتے الماری کی طرف بڑھی اس کے کپڑے نکال کر سامنے رکھے..

"اٹھیں بھی اب مجھے کیا دیکھ رہے ہیں"..

وہ بیڈ سے اٹھ کے اسکے پاس آیا..

"تم میرے سامنے رہا کرو بس اچھا لگتا ہے" اسکے دائیں رخسار پہ ہاتھ رکھ خمار کی کے عالم میں کہا اور دوسری گال پہ بوسہ دیتا و اثر موم چلا گیا..

"کمال شخص ہے پہلے قریب نہیں آنے دیتا تھا اب دور نہیں جانے دیتا ہے" وہ سوچتی کچن میں چلی گئی..



## بے پرواہ عائشہ نور

"کمال ہے اب شکل دکھا رہی ہو منگنی کے بعد حد ہے ویسے"۔۔ ارم نے زری کیساتھ بیٹھتے بولی جو پورے ایک ہفتہ بعد اسے نظر آئی۔۔

"تو میرے بغیر کونسا یونیورسٹی رک گئی تھی"۔۔ وہ تپ کے بولی۔۔

"کیا ہو گیا ہے لڑکی منگنی ہو گئی ہے تو آنکھیں ہی ماتھے پہ رکھ لی"۔۔ ارم اسے مزید تپاتے بولی۔۔

کلاسز لینے کے بعد لنچ کرنے کیلئے کینیٹین آئی تو زرتاج کا فون رنگ ہونے لگا جسے اسنے دیکھتے منہ بنا کر واپس پرس میں رکھ لیا۔۔

"کون ہے۔۔" ارم نے پوچھا

"کوئی نہیں برگر منگوا لو"۔۔ زرتاج نے بات ٹالنا چاہی۔۔

فون پھر رنگ ہوا۔۔

"یار اٹھا لو کوئی کام ہوگا" اب کے ارم بولی۔۔

"اسے کوئی کام نہیں بس ویلا دماغ کھاتا رہتا اپنی ٹائم مسیجز کال"۔۔ اف میں تنگ آ گئی ہوں اس بندے"۔۔ وہ چڑ کر بولی تھی۔۔

READERS CHOICE

"اوہ تو مطلب جیجو ہیں" ارم نے مزے سے کہا۔۔

"ہم جیجو کی کچھ لگتی"۔۔ وہ آنکھیں دکھاتی بولی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

پورا دن ارحم کالز اور میسجز کرتا رہا مگر زرتاج نے ناکال اٹھائی اور نہ ہی اسکے کسی ٹیکسٹ کا جواب دیا گلا بھی ڈھیٹ ہی ثابت ہوا جو باز نہ آیا..



رات کو بھی کالز آنے لگی مگر زرتاج نے فون سائلنٹ کر دیا..

"حد ہے زری تم سن تو لو اسکی بات آخر بیچارہ سارا دن سے تمہیں کال کر رہا ہے وہ بھی ڈھیٹ ہے اور تم اس سے بڑی ڈھیٹ.. "روحابولی

چپ کرو تم.. زیادہ میری اماں نا بنو ہر وقت لیکچر دیتی رہتی ہو بس.. "وہ اسے ڈپٹتے بولی..  
حد ہے بھی مجھے ہی چپ کرو اتنی رہنا اپنی حرکتیں نا دیکھنا "روحانک کر بولی..  
شٹ اپ".. زرتاج نے بکس بند کر کے سائیڈ ٹیبل پہ رکھی سونے کیلے کمبل تان کے لیٹ گئی..  
پتا نہیں کیا بنے گا انکارب نے بنادی جوڑی "روحابس سر ہلاتی رہ گئی..

صبح زرتاج اٹھی تو ٹائم دیکھنے کیلئے موبائل اٹھایا تو حیران رہ گئی اتنی ساری مس کالز اور میسجز ایسے جیسے رات بھر کالگا ہو..

"اف مجھے تو بندہ مینٹل لگتا ہے اگر کوئی تمہیں اگنور کر رہا ہے تو مطلب وہ تم سے بات نہیں کرنا چاہتا"..



زرتاج اس وقت یونی میں ارم کو ساری روداد سنار ہی تھی تو ارم ہنسنے لگ گئی..

## بے پرواہ عائشہ نوس

"مطلب تم ہنس رہی ہو اسنے میرے ناک میں دم کیا ہوا ہے اور تم بتیسی نکال رہی ہو.."

"ارے بھی وہ تمہارا عاشق ہو گیا ہے مطلب اسے تم سے دن رات باتیں کرنی ہیں اور تم ہو کہ اس بیچارے پہ ظلم ڈھائے جارہی ہو"۔۔ ارم نے ہنستی بولی

"مجھے نہیں کرنی اس سے کوئی باتیں"۔۔ وہ بیزار سی بولی..

"تو کب کرنی ہے باتیں یہی تو ٹائم ہے انڈر سٹینڈنگ ہوگی کچھ تمہارا دل صاف ہوگا اسکی طرف سے"۔۔ ارم اسے سمجھاتی بولی..

"چلو کلاس میں.. "وہ کلاس کی طرف بڑھ گئی

چھٹی کے ٹائم وہ دونوں کسی بات پہ ہنستی باہر آئیں..

سامنے کھڑے نفوس کو دیکھ کر چونک گئی

"لوجی تمہارا عاشق تو یہاں تک آگیا اور نا اٹھاؤ کال ویسے بڑا بن سنور کے آیا ہے تمہارے لئے"۔۔ ارم اسے تنگ کرتی بولی.. جو ابائے بس گھورا ہی تھا..

ارحم آہستہ آہستہ چلتا انکے پاس آکر رکا تھا..

وائٹ کلر کی ہاف بازو والی ٹی شرٹ ساتھ بلو جینس پہنے بال سلیقہ سے سیٹ کئے آنکھوں پہ گاگلز لگائے اچھی

قد و قامت گندمی رنگت میں ہینڈ سم لگا رہا تھا..

"اسلام علیکم"۔۔ آتے ہی سلام کیا

## بے پرواہ عائشہ نور

"وعلیکم السلام" مدھم سی آواز میں جواب دیا گیا گو کہ ابھی اسکی غیر متوقع آمد پہ حیران بھی اور ساتھ پریشان بھی..

"مجھے آپکے قیمتی کچھ پل چاہیے اگر اجازت ہو" .. بڑے مودبانہ انداز میں کہا گیا..

"امم جی.. " وہ پریشان سی ہوئی کیسے ٹالے..

"لنچ ٹائم ہے تو کاسنڈلی ہم کہیں اچھے سے ریسٹورنٹ میں چلتے ہیں" .. پہلے اسنے گھڑی دیکھی پھر پاکٹ میں ہاتھ

ڈالے بڑے آرام سے بولا..

"وہ میری گاڑی آنے والی ہی سوری میں ٹائم پہ گھر جاتی ہوں ورنہ ماما پریشان ہو جائیں گی" .. گھوما پھرا کر صاف انکار

تھا..

ارحم نے آنکھوں سے عینک اتار کر اس دشمن جان کو دیکھا..

جوارد گرد گزرتے لوگوں کو دیکھ رہی تھی.. دھوپ سے سرخ ہوتی سفید رنگت.. چہرے پہ جھولتی چند آوارہ

لٹیں..

"مس اب آپ ہی سمجھائیں اپنی دوست کو جب کوئی آپکے پاس چل کر آئے تو اسے ناامید نہیں لوٹاتے" .. اب کے

وہ ارم کی جانب متوجہ تھا..

"چلی جاؤ زری اب وہ آئے ہیں تو اچھا نہیں لگے گا انہیں گرم ناگئی ساتھ تو" ..

"ارم سمجھنے کی کوشش کرو اگر ڈرائیور آگیا اور میں ناہوئی یہاں تو پتا نہیں اسنے کیا کہنا ہے گھر تو پتا نہیں کیا کیا ہو سکتا

ہے اور میں نہیں چاہتی کہ میرے لئے کو مسائل کھڑے ہوں" .. وہ ارم سے سختی مخاطب ہوئی..

## بے پرواہ عائشہ نوس

"اوکے سس جیسے آپکی دوست کی مرضی میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں" دوبارہ آنکھوں پہ چشمہ لگاتے وہ گاڑی کی جانب بڑھا.. الفاظ میں سنجیدگی تھی اور چہرہ کے تاثرات سخت ہوئے تھے..

"ایڈیٹ وہ برامان گیا پلیز اسے روک لو.. مسائل تو اب شروع ہو گئے تمہارے لئے اسکی بات مان لو" .. ارم جلدی سے بولی..

وہ دونوں ہاتھ باندھی بس سامنے دیکھ رہی تھی جیسے کچھ سنا ہی ناہو.. ارم نے ماتھا پیٹا تھا..

اسکا بازو کھینچتی ہوئی اسکے پاس چلی گئی جو گاڑی میں بیٹھنے لگا تھا..

"سنئے.. وہ زری جائے گی آپکے ساتھ بس زرا ہچکچاہٹ ہے اسے ساتھ جانے میں..

"آپ نے اتنی جلدی ہتھیار ڈال دیے کچھ اور انسسٹ کرنا چاہیے تھانا.. بیٹھو زری" .. فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھلا اور

اسے بیٹھا دیا وہ بس گھورتی رہ گئی ارم جس نے اسے بولنے کا موقع ہی نہیں دیا

"اف ارم کی بچی دیکھ لوں گی تمہیں" آہستہ آواز میں کہا جو صرف ارم نے سنا..

"تھینک یو.. میں اسکی ساری ہچکچاہٹ دور کر دوں گا" وہ ارم سے مسکرا کر کہتا گاڑی میں بیٹھ گیا آنکھوں میں چمک در آئی تھیں..

READERS CHOICE

"اللہ حافظ.. اللہ ہی حافظ"

گاڑی جاتی دیکھ ارم ہاتھ ہلاتی بولی

...



## بے پرواہ عائشہ نور



"ہائے زارون"

زارون آفس میں بیٹھالیپ ٹاپ پہ انگلیاں تیزی سے چل رہی تھیں اپنے کام میں مگن تھا جب آواز پہ چونک کر سامنے دیکھا..  
تم..

"ہاں میں لنچ بریک ہونے والا ہے تو کیوں ساتھ میں لنچ کر لیا جائے" شائے ادا سے چلتی اسکے سامنے آر کی..  
زارون نے لیپ ٹاپ بند کر لیا اب کے اسے انکار مناسب نا لگا.. "اوکے لیٹس گو"  
"میس" خوشی سے کہا شائے نے.. لائٹ پنک کلر کاسوٹ پہنے جس کے بازو فل تھے اور دوپٹہ گلے میں تھا پہلی بار زارون کو وہ ڈھنگ کی لگی ورنہ ہمیشہ بولڈ انداز میں ہی رہتی..  
..



وہ ریسٹورنٹ میں آمنے سامنے بیٹھے تھے ار حم ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے اسے دیکھ رہا تھا  
مگر وہ تھی جو بغیر اسکی گھوریوں کو خاطر میں لائے ریسٹورنٹ کی ہر چیز کا جائزہ لے رہی تھی سوائے اس کے..  
"میں تمہارا منگیتر تمہارے سامنے بیٹھا ہوا ہوں کچھ شرمایہ لولڑکیاں تو شرماتے شرماتے آدھا دوپٹہ کھا جاتی ہیں  
یہاں پر واہ ہی نہیں منگنی پہ بھی تمہارا اس بلا (شرم) سے کوئی واسطہ نہیں تھا.. "وہ اسکی حرکتیں نوٹ کرتا بولا

## بے پرواہ عائشہ نور

"تو آپ مجھے یہاں اس لیے لائے ہیں کہ میں آپ کے سامنے بیٹھ کر شرمائوں"۔۔ وہ سیریس انداز میں بولی  
"ارے نہیں! میرا یہ مطلب نہیں تھا یہ تو بس ویسے ہی کہا تھا کہ بات یہ نہیں تھی بات اور تھی" وہ نجل سا ہوا تھا اور  
ہنستے ہوئے بولا "گڈ اٹیٹیوڈ آئی لائک اڈ۔"

وہ بس اسے سنجیدگی گھور رہی تھی۔۔

"جی بات دراصل یہ تھی۔۔ میں یعنی کے میں جو یہ بندہ ناچیز پچھلے ایک ہفتہ سے اپنی منگیتر کے پیچھے کھپ رہا ہے اور  
دن رات ایک کئے ہوئے ہیں مگر مقابل پہ اثر ہی نہیں اگر کوئی شخص آپ سے بات کرنے کی کوشش کر رہا ہے تو  
مطلب اسے بات کرنے ہیں تو کیوں آپ اسکے دل کو تقویت نہیں بخشتی"۔۔ اتنا لمبا چوڑا بھوشان دیا مگر سامنے والا  
بے تاثر تھا۔۔

"اگر اگلے کو کوئی بات ہی نا کرنی ہو تو اگلے بندے کو بھی ڈھیٹ نہیں بننا چاہیے"۔۔ ٹکسا جواب آیا سامنے سے وہ بس  
گنگ ہوا تھا اس لڑکی کے دو ٹوک انداز سے۔۔

واہ بھی کیا بات ہے یہاں تو ابھی ایک ویک نہیں گزرا اور ڈیٹ چل رہی ہیں اور ادھر دیکھو دو مہینہ بعد وہ بھی منتیں  
ترلے سے بات بنی ہے"۔۔ ریسٹورنٹ میں داخل ہوتے زارون اور شائے کی نظر سامنے بیٹھے زرتاج اور ارحم پہ  
گئی۔۔ اور شائے بولے بنارہ ناسکی۔۔

زارون ان دونوں کی طرف بڑھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

زارون چھوڑوا نہیں ہم اپنی باتیں کرتے ہیں شائے نے روکنا چاہا مگر وہ ان تک پہنچ گیا اور زرتاج کے سر پہ جا کھڑا ہوا..

زارون ".. زرتاج اسے دیکھتے ہی کھڑی ہوئی

"میرے خیال سے کہ تمہیں اس وقت یونیورسٹی میں ہونا چاہیے "زارون سنجیدہ انداز میں زرتاج سے بولا..

"ہاں وہ.. "وہ کوئی جواب دیتی ار حم بول پڑا..

"یہ میرے ساتھ ہیں شاید آپ نے مجھے دیکھا نہیں "ار حم اپنی کرسی سے کھڑا ہوا اور اسکے آگے ہاتھ بڑھایا ملانے کیلئے زارون نے اپنے تاثرات کو نارمل رکھتے ہوئے ہاتھ ملا لیا..

"ارے آپ بھی اپنی منگیتر کے ساتھ آئے ہیں ".. شائے کو دیکھتے ار حم نے کہا جسکا منگنی پہ تعارف ہوا تھا.. "آئے بیٹھیں جوائن از پلینز.."

"تھینک یو!! ار حم کی کہنے کی دیر تھی زارون کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا..

ہ "مم بیٹھ گیا ".. شائے منہ بناتی چارونا چار بیٹھ گئی..

"میں نے برگر آرڈر کئے تھے آپ لوگوں کیلئے بھی آرڈر کر دوں یا پھر اپنی مرضی سے لے گے "..

"ہم میں کر رہا ہوں آرڈر اور تم سناؤ "زارون بولا..



..لنچ فینش کرنے کے بعد زارون اٹھ کھڑا ہوا چھاب ہمیں چلنا چاہیے..

## بے پرواہ عائشہ نور

سب کھڑے ہوئے تھے ارحم دل میں خوش ہوا سے زرتاج کیساتھ تھوڑا اور ٹائم ملے گا زارون کے جانے کے بعد..  
"چلو زری تم.. زارون زرتاج سے بولا..

زرتاج نے بکس اٹھائیں اپنی..

"امم وہ زرتاج کو میں گھر ڈراپ کر دیتا ہوں آپ شائے جی کو ڈراپ کر دیں"  
زرتاج کو زارون کیساتھ جاتا دیکھ ارحم فٹ سے بولا..

"میں گھر ہی جا رہا ہوں" زارون نے جواب دیا اور چل دیا..

زرتاج بھی چل دی اور شائے کا تو موڈ ہی خراب ہو گیا تھا..

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی.. زارون کیساتھ فرنٹ سیٹ پہ شائے بیٹھی تھی جبکہ زرتاج پیچھے بیٹھی..

گاڑی ایک دم سے رکی تھی شائے جو کھوئی بیٹھی چونک کر آس پاس دیکھنے لگی..

"تمہارا گھر آ گیا ہے" زارون نے کہا..

"امم آؤ اندر ماما سے مل لو" شائے نے اترتے ہوئے کہا..

"نہیں بلکل بھی ٹائم نہیں آفس بھی جانا ہے ڈیڈ کو بھی نہیں بتایا تھا"..

"مگر تم نے تو گھر جانا تھا نا.." شائے نے کہا..

"ہاں مگر زرتاج کو گھر چھوڑ کر آفس جانا ہے تو ٹائم لگ جائے گا" زارون نے نارمل انداز میں کہا تو شائے بولنا تو بہت

چاہ رہی تھی مگر خاموشی سے گھر چلی گئی..

## بے پرواہ عائشہ نور

"اور تم میڈم آگے آکر بیٹھو ڈرائیور نہیں ہوں تمہارا"۔۔ آرڈر دینے والے انداز میں کہا۔۔

"میں صحیح ہوں تم گاڑی چلاؤ"۔۔ زرتاج نے ٹکاسا جواب دیا۔۔

"مجھے غصہ مت دلاؤ آگے آؤ" اب کہ وہ تیز آواز میں دھاڑتے بولا تو وہ مجبور آفرنٹ سیٹ پہ آگے بیٹھے گاڑی کا دروازہ دھاڑ سے بند کیا۔۔

تو زارون نے گاڑی گھر کے رستہ پہ ڈالی۔۔

"کیا بات ہے ابھی منگنی ہوئے آٹھ دن بھی نہیں ہوئے اور ڈیٹ چل رہی تھی"۔۔ کاٹ دار حملہ تھا۔۔

"تم بکواس نہیں کرو تم بھی اپنی منگیتر کے ساتھ ہی آپ تھے"۔۔

"شٹ اپ اپنی غلطی ماننے کے بجائے تم مجھ سے الزام تراشیوں پہ اتر آئی ہو" زارون کو ناجانے کیوں غصہ آنے لگا

تھا۔۔ زرتاج کو ارحم کے ساتھ دیکھ وہ برداشت نہیں کر پار ہا تھا کتنی مشکل سے وہ ضبط کئے ہوئے تھا خود پہ۔۔ ایک

جھٹکے سے گاڑی روکی تھی گھر کے سامنے بنادیر کئے وہ اتر کر اندر کی طرف دوڑی تھی۔۔

دوپہر کے چار بجنے کو آئے تھے سفینہ اور سیمہا حال میں بیٹھی تھی اور روحا کچن میں چائے بنا رہی تھی۔۔

"زری"۔۔ اسے تیزی سے جاتا دیکھ سفینہ نے آواز دی تھی

جس پہ وہر کی تھی۔۔

"کہاں تھی تم اتنی دیر کردی آنے میں اور اکیلی آئی ہو"۔۔

"وہ میں زارون کیساتھ آئی ہوں۔۔" اسے غصہ آ رہا تھا ضبط کرتے ہوئے بولی۔۔



## بے پرواہ عائشہ نوس

"زارون کو تم نے آفس سے بلا یا ڈرائیور کیساتھ آجاتی اسے واپس کیوں بھیج دیا"۔۔ اب کے سیمابولی

"وہ میں دوست کیساتھ تھی۔۔" وہ بول ہی رہی تھی جب زارون بولا

"کس دوست کیساتھ تھی زرا یہ بھی بتاؤ" زارون اسکے برابر آن کھڑا ہوا تھا۔۔

"زرتاج کی سانس رکی تھی ایک پل کیلے۔۔"

"بولو بھی اب بڑی قینچی کی طرح لمبی زبان چلتی ہے اب کیوں نہیں بول رہی"

زرتاج کی آنکھوں میں تو جیسے خون اتر آیا تھا۔۔

آوازیں سن کر روہا بھی کچن سے باہر آئی تھی۔۔

"یہ محترمہ ریسٹورنٹ میں دوست نہیں بلکہ ارحم کیساتھ تھی"۔۔ وہاں سے لے کر آ رہا ہوں میں اسے۔۔

"آئے ہائے سفینہ ابھی تمہاری بیٹی کی منگنی کو آٹھ دن نہیں گزرے اور چلی گئی اسکے ساتھ گھومنے"۔۔

یہیں زرتاج کی بس ہوئی تھی۔۔

"بس تائی جان بس کریں پہلے پوری بات بھی جان لیں۔۔

آپ پہلے اپنے بیٹے سے بھی پوچھے ناکہ وہ ریسٹورنٹ کیا کرنے آیا تھا۔۔"

وہ بھی شائے کیساتھ گھومنے آیا تھا۔۔" وہ زارون کو گھورتے کڑے تیور ساتھ بولی۔۔

"زبان تو دیکھو کیسے چل رہی ہے اسکی شادی کی تاریخ لو بس ان سے جلد از جلد۔۔" سیماکا بھی پارا چڑھا۔۔

"زری چپ کر جاؤ تم بتا کر بھی تو جاسکتی تھی"۔۔ اب کے سفینہ بولی

## بے پرواہ عائشہ نور

"ماما میں نہیں جانا چاہتی تھی اسکے ساتھ وہ یونیورسٹی آیا تھا مجھے نورس کر کے لے کر گیا تھا.. مجھے کوئی شوق نہیں اسکے گھومنے کا اور ناشادی کرنے کا" وہ کہتی رکی نہیں تھی سیڑھیوں کی طرف بھاگی تھی..

زارون نے بھی باہر کی راہ لی تھی..

روحازرتاج نے پیچھے گئی تھی..

"زبان تو دیکھو لڑکی کی اگلے گھریہ ہماری ناک کٹوائے گی" .. سیما نے اپنا زہرا گلا مگر سفینہ خاموش رہی..

وہ کمرے میں آتے ہی پھوٹ کر رودی تھی..

"اگر زندگی میں کسی ایک شخص کی جان لے سکتے تو میں تمہاری جان لیتی زارون زہر لگتے ہو تم مجھے اگر زندگی میں مجھے کسی سے نفرت ہے تو وہ تم سے ہے"

..



وہ آفس میں بیٹھا سوچ رہا تھا.. "لگتا ہے کچھ زیادہ ہی رری ایکٹ کر دیا میں نے.."

مجھے سب کے سامنے اسے یوں.."

"شٹ بہت غلط ہو گیا ہے مجھ سے پہلے ہی بہت چالو ہے مجھ سے.."

...



## بے پرواہ عائشہ نور

زری دروازہ کھولو پلینز "روحاکب سے کھڑی دروازہ بجا رہی تھی..

وہ رو دھوا شروم گئی شاو ر لیا کپڑے چینج کر کے پھر دروازہ کھولا..

"زری کب سے دروازہ بجا رہی ہوں" ..

"ہاں تو میں کون سا مرنے لگی تھی" .. آواز بھاری ہو رہی تھی رونے کی وجہ سے..

"اللہ نا کرے زری تمہیں کچھ ہو" وہ اسکے گلے میں باہیں ڈالتی بولی..

"مگر تمہارا بھائی تو چاہتا ہے نا.."

"پلینز زری بھائی کو غصہ آگیا ہو گا.."

"ہاں تم تو اپنے بھائی کی ہی سائیڈ لوگی نا..."

"اچھا اب موڈ صحیح کرو بھائی کی طرف سے میں سوری بولتی ہوں" .. وہ کان پکڑتی بولی..

"جب وہ سوری بولے گا تو مجھ سے بات کرنا" وہ پرے کرتی بیڈ پہ جا بیٹھی

"یہ تو ایمپو سیبل سے مگر بھائی جو سوری کرنا چاہیے" ..

"سوری اور وہ اسکی شان میں نافرقت آجائے" .. وہ طنزیہ مسکرائی..

READERS CHOICE



شام کو کھانے پہ زری نظر نہیں آئی تھی زارون اب شرمندگی سی محسوس کر رہا تھا..

## بے پرواہ عائشہ نور

کھانے کے بعد زارون ٹیوی لاؤنج پہ بیٹھا سپورٹس چینل دیکھ رہا تھا جب روحا اسکے پاس کافی لیکر آئی..

"تھینکس.."

"بھائی.. رونا نے اسے پکارا

ہمم" وہ ٹی وی مصروف سا بولا..

"آپ نے غلط کیا.."

"کیا.. انجان بنتا بولا.."

"زری کیساتھ آج.."

"ہاں تو اسے بتا کر جانا چاہیے تھا ابھی وہ اتنی آزاد نہیں ہوئی جہاں مرضی منہ اٹھا کر چلی جائے.."

وہ کہاں غلطی تسلیم کرنے والا تھا..

"بھائی وہ خود سے نہیں گئی ارحم بھائی کے فورس کرنے پہ گئی ہے اور آپ بھی تو شائے کیساتھ.."

جب زارون نے اسے سراٹھا کر دیکھا تو وہ چپ کر گئی..

"شائے کو اسکے ساتھ کمپیئر مت کرو وہ ہمارے ساتھ رہتی ہے شائے نہیں زیادہ چمچی مت بنواسکی.."

زارون نے اسے چپ کروادیا..

READERS CHOICE

"بھائی آپکو زری سے سوری بولنا چاہیے..."

"کیوں.. آبرو اچکاتے کہا.."

## بے پرواہ عائشہ نور

"آپ نے انسلٹ کی ہے اسکی کتنا برا لگا ہے اسے وہ تو پہلے ہی وہ اس رشتہ سے خوش نہیں تھی"..  
وہ کہہ کر چلی..

"ہم میں اور سوری اب اتنے بھی میرے برے دن نہیں آئے میرے کے میں اسے سوری بولوں ٹھیک کیا میں نے"..  
وہ دوبارہ سے اپنی ہٹ دھرمی پہ اتر آیا..

...



ہیلو ار حم کے اتنے فون پہ آخر اس نے فون اٹھا ہی لیا..

"ہیلو.."

"تھینکس آپ نے کال تو اٹھائی.."

"ہاں بولیں کیا بات ہے" بیزار سی بولی

"دیکھیں کبھی کبھی بات کر لینی چاہئے.."

"اتنی مشکل سے آپ سے بات کرنے کا چانس ملا تو وہ آپکا کزن آگیا.."

"دیکھیے پلیز آپ مجھے بار بار یوں تنگ نا کریں"..  
وہ اکتائی سی بولی..

"میں تنگ نہیں کر رہا.."

لگتا ہے آپ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی"..  
وہ اصلی مدعے پہ آیا..



## بے پرواہ عائشہ نور

"جی بالکل صحیح لگتا ہے آپکو میں آپ سے کیا کسی سے بھی شادی نہیں کرنا چاہتی.. "وہ سنجیدگی سے بولی..

"کیوں اب ایسی بھی کیا وجہ ہے کہ آپ شادی ہی نہیں کرنا چاہتی.."

"کیوں کہ میں ماما کا خیال رکھنا چاہتی ہوں انہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی.. بڑے ضبط سے کہا تھا..

اور پلینز آپ مجھے بات کرنے کیلئے زیادہ فورس ناکیا کریں.."

کہتے ہی کال کٹ کر دی..

"کیا کروں تم میرے دل میں گھر کر چکی ہو اب تو ہر صورت میں تمہیں یہاں دیکھنا چاہتا اپنے پاس محسوس کرنا چاہتا

ہوں.. وہ بیڈ پہ لیٹا ہوا اور ہی سوچوں زرتاج کیساتھ گم ہو گیا..



"روحان آپ آفس جارہے ہیں.."

روحان کو تھری پیس سوٹ پہنے تیار ہوتا دیکھ زویا بولی

"ہاں تو" وہ گھڑی پہنتا بولا..

"مگر کیوں" و آئبر واچکا کر بولا..

"وہ ابھی ٹھیک نہیں ہوئے نا آپ.."

"میں تمہیں کہاں سے ٹھیک نہیں لگ رہا" وہ اسکے سامنے کھڑا بولا..

"کچھ بھی ہو مگر آپ کو ابھی اور ریسٹ کرنا چاہیے" وہ اسکے پاس آکر اسکا کوٹ کالر سے درست کرتی بولی

## بے پرواہ عائشہ نور

"اب کام بھی تو کرنا ہے" وہ اسکی کمر کے گرد ہاتھ پھیلاتا بولا..

"آپ گاڑی چلائیں گے" وہ معصومیت سے بولی..

"ارے نہیں چلاتا" گاڑی وکی لینے آئے گا..

"ویسے بھی اب میں خود گاڑی چلا سکتا ہوں.."

مگر پھر بھی احتیاطی طور پہ نہیں چلا رہا..

"اچھا اب میرا موڈ چینیج مت کرو" وہ اس الگ ہو کر بولا..

موبائل رنگ ہوا تو کال کٹ کر کے باہر کی جانب بڑھا..

"اچھا آپ خیال رکھیے گا اپنا" وہ اس کے پیچھے دروازے تک آئی...

"ہاں یار رکھوں گا مگر تم بھی اپنا خیال رکھنا اچھا.."

وہ آفس آیا تو پورے اسٹاف نے اسکا بہت اچھا ویلکم کیا سب نے اسے آفس آنے کی خوشی میں پھول پیش کئے تھے

سب کو تھینکس بولتا وہ اپنے آفس میں آیا تھا..

روحان کا فون رنگ ہو رہا تھا دیکھا تو ماریہ تھی..

"ہیلو.."

"ہنی کہاں ہو کب سے کال کر رہی ہوں"

Page 410 of 699

## بے پرواہ عائشہ نور

"ہاں وہ میٹنگ میں تھا.."

وٹ.."تم نے کام پہ بھی جانا شروع کر دیا.. کچھ دن اور ریسٹ کر لیتے" وہ فکر مندی کا مظاہرہ دکھاتے ہوئے بولی..  
"یار مہینہ تو ہونے والا ہے.. کر تو لیا ہے اور کتنا ریسٹ کروں آئی ایم فائن رائٹ ناؤ"..

"اچھا تو پھر کیا سوچا ہے تم نے.."

"

کس بارے میں "روحان کو اسکی بات سمجھ نا آئی..

"ہماری شادی کے بارے میں ہنی اور کتنا ٹائم لوگے.."

"یار تمہارے سامنے ہے ابھی تو ٹھیک ہوا ہوں".. اور آفس کا کام بھی بہت جمع ہو پڑا ہے پہلے یہ سب ٹھیک کروں گا  
پھر سوچوں گا.." وہ پھر سے ٹال گیا..

"روحان تم پچھلے دو مہینوں سے عجیب ری ایکٹ کر رہے ہو.. تم نے خود ہی وعدہ کیا تھا کہ تم مجھ سے شادی کرو گے  
اور اب کیوں ٹال مٹول کر رہے ہو" وہ غصہ ہوئی تھی..

روحان نے سر تھام لیا تھا "یار ٹرائے ٹوانڈر اسٹینڈ میں ابھی تک اپنا نیا ملا ہو اپرا جیکٹ شروع نہیں کر پایا اور تمہیں  
شادی کی پڑی ہے"..  
READERS CHOICE

"اٹس اوکے روحان میرا مقصد تمہیں تنگ کرنا نہیں تھا.." اسے سمجھ آ رہا تھا کچھ تو گڑبڑ ہے جو وہ بہانے بنا رہا ہے..  
ماریہ نے کال کٹ کر دی..

## بے پرواہ عائشہ نور

روحان پریشان ساریو الونگ چیڑ پہ جھولنے لگا تھا..

اسے گلٹ فیل ہوا تھا ماریہ کو لیکر وہ کیسے اسے سچائی بتائے گا اپنی کہ وہ اب شادی شدہ ہے.. زویا ہی اسکی بیوی ہے..  
تین سال سے اس سے جھوٹ بولتا ہوا آیا بیار کا جھوٹا دعویٰ کرتا رہا..

..



کیا ہوا بے بی.. ولیم ماریہ کے پاس بیٹھتا ہوا بولا جو کافی پریشان دکھائی دے رہی تھی..  
روحان سے بات کرنے کے بعد وہ پریشان ہو گئی تھی.. اس لیے اس نے ولیم سے ملنے کا سوچا اور اسے کیفے پہ ملنے بلایا تھا..

بس یونہی پریشان تھی..

اچھا.. "وہ اسکے بالوں پہ ہاتھ پھیرتا بولا..

تم کافی خوش لگ رہے ہو.. ولیم کا موڈ اچھا دیکھ پوچھ بیٹھی..

ہاں میں خوش ہوں میری نیکسٹ منتہ شادی ہے.. تم کب کر رہی ہو شادی.. ولیم نے خوشی سے چہکتے کہا اسے

پوچھا  
READERS CHOICE

کو نگرٹس.. وہ پھیکا سا مسکرائی

تھینکس.. ولیم نے جواباً کہا

## بے پرواہ عائشہ نور

میں اپنی شادی کو لیکر ہی پریشان ہوں پہلے تو میں انور کر رہی تھی مگر"۔۔

مگر کیا"۔۔ ولیم نے استفسار

"مگر مجھے لگ رہا ہے کہ روحان چینیج ہو رہا ہے جب بھی شادی کی بات کرتی ہوں تو بہانے بنانے لگتا ہے"۔۔ وہ بے چینی سے بولی۔۔

"وہ کہیں اور انوالو تو نہیں ہو گیا"۔۔ ولیم کچھ سوچتے کہا

"کہاں انوالو ہو سکتا ہے"۔۔ وہ اسی سے سوال کر بیٹھی۔۔

"تم دیکھو اس کے کہیں آس پاس آفس گھر"۔۔ ولیم نے کہا

"آفس میں تو ایسا کچھ نہیں لگتا۔۔" ماریہ سوچتے ہوئے بولی

"پھر کہیں گھر کے پاس" کوئی ولیم نے اپنے تئیں اندازہ لگایا۔۔

"گھر"۔۔۔۔ وہ گھر کو وہ لمبا کھینچنے سوچتے ہوئے بولی۔۔

"زویا" ایک دم اسکے زہن میں زویا کا خیال آیا۔۔

"وہ کون ہے"۔۔ ولیم کو سمجھ نہ آئی

"زویا اسکی کزن ہے اور اسکے ساتھ اسکے گھر رہ رہی تھی۔۔ وہ تو شادی شدہ ہوا"۔۔ اپنے معلومات کے مطابق بتایا۔

"اگر شادی شدہ ہے تو وہ روحان کے گھر کیوں رہ رہی ہے اور کب سے" ولیم سوچ میں پڑ گیا۔۔



## بے پرواہ عائشہ نوس

"وہ چلی گئی ہے میں نے روحان سے پوچھا تھا اسکے بارے اسنے کہا کہ اسکا ہسبنڈ آؤٹ آف سیٹی ہے اس لئے وہ یہاں رہنے آئی ہے" .. زویا کے بارے میں جو اسکے پاس معلومات تھیں وہ سب اسنے ولیم کو بتائی ..

"بے بی ہو سکتا روحان نے تم سے جھوٹ کہا ہو ہو سکتا ہے اسکا شوہر کوئی اور نہیں بلکہ روحان ہی ہو .." ولیم نے اسکی باتوں سے اندازہ لگاتے ہوئے کہا ..

"ولیم پلیز مجھے ڈراؤمت ایسا کچھ نہیں ہے" .. ماریہ کے ذہن میں سو خدشات جنم لینے لگے تھے ..

"کیا تم نے چیک کیا اسکا گھر کے وہ چلی گئی ہے" ..

"نہیں میں نے صرف روحان کی بات پہ بھروسہ کیا .."

"تمہیں اس پہ بھروسہ نہیں کرنا چاہیے تھا یہ پاکستانی مرد ہوتے ہی ایسے ہیں یہاں کی لڑکیوں سے یہ بس ٹائم پاس کرتے ہیں شادی یہ پاکستانی لڑکیوں سے ہی کرتے ہیں کتنی بیوقوف ہو تم .." ولیم نے اسکا مذاق اڑایا جیسے ..

"ولیم ہنی کے بارے میں ایسا مت کہو ہو سکتا ہے ہمارا اندازہ غلط ہو .."

"ایزیوروش تم اس پہ بھروسہ کرتی ہو تو کرو" ..

"آؤ پھر اسکے گھر چل کے دیکھتے ہیں وہ لڑکی وہاں ہے یا نہیں اگر ہوئی تو اس سے سچ اگل وائے گے" ..

کچھ ہی دیر میں وہ روحان کے فلیٹ کے سامنے کھڑے تھے ... ولیم زرا ہیچھے کھڑا تھا دروازے کے سامنے صرف ماریہ تھی ..

وہ کافی دیر ڈور ٹیل بجاتی رہی مگر دروازہ ناکھلا اور ناہی کوئی آواز آئی ..

## بے پرواہ عائشہ نور

ماریہ نے اسے دیکھتے سر ہلایا "نوری سپونس.."

اور وہ چلے گئے..

جب ڈور ٹیل بجی تو زویا سوچ میں پڑ گئی کہ کون ہو سکتا ہے دروازے کے ہول سے باہر جھانک کر دیکھا تو ماریہ نظر آئی تو اس نے دروازہ نا کھولنے کا فیصلہ کیا..

"دیکھا تم نے وہاں کوئی نہیں تھا.. ایسے ہی تم نے مجھے شک میں ڈال دیا تھا.. " ماریہ اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتے ہی بولی..

"اگر روحان تم سے اس بارے میں کچھ پوچھے تو سمجھنا کچھ گڑبڑ ہے.. " ولیم کچھ سوچتے ہوئے بولا  
"کیا مطلب تمہارا.. " ماریہ نے پوچھا..

"اگر روحان نے تم سے آج کے بارے میں پوچھا کہ آج تم کیا کرنے آئی تھی گھر تو سمجھ جانا کوئی ہے جس نے تمہیں دیکھ لیا ہو.. " وکی نے شاطر انداز میں کہا..

"ہم رائٹ " ماریہ کچھ سوچتے ہوئے بولی.. "اگر روحان چیٹر نکلا تو میں اسے چھوڑوں گی نہیں.. "

"ویسے کمال کی بات ہے ہر کوئی دوسروں کے عیب ڈھونڈنے میں لگا ہوا ہے اپنا عیب تو دیکھنا ہی نہیں "

READERS CHOICE 🌹🌹🌹...

## بے پرواہ عائشہ نوس

رات کو روحان گھر آیا تو دس بجے تھے.. گاڑی کی چابی کے ساتھ گھر کی چابی بھی اسکے پاس موجود ہوتی تھی لاک کھول کر وہ اندر آیا تو سامنے ہی زویا جو خود کے انتظار کرتے ہوئے پایادروازے کھلنے کی آواز پہ وہ چونکی پھر روحان کو اندر آتا دیکھ اسکی طرف لپکی..

"حان".. اس لپٹ گئی

کیا ہوا میری جان.. اتنی اداس ہو گئی.. وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بولا

جی تو اور کیا.. "جی چاہا کے ماریہ کا بتائے مگر خاموش رہی

"اف گھر آتے ہی اتنا اچھا استقبال آفس میں تو دل ہی نہیں لگتا تمہارے بغیر تمہارا لمس ملتے ہی پر سکون ہو جاتا ہوں" وہ اسے اپنے ساتھ یونہی لگائے کمرے تک آیا تھا..

"اچھا اب جلدی فریش ہوں میں کھانا لگاتی ہوں بہت بھوک لگی ہے"

"ہاں بھوک تو لگی ہے مگر پہلے کچھ میٹھا ہو جائے" وہ اسکو ہونٹوں پہ فوکس کئے بولا..

اسکا ارادہ بھانپتے ہی وہ اس دور ہوئی..

گھر آتے ہی آپکا بس یہی کام ہے ہوتا ہے آجائیں باہر جلدی میں کھانا لگاتی ہوں بہت بھوک لگی ہے"

ہائے ظالم.. وہ دل پہ ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے بولا

ہم آپ سے تھوڑی کم.. وہ ادا سے کہتی کمرے سے باہر چلی گئی..

## بے پرواہ عائشہ نور

"بس اب یہ طعنہ ساری زندگی میرا پیچھا کرے گا۔" کہتے وہ کوٹ اتار کر شرٹ کے بٹن کھولنے لگا۔ اسکا موبائل بج اٹھا۔

"اف یہ الگ بلا پیچھے پڑ گئی ہے" موبائل ماریہ کالنگ دیکھ وہ بڑبڑایا۔  
"یس۔۔"

"ہیلو ہنی کیا کر رہے ہو۔۔"

وہ بڑے فریش انداز سے بولی

"کچھ نہیں ابھی آفس سے آیا ہوں تھکا ہوا ہوں۔۔"

"اچھا بہانہ ہے تمہارے پاس مجھ سے جاں چھڑوانے کا۔۔" لہجہ میں خفگی لئے بولی

"وقت ملنے دو کسی دن تمہارے ساری شکایتیں ختم کر دوں گا۔" وہ کچھ سوچتے بولا۔۔

"کیا سچ میں۔۔ تم میرے لئے وقت نکالو گے۔۔"

"ہاں نکالنا تو پڑے گا۔۔ بہت محنت کر رہا ہوں دن رات۔۔ نیند بھی ٹھیک سے پوری نہیں کر پار ہا دن بھر آفس میں

بھی محنت سے کام کرتا ہوں۔۔" رات کو گھر بھی پوری محنت کرتا ہوں۔۔" آخری بات پہ اسنے زویا کو دیکھ ایک آنکھ

دبائی جو اسے بلانے آئی تھی کھانے کیلئے۔۔

"اوہ ہنی یو آر سو سویٹ پلیز ابھی ٹھیک ہوئے ہو سو اتنی ہارڈ ورکنگ مت کرو۔۔" ماریہ نے جان بوجھ کے کال کی

شاید روحان آج دن کے بارے میں بات کرے مگر اس نے کچھ نہیں کہا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"اوکے گڈنائٹ بے بی"۔۔ کہتے ہی کال کٹ کر دی۔۔

"روحان یہ کیا آپ ابھی تک یہیں کھڑے ہیں چیخ بھی نہیں کیا"۔۔ اسکی شرٹس کے کھلے بٹن دیکھ وہ بولی۔۔  
"اور کس سے بات کر رہے تھے اسی چڑیل سے نا" وہ دونوں ہاتھ باندھے اسکے سامنے کھڑے غصہ سے گھور رہی تھی۔۔

ہاہا۔۔ روحان کی ہنسی چھوٹی اس چھوٹی موٹی کو دیکھ۔۔

"آپ ہنس رہے ہیں"۔۔ وہ مزید ناک چڑھاتی بولی

"ادھر آؤ میری جان"۔۔ اس نے اپنی شرٹ اتار دی

اسکو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تو اسکی کمر اسکے سینے سے جا لگی۔۔

تھوڑی اس کے کاندھے پہ ٹکائے دونوں ہاتھ اسکے ہاتھ اسکے پیٹ پہ لپیٹے وہ شرارتا بولا تھا۔۔

"وہ تو کہہ رہی ہے شادی کر لو"۔۔

"ہاں تو کر لیں ناشادی پھر اس سے۔۔ مجھے کیوں پکڑا ہوا ہے" وہ لہجہ میں تلخی لئے بولی آنکھوں کے کنارے بھیک

چکے تھے۔۔

اب اسکا رخ اپنی طرف موڑا تھا تھوڑی سے پکڑ کر اسکا چہرہ اپنی طرف اونچا کیا جو آنسوؤں سے بھیک چکا تھا۔۔

"اگر میں نے شادی کرنی ہوتی تو بہت پہلے کر چکا ہوتا مائے لو"۔۔ تم نے میرا پیچھا ہی نہیں چھوڑا بھوتنی بن کر ہر پل

میرے ساتھ رہی ہو۔۔



## بے پرواہ عائشہ نوس

آنسوؤں گالوں پہ بہہ گئے تھے..

"تو اب چھوڑ دیتی ہوں آپ کر لیں اپنی مرضی" .. بڑے ضبط سے کہا..

"ایک تو تمہارے یہ آنسوؤں اچھا چلو پھر تمہاری ہی مان لیتا ہوں" .. اسے اپنی بہانوں میں بھرے بیڈ تک آیا تھا..

"چھوڑیں مجھے" اس کی گرفت میں مچنے لگی تھی..

"کیا ہوا ابھی تو کہہ رہی تھی کر لیں اپنی مرضی اور اب کرنے بھی نہیں دے رہی.. " شرارتی انداز میں بولا..

"میرا یہ مطلب نہیں تھا میں نے کہا اگر آپ اس سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو پھر کر لیں.."

"ایک تو سنبھالی نہیں جا رہی.. تو دوسری کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا.."

"اور یہ تم اپنا ننھا سادماغ استعمال کرنا چھوڑ دو جو پہلے ہی کام نہیں کرتا.. سب مجھ پہ چھوڑ دو.. اب یہاں صرف اپنی

باتیں کرو میں اور صرف تم" .. دونوں انگلیاں اسکی کنپٹی پہ رکھ کر بولا..

"

آپ جلدی سے اسے اپنے اور میرے رشتہ کے بارے میں بتادیں" .. وہ اسکے گرد دونوں بازو لپیٹ کر معصومیت

سے بولی تھی..

"ہاں بتا دوں گا جلدی پہلے کھانا تو کھلا دو پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں ایک تو چھوڑتی نہیں ہو ہر وقت اوپر چڑھی رہتی

ہو" .. کوئی موقع نہیں چھوڑتی تم" .. وہ شرارتی انداز میں بولا اسکا موڈ ٹھیک کرنے کیلئے..

"حان" .. زویا کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا..

## بے پرواہ عائشہ نور

کیا!!

وہ کپڑے لئے واشروم گھس گیا..

...



"بھابھی آپ میرے ساتھ مارکیٹ چلیں گی خریداری کرنی ہے کچھ سمجھ نہیں ایک مہینہ گزر گیا پتا ہی نہیں چلا..  
اب آگے تو بس دن ہی ہیں شادی میں وقت کم ہے تیاریاں بھی کرنی ہے کچھ سمجھ نہیں آرہا.. "سفینہ سیماسے بولی  
تھی.

"ارے سفینہ مجھ سے کہاں یہ مارکیٹوں وغیرہ کے چکر لگتے گھٹنوں میں درد ہے چلا تو جاتا نہیں.."  
"جی یہ تو مجھ سے تو خود نہیں چلا جاتا زرتاج کسی کام میں دلچسپی نہیں لیتی.. "# زرتاج کی طرف سے کافی پریشان تھی  
جو زرا بھی شادی کی تیاریوں میں دلچسپی نہیں دکھا رہی تھی..  
"تو پھر ایسا کیوں نہیں کرتی تم زویا کو بلوالو اب شادی میں آنا تو ہے نا اس نے اس بہانے میرا بیٹا بھی آجائے گا.. "سیماسے  
بیٹے کے نام درد سے بولی..

READERS CHOICE

"یہ ٹھیک کہا آپ نے میں آج ہی بھائی صاحب سے بات کرتی ہوں.."  
"زرتاج بیٹا مارکیٹ جانا ہے تم بھی چلو ساتھ اپنی پسند کی چیزیں لینا..  
"امی میرا موڈ نہیں ہے.. وہ عدم دلچسپی دکھاتے بولی..

## بے پرواہ عائشہ نور

زرتاج آخر مسئلہ کیا ہے تمہارا.. کیوں تم نے سوچ لیا ہے تمہیں ہر صورت بس مجھے تنگ ہی کرنا ہے.." وہ بے بسی سے بولیں..

"ماما پلیر ایمو شتل بلیک میل مت کریں جب سب کام آپ نے اپنی مرضی سے کئے ہیں تو یہ سب بھی اپنی مرضی سے کر لیں.." اور مجھے باتیں ناسنایا کریں.."

وہ کہتی رکی نہیں تھی آٹھ کر کمرے سے باہر چلی گئی..

"زری.. زری.." سفینہ پیچھے بس آوازیں دیتی رہ گئی..

پتا نہیں کیا بنے گا اس کا وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی..



..شام کے کھانے کے بعد سفینہ عالم صاحب کے پاس گئی انکے پاس زارون بھی بیٹھا تھا.. "آؤ سفینہ بہن

بھائی صاحب. مجھے آپ سے کام تھا.."

"تیاریاں شروع کی آپ نے بچی کی شادی کی پیسے اور چاہیے تو میں.."

"نہیں بھائی صاحب پیسے ابھی کچھ پہلے ہی آپ نے اتنی بڑی رقم دی جس میں سے ابھی ایک روپیہ بھی نہیں خرچ کیا

میں نے ابھی.." سفینہ نے انکی درمیان میں کاٹی

"مگر کیوں؟؟ اس مہینہ کے آخر میں شادی ہے دن کم ہیں

اور آپ ابھی مارکیٹ نہیں گئی کوئی بات ہے تو بتائیں.."

## بے پرواہ عائشہ نوس

"میں اکیلی کیسے جاؤں بھا بھی اور میں بھی ایک جیسے ہی ہیں تھک جاتی ہیں میں سوچ رہی تھی کیوں ناز و یا کو اب بلو ایں دو مہینہ ہو گئے اسے گئے ہوئے آجائے گی تو میرے لئے آسانی ہو جائے گی"۔۔

"چاچی ٹھیک کہہ رہی ہیں ڈیڈ"۔۔ زارون نے سفینہ کی تائید کی۔۔

"ٹھیک ہے پھر میں کل ہی روحان سے بات کرتا ہوں"۔۔

"بہت شکریہ میرا تو جیسا مسئلہ حل ہو گیا"۔۔ وہ مسکراتی بولیں۔۔

"یہ بات آپ مجھے پہلے بتا دیتی تو میں کب کا اسے بلو لیتا۔۔"

...



"زری تم نے چاچی کی بات کیوں نہیں مانی"۔۔ روحا زرتاج نے سر پہ کھڑی بولی۔۔

"کوئی بات نہیں مانی میں نے ساری ہی تو مانیں ہیں"۔۔

"وہ تمہیں مار کیٹ چلنے کا کہہ رہی تھیں اور تم نے سنی ان سنی کر دی وہ کتنا پریشان ہو گئی تھیں۔۔"

"یار روحی تم ناہر وقت میری اماں نابنا کرو جب دیکھو بس لیکچر دیتی رہتی ہو۔۔"

ہمیشہ کہی بات پھر سے دہرائی۔۔  
READERS CHOICE

"دفع ہو جاؤ" وہ بس اتنا ہی کہہ کر اپنی کتاب لیکر بیٹھ گئی۔۔

زرتاج نے اپنا موبائل اٹھایا جہاں ڈھیر سارے میسجز آئے ہوئے تھے۔۔

## بے پرواہ عائشہ نوسر

"ایک تو اس بندے نے ٹھان رکھی ہے کہ میرا جینا حرام کرنا ہی کرنا ہے"۔

روحانے بس آنکھیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا اور پھر سر ہلاتی کتاب میں نظریں گاڑھ لیں۔

کچھ دیر بعد ارحم کی کال آگئی جسے اب کے بارزرتاج نے اٹھالی۔

"جی فرمائے۔"

"محترمہ کیوں ظلم ڈھاتی ہو۔۔ اٹھالیا کرو فون۔۔"

"میرے پاس آپ کے جتنا فضول وقت نہیں ہے۔۔" وہ تنک کر بولی۔

"دیکھیے میرا وقت بھی اتنا ہی قیمتی ہے جتنا کہ آپ کا۔۔" مگر میں بھی آپ کیلئے وقت نکال لیتا ہوں اور آپ میرے

لئے پانچ منٹ نہیں وقت دیں سکتی۔۔" وہ بے چارگی سے بولا۔

"پانچ منٹ ہو گئے ہیں بائے۔۔" کہتے کال کاٹ دی۔

"زری تم اس بیچارے کو بھی نا۔۔"

"چپ۔۔ بلکل چپ منہ پہ انگلی رکھو" تیز آواز میں روحی بیچاری کو ڈانٹا اسکی رونے والی شکل ہو گئی۔

..

READERS CHOICE



ارحم اس کے فون کٹ کرنے کے بعد وہ موبائل میں اسکی تصویر دیکھے بول رہا تھا۔



## بے پرواہ عائشہ نوس

"کر لو جتنے نخرے کرنے ہیں زرتاج میڈم جب زرتاج بیگم بنو گی تب بتاؤں گا تمہیں.. پھر دیکھنا دن رات میرا دم بھرو گی" .. پچھلے ایک مہینہ سے وہ اسے ایسے ہی نخرے دکھا رہی تھی..

\*\*\*



روحان آفس میں بیٹھا کچھ ضروری فائل کا مطالعہ کر رہا تھا جب اسکا موبائل بجا..

"ڈیڈ کالنگ.. دیکھتے ہی کال اٹھائی

"السلام علیکم ڈیڈ کیسے ہیں آپ.."

"الحمد للہ میں ٹھیک ہوں بیٹا تم سناؤ کیسے ہو.."

"فائن ڈیڈ مام کیسی ہیں.."

"ہاں ٹھیک ہے سب.."

"تم سے کام تھا.. زویا بیٹی کو اب تم واپس بھیج دو پاکستان" .. انہوں سیدھا آڈر دیا..

واٹ.. آئی مین کیوں سب خیریت..". اچانک سے یہ بات سنتے ہی اس کے منہ سے نکلا

ہا ہا ہا.. عالم صاحب اپنی ہنسی پر قابو نہ رکھ سکے..

وہ نجل سا ہوا سر کھجانے لگا..

"بیٹا جی پہلے پوری بات تو سن لیں.."

## بے پرواہ عائشہ نور

میں یہ کہہ رہا تھا کہ زری کی شادی آنے والی ہیں اور تمہاری چاچی سے تیاری نہیں ہو پارہی ہے زویا تمہاری چاچی کی ہیلپ کروائے گئے شادی کی تیاریاں کرنے میں..

"جی ڈیڈ" اب وہ سمجھا تھا..

"چلو جلدی سے اب تو زویا کی پاکستان کی ٹکٹ کنفرم کرو اور جلدی پاکستان بھیج دو.."

"آپ پوچھ رہے ہیں یا آرڈر دے رہے ہیں مجھے.."

"کیونکہ کیا تمہارا زویا کو بھیجنے کا دل نہیں چاہ رہا ہے اب.." وہ مسکراتے ہوئے بولے..

"نہیں ایسی بات نہیں ہے میں دیکھتا ہوں.." روحان سر کھجاتے بولا..

"اچھا ٹھیک ہے پھر بتا دینا.."

"جی بتا دوں گا" اداس لہجے سے کہا گیا..

جو عالم صاحب نے بھانپ لیا تھا مگر خاموش رہے اور دل میں خوشی بھی ہوئی.. "اب تم بھی خود آؤ گے یا پھر منتیں کروانی ہے پاکستان آنے کیلئے.."

"ایک شرط پہ آؤں گا" روحان کچھ سوچتے ہوئے بولا..

"چلو پھر بتاؤ شرط.."

READERS CHOICE

ہاہا.. بھئی یہ شرط تو ماننے والی ہے.." شرط سنتے ہی عالم صاحب خوشی سے اچھل پڑے تھے..

"ہاں مگر ابھی سیکرٹ رکھنی ہے یہ بات بسس ماما اور چاچی کو بتا دیجئے گا زویا کو تو سر پرانز کرنا ہے.."

## بے پرواہ عائشہ نور

"تم فکر ناجیسا تم چاہ رہے ہو ویسا ہی ہو گا انشا اللہ"

اور کچھ ادھر ادھر کی باتیں کر کے فون بند کر دیا

اور وہ موبائل کو دیکھتے رہ گیا کہ "اب یہ کیا نیا ظلم ڈھادیا گیا تھا مجھ غریب پہ.."

..



زویا سارا بچن کا کام ختم کر کے کمرے آئی تو روحان لیپ ٹاپ پہ آفس کا کام کر رہا تھا جب وہ پاس آ کر بیٹھی تو لیپ بند کر کے بیگ میں ڈالا اور اس میں سے ایک لفافہ نکال کر اسے تھمایا..

"یہ کیا" نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا..

"تمہاری ٹکٹ پاکستان کی" .. چار دن بعد کی..

"کیا.. سچی.. وہ تو خوشی اچھل پڑی..

اسکی دیدنی خوشی دیکھ وہ تو حیران ہو گیا..

عالم صاحب کے حکم کے مطابق اس نے زویا کی پاکستان کی ٹکٹ کروائی تھی آفس سے آنے کے بعد اسنے سوچا کھانا کھانے کے بعد آرام سے اسے بتائے گا مقابل کے ایسے ری ایکشن سے مایوسی ہوئی..

آپ نے بڑی جلدی ٹکٹ کروادی" .. وہ خوش ہوتی بولی

"ہاں تم مجھ سے تنگ جو آئی ہوئی تھی اسلیے وہ" سنجیدگی سے اسکے چمکتے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا..

## بے پرواہ عائشہ نور

"ایسی بات نہیں ہے" مسکراتے ہوئے سکڑے تھے...

"خوش تو تم ایسے ہی ہو رہی ہو" اس کے چہرے سنجیدگی سے بغور تکتے کہا..

"نہیں میں اس لئے خوش ہوں ماما سے ملوں گی سب سے اور سب بہت یاد آتے ہیں" خوشی کی وضاحت دی

"ہم.. تم آنا کب چاہتی تھی زبردستی بھیجی گئی ہو.. تایا ابو نے بھیجا ہے" تلخ لہجہ اختیار کر گیا..

"ایسی بات نہیں ہے حان.. آئی لویو سوچ" کہتے اس کے چوڑے سینے سر رکھ کر رونے لگی..

اس کے اظہار پہ روحان مسکرا گیا تھا..

زویا نے سراٹھا کر اسے دیکھا تو وہ مسکرا رہا تھا..

"آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں" وہ اٹھنے تو روحان اس پہ گرفت مضبوط کرتی..

"تو کیا کہہ رہی تھی تم زرا دوبارہ کہنا میں نے ٹھیک سے سنا نہیں.."

میں نے کچھ بھی نہیں کہا" شرمائی سر جھکا گئی.. اب روحان نے اسے بیڈ کیساتھ لگایا اور خود اس کے اوپر آیا تھا..

"تمہارا یہ اظہار مجھے سرشار کر گیا.."

میں مانتا ہوں میں نے ماضی میں بہت غلطیاں کی ہیں اب ان غلطیوں کو سدھارنے کا وقت ہے.. مگر تم نے ان سب

کے باوجود بھی مجھ سے محبت کی ہے ورنہ تم میری دسترس میں نا آتی.."

"تمہاری اسی محبت نے مجھے تم سے باندھے رکھا تھا" اور مجھے کہیں اور نکلنے کا راستہ ہی نہیں ملا میں گھوم پھر کر

تمہاری بانہوں کے حصار میں ہی آ گیا.."

## بے پرواہ عائشہ نور

مجھ بے پرواہ انسان کو اپنانے کا شکریہ .."

اس ماتھے پہ دھکتے لب رکھے تھے .. وہ دو جسم ایک جان ہو گئے تھے ..  
"نفرتیں جتنی بھی طاقتور ہو جائیں محبت کا ایک لمحہ ہی کافی ہے اسے ہرانے میں .."

"دراصل ہم اپنی بہو زرتاج کو اپنے ساتھ شاپنگ پہ لے جانا چاہ رہے"  
چاہتے شادی کا جوڑا خریدنا ہے تو ہم نے سوچا کیوں نازرتاج کی پسند کا لیا جائے "ارحم اور اسکی والدہ دونوں آئے  
تھے .. سفینہ اور سیمادونوں بیٹھی تھی .. دونوں نے انکی بات سنتے ایک دوسرے کی طرف دیکھا ..  
"مگر .. سفینہ بولے لگی

"اسلام وعلیکم" زویا چائے لئے آئی ..

وعلیکم السلام "صائمہ نے بڑے غور سے زویا کو دیکھا ..

"یہ میری بڑی بیٹی ہے زویا .." سفینہ نے تعریف کر دیا ..

ماشاء اللہ کیسی ہو بیٹا .. صائمہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا

جی آنٹی ٹھیک ہوں ..

زویا نے ارحم کی جانب دیکھا .. اور آپ کیسے ہیں ..

"میں آپکے سامنے ہی ہوں ہینڈ سم .." ارحم نے مزاحیہ انداز میں کہا تو سب مسکرا دیے ..



## بے پرواہ عائشہ نور

"تو پھر ہمیں آپ اجازت دیں اگر ہم زرتاج کو ساتھ لے جائے شادی کا جوڑا خریدنے"۔  
زویا سوچ میں پڑ گئی پہلے تو زری جائے گی نہیں اگر چلی گئی تو پھر کچھ الٹا نا کرے کے سب بگڑ جائے"۔  
"زویا جاؤ زری کو کہو کے تیار ہو جائے"۔ سیمانے کہا تو سفینہ اسکی جانب دیکھا مگر بولی کچھ نہیں  
جی"۔ پہلے تو زویا شک ہوئی۔  
جی میں بلاتی ہوں"۔ پھر آٹھ کر چلی گئی۔  
زرتاج اور روحا اپنے کمرے میں تھی۔  
چلو زری تیار ہو جاؤ تمہارے سسرال والے آئے ہیں تمہیں ساتھ لے جانا چاہتا ہیں شادی کا جوڑا خریدنے کیلئے"۔  
زویا نے کمرے میں آتے بڑے آرام سے کہا۔  
تمہارا دماغ تو خراب ٹھیک ہے میں وے نہیں جانے والی اس ٹھکر کی کیسا تھ کہیں بھی اگر جوڑا لینا ہے تو اپنی مرضی کا  
لے لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں جیسا بھی ہو گا پہن لوں گی"۔ صاف انکار تھا۔  
اٹھو جلدی سے تیار ہو وہ نیچے انتظار کر رہے ہیں" اب کے زویا نے ہاتھ سے کھینچ کر اٹھایا۔  
اور الماری سے مناسب سا جوڑا نکال کر سامنے رکھا۔  
زویا میری بات"۔  
شٹ اپ جاؤ یہ پہن کر آؤ"۔ زویا نے اسکی ایک ناسنی اور اسے واشروم میں دھکیل دیا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

نیوی بلو کاسوٹ پہنے وہ باہر آئی جو اسکی گوری رنگت پہ کافی سچ رہا تھا زویا نے اسکے بال سیدھے کئے.. ہلکا سا میک اپ کئے بہت پیاری لگ رہی تھی..

واؤ زری "روحانے ہاتھوں لائک کاسائن بنایا.. تو وہ منہ بناتی نیچے چل دی..

اب پتا نہیں یہ سسرال والوں کا کیا حشر کرنے والی ہے بیچارے لینے تو آگئے اب اپنی خیز منائے.." روحانے مزاق اڑانے والے انداز میں کہا..

"روحی سدھر جاؤ" زویا نے اسے ٹوکا اور زرتاج کے پیچھے گئی..

زرتاج انکے سامنے کھڑی ہوئی..

اسلام و علیکم "مروا تا سلام کیا جبکہ چہرے کے تاثرات سنجیدہ تھے..

و علیکم السلام.." دونوں کھڑے ہوئے اسے دیکھتے ار حم اپنا کورٹ درست کرتا اٹھا.. وہ اسے ہر رنگ میں ہی بہت اچھی لگتی تھی..

جیتی رہو ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہو.." اسکے سر پہ ہاتھ پھیرتے صائمہ نے کہا..

چلیں اب ہمیں اجازت دیں ہم جلد ہی واپس آجائیں گے.."

جلدی کا مطلب جلدی ہی ہے بیٹی کا معاملہ ہے آپ پہ بھروسہ کر رہے ہیں.." سیمانے تنبیہی انداز میں کہا..

جی میں سمجھتی ہوں زرتاج میری بیٹی کی طرح ہی ہے.." صائمہ نے بڑے نرم مزاجی سے کہا..

چلیں "ارحم کہتا آگے بڑھ گیا..

## بے پرواہ عائشہ نور

زرتاج سب پہ ایک نظر ڈالتی پرس سنبھالتی چلی گئی..

ارحم نے گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولا تو زرتاج بیک ڈور کھول کر بیٹھ گئی..

کوئی بات نہیں بچی شرمایہ ہے.." صائمہ کہتی بیٹھ گئی اور ارحم ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی.. بیک ویو مرر سیٹ کیا جس میں زرتاج کا عکس نظر آ رہا تھا..

ساری راستہ وہ اسے مرر سے تکتا آیا..

زرتاج اسکی نظریں بخوبی خود پہ محسوس کر رہی تھی مگر نظر انداز کرتی رہی.. صائمہ کی باتوں کا جواب بس ہوں ہاں میں ہی دے رہی تھی..



بھابھی یہ کیا آپ نے کیسے زری کو انکے ساتھ بھیج دیا.." انکے جاتے ہی سفینہ اب سیما سے مخاطب ہوئی..  
اب وہ لوگ اگر آگئے تو کیا کہہ کر انکار کرتے انہیں..

مگر بھائی صاحب سے اجازت ہی لے لیتے پہلے..

سفینہ تم بھی نابلس کر دو اب.. لڑکے والے ہیں انہیں انکار پسند نہیں آئے گا کچھ نہیں ہوتا زیادہ مت سوچا کرو ورنہ پریشان ہی رو ہو گی.." سیما کہتی چلی گئی..

"ماما آپ پریشان نا ہو کچھ نہیں ہوتا.." زویا انہیں تسلی دینے لگی جب کہ اندر ہی اندر خود بھی پریشان تھی..



## بے پرواہ عائشہ نور

وہ شاپنگ مال کی بہت بڑی بوتیک میں برائینڈل ڈریس دیکھ رہے تھے۔۔  
زرتاج نے ایک دو ڈریس دیکھنے کے بعد جلد ہی ایک ڈریس فائنل کر دیا۔  
بیٹا اور دیکھ لیتی "۔۔ صائمہ اسکی اتنی جلدی پہ حیران ہوئی  
"نہیں آنٹی یہ ٹھیک ہے بس مجھے ریڈ کلر اور بہت زیادہ ہیوی ڈریس نہیں پسند"۔۔ زرتاج نے یہی کہتے جان  
چھڑائی۔۔

ڈریس شاپنگ پنک کلر کا تھا جس پہ گولڈن ہاتھ کا کام تھا۔۔  
اور ساتھ جیولری شاپ پہ بھی پھرتی دکھاتے جیولری سلیکٹ کی۔۔  
اور ایسے ڈریس کے ساتھ کی سی سینڈل بھی۔۔  
"بھئی واہ بہت جلد کام نمٹ گیا۔۔ بار اچھے نکلے تھے اور تین بجے ہی فری ہو گئے مجھے تو لگا تھا شاید سارا دن لگ جائے  
لڑکیاں تو کئی دن لگا دیتی ہیں" صائمہ نے ہنستے ہوئے۔۔  
بھئی ماننا پڑے گا زرتاج ٹائم بھی ضائع نہیں کرتی اور چوائس بھی اچھی ہے "۔۔ ارحم نے زرتاج کو اپنی نظروں کے  
حصار میں لیتے کہا۔۔ زرتاج نے اسکی طرف دیکھنے سے مکمل گریز کیا۔۔  
چلو اب کچھ کھلاؤ گے بھی یا باتوں سے ہی پیٹ بھرو گے۔۔  
آنٹی مجھے گھر جانا ہے "۔۔ زرتاج جلدی سے بولی۔۔

ہاں ہاں بس کچھ کھاپی لے تے ہیں پھر تمہیں گھر چھوڑتے ہوئے چلے جائیں گے "۔۔ صائمہ بولی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

تو وہیں پاس ہی ریسٹورنٹ میں انہوں نے لہجہ کیا اور گھر کی راہ لی زرتاج پہلے کی طرح پیچھے ہی بیٹھی تھی.. تھکن کے باعث آنکھیں موند لی تھیں..

ارحم نے اسے محبت پاش نظروں سے دیکھا تھا جی چاہ رہا تھا بس ایک بار ان بند آنکھوں کو چھو لے.. پھر گاڑی کا رخ اپنے گھر کی جانب موڑ دیا تھا.. جھٹکے سے گاڑی رکنے پہ زرتاج کی آنکھ کھلی جو آنکھیں بند کرنے سے لگ گئی تھی.. وہ بغیر دھیان دیے اتر گئی مگر اسے احساس ہوا کہ وہ اس کے گھر کا پوریج نہیں ہے..

کیا ہوا اتنا حیران کیوں ہو گئی یہ بھی تمہارا ہی گھر ہے.. "ارحم نے گاڑی سے اترتے اسے دیکھا جو حیران نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی..

"مجھے میرے گھر جانا ہے یہ آپ لوگ کہاں لے آئے مجھے.. زرتاج کی شکل رونے والی ہوئی تھی..

"ارے بیٹا ڈرو نہیں یہ ہمارا گھر ہے.. آؤ میں تمہیں چائے پلاؤ اپنے ہاتھوں سے بنی ہوئی..

گھبراؤ نہیں راستہ میں پہلے ہمارا گھر آتا ہے اس لیے ارحم پہلے مجھے چھوڑنے کیلئے گھر آیا بھی تمہیں چھوڑ کر آتا ہے گھر.. تم آؤ اندر اب تم آگئی ہو تو گھر دیکھ لو پہلے ہماری چائے پیو اور چلی جانا.. صائمہ اسے پیار سے پھسلا اندر کی جانب لے کر بڑھی جو ابھی بھی گھبراہٹ کا شکار تھی..

"بیٹھو یہاں.. READERS CHOICE

"عشرت (گھر کی ملازمہ) پانی لاؤ جلدی..

اب کے صائمہ نے غصہ سے بیٹے کو گھورا جس کے منع کرنے باوجود بھی گھر لے آیا..



## بے پرواہ عائشہ نوس

تھوڑی دیر میں ملازمہ پانی لے آئی..

"زرتاج آپ گھبرائے مت یہ آپکا ہی گھر آئیں میں آپکے گھر دکھاؤں.. "ارحم نے اسے پریشان ہوتا دیکھ کہا..  
اچھا میں تمہارے لئے چائے بناتی ہوں تب تک تم زرا ارحم کے ساتھ گھر دیکھو.. "ارحم کی ماں کہتی کچن میں چلی گئی..

"یہ دیکھو ہمارا چھوٹا سا گھر تمہارے گھر کے مقابلہ میں چھوٹا ہے مگر یہ ماما نے بڑے پیار سے سجایا ہے.. "وہ گھر دکھاتا  
اب اسے اپنے کمرے تک لے آیا..

"یہ ہمارا کمرہ ہے "ارحم یہ بات کہتا زری کے پیچھے آیا وہ کمرے کے بچوں بیچ کھڑی تھی ادھر ادھر نظریں گھما کر  
غیر دلچسپی سے ادھر پڑے سامان کو دیکھ رہی تھی..

ارحم زری کے پیچھے کھڑا اسکی پشت کیساتھ لگا اسکے ہاف آسیتینس پہنی بازوؤں پہ نرمی سے ہاتھ پھیرتا اس کے بالوں  
میں منہ دیا اسکے وجود سے اٹھتی بھینسی سی مہک اسے مدھوش کر رہی تھی اسکی گردن پہ جھکا ہی تھا کے زرتاج فٹ  
سے اسکی حصار توڑ کر نکلی تھی.. اپنے زور سے دھڑکتے دل کو قابو پاتی بولی..

"یہ کیا کر رہے ہو.."

"وٹ تم مجھ سے پوچھ رہی ہو شوہر ہوں تمہارا ہونے والا.."

"ہونے والے ہوا بھی ہوئے نہیں "سخت لہجے میں بولی تھی..

جبکہ ارحم کو اسکے اس لہجے کی توقع قطعی نا تھی..

## بے پرواہ عائشہ نوس

"ریلیکس بے بی نہیں کرتا کچھ"۔

"ابھی تمہاری مرضی چلے گی مگر آفٹر میرج صرف میری مرضی چلے گی صرف میری"۔ "معنی خیزی سے کہتا ایک شریر سی سمانل پاس کی۔۔ زرتاج بنادیر کئے اسکے پاس سے نکل گی باہر۔۔

افف بہت ٹیڑھی کھیر"۔۔ ارحم ایک شیطانی ہنسی ہنسا۔۔

زرتاج کمرے سے باہر آتی ایک کونے میں گئی اور پرس سے جلدی سے موبائل نکالا۔۔ اور کال لگائی۔۔ اسکے سامنے کلائینٹ بیٹھے تھے اور وہ انکے ساتھ ڈیل کر رہا تھا جب اسکا موبائل بجا۔۔ موبائل اٹھایا۔۔ "زرتاج کیوں کال کر رہی ہے"۔۔

"ہیلو۔۔"

"ہیلو۔۔ زارون تم پلیز مجھے جلدی لینے آجاؤ"۔۔ زرتاج نے ادھر ادھر دیکھتے جلدی سے کہا۔۔

"لینے آجاؤں؟ مگر تم ہو کہاں۔۔"

ارحم کے گھر"۔۔ فٹاٹ کہا۔۔

واٹ"۔۔ دماغ ٹھیک ہے تمہارا کرکیار ہی ہو وہاں"۔۔ اسکا میٹر گھوما۔۔

وہ تائی ماما اور زویا نے مجھے انکے ساتھ شاپنگ پہ بھیج دیا اور یہ مجھے شاپنگ کے بعد اپنے گھر لے آئے پلیز تم جلدی آؤ مجھے لینے" کہتے ہی کال کٹ کر دی اور جلدی سے موبائل پرس میں ڈال دیا ارحم کو کمرے سے نکلتا دیکھ وہ جلدی سے حال میں گئی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

آ جاؤ بیٹا چائے پیو"۔۔ صائمہ نے کہا تو۔۔

وہ جلدی سے صوفہ پہ بیٹھ گئی اور چائے کا کپ اٹھالیا۔۔ وہ گھبرائی سی لگی صائمہ کو۔۔ پیچھے ار حم بھی آگیا۔۔

زارون ریش ڈرائیونگ کرتا ار حم کے گھر پہنچا تھا۔۔

وہ تینوں چائے کا کپ لئے بیٹھے تھے۔۔

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں <https://ezreaderschoice.com>

آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

## بے پرواہ عائشہ نور

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: [mobimalik83@gmail.com](mailto:mobimalik83@gmail.com)

[readerschoicemag@gmail.com](mailto:readerschoicemag@gmail.com)

Facebook groups : **Readers Choice,**

زارون کو گھر کے اندر آتا دیکھ وہ دونوں حیرانی سے کھڑے ہوئے  
جبکہ زرتاج نے سکون کا سانس لیا تھا اور چائے کا کپ میز پر پٹخا۔  
اسلام علیکم "زارون نے ارحم کے پاس آتے اس سے ہاتھ ملایا اور صائمہ سے پیار لیا۔  
تم یہاں "۔۔ ارحم نے حیرت سے پوچھا۔  
ہاں وہ میں فرنیچر سیٹ کروانا تھا تو تمہارے کمرے کا جائزہ لینا تھا اس حساب سے سامان رکھوانا تھا۔ مگر زرتاج تم  
یہاں کیسے آئی مطلب کس کے ساتھ آئی ہو۔۔"

## بے پرواہ عائشہ نوس

زارون اپنے غصہ کو کنٹرول کرتے خود کو نارمل رکھتے کہا اصل بات چھپاتے ہوئے کہ اسے زرتاج نے بلایا ہے۔۔۔  
بیٹا ہم نے شادی کا جوڑا لینا تھا تو اس لیے زرتاج بیٹی کو ساتھ لیکر گئے تھے پھر سوچا اسے اپنا گھر دکھا دیں۔۔۔ تم آؤ نا چائے  
پیو ہمارے ساتھ۔۔۔ صائمہ پہلے تو گھبرا گئی تھی پھر بات سنبھالے کہا۔۔۔

نہیں آنٹی ٹائم نہیں ہے بس مجھے روم دیکھنا ہے۔۔۔

زارون ارحم کیساتھ اسکے کمرے کی طرف بڑھا سرسری سا کمرے کا جائزہ لیا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ چلیں زری مجھے گھر کچھ کام تھا۔۔۔ اسنے نارمل انداز میں کہا مگر چہرے پہ غصہ عیاں تھا۔۔۔  
دونوں وہاں سے چلے گئے۔۔۔

"ارحم میں نے تمہیں گاڑی میں بھی منع کیا تھا مگر تم نہیں مانے اور اچانک زارون آگیا کیا سوچ رہا ہو گا وہ ہمارے  
بارے میں۔۔۔"

ہر جگہ ٹپک پڑتا ہے ایک تو یہ۔۔۔ ارحم اپنی ماں کی بات پہ کان دھرنے کے بجائے اپنی ہانکنے لگا۔۔۔  
اماں کچھ نہیں ہوتا نا۔۔۔

تھوڑے دنوں کی بات ہے صبر نئی ہوتا تم سے۔۔۔ ارحم انکی سنی ان سنی کئے چلا گیا اور وہ سر پکڑ کر بیٹھ کے اب کیا  
جواب دے گی انہیں۔۔۔ بیٹے کے اسرار پہ ہی زرتاج کو بازار ساتھ لے کے گئی تھی۔۔۔



زارون کیساتھ گاڑی میں فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی تھی اور خود کو کافی محفوظ اور کمفرٹ فیل کر رہی تھی۔۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

کچھ غلط حرکت تو نہیں کی اسنے تمہارے ساتھ "سنجیدگی سے سامنے نظریں مرکوز کئے پوچھا زارون نے..  
امم نہیں ایسی.. تو کوئی بات نہیں.. بس اس گھر میں وحشت ہو رہی تھی.. مجھے بالکل بھی اچھا نہیں فیل ہو رہا تھا.."  
اصل بات چھپاتے زرتاج نے کہا..

"ہم.. مجھے اسکی حرکتیں ٹھیک نہیں لگی.."  
زرتاج کیساتھ زارون کو اندر آتا دیکھ وہ اپنے جگہ سے کھڑی ہوئی تھی.. سیما اور سفینہ اس وقت حال میں بیٹھی تھی..  
زویا اور روحا بھی وہاں آئی..

"آپ لوگوں نے کیا سوچ کر زری کو انکے ساتھ بھیجا" زارون نے سخت لہجہ میں سوال کیا..  
"وہ لوگ خود آئے تھے بیٹا اسے لینے اور یہ تمہارے ساتھ کیسے".. سیما نے زارون کو غصہ میں دیکھ کر کہا..  
اسے میں انکے گھر سے لارہا ہوں".. زارون نے چلاتے ہوئے کہا..  
کیا".. سفینہ کو منہ نکلا اور سیما کا بھی حیرت سے منہ کھلا زویا اور روحا نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا..  
گہری خاموشی چھائی تھی..

"ابھی نکاح نہیں ہوا انکا جو ایسے لے گئے اور نا ہی ہمارے کوئی قریبی رشتہ دار ہیں اس لئے آپ لوگوں کو دھیان کرنا  
چاہیے تھا.. "وہ سب پہ کڑی نگاہ ڈالتا وہاں سے نکل گیا..  
اسکو باہر جاتا دیکھ سیما نے زرتاج کو آڑے ہاتھوں لیا..

کیا ضرورت تھی تمہیں زارون کو بلانے کی ہمیں بتادیا ہوتا ڈرائیور بھیج دیتے تمہیں لینے.."

## بے پرواہ عائشہ نور

میں نے.. نہیں بلایا زارون کو وہ تو وہاں فرنیچر سیٹ کروانا تھا.. اسلیے روم دیکھنے آیا تھا اور مجھے وہاں دیکھ لیا.. زرتاج نے کہتے ہی کمرے کی راہ لی..

اب یہ جا کر عالم کو ہی نابتادے "سب سیما صوفہ پہ ڈھیر ہوتی بولی.. پریشانی سفینہ کو بھی ہوئی..

..



زرتاج کو اپنی گردن پہ ابھی ارحم کا لمس محسوس ہو رہا تھا.. بے ساختہ اسکا ہاتھ گردن پہ گیا.. زہر لگا تھا وہ شخص

اسے.. پہلی بار دل سے زارون اچھا لگا کتنا فرق تھا زارون اور ارحم میں.. اس نے سوچا

اسی وقت زویا اور روحا آئی تھی کمرے میں انہیں دیکھتے وہ منہ پھیر گئی.. "دفع ہو جاؤ تم دونوں"..

"سوری زری" دونوں نے ایک ساتھ کہا.. اور اس سے لپٹ گئی..

تو وہ بھی ہنس دی اور انہیں گلے لگا دیا..

...



سیمانے اپنی بہو زویا کو بہت ساری شاپنگ کرائی شادی والے دن کا بہت کا مدار ڈریس لیا جس پہ زویا نے اعتراض کیا کہ وہ کیسے پہنے گی دلہن کی طرح لگے گی.. مگر سیمانے ایک ناچنے دی اور بھی بہت سے کا مدار سوٹ لئے کہ وہ اسکی بہو ہے یہ اسکا حق بنتا ہے..



عالم صاحب آپکا بیٹا آخر کب تشریف لارہا ہے.. کل مہندی ہے اور اسے کوئی پرواہ نہیں.." وہ لوگ اس شام کی چائے پی رہے تھے جب سیما بولی..

میری بات ہوئی ہے اس سے کل تک آجائے گا عالم صاحب زویا کے ہاتھ سے چائے پکڑتے بولے جبکہ زویا کا دل دھڑکا تھا روحان کے نام پہ..

زویا ٹرے پکڑے کچن میں چلی گئی..

زرتاج سیڑھیاں اترتی باہر کی جانب بڑھی..

"ایک تو تمہاری بیٹی کو بھی چین نہیں ہے منہ اٹھا کر سارے گھر میں گھوم رہی ہے.." سیما نے زرتاج کو باہر کی طرف جاتا دیکھ سیما سے بولی..

اسکا لان میں جانے کا دل کر رہا تھا موسم بھی خوشگوار تھا۔ جیسے ہی دروازہ سے باہر قدم رکھا سامنے کھڑے نفوس کو دیکھ چونک گئی.. اپنی آنکھوں پہ یقین ہی ناہور ہا ہو جیسے..

حالان بھائی.." روحان کو دیکھ وہ حیران ہوئی اور اس سے بچوں کی طرح لپٹ گئی..

"زری بیٹا بھی بھی بچی ہی ہو اونٹ جتنی ہو گئی ہو" اس سے خود سے نرمی سے الگ کر کر اسکی گال کھینچی تھی..

واٹ سرپرائز کل آنے والے تھے آپ.." وہ پر جوش انداز میں بولی..

## بے پرواہ عائشہ نور

ہاں ہاں چلو اندر بھی سر پرانز دیتے ہیں"۔۔ روحان اپنا بیگ وہیں چھوڑ کر اندر بڑھا۔۔

سر پرانز "زرتاج نے زوردار آواز میں کہا تو سب نے اسکی طرف دیکھا۔۔ زرتاج کے پیچھے روحان جھک کر چھپنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔

بھئی کون ہے تمہارے پیچھے"۔۔ عالم پیچھے کھڑے شخص کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے۔

تو زرتاج نے پیچھے ہٹتے روحان کو آگے کیا۔۔ تو سب خوشی سے اچھل پڑے تھے۔۔ "روحان"

روحان پہلے اپنی ماں کے گلے لگا۔۔ جن کی متپانچ سال سے تڑپ رہی تھی اپنے بیٹے کو گلے لگانے کیلئے۔۔

بیٹے سے گلے لگتے ہی سیما آبدیدہ ہو گئی تھی۔۔ پھر سب سے ملا یہاں ایک جذباتی ماحول بن چکا تھا ہر ایک کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔۔ "ارے بھئی لگتا ہے میرا کسی کو اچھا نہیں لگا میں جا رہا ہوں"۔۔ روحان نے کہتے ہی ایک قدم آگے بڑھنا چاہا تو سیما نے اسکا کان پکڑ لیا۔۔

کہاں جانا ہے تم نے ہاں۔۔ آئے بڑے دھمکی دینے۔۔

آہام پلیز میری بیوی کے سامنے تو کان نا کھینچے "زویا کو دیکھتے آنکھ دبائی۔۔ تو زویا سٹیٹا گئی ادھر ادھر دیکھنے لگی وہ جو دور کھڑی بس اسے نم آنکھوں سے دیکھ رہی تھی پاس آکر ملی تک نہیں تھی۔۔

تو سب ہنس دیے تھے۔۔

"سیما بیگم چھوڑیں میرے بیٹے کو عرصہ بعد آیا۔۔"

"عالم صاحب اب نہیں چھوڑنا میں نے اسے۔۔"

## بے پرواہ عائشہ نور

"ارے بچیوں جاؤ روحان کیلے کوئی چائے پانی کا بندوبست کرو" سفینہ نے کہا تو وہ تینوں کچن کی طرف چل دی..  
ماشاللہ میرا بیٹا پہلے سے زیادہ پیارا لگ رہا ہے.. سیمارو حان کے ساتھ صوفہ پہ بیٹھتی بولی..  
واؤ واٹ آسپر از "زارون جو باہر سے ابھی گھر آیا تھا سامنے بیٹھے روحان کو دیکھ حیران ہوا..  
تو روحان کھڑا ہوا دونوں گرم جوشی سے گلے لگے تھے.. عالم صاحب اور اپنے بچوں کو ایک ساتھ دیکھ خوشی سے  
نہال ہوئے..

مام آپ کو نہیں لگتا کہ اب زارون کی شادی کر دینی چاہیے.. زارون کو دیکھتے روحان نے اپنی ماں سے کہا..  
اویار میں ایسے ہی خوش اچھا نہیں لگ رہا تمہیں.. زارون نے کہا سب ہنس دیے..  
اچھا لگ رہا ہے تو کہا ہے ناتا کہ تیری خوشیوں میں مزید اضافہ ہو سکے.. روحان نے اسے مزید مسکا لگایا..  
بس بس میں اتنی سی خوشی میں ہی اتنا خوش ہوں..  
اچھا بس.. روحان بیٹا جاؤ تم فریش ہو جاؤ.. سیمانے انہیں ٹوکا..  
جی مام؟ کہتا وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا..

روحان کمرے میں آیا ایک نگاہ سارے کمرے کی طرف دوڑائیں.. بالکل ویسے کا ویسا ہی تھا اس کا کمرہ جیسے وہ چھوڑ کر گیا  
تھا صاف ستھرا.. کل ہی سیمانے صاف کروایا تھا.. کبرڈ کھولی اسکے کپڑے وہاں پہلے سے تھے ان میں شلوار بلیک  
قمیض شلوار نکال کر وہ باتھ روم گھس گیا..



## بے پرواہ عائشہ نور

وہ سیڑھیاں اترتا نیچے آ رہا تھا بلیک شلوار قمیض پہنے وہ بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا اسکی سفید رنگت پہ کالا رنگ بہت اٹھ رہا تھا سیمانے بلائیں لی اپنے بیٹے کی..

چائے کے ساتھ سمو سے اور پکوڑے بھی رکھے گئے تھے.. روحان سامنے صوفہ پہ بیٹھا..

"زویا چائے دو روحان کو" سیمما کہہنے پہ وہ آگے بڑھی اور کپ اٹھا کر روحان کی طرف بڑھایا.. روحان نے اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیا ہوا تھا جس سے وہ کنفیوز ہو رہی تھی..

روحان نے کچھ دیر اسے دیکھنے کے بعد کپ کی طرف ہاتھ بڑھایا کپ سمیت اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ ہاتھ چھڑانے جوگی بھی نہیں رہی تھی اور آہستہ اسکا ہاتھ چھوڑ کر کپ تھام لیا..

سیمما اپنے بیٹے کی اس حرکت پہ مسکرا دی جبکہ زویا کا تو وہاں کھڑا ہونا ہی محال ہو گیا تھا روحان نے بڑے ڈھیٹ پن کا مظاہرہ کیا جیسے وہاں کو ہو ہی نا..

اور زویا چلی گئی.. جبکہ زارون ساتھ بیٹھا بولا.. "تیری ہی ہے سب کی سامنے تاڑ رہا ہے"..

ہاں تو میری ہے سب کی کیوں پرواہ".. روحان نے بھی ڈھٹائی سے جواب دیا..

زویا اسکی اس حرکت کے بعد دوبارہ سامنے نا آئی اسکے پھر کھانے کے وقت اسکا سامنا ہوا.. کھانے کی ٹیبل پہ

سب بیٹھے تھے زویا اور روحا کھانا لگا رہی تھی ہلکی پھلکی آپس میں بات چیت جاری تھی.. سارا کھانا روحان کی پسند کا بنایا گیا.. زرتاج بیٹھی تھی..

## بے پرواہ عائشہ نور

جبکہ ایک دو چیزیں زویا رکھ رہی تھی.. "زویا بیٹھ جاؤ اب زری تم بھی کچھ ہاتھ ہلا لو پرسوں ہے تمہاری شادی ہے..  
زویا کی کنڈیشن بھی ٹھیک نہیں ہے" .. زارون نے زرتاج کو آڑے ہاتھوں لیا..  
یہ کہاں گھسنے دیتی ہے مجھے کچن میں " .. زرتاج نے اپنا دفاع کرنا چاہا..  
کیا ہوا زویا کو " .. روحان نے نا سمجھی سے زارون کو کہا..  
روحان بیٹا تم " .. سیما بول ہی رہی تھی کے عالم صاحب نے اسکی بات ٹوک دی..  
روحان تم پریشان نا ہو شادی کی تھکاوٹ ہے ویکنئیس ہو گئی تھی " زویا بچے بیٹھو کھانا کھاؤ..  
روحان نے زویا کو غور سے دیکھا وہ اسے واقعی کمزور لگی اور رنگ بھی پیلا ہو رہا تھا..  
روحان کیساتھ کی ہی کرسی خالی تھی زرتاج کیساتھ والی کرسی پہ روحا بیٹھ چکی تھی..  
مرتاکیانہ کرتا چار ونا چار اسے روحان کیساتھ بیٹھنا پڑا.. روحان نے اسکے سامنے پلیٹ رکھی اور چاول ڈالنا شروع کر دیئے..  
کھاؤ اب میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو بعد میں فہرست سے دیکھ لینا " روحان نے اسے خود کو دیکھتا پاپا کر کہا تو وہ تو وہ شرم سار ہوئی ہوئی تھی اور جلدی سے چھچھاٹھایا..  
جبکہ ساتھ بیٹھی روحا اور زری کی ہنسی نکلی تھی..  
"تم لوگوں کے کس بات پہ دانت نکل رہے ہیں " روحان نے انہیں ٹوکا تو وہ سیریس ہو کر کھانے لگی..

## بے پرواہ عائشہ نور

روحان کی نظر زرتاج کی پلیٹ پہ گئی جہاں چاول کی ٹیسی لگی ہوئی تھی اوپر تک اور وہ بڑے مزے سے اوپر رائتہ ڈال ڈال کر کھا رہی تھی.. اور پھر اسکی صحت کی طرف نگاہ دوڑائیں.. اور پھر زویا کی طرف دیکھا جہاں وہ بس پلیٹ میں چچہ احسان کر رہی تھی تھوڑے سے جو اسنے چاول ڈالے تھے بس وہی پورے کرنے کی کوشش کر رہی تھی..

"زویا کا سارا کھانا تو تم ہی کھا جاتی ہو اسے دیکھو اور خود کو دیکھو" .. روحان نے زرتاج کو ٹوکا جس نے چچہ بھر کے منہ ڈالا تھا روحان کی بات سے جلدی اسے نگلا..

زارون اور روحا کی ہنسی چھوٹی تھی..

"حان بھائی میں اپنے حصہ کا ہی کھاتی ہوں اب آپکی بیوی نہیں کھاتی تو میرا کیا قصور" .. زرتاج بھی کہاں چپ رہنے والی..

"ہم.. کھانا کھاؤ" .. عالم صاحب نے انہیں ٹوکا..

بس اسی نوک جھوک میں کھانا کھایا گیا زرتاج نے پھر بھی پیٹ بھر کر کھایا کھانا تو اسکی کمزوری تھی غصہ اور ٹینشن میں تو ڈبل کھاتی تھی..

رات گیار بجے تک روحان کی سب کے ساتھ گپ شپ رہی سب بزرگ کمرے میں چلے گئے..

پھر سب چلے گئے..

زویا کچن میں تھی جب اسے روحان کا میسج آیا..

روم میں آؤ" .. اب اسی کشکش میں تھی کے کیا کرے جائے نا جائے..

## بے پرواہ عائشہ نور

"ماما کے پاس گئی تو وہ کیا سوچیں گی میں روحان کے پاس نہیں گئی.. اور مجھے روحان کے روم میں نہیں جانا کتنا برا ڈانٹا تھا اور پھر بات بھی نہیں کی.. اور حان ناراض ہو گئے تو.."

پانی کا جگ لئے وہ اپنی ماما کے کمرے میں آئی پانی رکھ کر وہ باہر کی جانب قدم بڑھائے کے پیچھے سے سفینہ نے آواز دی..

"زویا بیٹا سو جاؤ کل بہت کام کرنے ہیں.."

جی ماما میں جا ہی رہی تھی سونے..

کہاں سونے.. سفینہ نے جلدی سے پوچھا..

وہ ماما میں.. زویا سے جواب ہی بن نہیں ہو رہا تھا..

یہاں سو جاؤ بیٹا روحان کے کمرے میں تم دو دن تک نہیں جاؤ گی گھر میں شادی ہے بہن کی اس پہ توجہ دو..

جی ماما.. اور سفینہ کے ساتھ لیٹتے ہی اسے نیند آگئی..

روحان کتنی دیر تک جاگتا رہا مگر وہ نا آئی اور روحان انتظار کرتے کرتے سوچکا تھا..



زویا نے بہت ساری شاپنگ کی تھی روحان کیسا تھا یہ چار دن انہوں نے بہت انجوائے کیا..

دن دس بجے کی فلائیٹ کا ٹائم تھا..

وہ وقت پہ ہی ایئر پورٹ پہنچ چکے تھے.. اب اناؤ سمنٹ ہو رہی تھی.. الوداع کا وقت آن پہنچا

## بے پرواہ عائشہ نور

"زویا رویوں رہی ہو کل تک اتنی ایکسائیٹڈ تھی.. اور اب ایسے کرو گی تو میں تمہیں پھر جانے نہیں دوں گا.."

"مجھے جانا ہے" اسنے نفی میں سر ہلایا..

آپ کب آئیں گے..

میں کچھ دنوں تک کام بہت ہے" اسکے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے تھامے وہ محبت سے دیکھ رہا تھا.. پھر آہستہ سے اسکے ہونٹوں کو اپنے لبو سے چھو کر پیچھے ہوا..

زویا نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں کوئی دیکھ تو نہیں رہا..

"ہا ہا.. یہ پاکستان نہیں ہے گھبراؤ نہیں" روحان نے اسکی گھبراہٹ کم کرنی چاہی..

پھر اسے اناؤ سمٹ ہوئی اب کے زویا کو جانا پڑا

روحان نے ہاتھ ہلاتا رہا اور وہ اسکی نظروں سے اوجھل ہوتی چلی گئی..

روحان کو لگا جیسے وہ سانس نہیں لے پارہا ہو.. کتنی مشکل تھی یہ وسل کی گھڑیاں..

ایک آنسو اسکی آنکھ سے پھسلا تھا جلدی سے خود کو کمپوز کیا.. اور ایئر پورٹ سے باہر نکلا آیا..

\*\*\*

READERS CHOICE 🌹🌹🌹🌹



## بے پرواہ عائشہ نور

روحان گاڑی چلا رہا تھا اسکا دل بجھ سا گیا تھا.. پرانی یادیں تازہ ہونے لگی تھیں زخم پھر سے ہرے ہونے لگے اپنوں سے دوری درد دینے لگی تھی.. ماں یاد آنے لگی تھی آپنی آنائی کی آگ میں خود بھی جلتا رہا اور ساتھ اپنے سے جڑے رشتوں کو بھی سلگاتا رہا تھا.. اسنے ارادہ کیا کہ سب کا ازالہ کرے گا.. سب کچھ پہلے جیسا ٹھیک ہو جائے گا..

\*\*\*\*



"انتظار ہی نہیں ہو رہا اب تو زوئی بھابھی کا کب تک پہنچے گی" .. روحان بے چینی سے کہا

"آجائے گی زارون گیا ہوا ہے نالینے کیلئے" .. اب کے سیمابولی .. رات کافی ہونے کو آئی تھی..

صرف زارون ہی گیا تھا اسے ایئر پورٹ ریسیو کرنے کیلئے رات کافی تھی اسلیے بس زارون ہی گیا تھا اسنے کسی کو بھی ساتھ لے جانے سے صاف انکار کر دیا تھا..

گاڑی کا ہارن بجاتا تھا.. زرتاج اور روحی باہر کو بھاگی تھی..

ابھی زویا گاڑی سے نکلی ہی تھی کہ دونوں جھپٹ گئی تھی اس کو..

"ارے پاگل لڑکیوں اسے اندر لے کر چلو کچھ مر نکالنا ہے کیا بے چاری کا" .. زارون نے کہا..

"تم ہو گے پاگل" زرتاج نے تڑخ کے اسے کہا اور زویا کو لئے اندر کی طرف چل دی..

ایک ایک کر زویا سب سے ملی عالم صاحب سے پیار لیا سیماکے گلے لگی پھر اپنی ماں سے لپٹ گئی اپنے آنسوؤں پہ دونوں قابو ناسکی تھی.

## بے پرواہ عائشہ نوس

"ارے بھی بچی تھکی ہوئی آئی ہے کچھ کھلاؤ پلاؤ.." عالم انہیں جذباتی ہوتا دیکھ بولے..

پہلے یہ بتاؤ میرا بیٹا کیسا ہے.." کب آئے گا.." سیماروحان کا نام لیتے آبدیدہ ہو گئی..

"تائی امی روحان بالکل ٹھیک ہے بہت یاد کرتے ہیں آپکو.." اور انہوں نے کہا ہے کہ وہ آئیں گے زری کی شادی سے کچھ دن پہلے "سیماکو تسلی دیتے زویا نے کہا..

اللہ کرے تم ٹھیک کہہ رہی ہو "سیمائیسوں پونچھتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی..

کچھ دیر بیٹھنے کے بعد عالم صاحب بھی سونے کیلئے کمرے کی طرف چل دیے اور سفینہ بھی چلی گئی..

وہ کافی دیر باتیں کرتے رہے اب زارون کی بھی بس ہوئی..

"توبہ ہے لڑکیوں اتنا کون بولتا ہے میں تو چلا سونے" وہ انگڑائی لیتا چل دیا..

پھر وہ بھی کمرے میں آگئی ساری رات باتیں چلتی رہی..

اگلے صبح دیر تک زویا سوئی رہی دن بارہ بجے اسکی آنکھ کھلی تھی.. گھڑی پہ نگاہ گئی.. "اف اتنی دیر تک سوتی رہی.."

"گڈ مارنگ زویا بھابھی.." روحا چائے لئے کمرے میں آئی.. "آٹھ گئی آپ چاچی نے کہا تھا آپکی اٹھا دوں.."

مسکرا کر سکی طرف دیکھا.. "تھینکس.." وہ آنکھیں ملتی اٹھی تھی..

منہ ہاتھ دھو کر وہ باہر آئی اور مگ اٹھایا.. "پتہ ہی نہیں چلا اتنی دیر تک سوتی رہی.."

"کچھ نہیں ہوتا اتنا سفر کر کے آئی ہیں تھک گئی ہونا.."

"ہاں تھک تو واقعی گئی تھی اب ریلیکس فیل کر رہی ہوں.."

## بے پرواہ عائشہ نور

"اچھا اب شاور لیکر نیچے آجائیں میں ناشتہ بنواتی ہوں آپ کے لئے.."

ہم زویا نے مسکرا کر سر ہلایا.. تو وہ چلی گئی

زویا نے بیگ سے کپڑے نکالے اور واش روم چلی..

تیار ہو کر بیگ سے چیزیں نکالی جو لیکر آئی تھی سب کیلئے اور نیچے چلی آئی..

ماشاللہ.. سفینہ نے اسکے سر پہ ہاتھ پھیرا سیمابھی پاس ہی بیٹھی تھیں..

"ہو گئی نیند پوری.."

جی ماما.. "وہ مسکرائی

"تائی امی روحان نے آپکے لئے شال لی تھی.. زویا نے سب سے پہلے سیمابھی کی طرف شال بڑھائی جسے اس نے تھام لیا تھا..

ماشاللہ میرے روحان کی پسند ہے تو اچھی ہے.."

ماما یہ آپکے لئے اور روحی یہ تمہارے لئے اور زری کہاں ہے.."

جب دل کرتا ہے منہ اٹھا کر یونیورسٹی نکل پڑتی ہے شادی میں اب دن ہی کتنے رہ گئے کتنی بار کہا ہے سفینہ سے کہ اب اسے گھر بٹھائے مگر وہ سنتی کس کی ہے.. سیمابھی ابولی تھی..

اب تم ہی سمجھانا اسے میری تو ایک نہیں مانتی.. سفینہ نے بے بسی کہا..

جی ماما میں سمجھاؤں گی اسے.."

## بے پرواہ عائشہ نوس

زویا بھا بھی تم ناشتہ کر لو پہلے پھر آنے دو اسے مل کے کلاس لیں گے اسکی مجھے تو کچھ سمجھتی ہی نئی"۔

کافی دیر بعد وہ روم میں آئی تو موبائل بج اٹھا۔

اوہ روحان"۔۔ جلدی سے کال اٹھائی۔

اسلام علیکم"۔

وعلیکم اسلام"۔۔ محترمہ زرافون پہ بھی نگاہ کرم کر دیا کرو۔۔ جاتے ہی تیور بدل گئے تمہارے" روحان کا پارہ چڑھ چکا

تھا مسلسل آدھے گھنٹے سے وہ کال کر رہا تھا۔

زارون سے صبح ہی اسکی بات ہو گئی تھی اسکی کہ وہ زویا کو ایئر پورٹ لینے گیا تھا اور وہ خیریت سے پہنچ چکی تھی۔

ایم سوری روحان ایسی بات نہیں ایکجولی میں دیر سے اٹھی تھی اور ناشتہ کرنے نیچے چلی گئی"۔۔ زویا کو سمجھ نہیں آرہا

تھا کہ کیا کہے۔

ہم بندابتا ہی دیتا ہے کہ خیریت سے پہنچ گئی کہ نہیں مگر پرواہ ہی کسے ہے۔۔" خفگی سے کہا

بہت رات ہو گئی تھی اور پھر سب سے باتیں کرتے کرتے رات گزر گئی"۔۔ زویا نے صفائی پیش کی

"ایک تم لڑکیوں کی کتنی باتیں ہیں جو ختم ہی نہیں ہوتیں۔۔ اچھا میری میٹنگ کا ٹائم ہونے والا ہے پھر بات کروں

گا"۔۔ اور کال کٹ کر دی۔

وہ میری بات"۔

اف بات کر کے بھی احسان ہی کیا ہے"۔۔ وہ موبائل کو گھورتے ہوئے بولی

## بے پرواہ عائشہ نور

بہت کھلی کھلی سی لگ رہی تھی زویا..

ماشاللہ لگتا ہے روحان بھائی نے بہت پیار دیا ہے.. "زرتاج یونیورسٹی سے آئی گھر کے اندر داخل ہوتے ہی زویا پہ نظر گئی جو روحا سے کسی بات پہ ہنسی جا رہی تھی.. اور پاس بیٹھتی ہی بولی..

تم تو مجھ سے بات ہی نا کرو" اسکی طرف دیکھتے ہی زویا نے غصہ والے انداز میں کہا..

کیا ہو گیا ہے اب میں نے کیا کیا.. "کیا کہا ہے روحی تم نے زویا کو.. "زرتاج کا رخ روحا کی طرف تھا..

کیا کیا ہے تم نے یہ میں بتاتی ہوں اور خبردار جو تم نے روحی کو کچھ کہا تو.. "زویا تیوری چڑھاتے ہوئے بولی "واہ نند بھا بھی ایک ہو گئی.. بتالی مارتے کہا زرتاج نے..

"تم جاؤ کل سے یونی پھر دیکھنا" وارن کرتے کہا زویا..

بٹ وائے؟ زرتاج نے کہا..

یار شادی ہے تمہاری پار لرجاؤ کچھ خود پہ توجہ دو یہ کیا منہ اٹھا کے چل دی تم یونی.. "اور ماما کو بھی پریشان کیا ہوا کل

سے ماما کیساتھ بازار بھی جانا ہے شادی سر پہ ہے.. "تم تو جاؤ گی لہذا گھر بیٹھو.. "زویا نے اسے خوب لتاڑا.. وہ بس

چپ کر کے رہ گئی..

READERS CHOICE \*\*\*.....



## بے پرواہ عائشہ نوس

اگلے دن سے ہی شادی کیلے شاپنگ شروع کر دی گئی تھی.. روز ہی بازاروں کے چکر لگ رہے تھے.. زویا نے ایک سے بڑھ کر زرتاج کے لئے جوڑے خریدے ساتھ ہی ساتھ ٹیلر کو بھی دے دیے گئے میچنگ جیولری اور ساتھ کی سینڈلز بھی اور کچھ ضروریات کی چیزیں بھی..

زرتاج نے ایک پرسنٹ بھی دلچسپی نادکھائی تھی.. زویا نے اسے اسکے حال پہ چھوڑنا مناسب سمجھا.. ایک دوبارہ زبردستی پارلر بھی لے گئی..

..



زویا کی ایک ہفتے سے روحان سے بات بھی ناہوئی

وہ رات کے وقت لان میں بیٹھی روحان کے ساتھ بیتے لمحات کو یاد کر رہی تھی آج وہ بیٹھی سوچ رہی تھی روحان نے ابھی تک اسے کال نہیں کی تھی ایک دوبارہ خود سے بھی کال کی بس یا تو آفس میں بزی ہوتا یا سو رہا ہوتا.. پھر اس نے بھی دوبارہ سے کال نہیں کی..

"کہیں روحان اس چٹیل کے ساتھ.."

"جو مجھے آگنور کر رہے ہیں.. بس میرے جاتے ہی انہیں موقع مل گیا پھر سے اس کے ساتھ وقت گزارنے کا وہ بہت تیز عورت ہے پھر سے روحان کو اپنے قابو میں کر لیا ہو گا.."

## بے پرواہ عائشہ نور

کہیں روحان مجھے چھوڑ ہی نادیں"۔۔ اسکی باتوں میں آکر۔۔ نہیں نہیں روحان مجھے دھوکا نہیں سکتے۔۔ "دھوکہ"۔۔ وہ دے سکتے ہیں۔۔"

گزری ہوئی باتیں جو وہ بھول گئی تھی پھر یاد آنے لگی کیسے روحان اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔ کیسے اسنے کہا تھا اسکی زندگی میں اسکی کوئی جگہ نہیں

سوچوں میں بد گمانیاں بڑھنے لگی تھی۔۔

زویا کوئی ٹینشن ہے "اسے پریشان دیکھ کر زرتاج بولی تھی۔۔  
نہیں کچھ نہیں۔۔"

وہ چائے لائی تھی اسکے لئے۔۔

تھینکس "۔۔ زیادہ سٹریس مت لو تم شادی کی تیاریوں کا تھک جاؤ گی۔۔ زرتاج اسکے ساتھ بیٹھتی بولی۔۔  
ہم وہ سیپ لیتے بولی

\*\*\*



اگلے دن زویا نے پھر سے سوچا اسے کال کرنے کا

کال جارہی تھی مگر روحان اٹھا نہیں رہا مسلسل تیسری کال پہ فون پہ اٹھا لیا گیا۔۔

ہیلو۔۔ ہیلو۔۔ روحان۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

مگر آگے سے کوئی نا بولا..

"روحان کیا ہو گیا ہے آپکو کیوں بات نہیں کر رہے مجھ سے کیوں انور کئے جارہے ہیں جب آپکے ساتھ رہ رہی تھی تو بڑا بیارنچھا ور کئے جارہے تھے.. مجھے بہت یاد آرہی ہے آپکی آپ کے ساتھ بتایا ایک ایک لمحہ.. مجھے فکر ہو رہی پلینز بات کریں..

زویا کی فون پہ باتیں سنتے آنکھیں پھیلی تھی جیسے جیسے زویا بولتی جا رہی تھی اسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے.. پیچھے سے روحان نے اپنا فون ماریہ کے کان سے لگے دیکھا تو جھپٹا مارا تھا اپنے موبائل کو کھینچا تھا اسکے ہاتھوں سے اور فون کان کے ساتھ لگایا..

"ہیلو روحان آپ بول کیوں نہیں رہے مجھے باتیں کرنی ہیں آپ سے" .. روحان کا پاراہائی ہوا تھا.. "شٹ اپ" وہ دھاڑتے ہوئے بولا تھا.. "میں فارغ نہیں بیٹھا ہوا ہوں جب مجھے بات کرنی ہوگی میں خود ہی کروں گا" .. اور فون کاٹ دیا..

ماریہ روحان سے ملنے آئی تھی مگر وہ اس وقت میٹنگ روم میں تھا ایک ایمپورٹنٹ کر رہا تھا.. تو ماریہ اسکے آفس میں جا کر بیٹھ گئی..

کچھ دیر گزری تھی کہ روحان کا موبائل بجنے لگا تھا ماریہ نے پہلے دھیان نا اور وہ مسلسل بختارہا بالآخر ماریہ نے موبائل اٹھا کر دیکھ ہی لیا مگر نام دیکھ وہ ٹھٹھک گئی زویا..  
تو اسنے بنا بولے کال ریسیو کر لی...

## بے پرواہ عائشہ نور

فون کاٹنے کے بعد روحان ماریہ کو خونخوار نظروں سے گھورے جا رہا تھا..

"تمہیں کوئی میسرز نہیں کہ کسی کی غیر موجودگی میں اسکی چیزوں کو ہاتھ نہیں لگاتے" .. ایک ایک لفظ وہ چبا چبا کر بولا..

"مجھے میسرز مت سکھاؤ مسٹر روحان عالم ملک تم چیڑ ہو پکڑے گئے ہو.. ایک شادی شدہ لڑکی کیساتھ ایسر ہے" ..  
"میں تم سے یہ امید نہیں کر سکتے تھی" ..

"شٹ اپ ماریہ وہ لڑکی" ..

ماریہ اسکی بات سننے بغیر تیزی سے بھاگنے کے انداز سے نکلتی چلی..

افف "روحان نے کرسی پہ بیٹھتے اپنا سر ہاتھوں گرایا تھا..."

دن رات ایک کئے ہوئے جلد از جلد اپنا کام ختم کرنا چاہتا تھا زرتاج کی شادی سے پہلے پہلے وہ اپنا کام نمٹالے.. زویا سے بھی ٹھیک سے بات نہیں کر پار ہا تھا..

ساری سوچوں کو جھٹکتا وہ فائل کھول کر بیٹھ گیا..

\*\*\*\*

READERS CHOICE



روحان نے جس انداز سے اس سے بات کی تھی وہ تو رورو کے ہلکان ہو رہی تھی.. زویا کو یقین نہیں آ رہا تھا روحان کیسے اسکے ساتھ یوں بیہوش کر سکتے ہیں..

## بے پرواہ عائشہ نوس

"کیا واقعی روحان بدل گئے"۔

وہ سارا اداس پھرتی رہی کسی کام میں دل نہیں لگ رہا تھا ہر چیز سے دل اچاٹ ہو گیا تھا۔



رات کو روحان تھکا ہارا گھر آیا تھا اوندھے منہ بستر پہ گرا تھا۔

تھوڑی دیر لیٹے رہنے کے بعد پھر ہمت کر کے بیڈ سے اٹھا جیب سے موبائل نکالا زویا کو کال لگائی مگر نمبر آف تھا۔

ہم تو مسز ناراض ہو گئی۔ مگر تمہیں بھی تو بے وقت ہی کال کرنا یاد آتا ہے۔

اٹھا اور ب سے کپڑے نکالے۔ واشروم سے شاوئر لیکر باہر نکلا اب کافی ریلیکس فیل کر رہا تھا پھر روحا کو کال لگائی

جس نے پہلی بیل پہ ہی کال اٹھائی۔

"اسلام علیکم حان بھائی کیسے ہیں آپ"۔ روحانے چمکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ٹھیک ہوں اور تم سناؤ کیسی ہو"۔ مام ڈیڈ سب۔

"آل از ویل۔ سب ٹھیک ہے۔"

"کیسی چل رہی ہے شادی کی تیاریاں۔"

"بہت اچھی۔" READERS CHOICE

کچھ ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد زویا کا پوچھا۔

"زویا کہاں ہے اسکا موبائل کیوں آف ہے۔"



## بے پرواہ عائشہ نوس

"ہم تو سیدھا سیدھا بولیں ناز و یا سے بات کرنی ہے یوں گھما پھرا کر بات کر رہے ہیں"۔۔ روحانے شرارتی انداز میں کہا۔۔

"اچھا تم ناگھماؤ کہاں ہے بات کرواؤ۔۔"

"اچھا بھائی ریلیکس۔۔"

وہ باتیں کرتی سفینہ چاچی کے کمرے تک پہنچی تھی۔۔ کمرے میں آئی تو وہ کمبل تانے سوتی بنی۔۔

"لوجی وہ تو آنکھیں بند کئے لیٹی ہیں۔۔"

زویا بھابی۔۔

مجھے تنگ مت کرو روحی سر میں بہت درد ہے" اسنے آنکھیں بند کئے ہی کہا۔۔

مگر زویا روحان بھائی ہیں بات کرنا ہے"۔۔ روحا سے بغور بغور جائزہ لیتی بولی جو ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔۔

میں کہہ دیا ناروحا سر میں درد ہے"۔۔ اب کہ آنکھیں کھولے اس نے آہستہ آواز میں کہا۔۔ اسکی لال سو جھی ہوئی آنکھیں روحا کو وہ ٹھیک نا لگی۔۔

"بھائی وہ زویا بھابی کی طبیعت خراب ہے تو وہ سوری ہیں اٹھتی ہے تو میں آپکی بات کرواتی ہوں" معقول سا بہانا بنا کر روحانے اسے ٹالا۔۔

اچھا ٹھیک ہے پھر تم اسکا موبائل چارج پہ لگا دو" روحان نے کہتے کال کاٹ دی۔۔

اوکے۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

زویا بھابھی کیا ہوا ہے آپ کو روئی ہو کیا"۔۔ روحا پریشانی سے اسکے پاس بیٹھتی بولی۔۔

کچھ نہیں بس نزلہ از کام ہے اور اسکے ساتھ سر درد ہے"۔۔ زویا نے اصل بات چھپائی اسکے مزید سوالوں سے بچنے کیلئے۔۔

روحان بھائی سے کوئی جھگڑا ہوا ہے انہوں نے کچھ کہا تم سے"۔۔ روحا بچی تو نا تھی جو نا سمجھتی اسنے روحان سے بات نہیں کی۔۔

ایسی بات نہیں۔۔

تو پھر کیسی بات ہے آپ نے روحان بھائی کی کال کیوں نہیں سنی۔۔

"کچھ نہیں نہیں روحی کہہ رہی ہوں نا طبیعت نہیں ٹھیک سر درد ہے نہیں بات ہو پائے گی"۔۔

"اچھا بھئی ٹھیک ہے بتانا نہیں چاہ رہی الگ بات ہے"۔۔ روحان نے آٹھ کر اسکا موبائل چارج پہ لگا یا جو اوف تھا

موبائل چارج پہ لگاتے بیٹری 50 پر سنٹ شو ہوئی مطلب کے جان بوجھ کے موبائل اوف کیا ہے۔۔ روحان پھر اس سے کچھ نہیں کہا جب اس مطلق کچھ بتانا نہیں تو بار بار پوچھنے کا فائدہ نہیں۔۔

..

READERS CHOICE



آہ کر لوز ویا میڈم نخرے اب میں بھی منتیں کرنے والا نہیں اب تو سیدھا آمنے سامنے بات ہو گی"۔۔ پھر بتاؤ گا تمہیں میں اتنی سی بات کو پہاڑ بنا لیا ہے"۔۔ فون کاٹتے ہی زویا کو تصور کیے ہوا۔۔



صبح سب ناشتہ کر رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ شادی کی تیاریوں پر بھی بات ہو رہی تھی.. عالم صاحب زارون سے میرج حال کی بنگ کے سلسلے پہ بات کر رہے تھے.. اور پھر سفینہ سے مخاطب ہوئے..

"سفینہ بہن آپکی تیاریاں مکمل ہوئی..."

"تقریباً مکمل ہیں بھائی بس کچھ ضروری چیزیں لینے والی.. وہ بھی ایک دو دن میں بس پوری ہو جائے گی.."

زویا بیٹا تمہیں کیا ہوا ہے.." عالم صاحب کی نظر زویا پہ گئی جو بس ویسے ہی بیٹھی تھی کھوئی ہوئی..

تھک گئی ہے تایا ابو ماما نے خوب بھاگ دوڑ لگائی ہے اسکی اس طرح شاپنگ کی جارہی ہے جیسے میں کسی ایسے سیارے پہ جارہی ہوں جہاں مجھے کچھ ملنا ہی نہیں.." بنا بریک لگائے زرتاج بولتی چلی گئی..

ویسے ٹھیک کہہ رہی ہے زری ایسے ہی زویا اپنے آپ کو تھکا رہی ہے اس احسان فراموش کیلئے "اب کے زارون بولا تھا..

زرتاج نے اسے آنکھیں نکالتے دیکھا "تم نا اپنی بکواس بند رکھا کرو.."

ششش.." سفینہ نے اسے مزید بولنے سے باز رکھا اور اشارے سے اسے چپ کروایا..

وہ میرادل نہیں چاہ رہا کچھ بھی کھانے کو.." وہ کہتی کرسی سے اٹھی اسے اپنا سر چکراتا ہوا لگا سر پہ ہاتھ رکھ وہ مڑی کہ سنبھلنا سکی اور گرنے لگی ہے زرتاج نے فٹ اپنی جگہ سے اٹھتے اسے سنبھالا..

## بے پرواہ عائشہ نور

زویا.. زری نے اسکے گال تھپ تھپائے سب ہی پریشانی سے اٹھ کر اسکے پاس آئے..

زویا.. اب زارون نے اسے سنبھالا اور اسے اٹھائے سفینہ کے کمرے میں چلا آیا سب ہی اسکے پیچھے تھے لا کر اسے بیڈ پہ لٹایا زرتاج نے اسے کبل اڑھایا..

زارون بیڈ جلدی سے ڈاکٹر لے کر آؤ "عالم صاحب نے پریشانی سے کہا زویا کو دیکھتے جو حوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی.. زارون بھاگنے کے انداز سے باہر نکلا..

.... کچھ دیر میں ڈاکٹر بھی آگئی تھی جو اس وقت زویا کیساتھ کمرے میں تھی اور سفینہ بھی باقی سب کمرے کر باہر موجود تھے..

کافی دیر بعد ڈاکٹر باہر آئی..

"ڈاکٹر فرزانہ زویا کیسی ہے اب" زارون نے پوچھا سب بھی الرٹ ہوئے..

جی اب پہلے سے کافی بہتر ہے بی پی کافی لو ہو گیا تھا اور ویکنریس بھی ہے ٹینشن کی بات نہیں ہو جاتا اکثر ایسا اب آپ نے انکا بہت خیال رکھنا ہے" وہ مسکراتے ہوئے بولی..

ڈاکٹر پریشانی والی تو کوئی بات نہیں ہے "عالم صاحب نے فکر مندی سے پوچھا.

جی نہیں عالم صاحب پریشانی والی بات نہیں ہے بلکہ اچھی خبر ہے.. آپ دادا بننے والے ہیں "ڈاکٹر فرزانہ نے مسکراتے ہوئے انہیں خوشی کی خبر سنائی..

سب نے شاک سے ڈاکٹر کو دیکھا پھر ایک دوسرے..

## بے پرواہ عائشہ نور

میں خالہ"۔۔ زری نے اپنی طرف انگلی کرتے کہا۔۔

میں پھپھو"۔۔ روحی بولی۔۔

"میں چاچا واؤ۔۔ تو روحان کامیاب ہو ہی گئے مجھے چاچا بنانے میں۔" آخری بات زارون نے بس دل میں ہی کہتے مسکرایا۔۔

جاؤ زارون ڈاکٹر کو باہر تک چھوڑ کر آؤ۔۔

روح اور زرتاج خوشی سے شور مچاتے اندر بھاگی۔۔

سیماتا بھی بھی شک سی بیٹھی تھیں۔۔

ہا ہا ہا۔۔ مبارک ہو سیمایگم دادی بننے والی ہو۔۔

سیمای کی آنکھیں بھر آئی تھی۔۔ "عالم صاحب مجھے یقین ہی نہیں آ رہا ہمارا روحان باپ بننے والا ہماری خوشیاں پھر سے

لوٹ آئی۔۔" ہمارا سونا آنکھن آباد ہونے والا ہے۔۔

سیمای چلو آؤ اپنی بہو کو کو مبارکباد دیتے ہیں جس نے ہمیں زندگی کی سب سے بڑی خوشخبری دی ہے۔۔

روح اور زرتاج تو خوشی سے زویا کو چپک ہی گئی تھی۔۔

واؤ زویا سو پیپی"۔۔ زرتاج نے اسے زور سے گلے لگایا۔۔

آرام سے زری روحانے اسے ٹوکا تھا۔۔

اور خود اسکا ہاتھ پکڑے سامنے بیٹھ گئی۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

"زویا بھابی آپ نے شادی کی خوشی دو گنی کر دی.."

"مجھے تو یقین ہی نہیں ہو رہا.. "روحانستے کہا.."

زویا مسکرائی اسے خود بھی یقین ہی نہیں آ رہا تھا.. سفینہ نے پیار سے اسکے سر پہ ہاتھ پھیرا تھا.. "ماشاء اللہ.. اللہ تمہیں ہمیشہ خوش و آباد رکھے.."

آمین سب نے دل سے کہا..

پھر سیما اور عالم صاحب کمرے میں داخل ہوئے تو وہ دونوں زویا کے پاس سے آٹھ گئی..

"مبارک ہو بھائی صاحب آپ کو دادا بننے والے ہیں اور بھابی آپ کو بھی.."

"تمہیں بھی مبارک ہو سفینہ" سیما نے جوابا کہا..

"خیر مبارک" سفینہ نے خوش ہوتے کہا

"جیتی رہو" سیما نے زویا کے سر پہ ہاتھ پھیرا اور اسکا ماتھا چوما تھا..

وہ شرم سے سر جھکائے بیٹھی تھی..

"بہت شکریہ میرے بچے" عالم صاحب نے بھی اسکے سر پہ ہاتھ رکھا تھا..

"میں روحان کو بھی کال کر کے مبارکباد دیتی ہوں" سیما بولی..

"ارے سیما یہ اختیار ہم زویا کو ہی دیتے ہیں وہ خود ہی بتائے.."

کیوں بچے.. وہ زویا سے مخاطب ہوئے..

## بے پرواہ عائشہ نور

"جی وہ جب آئیں گے تب ہی بتاؤ گی"۔۔ زویا نے شرمسار ہوتے بڑی مشکل سے کہا۔۔

"ٹھیک ہی جیسے آپ لوگوں کی مرضی" سیمانے خوشگوار موڈ میں کہا۔۔

"ہاں بھی یہ ٹھیک بہت تنگ کیا اسنے زرا اسے بھی تھوڑا تنگ کیا جائے"۔۔

"سفینہ اور سیمادونوں زرا باہر آؤ بات کرنی ہے"۔۔ جی کہتی وہ دونوں عالم صاحب کیساتھ باہر آئی۔۔

"میں نے آپ دونوں کے یہ بتانا تھا کہ زرتاج کیساتھ زویا اور روحان کی بھی تمام رسمیں کی جائے گی۔۔ مہندی اور رخصتی کی۔۔ شاندار انداز میں۔۔"

"کیا یہ تو بہت اچھا مشورہ ہے آپکا پہلے کیوں نہیں بتایا میں کچھ تیاریاں رکھتی"۔۔ سیمانے خوش ہوتے کہا۔۔

"بس بتانا چاہ رہا تھا موقع اب ملا ہے یہ روحان کے کہنے پہ ہو رہا ہے جب میں نے اسے زویا کو بھیجنے کیلئے فون کیا تھا تب اسنے یہ شرط رکھی تھی اور زویا سے راز رکھنا تھا"۔۔ یہ سر پرانز ہے زویا کے لئے"۔۔ عالم صاحب نے تسلی سے ساری بات بتائی۔۔

"بس خود ہی باپ بیٹے نے سب تہہ کر لیا آپس میں اور ہمیں اب بتایا جا رہا جب شادی سر پہ ہے۔۔" سیمانے مصنوعی ناراضی لئے کہا۔۔

ہ "اہا بھئی پورا ہفتہ ہے بڑے آرام سے ہو گا سب۔۔" اور کیا تیاری کرنے ہے تم نے"۔۔

عالم صاحب نے مسکراتے استفسار کیا

## بے پرواہ عائشہ نوس

میرے بیٹے کی شادی ہے بہو کے لئے اچھے سے اچھا جوڑا لوگی شادی کا پھر زیور بھی"۔۔ سیمانے ساری چیزیں انگلی پہ گنوائی۔۔

زارون کو ساتھ لو اور زویا کو بھی اور ایک دن میں سب لے آؤ جو جو چاہیے"۔۔ عالم صاحب نے سارا مسئلہ ہی حل کر دیا۔۔

آج زویا ٹھیک نہیں کل چلے چلتے ہیں" سفینہ نے کہا تو سیمانے ہاں میں ہاں ملائی۔۔  
آج مہندی کا فنکشن تھا تو صبح سے تیاری کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا ناشتہ کے بعد ہی سب اپنے اپنے کاموں میں جت گئے۔۔

روحان کو بہت غصہ تھا زویا کے رات کو کمرے میں نا آنے کے اس لئے وہ کڑی نظروں سے گھور رہا تھا۔۔  
آخر کار زویا اسکے ہتھے چڑھ ہی گئی وہ کچن میں تھی جب روحان نے پیچھے سے اپنے حصار میں لے لیا۔۔  
زویا پہلے تو گھبرا گئی مگر روحان کا لمس پاتے ہی پر سکون ہو گئی۔۔

"رات کو کیوں نہیں آئی روم میں گھمبیر آواز میں اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔"

"روحان پلیز دور ہو کر بات کریں کوئی دیکھ لے گا تو کیا سوچے گا"۔۔ زویا شرمسار سی ہوئی تھی۔۔

ہم دیکھنے دو۔۔ تم میری بات کا جواب دو"۔۔ روحان نے اسے ایک انچ بھی ہلنے نہیں دیا اور اپنی بات پہ قائم رہا۔۔  
"وہ مجھے ماما نے روک لیا تھا میں آرہی تھی"۔۔

"کیوں روکا"۔۔ اسکے بولتے ہوئے ہونٹ اسکی کان کی لو کو چھو رہے تھے۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

پتا نہیں.. پلیز چھوڑیں.. "وہ روہانسی ہوئی

بہانے بنا رہی ہو اب تو ڈبل معاوضہ وصول کروں گارات کا بھی اور ابھی کا بھی " .. گھمبیر لہجہ میں  
سرگوشی کرتا اسکی جان لینے پہ تلا تھا..

لو برڈز " ... یہ رومانس کی جگہ نہیں اپنے کمرے میں پر فارم کریں یہ سب " .. زرتاج انہیں وہاں اس طرح سے دیکھ  
اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتی بولی.. زویا کے تو مانو ہوش اڑے تھے مگر آگے بھی روحان تھا..  
تو کیا کرو تمہاری بہن کمرے میں آتی ہی نہیں.. اور تم کیا ہر جگہ ٹپک پڑتی ہو.. " ساری موڈ کی واٹ لگادی..  
اس سے کہو کے کمرے میں چائے لے کر آئے " .. وہ مصنوعی غصہ دکھاتے سیریس انداز میں کہتا چلا گیا..  
زرتاج کی ہنسی چھوٹی تھی اس کی بے چینی دیکھ..

جاؤ بھی اپنے میاں کے پاس اسکی بھڑاس نکلے کچھ.. کل سے ستا ہوا پھر رہا ہے " .. رات کو تم ماما کے ہی کمرے میں  
تھی میاں کے پاس نہیں گئی " .. زرتاج کہتی زویا کے قریب. آئی  
"وہ ماما نے روک لیا تھا.."

"تو اب جاؤ چائے لیکر.."

نہیں سب کیا کہیں گے " .. وہ روہانسی ہوئی..

پاگل لڑکی شوہر ہے تمہارا.. " زرتاج نے اسکے سر پہ چت لگائی..

زویا چائے لئے ابھی ایک دو سیڑھیاں ہی چڑھی تھی کہ..

## بے پرواہ عائشہ نور

رکو.. کہاں جارہی ہو.." سیمانے تیز آواز سے اسے روکا..

"وہ تائی.. امی.. میں یہ.. وہ چائے".. زویا کے تو پسینے چھوٹے تھے..

روحان آواز سن کر سامنے آیا اور اوپر سے ہی آواز لگائی..

"ماما میں نے زویا سے چائے منگوائی تھی"..

"کیوں تمہیں چائے پینی ہے تو نیچے آکر پی لو یہ اوپر نہیں جائے گی".. سیمانے بھی وہی کھڑے اسے لتاڑ

یہ اوپر کیوں نہیں آئے گی بیوی ہے میری".. رات کو چاچی نے نہیں آنے دیا اور اب آپ".. وہ مسکین سی شکل بناتے بولا..

"روحان لگتا ہے تم نے ساری شرم آسٹریلیا میں بانٹ دی ہے شادی تک یہ اوپر نہیں آسکتی دو دن تو دور ہی رہو"..

چلو زویا تم کمرے میں جاؤ".. زرتاج اور روجی بھی دبی دبی سی ہنسی نکلی تھی..

تو زویا سیمانے کی بات کی تائید کرتے سفینہ کے کمرے کی طرف مڑی.. "دھیان سے چلو زویا".. ساتھ پڑے واز کیساتھ ٹکراتے بچی تو سیمانے بولی..

شام ہونے کو آئی مہندی کی تیاریاں عروج پہ تھی مہندی لگانے والی کو بلایا گیا تھا جو وقت پہ آگئی تھی.. پہلے زرتاج کو

مہندی لگائی گئی "آپ کے ہونے والے دلہا کا کیا نام ہے" مہندی لگانے والی نے اس سے پوچھا..

کیوں؟ اسنے برا سامنہ بناتے پوچھا.. "وہ نام لکھنا ہے نا ہاتھ پہ"..

جی نہیں.. امم میرا مطلب مجھے ہاتھوں پہ نام لکھنا پسند نہیں ہے".. معقول سا جواب دیا



## بے پرواہ عائشہ نور

"جیسے آپ کی مرضی" اسے عجیب سا گالڑ کیا تو شوق سے نام لکھواتی ہیں..  
"ماشاء اللہ مہندی تو بہت پیاری لگی ہے" زویا اور ارم اندر آتی اسکے پاس بیٹھ گئی ارم ابھی ہی آئی اور اسکی مہندی دیکھتی بولی..

"یہ کیا آپ نے نام نہیں لکھا انکے میاں کا" .. زویا مہندی والی سے پوچھنے لگی..

"جی انہوں نے نام بتایا ہی نہیں بلکہ منع کر دیا لکھنے سے.."

"واٹ زری.. " زویا نے اسے آنکھیں دکھائی

"زویا پلیز مجھے اس معاملے میں فورس نا کرنا وہ کہتی اٹھ کر چلی گئی.."

زویا تم مہندی لگواؤ میں دیکھتی ہوں.. اور اسکے پیچھے گئی..

وہ خاموش ہو گئی اور مہندی لگوانے لگی

مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ " ارم اسکے پیچھے آئی..

"تمہیں پتا ہے میرا کیا مسئلہ ہے"

"یار کیا ہو گیا ہے اس طرح موڈ بنانے سے کیا مسئلہ حل ہو جائے گا.."

کسے سمجھا رہی ہو آپ "روح ابھی آئی وہاں.."

آؤ ہم مہندی لگوائیں.. تم بھی آرام یہاں کھڑی سڑتی نارہنا "پٹک کر جواب دیتی وہ ارم کے لیکر نکل گئی..



## بے پرواہ عائشہ نور

...

شام میں مہندی کا فنکشن لان میں سجایا گیا.. پورا لان گیندے کے پھولو اور پیلے رنگوں سے دمک رہا تھا.. زارون ساری اریجنمنٹ کروا رہا تھا.. "یہ لائنٹس یہاں لگاؤ بھائی!.. چھت پہ کھڑے لڑکے کو وہ گائیڈ کر رہا تھا جو لائننگ کر رہا تھا..

شائے کی انٹری ہوئی تھی وہاں اسے مصروف سادیکھ اسکے پاس آئی..

"بس کردوزارون اب.. تم بھی اپنی تیاری کرو مہمان آرہے ہیں اور تم یہاں لگے پڑے ہونو کروں کی طرح.."

آس پاس لڑکے کھڑے تھے جو لائننگ اور سجاوٹ کرنے آئے تھے ان سب کا دھیان شائے پہ تھا چھوٹی ہاف سلیو چولی اور لہنگے پہنے تھی دوپٹہ بس بازوؤں پہ جھول رہا تھا.. زارون کی نظر ان سب پر اور پھر شائے کے حلیہ پہ گئی..

"شائے پلیز اندر جاؤ یہاں میں بڑی ہوں". زارون سخت لہجہ میں کہا..

"زارون میں.. شائے مزید کچھ کہتی زارون نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے گھر کے اندر دھکیل دیا..

اور واپس سے کام میں جت گیا..

شائے منہ بناتی اپنی کلائی مسلتی ہوئی اندر آئی جو زارون نے بہت زور سے پکڑی تھی..

سیمانے زویا کو مہندی کا ڈریس دیا جو اس نے پہن لیا تھا اور پارلروالی نے بھی اسے بہت پیارا تیار کیا..

زرتاج بھی پیلے اور انج کلر کا لہنگا پہنے بالوں میں گجرے لگائے تیار ہوئی دونوں پہ بہت روپ آیا تھا.. دونوں کے لہنگے تقریباً سیم ہی تھے..

## بے پرواہ عائشہ نوس

"یار ایسا لگ رہا ہے جیسے میری مہندی ہے"۔۔ زویا اپنے آپ کو آئینہ میں دیکھتی بولی جو بلا کی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

"تو کیا ہوا تمہیں ایسے ہی خوبصورت لگنا چاہیے"۔۔ زرتاج بھی اسکے ساتھ کھڑی ہوتے بولی۔۔  
روحا بھی تیار ہو کر انکے پاس آئی واؤ کتنی پیاری لگ رہی ہو دونوں"۔۔ روحا پیلا اور ہرے رنگ کا شرارہ پہنے ہوئے ان سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔

تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو" زویا نے اسکی تھوڑی پکڑتے ہوئے کہا۔۔  
ہمارے بارے میں کیا خیال جیٹھانی جی"۔۔ وہیں پہ شائے آئی ایک ادا سے بال پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔۔  
تم بھی بہت پیاری لگ رہی دیورانی جی"۔۔ زویا نے اسکی بھی تعریف کی جو پیلے رنگ کا لہنگا پہنے گولڈن ڈائی بالوں کو کرل کیے ہوئے تھی۔۔

سٹیج سج چکا تھا۔۔ سب مہمان بھی آچکے تھے۔۔  
"سب لوگ آچکے ہیں تو بچیوں کو بھی بلوا لیتے ہیں" سیمانے سفینہ کہتے ایک لڑکی کو آواز لگائی۔۔ اور اسکے کان میں کچھ کہا۔۔

سب لڑکیاں زرتاج کو لال دوپٹہ کے سائے تلے آگے اسٹیج کی طرف لا رہی تھیں۔۔ زویا اور روحا لال دوپٹہ کو نمر سے پکڑے آگے تھی۔۔ وہ اسٹیج پہ پہنچی تو سیمانے اور سفینہ کھڑی ہو کر آگے آئی سیمانے زویا کا ہاتھ پکڑ کر اسے پھولوں سے سجے جھولے پہ بٹھایا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"زرتاج کے ساتھ زویا اور روحان کی بھی تمام رسم ادا کی جائے گی.. آج مہندی اور کل بارات "سیمانے مسکراتے کہا تو..

زرتاج اور روحان بھی اور ساتھ خوش بھی..

زویا تو حیران تھی اور سامنے آتے روحان پہ نظر گئی..

جو کڑک دار سفید شلوار قمیض میں گلے میں پیلا اور ہرے رنگ کا پٹکا ڈالے.. گھنی مونچھوں تلے مسکراتے ہوئے عنابی لب ہلکی بڑھی ہوئی شیو سلیقہ سے بال سیٹ کئے ہوئے.. اپنی مغرورانہ چال چلتے ہوئے آیا تھا..  
شائے کی تور روحان پہ نظریں ٹھہر سی گئی..

اور پھر زویا کی طرف دیکھا جو مہبت سے اسے دیکھ رہی تھی..

روحان اسٹیج پہ آتا اپنی ماں کے گلے لگا..

"آہ بیٹھ سکتا ہوں یہاں.. " انتہائی مودبانہ انداز میں اپنی ماں سے اجازت لی..

"ہاں ہاں بیٹھو.. " انہوں مسکراتے کہا..

روحان زویا کے ساتھ بیٹھا.. زویا تھوڑا فاصلہ پہ ہو گئی.. روحان نے اور کھسکتے وہ فاصلہ بھی مٹا دیا..

زرتاج نے دوپٹے لئے اور انکے ہاتھ پہ رکھنے لگی..

ایسے نہیں "روحان نے ٹوکا..

"تو کیسے "زرتاج نے پوچھا..

Page 472 of 699

## بے پرواہ عائشہ نور

"ایسے۔" روحان نے ایک پتالیا اپنے ہاتھ پہ زویا کا ہاتھ رکھا۔

"اووو" ینگ پارٹی نے ہوٹنگ کی۔

زویا بیچاری تو شرم سے پانی ہو رہی تھی۔ اور اپنا بھی نہیں کھینچ سکی۔

"یہ تو گڈ ہو گیا جی" زارون بھی سائیڈ سے نکلتا سامنے آ یا زرتاج کے کاندھے پہ کہنی ٹکا کے کہا۔ تو اس نے جھٹک دی۔

زارون بھی سفید کرتا شلوار میں ڈیشنگ اور کافی اٹریکٹ لگ رہا تھا۔

پھر سب نے باری باری رسم کی۔

سامنے ہی ڈھول کی آواز آنا شروع سامنے دیکھا تو۔ تو عمار ڈھول کی تھاپ پہ رقص کرتا ہوا آگے آ رہا تھا۔

شاہانہ پھپھو بھی ساتھ ساتھ ہلاتے آرہی تھی کچھ لڑکیاں مہندی کی تھالی پکڑی ہوئی تھیں۔

زارون نے بھی عمار کو جوائن کیا تھا اور دونوں بھنگڑے ڈالنے لگے انہیں دیکھتے اور رڑکے بھی شامل ہوئے۔

انٹرٹینمنٹ والا ماحول بن گیا۔

زرتاج اور روحا سے بھی نارہا جا رہا تھا بس نہیں چل رہا تھا وہ بھی ان میں شامل ہو جائیں۔

اسٹیج پہ کھڑی ہی ہاتھ ہلا رہی تھی۔

پھر پھپھو اسٹیج پہ آئیں روحان آٹھ کران سے گلے ملا۔

"ماشاء اللہ میرا بچا تو اور بھی پیارا ہو گیا ہے پہچانا ہی نہیں جا رہا۔"

پھر انہوں نے بھی مہندی کی رسم کی۔



## بے پرواہ عائشہ نور

عمار بھی اسٹیج پہ آیا.. روحان سے ملا.

زویا کو روحان کیساتھ خوش دیکھ اس نے بھی اپنے دل کو سمجھایا.. زویا کی خوشی روحان کیساتھ ہے..



جلدی کرو بھی "صائمہ گاڑی میں مٹھایا وغیرہ رکھ وار ہی تھی اور سب کو گاڑی میں بھی بٹھا رہی تھی.. ارحم کی مہندی کی رسم کرنے کے بعد اب زرتاج کی بھی رسم کرنے جانا تھا..

ماماپلیز "ارحم بھی ساتھ جانے کیلئے ماں کے ترلے مار رہا تھا..

"بھائی میں آکر آپکو سب بتا دوں گی.. "ارحم کی بہن بولی جو آج ہی باہر سے آئی تھی..

"ارحم تم نکاح سے پہلے لڑکی کیساتھ نہیں بیٹھ سکتے.. انہوں سختی سے منع کر دیا ہے میں پوچھ چکی ہوں.."

اور تم سے صبر نہیں ہوتا ایک رات کی ہی بات ہے بس کل تمہارے پاس ہو گی.. "صائمہ نے اسے لتاڑا

وہ بیچارہ سامنہ بناتے رہ گیا.. اور سب چلے گئے..



"چلو اٹھو اب زری کی رسم کرنی ہے جو روکیساتھ خوب موقع مل گیا "شہانا پھوپھو نے لتاڑا.

"بیوی ہے میری جیسے بھی بیٹھو.. "روحان نے بھی ڈھٹائی سے کہتے زویا کے کاندھے پہ ہاتھ رکھتے اسے اپنے ساتھ

لگایا..

ینگ پارٹی نے ہوٹنگ کی..

## بے پرواہ عائشہ نور

زویا بیچاری تو شرمسار ہی ہوتی رہی..

تو روحان نے ترس کھاتے اٹھ ہی گیا.. زویا کی تو جیسے سانس بحال ہوئی..  
چلو زری بیٹھو.. "زرتاج کا بحال ہوا موڈ پھر سے خراب ہوا منہ بناتی بیٹھ گئی..

سب سے پہلے زارون ساتھ آکر بیٹھا..

"تو فائنلی کزن وہ مبارک دن آ ہی گیا.. آج تمہاری آخری رات ہے یہاں.. "وہ اسے تنگ کرتا بولا  
"کیوں کل کونسا میں نے مر جانا ہے وہ غصہ سے ناک چڑھاتی بولی..

کتنابے صبری سے انتظار تھا مجھے کب دفع ہوگی تم.. آج تو جشن ہوگا میں تو خوب ناچوں گا "وہ دونوں ہاتھوں کی  
انگلیاں اٹھاتا ناچنے کے انداز میں بولا وہ کہاں باز آنے والا..

"زارون آج تو بچی کو تنگ مت کرو.. "عالم صاحب بولے..

زارون نے لڈوا اٹھا کر پورا کا پورا اپنے منہ میں ڈال لیا اور اسکی ہاتھ سے اسکی گال کھینچتا اٹھ گیا..  
"جاہل کہیں کا "اپنی گال پہ ہاتھ رکھتی آہستہ آواز میں بولی..

زارون سامنے ڈھول کی تھاپ پہ ناچتے لگا اور شریر سی مسکراہٹ زرتاج کی طرف اچھالی اور ایک آنکھ بھی دبائی جو  
غصہ سے اسے گھور رہی تھی..

زرتاج کا دل کیا کہ یہی ڈھول پکڑا سکے سر پہ دے مارے.

شائے ان دونوں کی آنکھ مچولی کب سے دیکھ رہی تھی.. اور ساتھ کچھ بھی رہی تھی..

## بے پرواہ عائشہ نوس

ابھی سب رسم کر ہی رہے تھے..

لڑکے والے آگئے.. صائمہ کو مہمانوں کیساتھ حال آتے دیکھ کسی نے کہا..

"کافی دیر کر دی آپ لوگوں نے" سفینہ مسکراتے ہوئے ملتے بولی..

"بس ارحم کی بھی رسم میں دیر ہو گئی." پھر زرتاج کی بڑھی..

"کیسی ہو بیٹا.."

وہ بس پھیکا سا مسکرائی.. بغل میں پڑا زرتاج کا موبائل سائلنٹ پہ تھا جو کب سے بجے جا رہا تھا.. ایک تو یہاں زارون

نے تپایا ہوا تھا دوسرا موبائل پہ ارحم نے.. اسکے موبائل سائلنٹ موڈ کر دیا..

سسرال والے بھی اور سب رسم ادا کرے چلتے بنے اب بس گھر والے ہی موجود تھے..

اب عمار سیٹج پہ آیا اور اپنے فیورٹ گانے پہ ڈانس کرنے لگا اور سب ہی نے خوب تالیاں بجائی روھا اور ارحم نے بھی

ڈانس کیا..

عمار روحان اور زویا کو بھی کھینچ لایا جو کب سے اسے تنگ کئے جا رہا تھا.. ڈانس کے معاملے میں دونوں کنجوس تھے..

سب کے اسرار پہ تھوڑا سا ہلکے کیا تھا.. زویا تو اپنی جان بچاتی بھاگ گئی..

اب زرتاج بھی سیٹج پہ آئی ڈانس تو اسے بھی پسند تھا..

اسنے ابھی ناچنا شروع کرنا ہی تھا کہ زارون تنگ کرتے کو دپڑا اور اسکے دونوں ہاتھ کو نچا تا اسکے آگے پیچھے جوش سے

ناچنے لگا..

## بے پرواہ عائشہ نور

زرتاج پیر پلکتی بیٹھ گئی..

شائہ کو اپنا آپ ان فٹ لگا وہاں وہ اپنی ماں کیساتھ بس بیٹھی.. سب لوگ خوش تھے اور زارون بھی کتنا خوش تھا بھر پور ایونٹ انجوائے کر رہا تھا سب کیساتھ.. روحان بھی زویا کے آگے پیچھے تھا.. ماما گھر چلیں بہت تھک گئی. ہوں "ہاں چلو" وہ بھی وہاں سے رخصت ہوئیں.. تمام بزرگ بھی اب اپنے کمروں میں جا چکے تھے.. زویا نے پہلے تو چینیج کیا اور پھر چائے بنا کر باہر لائی.. روحان. زارون اور عمار کل کے ایونٹ کو ڈسکس کر رہے تھے "ہاں میں نے سب انتظام دیکھ لیا ہے آج بھی گیا تھا.."

چائے "زویا نے انہیں چائے پیش کی.. تھینکس کہتے انہوں نے لی.. جبکہ زرتاج کو ارم اور روحا گھیر کر کھڑی تھیں انکی سیلفیاں ہی نہیں ختم ہو رہی تھی.. "یار زویا پلیز بچالو" وہ بیچارگی سے بولی.. "روحی بس کر دو اب" زویا نے روحا کو ٹوکا..

"اوکے بھابھی.."

READERS CHOICE

وہ کافی عرصہ بعد وہ کزن اکٹھے ہوئے تھے.. ایک بج گیا تھارات کا انہیں.. اور پھر اپنے کمروں میں چل دیے



## بے پرواہ عائشہ نور

صبح سے ہی گھر میں ہلچل مچی ہوئی تھی آج بارات تھی اور سبھی کو اپنی اپنی تیاریوں کی پڑی ہوئی تھی..  
شام ہونے کو آئی تھی زارون کے ذمہ حال کی تیاری دیکھنا تھا وہ وقت سے پہلے ہی وہاں پہنچ کر انتظامات دیکھ رہا تھا عمار  
لڑکیوں کو پار لڑ چھوڑ آیا تھا.. زویار و حاور زرتاج..

سب مہمان حال میں آنا شروع ہو گئے تھے سیما اور سفینہ دروازے پہ کھڑی سب کو خوش آمدید کر رہی تھی..  
"سفینہ بچیاں کب تک آئیں گی".. سیما حال سے بھرے مہمانوں کی جانب دیکھتے کہا تھا آٹھ بجنے کو آئے تھے..  
وہ فکر مند ہوئیں..

"پریشان ناہوں آپ روحان گیا ہوا ہے آتے ہی ہوں گے بچے سفینہ نے". مسکرا کر کہا تھا..

...



"واؤ زویا بھابھی آپ کتنی پیاری لگ رہیں ہیں سو بیوٹیفل.. "روحان کی تعریف کی  
"ماشاء اللہ زویا تم بہت پیاری لگ رہی ہو".. زرتاج نے بھی اسکی دل سے تعریف کی..  
زویا ڈیپ ریڈ کلر کے لہنگے جس پہ گولڈن نگوں کا کام ہوا تھا پہنے بے حد حسین لگ رہی تھی پہلی بار وہ اتنا تیار ہوئی تھی  
بیوٹیشن نے بھی بہت اچھا تیار کیا تھا..  
بہت روپ آیا تھا اس پہ.. روحا بھی تیار ہو چکی تھی.. اب زرتاج کا میک اپ شروع کیا تھا..  
"آہ زویا بھابھی بھائی کی کال آرہی ہے".. روحا پریشان ہوتے بولی زرتاج ابھی تیار نا ہوئی تھی..



## بے پرواہ عائشہ نور

"ہیلو بھائی.."

یار جلدی باہر آؤ، "روحان بولا..

وہ بھائی.. ہم تو تیار ہیں۔ مگر زری تیار ہو رہی ہے "روحان کے غصہ سے خائف ہوتی ہوئی بولی..

افس یار.. کتنے ٹائم لگے گا اسے "روحان کا پارا چڑھا تھا..

وہ بھائی "روحان زرتاج کی طرف دیکھتے ہوئی جسے تقریباً آدھا گھنٹہ مزید لگنا تھا..

"آدھا گھنٹہ.."

"واٹ "اچھا تم دونوں تو باہر آؤ "زرتاج بعد میں آجائے گی.. اسے مزید غصہ آیا تھا ان پہ کہتے کال کاٹ دی...

"بھابھی بھائی ہمیں باہر بلا رہے ہیں "روحان نے زویا کو دیکھتے کہا..

"مگر زری ابھی تیار ہو رہی ہے ساتھ چلیں گے "زویا نے فکر مندی سے کہا..

"زویا تم لوگ جاؤ مجھے ابھی ٹائم لگے گا روحان بھائی غصہ ہو رہے ہوں گے.."

"اچھا ٹھیک ہے پھر "وہ اسکی بات مانتی باہر کی جانب بڑھی روحان کے آگے تھی..

بلیک تھری پیس سوٹ پہنے وہ گاڑی کے ساتھ ٹیگ لگائے کھڑا تھا..

روحان پہلے باہر آئی.. "یار کیا اتنی دیر لگا دی تم لوگ نے کب سے "پیچھے سے آتی زویا کو دیکھ زبان گنگ ہوئی تھی..

اس پہ نظریں ٹھہر سی گئی..

ایم سوری وہ "زویا بولی تھی کہ بات کاٹ گیا..

Page 479 of 699

## بے پرواہ عائشہ نور

کوئی بات نہیں بیٹھو گاڑی میں زری کو بعد میں عمار لینے آجائے گا"۔ کہتے روحان نے فرنٹ ڈور کھولا تھا زویا کیلئے۔۔  
روحامسکراتے پیچھے جا بیٹھی۔۔

زویا اپنا لہنگا سنبھالتی گاڑی میں بیٹھی۔۔

آدھے گھنٹے کا سفر تہہ کرتے وہ حال پہنچے تھے۔۔

روحان کے بازو میں ہاتھ ڈالے وہ دونوں حال میں انٹر ہوئے تھے۔۔ سب کی نظریں ان پہ اٹھی تھی وہ ہر ایک کی توجہ کا مرکز بنے تھے۔۔ بلیک تھری پیس پینٹ کوٹ پہنے بالوں کو جیل سے اچھے سے سیٹ کئے پرنس چارمنگ ہی لگ رہا تھا زویا ڈیپ ریڈ لہنگا پہنے اپسرا ہی لگ رہی تھی۔۔

وہ اسکے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے سہج سہج کر چل رہی تھی۔۔

دونوں ایک ساتھ مکمل نظر آرہے تھے۔۔

اسٹیج پہ پہنچتے سیما اور سفینہ دونوں نے انکی نظریں اتاری تھی۔۔۔

پیچھے روحا بھی چلتی آرہی تھی۔۔

زری کہاں رہ گئی"۔۔ سفینہ نے زرتاج کو ساتھ ناپا کر روحا سے پوچھا۔۔

"چاچی وہ ابھی تیار نہیں ہوئی تھی اسلیے روحان بھائی ہمیں پہلے لے آئے"۔۔ روحانے جواب دیتے کہا۔۔

بیٹا تھوڑا انتظار کر لیتے اسے ساتھ ہی لے آتے۔۔ "وہ پریشان ہوئیں۔۔



## بے پرواہ عائشہ نور

اسٹیج پہ دو صوفہ رکھے تھے ایک روحان اور زویا کیلئے جبکہ دوسرا رتاج اور ارحم کیلئے۔۔

زویا اور روحان بیٹھ چکے تھے۔۔ "آج تم بہت حسین پری لگ رہی ہو خیر منانا اپنی"۔۔ معنی خیزی سے اسکے کان کے قریب سرگوشی کرتے روحان نے اسکی جان نکالی تھی قوس و قزح کے کئی رنگ بکھرے تھے اسکے چہرے پہ۔۔ "چاچی آپ پریشان ناہوں ابھی میں روحان بھائی سے کہتی ہوں وہ کسی کو بھیجتے ہیں لینے کیلئے"۔۔ سفینہ کو پریشان ہوتا دیکھ روحان نے انہیں تسلی دی۔۔

"بھائی زری کو لینے بھیج دیں کسی کو"۔۔ روحان کے پاس آئی تھی روحا۔۔  
"پلیز زارون کو بھیجے گا"۔۔ زویا نے آہستہ سے کہا۔۔

ہاں میں کہتا ہوں"۔۔ روحان نے کہتے جیب سے فون نکالا تھا۔۔

"ہاں کہاں ہو تم یہاں اسٹیج پہ آؤ"۔۔ زارون کو وہاں ناپا کر روحان نے اسے کال کی جو حال کی بیک سائیڈ پہ کھانے کے انتظامات دیکھ رہا تھا۔۔

"ہاں کیا ہوا" اسٹیج پہ آتے زارون بولا تھا ایک نظر زویا پہ ڈالتا روحان کی طرف متوجہ ہوا۔۔

روحان اسے سائیڈ پہ لے آیا۔۔ "زارون وہ زری کو تولے آؤ پارلر سے۔۔"

"واٹ روحان تم اسے ساتھ کیوں نہیں لائے میں نہیں جاسکتا"۔۔ عمار کو بھیج دیتا ہوں۔۔

"زارون زری کو تم ہی لاؤ گے۔۔ جاؤ ابھی"۔۔ روحان نے آرڈر دینے والے انداز میں کہا۔۔

"کیا مصیبت ہے جارہا ہوں" کوفت سے کہتے حال سے باہر نکلا تھا۔۔



"جلدی کرو سب.. اب اس دلہے کو بھی کمرے سے باہر نکالے کوئی"۔۔ ارحم باہر آؤ"۔۔ صائمہ گھر کے بچوں بیچ کھڑی سب پہ چلا رہی تھی.. تب عقب سے عقیلہ پھپھو نکلتی ہوئی آئی..

"آئے ہائے صائمہ کیوں اتنا شور برپا کیا ہوا ہے"۔۔

"آپ آپ بجائے میرا ہاتھ بٹانے کے مجھے ہی ٹوکے جارہی ہیں اور ایک تو آپکی بہو بھی کسی کام کی نہیں ہے.. محال ہے کہ کوئی ہاتھ ہلا لے.."

"اس نے کبھی گھر نہیں ہاتھ ہلایا تو یہاں کیا کرے گی"۔۔

"امی اب کرتورہی ہوں کام منارورہا ہے اسکی تیاری کروں یا خود کی"۔۔

"آپ کو تو بس موقع چاہیے مجھے تانے مارنے کا.."

پیچھے سے آتی مہک نے سنا تو جھٹ سے بول پڑی.. ٹسوے بہاتی اندر کو بھاگی..

"اف اب اسد کو لگائے گی شکایتیں پیچھے سے اور وہ نکاماں پہ ہی چڑدوڑے گا" وہ بھی بڑبڑاتی نکل گئی..

"اف جیسے خود چتر ویسی بہو بھی چلتر" صائمہ کوفت سے کہتی خود ارحم کی کمرے کی طرف بڑھی..

## بے پرواہ عائشہ نور

ارحم نے پہلے اپنے آپ کو آئینہ میں دیکھا جو بلیک شیروانی پہنے ہوئے تھا پھر پورے کمرے پہ تفصیلی جائزہ لیا.. پورا کمرہ گلاب کی پتیوں سے مہک رہا تھا.. خوبصورت نئے ڈیزائن کا فرنیچر آیا تھا زرتاج کے جہیز کا جس نے کمرے میں چار چاند لگا دیئے تھے.. اور اوپر سے ارحم نے بہت خوبصورت پھولوں سے جو سجاوٹ کی تھی کمرے کی..

"تو فائنلی تم آج مسز زرتاج ارحم بن کر اس کمرے میں آؤ گی دو مہینے جو تم نے مجھ غریب پہ ستم ڈھائے ہیں آج اسکا سود سمیت بدلہ لوں گا تم سے اور کل سے الگ تنگ کیا ہوا ہے ناکال اٹھائی ناکسی مسیج کارپلائے یہ سب تم پہ بھاری پڑنے والا ہے"

"ارحم.. ارحم.. صائمہ زور سے دروازہ بجاتی بولی تھی..

تو وہ اپنی خوابگاہ سے باہر آیا اور دروازہ کھولا.. ارحم جلدی کرو.. نو تو ہمیں یہیں بچ جانے ہیں.. جلدی کرو" وہ سیخ پا ہوئی..

"ریلیکس ماما میں تیار ہوں.. چلتے ہیں"

...



"ماشاء اللہ مس زرتاج آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں دلہا تو آج آپ پہ فدا ہی ہو جائے گا.."

"زرتاج جو تیار شیشہ کے سامنے کھڑی خود کو دیکھتے ہی رہ گئی تھی... شاکنگ پنک لہنگا جس پہ گولڈ کا کام ہوا تھا اسکی گوری رنگت پہ بہت بچ رہا تھا.. ساتھ کی گولڈ جیولری پہنے حنائی ہاتھوں میں میچنگ کی پہنی گئی چوڑیاں.. اس پہ



## بے پرواہ عائشہ نوس

بیوٹیشن کا خوبصورتی سے کیا گیا میک اپ اس پہ چار چاند لگا رہا تھا.. اس کے موبائل کی میسج ٹون بجی.. میسج کھولا تو ارحم کا تھا..

"جان جی آج آپ کی جان میری ایک نہیں چلے گی آپکی تیار رکھنا خود میرے لئے.. ورنہ زبردستی پہ بھی اتر آؤ گا.." اس کے گلابی ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے بڑا ہی ڈھیٹ ثابت ہوا تھا وہ..

کچھ ہی دیر میں ایک لڑکی آئی اسے بلانے.. "مس آپ کو کوئی باہر بلا رہا ہے زارون نام بتایا ہے.." "جی مجھے ہی لینے آئے ہیں.." کہتی باہر نکلی..

زارون دوسری طرف منہ کئے کھڑا تھا.. وہ اپنا لہنگا سنبھالتی چھن چھن کرتی اسکی قریب آئی اور اسے آواز دی زارون زارون پلٹا تو پلک جھپکنا ہی بھول گیا.. وہ اس قدر حسین لگ رہی تھی..

"زارون چلو دیر ہو رہی ہے.." اس کے بولنے پہ وہ حوش میں آیا تب تک زرتاج گاڑی میں بیٹھ چکی تھی.. اور اسنے فرنٹ سیٹ سنبھالتے گاڑی اسٹارٹ کی..

...



READERS CHOICE

بارات آنے کا حال میں شور مچا..

## بے پرواہ عائشہ نور

بلیک شیروانی میں ملبوس ار حم بڑے ہی خوش انداز میں چلتا ہوا اسٹیج کی جانب بڑھتا تھا۔ صائمہ اور اسکی بیٹی اور بلقیس پھپھو بھی اپنی بہو بیٹے کے ساتھ ار حم کے ہمراہ ہی چلتی آرہی تھی اسٹیج پہ پہنچتے ہی ار حم روحان کے بغل گیر ہوا پھر عالم صاحب اور سیمما اور سفینہ سے پیار لیا۔  
روحان اور ار حم کی یہ پہلی ملاقات تھی۔

...



گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔ وہ سامنے اسکرین پہ نظریں جمائی بیٹھی تھی۔  
اس خاموشی کا زارون نے توڑا۔  
"زری۔"

زرتاج نے سر موڑ کر اسے دیکھا۔  
"سوری۔" وہ سامنے دیکھتا بولا۔

"کیا مطلب۔ سوری کیوں بول رہے ہو۔"

آج تک میں نے تمہیں بہت تنگ کیا ہے یقیناً تمہارا دل بھی دکھایا ہوگا۔۔۔ تم مجھے اپنا دشمن ہی سمجھتی ہوگی۔ مگر یقیناً جانوں میرا ارادہ صرف تمہیں تنگ کرنا ہوتا ہے۔۔۔ مجھے تم سکون میں اچھی نہیں لگتی۔ اس سب کیلئے سوری۔ وہ ایک نظر اس پہ ڈالتا تو سامنے فوکس کئے گاڑی چلا رہا تھا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

چلو تمہیں معاف کیا کیا یاد کرو گے"۔ وہ بھی بڑے دل کا مظاہرہ کرتی بولی۔

"تم خوش ہو اس شادی سے۔۔" اچانک سے سوال کیا

پتا نہیں ویسے ہے تو کارٹون"۔ مزاق اڑانے والے انداز میں بولی۔

"اف لڑکی اپنے ہونے والے شوہر کو کارٹون بتا رہی ہو"۔

"ہاں تو" دونوں ہنس دیے۔

"تمہیں شائہ کیسی لگتی ہے۔۔"

"دماغ خراب کر دیا ہے میرا کل سے اس لڑکی نے۔۔ چڑیل لگتی ہے۔۔"

ہاہا۔۔ دونوں کا ہتھکڑی میں۔۔

آ آ آہ زارون۔۔ کیسے گاڑی چلا رہے۔۔ زرتاج گھبرائی۔

ایک دم لڑکھڑائی۔۔ زارون نے جلدی سے بریک لگائی۔

"لگتا ہے ٹائر پنچر ہو گیا۔۔" کہتے ہی گاڑی سے اتر کر ٹائر کا جائزہ لیا۔

"ٹائر چینج کرنا پڑے گا۔۔" زارون نے گاڑی سے اتر کر ٹائر کا جائزہ لیا گاڑی کی ونڈوپہ آ کے زرتاج سے بولا۔

"زارون دیر لگ جائے گی۔۔" اس پاس دوڑتی گاڑیوں کو دیکھتی زرتاج پریشانی سے بولی۔

"زری پریشان نا ہو بس تھوڑا سا ٹائم لگے گا۔۔" دور اسے چھوٹی سی مینک کی دکان نظر آئی۔۔ "وہ پاس ہی مینک والا

ہے بس دس منٹ کا کام ہے۔۔ تم بیٹھو میں آتا ہوں۔۔"

## بے پرواہ عائشہ نوس

"زارون پلیر جلدی آنا"۔۔ پیچھے سے آواز لگائی تھی اس نے۔۔

..

تھوڑی ہی دیر میں وہ ساتھ لڑکالے آیا اور اس نے جلدی ہی ٹائر چینج کر دیا۔ ساتھ ہی زارون کا فون بج اٹھا "ہاں بس آ رہے ہیں راستہ میں ہیں ٹائر پنچر ہو گیا تھا بس ابھی ٹھیک کر دیا ہے اوکے" کہتے کال کٹ کرتے زارون نے گاڑی میں بیٹھتے گاڑی اسٹارٹ کی۔۔

...



روحان نے کال کاٹتے پاس کھڑی سفینہ کو تسلی دیتے بولا۔۔  
"چاچی ٹینشن نالے راستہ میں ہیں گاڑی کا ٹائر پنچر ہو گیا تھا بس تھوڑی دیر میں پہنچ جائیں گے۔۔"  
"روحان تم تھوڑا انتظار کر لیتے اسے ساتھ ہی لے آتے۔۔"  
سفینہ نے فکر مند ہوتے کہا۔۔ پتا نہیں کیوں انکا دل گھبرا رہا تھا۔۔  
"سوری چاچی بس سمجھ نہیں آیا اس وقت۔۔"

آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا بارش آئی کو وہ بار بار پوچھے جارہے تھے دلہن کے بارے میں

...

آدھا گھنٹہ اور سرک گیا تھا زرتاج اور زارون ابھی تک نہیں پہنچے تھے۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

صائمہ نے پھر سفینہ سے پوچھ لیا..

ارے بہن اب تو پورا گھنٹہ ہو گیا ہے ہمیں آئے ہوئے اور آپکی بیٹی ابھی تک پارلر سے نہیں آئی..

"بس وہ آرہے ہیں گاڑی کا ٹائر پنچر ہو گیا تھا اس میں ٹائم لگ گیا".. سفینہ خود کو سنبھالتے مشکل سے جواب دیا..

ساڑھے دس بج چکے تھے..

زویا نے روحا سے پوچھا..

"زری نہیں پہنچی ابھی تک.."

"نہیں".. اس نے بھی پریشانی سے سرنا میں ہلایا..

وقت گزرتا جا رہا تھا..

عالم صاحب اور روحان ایک سائیڈ پہ کھڑے تھے.. "روحان زارون کال کیوں نہیں اٹھا رہا کہاں رہ گیا ہے بچی بھی

اسکے ساتھ ہے.."

"ڈیڈ مجھے بھی ٹینشن ہو رہی ہے اس سے بات کی پہلے تو کال جا رہی تھی مگر اب تو نمبر بند جا رہا ہے"..

"اب کیا کریں لوگ عجیب سی نظروں سے دیکھ رہے ہیں کیا جواب دیں لوگوں اب".. وہ پریشان ہوتے بولی..

"ڈیڈ آپ پریشان نا ہوں یہ وقت حوش سے کام لینے کا ہے آپ عمار کو اور اسکے ساتھ کچھ لڑکوں کو بھیجیں انہیں

ڈھونڈنے کیلئے شاید اللہ ناکرے انہیں کوئی حادثہ ناپیش آگیا ہو.. میں گیا تو لوگوں کو شک ہو گا کچھ گڑبڑ ہے.."

زویا سٹیج پہ بیٹھی الگ ٹینشن میں تھی.. سفینہ بھی الگ پریشان تھی کئی وسوسے آرہے تھے ذہن میں..



## بے پرواہ عائشہ نور

ارحم کب کا بیٹھا تھا اب اسکے صبر کا بھی پیمانہ لبریز ہو رہا تھا کب سے خود پہ کنٹرول کئے بیٹھا تھا.. زرتاج کو کال لگا رہا تھا مگر اسکا نمبر آف جا رہا تھا..

"اماں مجھے تو کچھ گڑ بڑ لگ رہی ہے".. مہک اپنی ساس سے بولی..

"لگ تو مجھے بھی رہا ہے دال میں ضرور کچھ کالا ہے.. ابھی تک لڑکی نہیں پہنچی حال میں دو گھنٹے ہو گئے".. ارحم کی پھپھو عقیلہ بھی ابھی اپنے تئیں اندازہ لگاتے بولی..

"ارے اماں مجھے تو پوری دال ہی کالی لگ رہی ہے"..

"مجھے تو لگتا ہے لڑکی جو اسکا کزن لینے گیا تھا نا اسے وہ بھی غائب ہے".. لڑکی ہاتھ کر گئی ہے انکے ساتھ انکے چہرہ ہی نظر آرہے ہیں کیسے گھبرائے ہوئے پھر رہے ہیں "مہک نے بھی جلتی پہ تیل کا کام کیا تھا.. پاس بیٹھی ہوئی صائمہ اور اسکی بیٹی جو ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی..

"ارحم دیکھ رہے ہو کیا چل رہا ہے".. صائمہ ارحم سے بولی جو لب بھینچے سن رہا تھا..

"ماما پلیرز آپ پوچھیں ان سے زرتاج کہاں ہے".. وہ بھی غصہ کا بھرا بیٹھا تھا.

"سفینہ بہن آپ سچ بتائیں کہاں ہے آپ کی بیٹی.. آپ نے شادی سے پہلے اسکی مرضی بھی پوچھی تھی کہ

نہیں".. صائمہ سفینہ سے پوچھتی سیخ پا ہوئیں..

"بہن ہم خود پریشان ہیں ایسی کوئی بات نہیں.. ڈر لگ رہا ہے کوئی حادثہ ناپیش آگیا ہو.. بس دعا کریں میری بچی صحیح سلامت ہو".. سفینہ نے آنسو بہنے لگے..

## بے پرواہ عائشہ نور

"آپ ایسی باتیں کر کے اپنی بیٹی کے کارناموں پہ پردہ نہیں ڈال سکتی" .. عقیلہ پھپھو بولی ..

"دیکھیں ہمیں اپنی بچوں پہ پورا بھروسہ ہے" .. اب کہ سیما بولی ..

وقت گزرتا جا رہا تھا اور لوگوں کی چہ گونیاں بڑھنے لگی تھیں ..

"آپ لوگ بتاتے کیوں نہیں آپ کی بیٹی کہاں ہے .. یا پھر ہم جائیں .." اب کہ صائمہ اونچی آواز میں بولی تھی ..

عالم صاحب تیزی فاصلہ تہہ کرتے ان تک پہنچے ..

"دیکھیں بہن ہم ڈھونڈ رہے ہیں انشاء اللہ مل جائے گی .."

"بھائی صاحب آپ لوگ مان کیوں نہیں لیتے آپ کی بھتیجی آپ کے بیٹے کے ساتھ آپ کی ناک کے نیچے سے نکل چکی

ہے" .. صائمہ کی آواز قدرے بلند تھی ..

عالم صاحب کو اپنا دل مٹھی میں جکڑتا ہوا محسوس ہوا ..

"دیکھیں آپ بے وجہ الزام لگا رہی ہیں" روحان آگے بڑھا اپنے غصہ کو قابو کرتا بولا ..

"تم ابھی بھی الزام کہہ رہے ہو مسٹر روحان کہاں ہے تمہارا بھائی" .. اب کہ ارحم آگے بڑھا اپنی ماں کے برابر کھڑا

ہوا بولا ..

"مگر ہم آج خالی ہاتھ واپس نہیں جائیں گے" .. صائمہ کہتی انہیں چونکا گئی .. چونک تو ارحم بھی گیا ..

"کیا مطلب ہے آپکا" سیما بولی ..

"مطلب یہ کہ زرتاج نا صحیح اپنی چھوٹی بیٹی کا نکاح دے دیں ارحم کیلئے" .. صائمہ نے تنقیدی نگاہ ڈالی روحا پہ ..

## بے پرواہ عائشہ نور

سب کے سب شاک ہوئے تھے..

روحا کے تو پیروں تلے زمین نکلی تھی.. ارحم کے بارے میں تو خواب میں بھی تصور نہیں کر سکتی تھی..

ارحم بھی چونک کر اپنی ماں کی طرف متوجہ ہوا جو عقیلہ کی پڑھائی ہوئی پیٹی پڑ رہی تھی..

عقیلہ اور مہک نے ایک دوسرے کی طرف مسکراتے دیکھا جنکی لگائی چنگاری کام آرہی تھی..

"اگر آپ لوگوں نے جانا ہے نا تو شوق سے جائیں.. اب ہم آپ کے ساتھ کوئی تعلق بھی نہیں رکھنا چاہتے" روحان طیش میں آتے بولا تھا..

"اب ہم یہاں ایک منٹ بھی نہیں رکے گے چلو ارحم.."

صائمہ ارحم کا بازو پکڑے اسے کھینچتے ہوئے باہر نکل گئی اور ارحم انکے ساتھ گھسیٹا چلا گیا..

سفینہ تو صدمہ کی ماری بت بنی بیٹھی تھی.. انکی بیٹی کی بارات واپس چلی گئی..

اور دیکھتے ہی آدھے لوگ بھی حال سے نکلتے جا رہے تھے ہر ایک کی زبان پہ الگ الگ جملہ تھے..

دونوں ہی غائب ہے... ہاں ڈھائی گھنٹے بارات انتظار کرتی رہی..

بس اللہ بیٹی دے تو نیک دے.. ورنہ ایسی بیٹی کو تو پیدا ہوتے ہی مار دینا چاہیے..

شائہ بھی بے چین سی ہو گئی سارے حالات وہ خاموشی سے دیکھ رہی تھی.. شینا بھی اپنی بہن کے ساتھ کھڑی تھی..

زویا نے اپنی ماں کو گلے لگایا ہوا تھا.. روحا اور ارحم الگ پریشان کھڑی تھیں..

عالم صاحب کرسی پہ ڈھکے گئے تھے کسی ہارے ہوئے انسان کی طرح افسردہ سے بیٹھے تھے..

## بے پرواہ عائشہ نوس

"جانے کہاں تربیت میں کمی رہ گئی تھی جو آج یہ دن دکھانا تھا.."

"ڈیڈ آپ ایسا مت کہیں پلیز میں جا کر ڈھونڈتا ہوں انہیں.. "روحان نے انکے کاندھے پہ ہاتھ رکھتے تسلی دی  
عمار بھی آگیا تھا..

"روحان بھائی ہم بیوٹی پارلر بھی گئے وہاں سے تو وہ لوگ نو بجے ہی نکل گئے تھے.."

ابھی اتنا کہا ہی تھا کہ ایمبولینس حال کے داخلی دروازے پہ رکی..

سب نے چونک کر باہر دیکھا سیمانے دل پہ ہاتھ رکھا تھا..

"ہائے اللہ میرا بیٹا.."

"زرتاج".. سفینہ کے منہ سے نکلا..

سب اپنی جگہ منجمد ہو گئے آگے بڑھنے کی جسارت نہ ہوئی..

زارون صحیح سلامت ایمبولینس سے باہر نکلا سب کی جان میں جان آئی اب زرتاج کا خیال زہنوں میں آیا..

زارون نے ہاتھ بڑھا کر زرتاج کو باہر نکالا..

سب نے شکر کا کلمہ پڑھا دونوں صحیح سلامت تھے..

زارون زرتاج کا ایک ہاتھ پکڑے دوسرے ہاتھ سے اسے سہارا دیا زرتاج بمشکل چل پارہی تھی لڑکھڑا کر چل رہی  
تھی..

## بے پرواہ عائشہ نور

"یہ کیا ہوا زارون" روحان نے زرتاج کو کاندھے سے سہارا دیا دونوں کے حلیہ بکھرے ہوئے چہروں پہ تکلیف کے آثار واضح تھے..

زارون کے چہرے پہ اسٹیجز لگے ہوئے تھے سر پہ بھی پٹی بندھی اور ہاتھ میں بھی پٹی بندھی تھی..  
زرتاج کے ماتھے پہ بینڈج لگی تھی.. اور کلائیوں میں چوڑیوں کے زخم تھے..  
زرتاج کو روحا اور ارم نے سنبھالا اسے لئے سفینہ کے پاس آئی جس نے اسے گلے سے لگالیا..  
"ڈیڈ ہمارا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا" وہ عالم صاحب کے سامنے آتا بولا جبکہ عالم صاحب سٹل ویسے ہی بیٹھے تھے..  
اور وہ اپنے ساتھ گزری روداد سنانے لگا..

زارون نے ٹائر چینج کروانے کے بعد زارون نے گاڑی تیز چلائی کیونکہ وہ جلدی میرج حال پہنچنا چاہتا تھا..  
زارون آہستہ چلاؤ گاڑی.. زرتاج نے تیز ہوتی سپیڈ سے گھبراتے کہا..  
زارون نے اسکی جانب دیکھا ہی تھا کہ زرتاج چلا اٹھی..  
"زارون سامنے دیکھو"..

سامنے چھوٹا بچا دوڑتا سڑک کے عین درمیان میں پہنچ گیا تھا.. اسے بچانے کیلئے زارون نے ٹرن لے لیا گاڑی تیز تھی  
اس سے سنبھل ناسکی اور گاڑی فٹ پاتھ پہ چڑھتی ہوئی دیوار کے ساتھ جا ٹکرائی.. زرتاج دروازہ کھلتے ہی نیچے جا  
گری اور سر سیدھا زمین کے ساتھ لگتے بے ہوش ہو گئی.. زارون کا سراسٹرنگ سے جا ٹکرایا اور گاڑی کا شیشہ ٹوٹ  
کر اس کے چہرہ پہ جگہ جگہ پیوست ہوا.. اور وہ بے ہوش ہو گیا..



## بے پرواہ عائشہ نور

آس پاس کے لوگ جمع ہونا شروع ہو گئے قریب آدھے گھنٹے تک وہ وہیں پڑے رہے زارون کو آہستہ آہستہ ہوش آنے لگا تب تک ایمبولینس آگئی تھی اور انہیں اٹھا کر ایمبولینس میں ڈال اسپتال پہنچے جہاں انہیں ٹریمنٹ دیا جا رہا تھا

..

زارون اب مکمل ہوش میں تھا مگر زرتاج ابھی بھی بے ہوش تھی ڈاکٹر کے مطابق پریشانی والی کوئی بات نہیں تھی چوٹیں زیادہ نہیں لگی سر پہ چوٹ لگی ہے مگر زیادہ گہری نہیں تھی.. زرتاج ایک گھنٹے بعد ہوش میں آئی.. آنکھیں کھولے وہ آس پاس کے ماحول کو دیکھ سوچنے لگی دھیرے دھیرے سب یاد آنے لگا چانک اٹھ بیٹھی.. زری.. تم ٹھیک ہو.. زارون اس کے اٹھتے ہی پاس آیا..

زارون یہ میں کہاں ہوں.. مارے گھبراہٹ کے زارون سے بولی..

زرتاج ہمارا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا..

تھینک گاڈ تمہیں ہوش آیا..

زارون تم نے بتایا گھر والوں کو بتایا ہمارا سب انتظار کر رہے ہوں گے.. وہ فکر مندی سے بولی..

نہیں زری میں نہیں بتایا یا میرا فون تو گاڑی میں ہی رہ گیا تھا..

چلو ہم چلیں..

ہاں.. ہاں زارون جلدی چلو.. زرتاج نے فورن سے قدم نیچے رکھے چلنے کیلئے گھٹنے میں ٹیس سی اٹھی وہ کراہ کر رہ گئی..

## بے پرواہ عائشہ نور

زرتاج سنبھل کر..

پھر وہ ہسپتال سے باہر نکل ایمبولینس کے ذریعے یہاں پہنچے..

ہر طرف گہرہ خاموشی چھائی تھی.. زارون ارد گرد نظر گھمائی پھر خالی اسٹیج کو دیکھا..

بارات تو آگئی تھی نا.. کہاں ہے سب "حال میں بھی اکادکا لوگ ہی لوگ زارون نے پوچھا..

"بارات واپس چلی گئی".. عالم صاحب صدمہ سے بولے..

"مگر کیوں آپ لوگوں نے روکا کیوں نہیں".. زارون بے یقینی سے بولا...

تم دونوں تین گھنٹے سے غائب تھے.. سب سمجھنے لگے کہ تم دونوں بھاگ گئے ہو.. اور وہ لوگ چلے گئے..

"کیوں روحان تم نے انہیں روکا کیوں نہیں انہیں یقین دلانا تھا نا ہم ایسے نہیں ہے.. کیا؟ کیا آپ لوگوں کو بھی ہم پہ

شک تھا".. زارون صدمہ سے بول رہا تھا..

زارون کے الفاظ زرتاج کے کانوں میں پڑ رہے جیسے کوئی کوڑے برسا رہا ہو.. اپنے کردار پہ بات آئی تھی.. آنسو بن

توڑ کر بہت نکلے تھے.. زویانے اسے گلے لگایا تھا..

سفینہ کی بھی صدمہ سے بری حالت تھی..

"یقین تھا تم پہ زارون مگر".. روحان کے الفاظ جیسے اسکا ساتھ چھوڑ رہے تھے..

زارون سر پکڑ کر کرسی پہ بیٹھ گیا..

## بے پرواہ عائشہ نور

میری بیٹی کا گھر بسنے سے پہلے ہی اجڑ گیا کیا منہ دکھائیں گے دنیا والوں کو بے قصور ہوتے ہوئے بھی میری بیٹی مجرم کہلائے گی.. آج اسکا دامن داغدار ہو گیا.. سفینہ دہائیاں دینے لگے مارے غم کے.. سیما نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھا تھا.. غمزہ تو وہ بھی ہوئی..

"عالم تمہیں جو بھی فیصلہ کرنا ہے ابھی کرنا ہے.. یہاں آدھے سے زیادہ لوگ جا چکے ہیں.. کون یقین دلائے گا اس بے حس دنیا کو.. گھر کی بات گھر ہی رہ جائے تو اچھا ہے" عالم صاحب کے پرانے دوست اسکے ساتھ کھڑے تھے.. اور دور اندیشی سے بات سمجھا رہے تھے اس مشکل وقت میں وہ انکے ساتھ کھڑے تھے..

"کیا کروں میں ظفر" وہ بے بسی سے بولے تھے..

"اپنی بھتیجی کا نکاح اپنے بیٹے زارون سے کر دوا بھی.. آگے تمہاری مرضی" عالم کے دوست نے کہا..

"بس عالم صاحب فیصلہ لیتے کھڑے ہوئے" وہ سوچ چکے تھے اب انہیں کیا کرنا ہے..

"سفینہ بہن تم فکرنا کرو زرتاج کا نکاح آج ہو گا اور ابھی ہو گا.."

سفینہ سمیت سب عالم صاحب کی طرف متوجہ ہوئے..

"زرتاج کا نکاح آج ابھی ہو گا.. میں اپنے بیٹے زارون سے زرتاج کے نکاح کا اعلان کرتا ہوں" وہ بڑے جوش سے بولے ہر ایک کے کان تک انکی آواز پہنچی..

شانہ نے بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھا شینا نے اپنے شوہر فیاض سے کہا "یہ بھائی صاحب کیا کر رہے ہیں فیاض رو کے انہیں.."

## بے پرواہ عائشہ نور

"وہ ٹھیک کر رہے ہیں" فیاض نے الٹا شینا کو ہی ٹوکا..

"عالم صاحب میں آپکے فیصلہ میں آپکے ساتھ ہوں میری بیٹی ابھی ابھی اچھے رشتہ مل جائیں گے مگر وہ بچی کو نہیں جس کی بارات واپس چلی گئی"۔

وہ زرتاج کی طرف دیکھتے ہوئے..

سیمانے اعتراض کرنا چاہا.. "عالم یہ آپ کیا کر رہے ہیں"۔

عالم صاحب نے ایک ناسنی انکی..

"زارون کیا تمہیں اعتراض ہے میرے فیصلہ سے اگر ہے تو بتا دو.. میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا.. "وہ دو ٹوک انداز میں بولے

زارون کشمکش میں مبتلا ہو گیا ایک طرف باپ تھا جس کی وہ نافرمانی نہیں کر سکتا تھا دوسری طرف زرتاج کے ساتھ نکاح کرنا اس کیلئے کسی صدمہ سے کم نہیں تھا..

"ڈیڈ آپ فیصلہ کر ہی چکے ہیں تو.. مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے"۔ یہ بات اس نے دل پہ پتھر رکھ کر کہی تھی.. وہ اپنے باپ کا جھکا ہوا سر نہیں دیکھ سکتا تھا..

,, "ماما پلیز..

زرتاج نے اپنی ماں کو رحم طلب نظروں سے دیکھا..

"زری یہ دیکھو میرے جڑے ہاتھ کچھ مت کہنا ابھی.. کر لو یہ نکاح"۔ وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑتی بولی..

## بے پرواہ عائشہ نور

زرتاج سر جھکا گئی.. اپنے آپکو مجبور اور بے بس تصور کرنے لگی.. یہ تو اسنے کبھی سوچا ہی نہیں تھا..  
فیاض اپنی بیوی اور بیٹی شینا اور شائے کو لے جا چکے تھے..  
"نیا نکاح نامہ تیار کروایا گیا.."

زارون اور زرتاج کو صوفہ پہ ساتھ بٹھایا گیا اور نکاح پڑھانا شروع کیا گیا..  
"زرتاج اکرم ملک بنت اکرم یوسف ملک.. آپکا نکاح زارون عالم ملک ولد عالم یوسف کے ساتھ بیس لاکھ حق مہر  
سکہ رائج وقت کیا آپکو نکاح قبول ہے.."  
ماحول میں خاموشی چھائی تھی زرتاج خاموش تھی..  
مولوی صاحب نے پھر سے الفاظ دہرائے تو سفینہ نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھا تھا..  
اسکے منہ بڑی مشکل الفاظ ادا ہوئے..  
"قبول ہے.."  
"قبول ہے.."

قبول ہے.. "اور اپنی تمام زندگی اس انسان کے ساتھ کر دی جس سے وہ ہمیشہ چڑکھاتی تھی.. جس نے اسکی زندگی کا  
سکون تباہ کر رکھا تھا..  
یہی ایجاب و قبول زارون کے ساتھ ہوا..  
دونوں سپاٹ چہرہ لئے بیٹھے تھے ہر جذبات سے عاری تھے..



## بے پرواہ عائشہ نور

وہاں اس وقت سب اپنے ہی لوگ تھے کچھ لوگ باہر کے بھی تھے جن میں ایک فیملی ار حم کی طرف سے بھی تھی وہ لوگ واپس نہیں گئے تھے وہ تھے ار حم کا کزن اور اسکی وائف تھے.. نکاح کے بعد وہ لوگ بھی نکل گئے ار حم کے گھر کی طرف تاکہ اسے حقیقت بتا سکے..

وہ سب بھی اب گھر کی طرف روانہ ہوئے..



ار حم کی ماں صائمہ اپنا سر پکڑے بیٹھی تھی..

میرے بیٹے کی خوشیوں کو تو نظر ہی لگ گی کتنا خوش تھا میرا بچہ کچھ نار ہے اس زرتاج کا کبھی خوش نہیں رہے گی وہ.. صائمہ روتی جارہی تھی اور دہائیاں دی جارہی تھی

...

کیا چلا جاتا اگر چھوٹی کا نکاح دے دیتے انکی بھی عزت رہ جاتی اور ہماری بھی.. عقیلہ پھپھو بولی..

مجھے تو شروع سے ہی وہ لڑکی چتر لگی تھی ""..

ار حم آتے ساتھ ہی کمرے میں بند ہو گیا تھا..

پھولوں سے مہکتے کمرے کو پیل میں تہس نہس کر دیا تھا.. "تم نے ٹھیک نہیں کیا میرے ساتھ کتنا چاہا تھا تمہیں میں نے لہورنگ آنکھیں ہو رہی تھی پیل سے سارے خواب ٹوٹ کر چکنا چور ہو گا اسکے

.."

## بے پرواہ عائشہ نور

ارحم کا کزن اور اسکی بیوی نکاح کے بعد سیدھا یہاں ارحم کے گھر پہنچے تھے

..

خالہ ارحم کہاں ہے "آتے ساتھ ہی ارحم کا پوچھا

....

تم لوگ کہاں تھے اب تک انہیں دیکھتی "عقیلہ بولی..

ارحم کمرے میں بند ہے بچہ کتنا پسند کرتا تھا اس دھوکہ باز لڑکی کو

.."

کا مرنے نے ارحم کو آواز لگانی شروع کر دی..

ارحم.. ارحم.. باہر آؤ.. وہ چلا رہا تھا

..

اسکی آواز ارحم کے کانوں میں پڑی جو زمین پہ سو گوار بیٹھا تھا.. مرے مرے قدموں سے کمرے سے

باہر نکل کر آیا

READERS CHOICE

واہ ارحم واہ یہ پیار ہے تمہارا "وہ تالی بجاتا بولا..

پیار کرتے تھے تو اعتبار بھی کرنا چاہیے تھا اب اسکی بیوی بولی

..

## بے پرواہ عائشہ نور

کیا کہنا چاہ رہے ہو تم لوگ "۔۔ صائمہ بولی  
زرتاج کہیں نہیں بھاگی تھی اپنے کزن کے ساتھ..  
ہم ابھی میرج لان سے ہی آرہے ہیں

..  
کہیں نا کہیں مجھے وہ لوگ سچے لگ رہے تھے اس لئے اصل حقائق جاننے کیلئے ہم وہیں رہے.. تم لوگوں کے نکلنے کے  
ٹھیک دس پندرہ منٹ بعد وہ دونوں آئے تھے..

ان کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا انکے زخم بتا رہے تھے وہ سچے تھے.. اسکا کزن بولتا جا رہا تھا اور سب چپ سادھے کھڑے تھے  
اور آپ لوگ بنا سچ جانے بنا تحقیق کئے تہمت لگائے گئے الزامات لگائے نا اسکی ماں کا لحاظ کیا وہ بچاری کس اذیت میں  
تھی.. اسکی بیوی نے انہیں آئینہ دکھایا "۔۔ تو صائمہ سر جھکا گئی شرمندگی سے وہ عقیلہ کی باتوں میں آگئی

..  
ارحم کے سر پہ تو جیسے پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا اسنے اپنے ہی ہاتھوں سے سب تباہ کر دیا

..  
ماما ہم ابھی جاتے ہیں انکے گھر ان سے زرتاج سے سب سے معافی مانگتے ہیں اور زرتاج کو گھر لے آتے ہیں " ایک  
آس جاگی تھی ارحم کے دل میں مگر کامران کی اگلی بات نے جیسے اسے آسمان سے لا کر زمین پہ بیٹھ دیا ہو..  
"اسکا کوئی فائدہ نہیں ارحم معافی تو شاید تمہیں مل جائے " مگر زرتاج نہیں "

## بے پرواہ عائشہ نور

..

ان لوگوں نے گھر کی عزت بچانے کی خاطر زرتاج اور زارون کا نکاح کا پڑھا دیا ہے۔"

ارحم سر پکڑ کر زمین پہ بیٹھتا چلا گیا

..

کامران اور اسکی بیوی چلے گئے

..

بیٹے صبر رکھو اب کچھ نہیں ہو سکتا صائمہ نے اسکے کا ندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا۔"

تو وہ انکا ہاتھ جھٹکتا وہاں سے چلا گیا

..

صائمہ ادھر ادھر دیکھا تو عقیلہ اور اسکی بہو غائب تھی۔" انہیں شدید شرمندگی محسوس ہو رہی تھی کیسے آگئی وہ عقیلہ کی باتوں میں

امی آپکو پھپھو کی باتوں میں نہیں آنا چاہئے تھا۔ اسکی بیٹی پاس کھڑی افسردگی سے کہہ رہی تھی۔"

READERS CHOICE

....

وہ لوگ گھر پہنچے تھے

## بے پرواہ عائشہ نور

گھر پہنچتے ہی عالم صاحب نے ایک اور نیا حکم نامہ جاری کر دیا تھا.. جو زارون اور زرتاج پہ قہر بن کہ ٹوٹا

..

یہ ایک اور صدمہ تھا انکے لئے

..

آج زویا کے ساتھ زرتاج کی بھی رخصتی تھی لہذا

زرتاج کو زارون کے کمرے میں پہنچا دو"

.."

زارون یہ بات سنتے ہی وہاں سے نکل گیا.. آپ سب لوگ بھی جا کر آرام کریں اور روحان تم میری بات سن کر جانا

.."

روحانم اور زویا زرتاج کو لئے سیڑھیاں چڑھ گئی..

بھائی صاحب آج ہی رخصتی کچھ دن رک جاتے بچے شک میں ہیں اس وقت..". شاہانہ نے کہا

..

سینما چل دی کمرے میں سخت ناراض تھی وہ آج..

بچے ساتھ رہیں گے تو ایک دوسرے کے قریب آئیں گے.. جانیں گے.. دوریاں مزید دوریاں پیدا کر دیں گی اس

لئے میں نے اسی میں مصلحت سمجھی.. وہ اپنی بات مکمل کر کے خاموش ہوئے

Page 503 of 699



## بے پرواہ عائشہ نور

..  
تو وہ دونوں زرتاج کے پاس چل دیں اسے کچھ مت دے سکیں

..  
روحان سارے حالات تمہارے سامنے ہیں کس مجبوری کے تحت میں نے یہ قدم اٹھایا ہے" .. عالم صاحب روحان سے بولے

..  
ڈیڈ آپکو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا دونوں کے ساتھ زیادتی ہے" .. روحان کو زارون کیلئے برا لگ رہا تھا روحان جو ہونا تھا سو وہ ہو چکا ہے لہذا تم زارون کو سمجھاؤ کہ وہ زرتاج کو اپنا لے .. جتنا آج اس نے میرے فیصلہ تسلیم کر کے میری بات کا مان رکھا ہے ٹھیک ویسے ہی زری کے معاملے میں بھی ثابت قدم رہے" .. زارون سمجھدار ہے پیار سے سمجھاؤ گے تو سمجھ جائے گا" .. وہ اپنی بات کہہ کر چل دیے ..  
اور روحان زارون کی تلاش میں چل دیا ..



READERS CHOICE  
زرتاج مردہ قدموں سے چلتی چپ چاپ زارون کے کمرے میں داخل ہوئی تھی وہ تو اس کمرے کے قریب سے بھی نہیں گزرتی اور اس کمرے میں رہنے والے سے سخت چڑ تھی .. دل چاہ رہا تھا اٹے پاؤں نکل جائے یہاں سے ..

## بے پرواہ عائشہ نور

زرتاج کو بیڈ پہ صبح سے بٹھایا.. ارم اور روحا اسکے پاس کھڑی تھیں زویا اپنا لہنگا سنبھالی اسکے سامنے بیٹھی

..

ہر جذبات سے آری سنجیدہ چہرہ مٹا مٹا سا میک ماتھے پہ چوٹ کے نشان

..

زری پلیر سنبھالو خود کو" .. زویا نے اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے کہا جو اس نے کھینچ لیا

..

تبھی شہانا پھپھو اور اسکی ماں سفینہ کمرے میں آئی..

"زری بیٹا یہ سب قسمت کا لکھا تھا جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا" .. اب تمہاری قسمت میں زارون کا ساتھ ہی لکھا تھا اسلیے کہانی گھوم پھر کر زارون پہ آر کی" .. تم اب ہمیشہ اس گھر میں رہو گی اپنی ماں کے سامنے .. کتنی خوش قسمت ہو دونوں بہنیں کے وہی میکہ وہی سسرال! .. شہانا پھپھو نے اپنی طرف سے اسے سمجھانے کی بہترین کوشش کی .. جو بے سود تھا .. اسکا تودل اپنی خوش قسمتی پہ ماتم کرنے کا چاہ رہا تھا

..

زری یہ جڑے میرے ہاتھ معاف کر دو اپنی ماں کو" .. وہ رو پڑی تھی

..

ماما اب اور کیا چاہتی ہیں آپ .. مان تولی آپکی بات آگے بھی وہی کروں گی جو آپ بولیں گی" .. وہ اذیت سے بولی ..

## بے پرواہ عائشہ نوس

مجھے یقین ہے تم ہمارے حالات اور باتوں کو سمجھ رہی ہو اپنی مجبور ماں کو مزید مجبور نہیں ہونے دو گی"۔ الفاظ تھے یا کوڑے جو پھوپھو برساتے سفینہ کو لئے چلی گئی

..



زارون ٹیرس پہ کھلی فز میں بیٹھا سیگریٹ کا دھواں اڑا رہا تھا جب روحان اس کے برابر میں بیٹھا

..

ہم لگتا ہے تمہاری بد دعا لگ گئی مجھے"۔ آہ دھواں اڑاتا ہوا بولا

..

ایسا نہیں ہے زارون.. میں سمجھ سکتا ہوں برسوں جو مجھ پہ گزری وہ آج تم پہ گزر رہی ہے.. مگر اب میں خوش ہوں مجھے پچھتاوا ہے اپنے پچھلے پانچ سالہ رویہ کا.. تم وہ غلطی نہیں کرو گے جو میں نے کی ہے.. تم وہ زری کے ساتھ نہیں کرو گے جو میں نے زویا کے ساتھ کیا" اپنی جانب سے اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا..

..

زویا اور زرتاج میں فرق ہے روحان مگر زویا نے سمجھوتا کیا زرتاج سمجھوتا کرنے والوں میں سے نہیں ہے"۔ اور تم تو حالات سے بھاگ گئے تھے مگر مجھے یہیں رہ کر اس توپ کا سامنا کرنا ہے لہجہ میں حد درجہ سنجیدگی تھی"۔

## بے پرواہ عائشہ نوس

زارون تم اگر اس سے پیار سے پیش آؤ گے تو یقیناً اس کا دل بھی نرم پڑے گا تمہارے لئے"

..

اسے سب سے زیادہ تنگ بھی میں نے کیا ہے.. اور آج ہی میں نے اس سے اپنے پچھلے تمام رویہ کی معافی مانگی تھی اور وہ میرے ہی گلے پڑ گئی.. وہ طنزیہ مسکرایا

..

زارون بھائی پہلے تو میں آپ کا تھینکس کرنا چاہتا ہوں "عمار بھی انکی برابر میں آکر بیٹھا

..

اگر آپ آج انکار کر دیتے تو یقیناً عالم مامو کی نیکسٹ چوائس میں تھا اور یہ ڈھول میرے گلے پڑ جاتا.. "عمار بولتا چلا گیا.. اور وہ دونوں اسے دیکھتے رہ گئے

..

سوری میں نے آپکی وائف کو ڈھول بول دیا "وہ دانتوں کی نمائش کرتا بولا

..

تو دونوں ہنس دیے تھے ماحول تھوڑا خوشگوار ہوا..

چلو بہت ہو گیا.. "روحان کھڑا ہوتا بولا.. چلو زارون اب کمرے میں چلتے ہیں

.."

## بے پرواہ عائشہ نوس

روحان اسے لئے کمرے کی طرف آ رہا تھا

..

وہ بھی زرتاج کو سمجھا بجھا کر کمرے سے باہر آئیں.. سامنے روحان اور زارون آتے ہوئے نظر آئے ارم نے روحا کے کان میں کچھ کہا.. وہ تینوں دروازے کر سامنے کھڑی تھیں

..

کیا ہوا تم لوگوں نے دروازے پہ کیوں ڈیرہ لگا لیا.. زارون نے انہیں جما ہوا کھڑا دیکھ بولا

..

نیگ دیں پہلے پھر کمرے میں انٹری ملے گی.. روحا ہاتھ آگے بڑھاتی بولی.. عمار ہولے سے دوسری طرف کھسک گیا

..

کیسا نیگ.. زارون بول رہا تھا جب روحان نے اس کے کان کے پاس ہوتا سے مزید بولنے سے روکا

..

زارون دے دو روحا کی خوشی کیلئے اس کے لئے یہ وقت دوبارہ نہیں آئے گا

..

ٹھیک یہ دو ہزار رکھو.. زارون دو ہزار کے کڑک نوٹ نکال کر ان کے آگے کر دیے

Page 508 of 699



## بے پرواہ عائشہ نوس

اتنے زیادہ پیسے تو میں نے آج تک نہیں دیکھے "عمار نے دل پہ ہاتھ رکھتے کہا

..

دو ہزار نہیں دولا کہ "روحانے کہا

..

کیا دولا کہ "اسکے لئے تو دو روپے نادوں "وہ بس دل میں سوچ سکا

..

یار کچھ رعایت دے دو "روحان بولا

..

اچھا ٹھیک ہے ڈیڑھ لاکھ ..

چلو بیس ہزار لو اور بات ختم "زارون نے بات ختم کی ....

نہیں ہم تین ہیں دس ہزار اور بڑھائیں

..

READERS CHOICE

اچھا چلو

..

نہیں میں بھی تو ہوں یار تم لوگوں کے ساتھ "عمار مسکین سی صورت بناتا بولا

Page 509 of 699

.. اچھا ٹھیک یہ چالیس ہزار زارون جیب سے پانچ پانچ ہزار "والے نوٹ نکال کر گن کر انکے حوالے کر دیا

.. عمار کے پکڑنے پہلے ہی روحانے جھپٹ لئے تھے.. یو آر دابیسٹ زی بھائی" .. کہتی آگے بڑھی

.. آل ڈابیسٹ زارون " .. روحان بھی اسکے کاندھے پہ تھپکی دیتا اپنے کمرے کی طرف بڑھا

.. یہ کیا وہ اب زویا کو کمرے میں دھکیل کر دروازہ روکے کھڑے تھے روحان کا..  
آل ڈابیسٹ روحان " .. زارون نے مسکرا کر کہا انگوٹھا دکھایا اور اپنے کمرے میں انٹر ہوا

.. کمرے میں بیٹھی زرتاج سوچوں میں گم تھی جب دروازہ کھلنے پہ چونکی اور زارون کو اندر آتا دیکھ سیدھی ہوئی.. وہ چلتا ہوا اسکے سامنے جا رہا.. اور بغور اسکا جائزہ لینے لگا

.. READERS CHOICE

پھر کچھ دیر اسکا معائنہ کرنے کے بعد اسکے سامنے بیڈ پہ بیٹھا.. وہ بدستور خاموش رہی اور اسکی طرف دیکھنے سے گریز کیا

## بے پرواہ عائشہ نور

دیکھو جو کچھ بھی ہوا اس میں کسی کا بھی قصور نہیں تھا"

مگر تمہارا قصور تھا.. وہ غصہ سے بھری بولی.. تم انکار بھی کر سکتے تھے مگر تم نے تو بڑا مہان کام کیا ہے نا.." بنار کے وہ بولتی چلی گئی اور وہ ہکا بکا سے دیکھتا رہ گیا

"میرا قصور کیسے ہوا بھلا.. اور میں اپنے ڈیڈ کا سر جھکا ہوا نہیں دیکھ سکتا اس لیے میں انکار نہیں کر سکا.. ویسے غلطی تو کی ہے مینے نافاسٹ ڈرائیونگ کرتانا ایکسیڈنٹ ہوتا.." اب وہ کھڑا ہوا اور پھر بولا.." اب گلے پڑا ڈھول بجانا تو پڑے گا

تم نے مجھے ڈھول کہا.. وہ غصہ سے تیز آواز میں بولی..

میں نے مثال دی ہے وہ کہتا الماری سے اپنے کپڑے نکالتا واش روم میں جا گھسا

وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی.. پھر اٹھی ڈرائیونگ کے سامنے جا کھڑی ہوئی.. بے زار سی اپنے دوپٹہ کی پینے نکالنے لگی.. دوپٹہ سر سے ڈھلک کر دونوں کاندھوں پہ آگیا جس سے اسکی بیک ڈھکی ہوئی تھی.. پھر ہاتھوں سے آدھی چوڑیاں

## بے پرواہ عائشہ نور

ٹوٹ گی کچھ بچی ہوئی چوڑیاں اتارنے لگی.. کانوں کے بھاری جھمکے اتارنے لگی.. اب وہ نیکلیس گلے سے نکال رہی تھی

..

تبھی زارون چینج کر کے باہر نکلا.. اسے ڈریسنگ کے سامنے کھڑا پایا..

نیکلیس اتارتے سے اسکا بھاری دوپٹہ کاندھوں سے سرک کر اسکے پیروں کی زینت بن چکا تھا.. زارون کی نظریں اسکے وجود پہ اٹھی..

بیک گلاڈیپ تھا.. جس سے اسکی کمر کے کچھ حصہ عیاں ہو رہا تھا..

وہ بنا اسکی پرواہ کئے اپنا بالوں کا بنا جوڑے کی پنہ کھولنے لگی..

وہ چلتا ہوا کچھ فاصلہ پہ اسکے پیچھے جا کھڑا ہوا.. شیشہ میں اسکا عکس دیکھنے لگا جو پن کھولنے کے جتن کر رہی تھی.. ایسے

میں اسکا فرنٹ گلا بھی ڈیپ تھا جس سے اسکی خوبصورتی مزید عیاں ہونے لگی.. بھری بھری جسامت میں اسکے وجود

کی دلکش رعنائیاں وہ آئینہ سے اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا اسکی نظریں آئینہ سے ہی اسکے وجود سے آر پار ہو رہی

تھی.. زرتاج زچ ہوئی تھی اسکی نظروں سے اور گھور کر اسے دیکھنے لگی

READERS CHOICE

"کیا ہے" ..

کہیں تمہیں ارحم تو نہیں یاد آ رہا.. وہ طنز کے تیر برساتا گویا ہوا

..

## بے پرواہ عائشہ نور

زرتاج کا تودماغ گھوما تھا..

تم سے اسی گھٹیا بات کی توقع کی جاسکتی.. مجھے نفرت ہے اس گھٹیا شخص سے اگر اب تم نے دوبارہ اسکا ذکر کیا تو اچھا نہیں ہوگا.. اور تم خود تو منگیتر کے ساتھ ڈیٹیں مارتے رہے ہو اور بات کر رہے ہو مجھ سے " اس نے الٹا سے ہی

لتاڑا

اور صوفہ پہ اپنا آرام دہ سوٹ اٹھایا جو روحا پہلے ہی رکھ گئی تھی.. باتھ روم میں گھس گئی

..

غلط وقت پہ غلط بات کر گیا تھا.. شرمندگی سی ہوئی اسے ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا پتا نہیں کیوں اسکی سوچ ارحم پہ گئی اور وہ بول بیٹھا..

... 

روحان بڑی مشکل سے ان سے مک مکا کر کے کمرے داخل ہوا بڑا سر کھپایا انہوں زارون کی جان چھوڑ دی تھی مگر روحان سے اپنی منوا کے رہے تھے اور ایک لاکھ لے اڑے..

کمرے میں تو زویا کو اسی کے انتظار میں کھڑا پایا تھا..

روحان نے اسے زور سے ہگ کیا تھا..

زویا کو تو اپنی پسلیاں اندر دھنستی محسوس ہوئی..

روحان اتنا زور سے "

Page 513 of 699



## بے پرواہ عائشہ نور

.."

ہاں تو اتنے دن بعد موقع ملا ہے.. تم نے ملنا گوارہ نہیں "کیا شوہر سے تین دن سے ترستا رہا ہوں تمہارے لئے"..  
وہ اسے لئے بیڈ پہ آیا تھا اور زویا سوچ میں پڑی تھی.. کیا ہوا تم کہاں گم ہو فکرنا کرو تمہاری رونمائی کا گفٹ "لیکر ہی آیا

ہوں

.."

نہیں میں یہ نہیں سوچ رہی زری کا خیال آگیا تھا لڑ رہی "ہو گی یقیناً"

..

ہا ہا ہا.. میری جان اس وقت بس تم اپنے اور میرے بارے میں سوچو تمہاری بہن کو میرا بھائی ہینڈل کر لے گا وزن  
تھوڑا زیادہ ہے مگر وہ مینیج کر لے گا"..  
روحان اسکی بات مزاق میں اڑاتا بولا

..

روحان کوئی وزن زیادہ نہیں ہے صحیح ہے وہ"..  
برا سامنہ بناتی بولی

..

READERS CHOICE

اچھا نامزاق تھا"..  
یہ دیکھو تمہارا گفٹ

.."

## بے پرواہ عائشہ نوس

ایک خوبصورت سائپنڈت اسکے سامنے کیا

..

بہت اچھا ہے "زویا کو پسند آیا

...

روحان نے اسے اسکے گلے کی زینت بنایا تھا.. اور اسکے سر پر بھاری دوپٹہ جو پنوں کی زد میں تھا آزاد کرایا

..

کیسے لگے پھر میرے سر پر انز مہندی اور بارات کا یونٹ..

بہت اچھے میں واقعی سپر اپنر ہو گئی.. مگر میرے پاس "بھی آپکے لئے سر پر انز ہے.. وہ ایک سائڈ ہوئی..

اچھا کہاں ہے میرا سر پر انز. اسنے آئبر واچکا کر کہا..

زویا نے اسکا ہاتھ تھاما اور اپنی پیٹ پہ رکھا..

"یہاں ہے آپکا سر پر انز

.."

READERS CHOICE

ایک پل کیلے وہ سوچ میں پڑا گلے ہی پل سمجھ آتے وہ اچھل پڑا

..

کیا.. یو مین.. میں.. خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات تھے

Page 515 of 699

## بے پرواہ عائشہ نور

جی.. آپ.. اور میں.. بہت جلد ہی.. پیرنٹس بننے والے ہیں.. زویا نے شرماتے ہو اپنی بات پوری کی..  
روحان نے اسے زور سے گلے لگایا

کب ہوا یہ.. روحان نے پوچھا

ایک ہفتہ پہلے آئی جب پتا چلا

اور تم مجھے اب بتا رہی ہو زویا.. ناٹ گڈ" وہ خفگی سے بولا

تو آپ کو نسا بات کر رہے تھے ٹھیک سے کیسے بتاتی میں" وہ الٹا اس سے ہی خفا ہوئی

اتنی جلدی ہو جائے گا یہ سب ابھی بے بی کے بارے میں سوچا نہیں تھا" وہ ابھی پر جوش تھا اور اسے باہوں میں بھر لیا..

آپ نے جب زبردستی کی ہو" زویا نے درد بھرے لہجے کہا

Page 516 of 699

## بے پرواہ عائشہ نور

ایم سوری زویا.. مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا میں شرمندہ ہوں اپنی اس حرکت کیلئے.. تمہیں بہت تکلیف پہنچائی ہے میں نے.. وہ اپنے اس عمل سے بہت شرمندہ تھا اور کئی بار اس سے معافی بھی مانگ چکا تھا

..

زویا کو وہ رات کھم نہیں بھول سکتی تھی مگر پھر بھی اس نے روحان کو معاف کر دیا تھا..  
اُس اوکے حان "اسکے گلے با نہیں ڈالتی بولی" ..

روحان نے اسکے ماتھے پہ اپنی محبت کی مہر ثبت کی اور جا بجا اسکے اپنا لمس چھوڑنے لگا.. اور اس پر اپنی محبت لٹانے لگا اور ایک دوسرے میں سمانے لگے.. آج وہ دونوں مکمل ہوئے..



زرتاج منہ ہاتھ دھو کر چیخ کر کے باہر آئی تو کمرے میں نیم اندھیرا تھا.. زیر و بلب کی روشنی پھیلی ہوئی تھی روم میں.. بیڈ پہ زارون ایک سائیڈ پہ لیٹا تھا اور دوسری اسکے لئے خالی چھوڑی تھی..  
میں اور اسکے ساتھ بیڈ شیر کروں.. کبھی بھی نہیں..

وہ بھی صوفہ پہ کشن سیدھا رکھے دراز ہوئی.. صوفہ اسکے لیے آرام دہ نہیں تھا وہ بے سکون ہونے لگی درد کی ٹیسس اٹھنے لگی تھی.. نیند بھی بہت آرہی تھی.. مگر صوفہ اسکے آرام کے لئے ناکافی تھا.. کبھی کروٹ بدلتی تو کبھی اس سائیڈ تو کبھی اس سائیڈ.. زارون اسکی یہ ساری کاروائی ملاحظہ فرما رہا تھا..

## بے پرواہ عائشہ نور

اخیر ہی وہ اٹھ بیٹھی سیدھا چلتی وہ دروازے تک پہنچی.. اس سے پہلے کے وہ باہر نکلتی..

زارون پھرتی سے اٹھا اس تک پہنچا تھا..

بازو سے پکڑ کر کھینچ کر اسے اندر کرتے دروازہ بند کر کے اسے دروازہ کے ساتھ لگایا تھا

..

کہاں جا رہی ہو" .. دونوں اطراف سے بازو رکھ پوچھا تھا..

مجھے اپنے کمرے میں جانا ہے.. سونا ہے"

..

کونسا تمہارا کمرہ" .. اگر تم یہاں سے باہر گئی ناسب نے مجھے چھوڑنا نہیں ہے" .. مجھے ہی کہیں گے کہ میں نے تمہیں کمرے سے نکال دیا"

..

مگر مجھے نہیں سونا مجھے اپنے کمرے میں جانا ہے"

اسے ایک ہی ضد پہ اڑا دیکھ زارون کا تو دماغ گھوما تھا..

ایک لگاؤں گارکھ کے اگر یہاں سے نکلنے کا بھی نام لیا

.."

اسنے کاندھے تک ہی ہاتھ اٹھایا تھا جو بس ڈرانے کی حد تک تھا.. جبکہ زرتاج کو تو صدمہ لگا تھا



## بے پرواہ عائشہ نور

تم اپنی پہلی رات کی دلہن پہ ہاتھ اٹھاؤ گے "انتہائی معصومانہ انداز سے کہا گیا

زارون کا غصہ بھک سے اڑا تھا.. اور اسکی معصومیت پہ بے انتہا پیار آیا.. اور اسے کاندھے سے پکڑے بیڈ تک لایا اور بٹھایا..

"ویسے تو پہلی رات کی دلہن کو پیار کیا جاتا ہے مگر اس وقت ہم دونوں ہی اس زخمی ہیں تو یہ ارادہ کل تک ملتوی کر دیتے ہیں فحال تو آرام کی ضرورت ہے سکون سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو" .. آرام سے اسے لٹاتے اس پہ کمبل اڑھایا اور خود دوسری طرف آکر لیٹ گیا..

زرتاج تو اپنی کہی ہوئی بات پہ شرمسار سی ہوئی.. پھر اسکی کسی بھی بات کا جواب دیا بنا لیٹ گئی سارا دن کے تھکے ہارے دونوں لیٹتے ہی سو گئے...



صبح دروازے کی زور شور سے پیٹنے کی آواز پہ دونوں کی آنکھ کھلی تھی.. زرتاج کی نیم وا آنکھیں کھلیں مگر اگلے ہی پل اسکی آنکھیں پوری کی پوری کھلی تھی جب مکمل طور پہ وہ زارون کے حصار میں تھی.. زارون ہنوز آنکھیں بند کئے لیٹا تھا جبکہ وہ بھی جاگ چکا تھا.. دونوں ہی ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے تھے زرتاج کے بازو زارون کے کمر میں تھے اور زارون کا ہاتھ زرتاج کی کمر میں تھا اور دونوں ٹانگیں اسکی ٹانگوں میں پھنسائی ہوئی تھیں..

## بے پرواہ عائشہ نور

زرتاج کی آنکھ کھلتے ہی اس سے دور ہونا چاہا مگر زارون ڈھیٹ بنتا سوتا بنا..

دروازہ ایک بار پھر زور سے پیٹا گیا..

"زارون تم جاگ رہے ہو چھوڑو مجھے" وہ غصہ سے بولی..

اور اس سے اپنا آپ چھڑانے کی تگ و دو کرنے لگی..

"مجھے نہیں اٹھنا" اس نے نیند سے بوجھل ہوتی آنکھیں کھولتے کہا..

"تمہیں نہیں اٹھنا مجھے تو اٹھنے دو کب سے دروازہ بجے جا رہا ہے.." چڑکھاتی بولی

"ہاں تو بجنے دو دوسری بار بج رہا ہے" اس نے بڑے سکون سے کہا..

"اور تم نے مجھے اٹھایا کیوں نہیں" اسکی گرفت ڈھیلی پڑتی ہی جلدی سے بیٹھتی وہ حیران ہوتی بولی..

کیسے اٹھتا گھوڑے بیچ کر تو سو رہی تھی مجھ سے چپک کر.. وہ اسے تکتا بولا

"میں کوئی نہیں چپکی تم سے بلکہ تم نے ہی میرے سونے کا فائدہ اٹھایا ہے"

..

"اچھا میں تو اپنی ہی جگہ لیٹا ہوا ہوں" وہ بھی اٹھ کر کہتا واشر و م جاگھسا.. وہ واقعی اپنی جگہ پہ ہی تھا.. اپنی سوچ

جھٹکتی اٹھ کر دروازہ کھولا..

جہاں زویا کھڑی تھی..

"گڈ مارنگ میڈم صبح کے دس بج رہے ہیں اٹھنے کا ارادہ نہیں ہے کیا آج.." زویا کمرے میں آتے بولی..

## بے پرواہ عائشہ نور

"ہاں وہ پتا نہیں چلا آنکھ نہیں کھلی"۔۔ کھلے بال دوپٹہ سے بے نیاز رات کے کپڑوں میں کھڑی تھی۔۔

زویا سے گہری نظروں سے اسکے ارد گرد چکر کاٹی دیکھنے لگی۔۔

"اور تم یہ کیا میرا معائنہ کر رہی ہو"۔۔ اسکی عجیب حرکت دیکھتی وہ بولی۔۔

"کچھ نہیں یہ لو تمہارے کپڑے آج تمہاری واڈروپ بھی سیٹ کرواتی ہوں"۔۔ زویا سے کپڑے دیتی بولی۔۔

"یہ کیا اتنا ہیوی ہے۔۔ میں نہیں پہنوں گی کوئی ہلکا سا سوٹ لادو"۔۔ وہ پیچ کلر کا کا مدار جوڑا دیکھتی بولی جس پہ بہت ہیوی کام تھا۔۔

"زری تمہیں یہی پہنا ہو گا بس"۔۔ وہ اسے ٹوکتی بولی۔۔

"اچھا یہ بتاؤ رات سب ٹھیک رہانا"۔۔ زویا نے اس سے پوچھا۔۔

زری نے اسے گھور کے دیکھا۔۔ "کیا مطلب تمہارا"۔۔

"مطلب تم جانتی ہو صحیح سے بتاؤنا ویڈنگ نائٹ کیسی رہی تمہاری زارون نے تنگ تو نہیں کیا"۔۔ زویا سے تنگ کرتی بولی۔۔

"زویا ویڈنگ نائٹ کو تم نے انجوائے کیا ہو گا تمہارا نکھر اس وجود بتا رہا ہے اور جس ٹوہ میں تم لگی ہونا تو تمہاری اطلاع کیلئے بتا دوں یہاں ایسا کوئی سین کریٹ نہیں ہوا"۔۔ زرتاج جب بول رہی تب ہی زارون واش روم سے نہا کر باہر نکلا اور وہ زرتاج کی ساری بات سن چکا تھا۔۔

"اچھا تم جلدی نہا کر یہ کپڑے پہنو میں آتی ہوں" زارون کو دیکھتے زویا غائب ہوئی وہاں سے۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"ہم کونسا سین کریٹ نہیں ہوا.. رات کوئی پلاننگ نہیں تھی آج رات بنالیں گے سین" .. وہ ذو معنی کہتا اسکے سامنے آتا کھڑا ہوا.. شرٹ لیس ٹاول گلے میں لٹکائے..

"اف کپڑے تو پہن لو" .. زرتاج نے رخ پھیرا..

"کیا پہنوں کپڑے تو نکال دو" .. وہ شوخ انداز میں بولا..

"خود ہی نکال لو" بنا رکے واش روم میں جا گھسی..

آدھے گھنٹے بعد زویا پھر سے آئی تھی اب کے وہ میک اپ کٹ لائی تھی زری کو تیار کر سکے..

یہ زری کہاں ہے زویا نے زارون سے پوچھا زارون تیار ہو کر کرسی پہ بیٹھا فون یوز کر رہا تھا.. آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے نہانے گئی ابھی تک اسکا آتا پتا نہیں..

تب ہی زرتاج باہر آئی نکھری نکھری سی اپنے حسن کے تمام جلوے بکھیرے بھیگے بال پیچ کلر کی فراک پہنے جسکا گلا گہرا تھا..

زارون تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا..

"زری آؤ تمہیں تیار کروں"

"شکر ہے زندہ باہر نکل آئی ہے" .. زارون ہلکی آواز میں بڑبڑایا..

بیٹھو.. زویا نے اسے بٹھایا..

ماتھے پہ زخم تھا زویا نے احتیاط سے اسکا میک اپ کرنے لگی تاکہ اسے لگے نا..

## بے پرواہ عائشہ نور

"آہ یہ کیا کیڑوئی"۔ ڈارک لپ اسٹک دیکھ وہ چلا اٹھی تھی۔

زارون جو موبائل پہ دھیان لگائے بیٹھا آٹھ کر پاس آیا۔

"کیا ہوا ہے زری۔" زویا بولی

"اتنی تیز کلر کی لپ اسٹک لگادی تم نے" ڈیپ ریڈ کلر کی لپ اسٹک لگائی تھی اسنے۔ جو اسنے کبھی نہیں لگائی تھی۔

"تو میں نے بھی تو لگائی ہوئی ہے روحان کو کتنی پسند ہے"۔ زویا نے اسے آنکھیں دکھاتے کہا۔

"تم جاؤ زویا میں دیکھتا ہوں۔ ہم آتے ہیں باہر"۔ زارون بیچ میں آتے بولا۔ تو وہ چلی گئی۔

وہ ٹشو پیپر اٹھا کر صاف کرنے والی تھی کہ زارون نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔ "صحیح تو لگ رہی ہے"۔ اور اسے روک دیا۔

سچ تو یہ تھا کہ ڈارک لپ اسٹک اسے بھی پسند تھی اور اسکا ٹیسٹ اس سے بھی زیادہ۔

"مجھے نہیں اچھی لگتی"۔ وہ منہ بسورتی بولتی۔

زارون نے اسکا دوپٹہ اٹھا کر اسکے گلے میں ڈال کر اچھے سے آگے پھیلا دیا جو کب سے سراپا امتحان بنی ہوئی تھی "چلو

باہر"۔

تو وہ چل دی۔

سیڑیوں تک پہنچتے زارون نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔ اسنے کڑے تیوروں سے اسے گھورا مگر اثر کسے تھا۔

انہیں ایک ساتھ سیڑیوں سے اترتے سب کی نظریں اٹھی تھی ان پہ۔

عالم صاحب انہیں ایک ساتھ دیکھ مسکرا دیے جبکہ سفینہ کو بھی قدرے آرام ہوا۔



## بے پرواہ عائشہ نوس

زارون کے چہرے پہ سکون اطمینان تھا جبکہ زرتاج خود کو نارمل ظاہر کرنے کی تک و دو میں تھی..  
انکے پاس پہنچتے ہی زارون سلام کیا.. اور بیٹھ گئے..

سیماجو ناراض سی بیٹھی.. انہیں ساتھ دیکھ مزید لال پیلی ہوئی..

"مام آپکی طبیعت ٹھیک ہے" .. زارون کی ان پہ نظریں اٹھتے پوچھ بیٹھا..

"ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے" .. وہ منہ بناتی بولیں جانتا تھا خفا ہیں.. عالم صاحب نے اسے ہاتھ کے اشارے اور کچھ بولنے سے روکا..

زرتاج کی تو بھوک جاگ اٹھی تھی ناشتہ کو دیکھ کل سے کچھ نہیں کھایا تھا.. باقاعدہ حلوہ پوری سے انصاف کرنے لگی  
جو اسکی فیورٹ تھی..

"روحان تمہیں مبارک ہو بلکہ تم تو ڈبل مبارک باد کے مستحق ہو.. ماشاء اللہ سے تم باپ بننے والے ہو" .. آج ہی بتایا  
خوش خبری کا مجھے سفینہ نے دو دن کی آئی ہوئی ہوں.. وہ خوش ہوتی بولی..

"خیر مبارک پھپھو خان مجھے تو خود رات زویا نے بتایا..

اتنے دنوں کا آیا ہوا تھا" .. وہ بھی شکوہ کرتے بولا..

"چلو ماشاء اللہ خوش رہو" .. وہ دعائیں دیتی بولی..

"اب زارون کی باری ہے خوش خبری دینے کی" .. روحان نے شرارتاً زارون کو دیکھتے کہا..

انشاء اللہ انہیں بھی نوازے گا میری دعائیں تم لوگوں کے ساتھ ہے..

## بے پرواہ عائشہ نور

زارون اور روحان ساتھ بیٹھے تھے.. زارون نے اسے کہنی ماری تھی..

زرتاج کو کوئی فرق نا پڑا اور وہ کھانے میں ہی مصروف رہی..

جبکہ عالم اور سفینہ مسکرا دیے..

"تمہاری ہمت ہے اتنا وزن اٹھا لیا تم نے" روحان نے پھر سے شرارتی لہجہ میں زارون کے کان کے قریب آہستہ آواز میں کہا.. مگر زرتاج کے کان تک آواز پہنچ گئی..

"پھر میری ہمت کو داد دیں آپ" زارون نے اسی انداز میں جواب دیا آہستگی سے.. زرتاج کو سن رہا تھا سب کے سامنے کچھ کہہ تو نا سکی مگر اپنی ہیل اسکے پیر پہ ماری..

"سس" زارون کو منہ سے ایک دم سسکی نکلی تھی سب کے سامنے اس نے کنٹرول کیا تھا..

"کیا ہو زارون تم ٹھیک ہو" روحان نے پوچھا..

"ہاں میں ٹھیک ہوں لگتا چیونٹی نے کاٹ لیا" وہ ضبط سے بس اتنا ہی بول سکا..

"لگتا ہے چیونٹی کافی نگٹری تھی جو اتنے ہٹے کٹے آدمی کو پریشان کر دیا.."

"روحان پلیز چپ کر جائیں نا لڑائیں انہیں پہلے دن" زویا نے روحان کی ساری حرکتیں نوٹ کر رہی تھی..

تو وہ خاموش ہوا..

READERS CHOICE

سب ناشتہ کے بعد اپنے اپنے اپنے ٹھکانے جا لگے عالم صاحب روحان کو لئے آفس چل دیے جبکہ زارون کو آفس سے چھٹی دے دی تھی.. اور زارون اپنے دوستوں کی طرف نکل گیا جنہیں اسکی شادی کا پتا چل چکا تھا..



"دیکھیں نارات سے بندھے روم میں ہے.. ایک نمبر کی ضدی لڑکی ہے.."

"اسے سمجھاؤ آپ شینازارون اسکی قسمت میں نہیں تھا اور شروع سے خلاف تھا" اس رشتہ کے اسکے شوہر فیاض بولے..

"اور آپکو موقع مل گیا یہ رشتہ ختم کرنے کا.. "شینابولی

ہم نے اپنی بیٹی کو بہت ناز سے پالا ہے بہت نازک مزاج ہے وہ کیسے جوائنٹ فیملی میں ایڈجسٹ کر پاتی یہ گھرداری چولہا چوکی ہماری بیٹی کی بس کی بات نہیں ہے.. بہت ہی تنگ سوچ کے لوگ ہیں اور ہمارا ماحول کافی کھلا ہے.. میرے دوست کا بیٹا امریکہ میں سیٹ ہے کافی خوش شکل ہے اور اچھا کماتا کیلا رہتا ہے.. وہ دوسری بار رشتہ کا اسرار کر چکے ہیں اگر قسمت ہمارے دروازے پہ دستک دے رہی ہے تو ہمیں پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے.. "فیاض اپنی بات شینا کو سمجھاتے ہوئے بولے..

جو وہ سمجھ رہی تھی..

"شانہ دروازہ کھولو.. کافی دیر دروازہ بجانے کے بعد بالآخر دروازہ کھول دیا اس نے..

شانہ کیا ہے یہ سب.. بکھرے کمرے کو دیکھتی بولی..

بیٹا جو قسمت میں نہیں اسکے لئے کیا رونا چھوڑ دو یہ سب.. وہ اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھ کر بولی

## بے پرواہ عائشہ نور

شائہ ابھی ابھی اوف موڈ کے ساتھ بیٹھی تھی..

"قسمت میں کچھ نہیں ہوتا ماما قسمت بنانی پڑتی ہے"۔

"مجھے زارون نہیں پسند بہت روڈ ہے"۔

"تو پھر یہ سوگ کیسا" وہ اسکے بال کان کے پیچھے کرتی پیار سے بولی..

"روحان"۔ شائہ نے بس روحان کا نام لیا جب سے اسنے روحان کو دیکھا ہے تب سے اسکے دل میں اسکے لئے

جذبات بیدار ہوئے تھے کہ بھی زویا کے ساتھ بیٹھا سے بہت برا لگ رہا تھا..

"روحان.. کیا مطلب ہے تمہارا"۔ وہ نا سمجھی سے بولی..

"مجھے روحان اچھا لگتا ہے اور مجھے اسی سے شادی کرنی ہے.. زویا کو اسکی زندگی سے نکال کر بہت دور پھینک دینا

ہے.. اور پھر روحان اور میں"۔

"چٹاخ.. وہ اور بولتی کہ شینا نے اسے رکھ کر تھپڑ مارا جو شاید زندگی میں پہلی دفع تھا..

"ماما"۔ وہ صدمہ سے منہ پہ ہاتھ رکھتی بولی..

"تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو.. "وہ طیش میں آئی

"یہ تربیت کی ہے میں نے تمہاری.. تم کسی کا بسا بسا یا گھرا جاؤ دو.. زویا پر یکنٹ ہے..

## بے پرواہ عائشہ نور

اگر میں نے ایسا کرنا ہوتا تو کب کا کر چکی ہوتی.. آج زویا اور زرتاج کی جگہ تم یتیم ہوتی اور سفینہ کی جگہ میں بیوہ ہوتی ہے اگر اس وقت میرے ماں باپ نے مجھے سمجھا بچھا کر تمہارے باپ کیساتھ نارخصت کرتے تو آج میں کب کی اجڑ چکی ہوتی.. ماں باپ بچوں کی اصلاح کرتے ہیں کرتے ہیں.. ناکہ غلط کاموں میں انکا ساتھ دیتے..

"تمہارے باپ سے کہتی ہوں آج ہی بات کریں وہ اپنے دوست سے ایک مہینے میں رخصت کروں گی تمہیں میں" وہ فیصلہ کرتی بولی..

"ماما پلیز مجھے کسی سے بھی اب شادی نہیں کرنی" وہ روتی ہوئی بولی..

"اور وہ کی نہیں تھی وہاں اپنے اٹل فیصلہ سے آگاہ کرتی چلی گئی.."



ماریہ روحان کو کال لگائے جارہی تھی مگر اسکا نمبر مسلسل بند جارہا تھا..

پورا ایک ہفتہ وہ ناراض ہو کر بیٹھی رہی کہ شاید روحان اسے منانے آجائے اور اپنے کئے کی معافی مانگے اور اسے سمجھائے مگر یہ کیا اس نے کال تک نہیں کی..

"ہو سکتا ہے روحان مجھ سے ناراض ہو میں نے اس پہ شک کیا ہے روحان کیسے مجھے چیٹ کر سکتا ہے اس نے خود کہا تھا کہ اگر اسکے پیرینٹس نہیں مانے گے تو وہ مجھ سے شادی کر کے گا.." وہ اپنے کمرے میں بیٹھی خود سے بڑبڑائے جا رہی تھی..

ماریہ



## بے پرواہ عائشہ نور

"جی گرینی" اسکی نانی اسکے پاس آئی تو وہ خود سے باتیں کرتے دیکھ اسے پکارا..

کس سے باتیں کر رہی ہو.. "اور آج تم جاب پہ نہیں گئی.. طبیعت تو ٹھیک ہے.. " انہوں نے فکر مندی سے پوچھا..

ٹھیک ہوں گرینی بس ایسے ہی دل نہیں کیا " اور آپ میرا کھانا مت بنانا آج میں روحان کے ساتھ ڈنر کروں گی.. "

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی کافی عرصہ ہو گیا روحان کبھی آیا نہیں.. " اگر ملنے جاؤ تو اسے کہو کہ اب دیر نا لگائے

شادی کرنے میں.. تاکہ تمہارا فرض پورا کر کے میں سکون سے مر سکوں. " وہ کمرے سے نکلتے وقت بولیں..

"ایسا تو نا کہیں گرینی آپ کے علاوہ میرا ہے ہی کون اس دنیا میں.. " ماریہ نے اٹھ کر انہیں گلے لگایا..

تو وہ اسے پیار کرتی کمرے سے چلی گئیں..

تو ماریہ روحان کیساتھ بہت کچھ پلین کرنے لگی آج وہ اسے منالے گی.. مگر اس بات سے انجان تھی کہ روحان تو

پاکستان جا چکا ہے..



...

"زرتاج نے اپنی واڈروب کھولی تو ہکی بکی رہ گئی..

یہ میرے کپڑے کہاں گئے " .. روحا بیڈ پہ لیٹی موبائل یوز کر رہی تھی..

"تمہارے کپڑے سارے مہندی والے دن ہی چاچی نے بانٹ دیے تھے.. "

بانٹ دیے کا کیا مطلب " .. وہ اسے دیکھتی بولی..

## بے پرواہ عائشہ نوس

مطلب یہ کہ اب تم اپنے کمرے میں جاؤ صبح سے میرے کمرے میں ہو.. زارون بھائی کے کمرے میں زویا بھابی نے تمہاری واڈروب سیٹ کروادی ہے.. تمہارے سارے نیو سوٹ ہیں.. وہ بڑے مزے سے جواب دیتی بولی.. ایکس کیوزمی.. یہ اب بھی میرا کمرہ ہے.. وہ اسے انگلی دکھاتی بولی.. "تمہارا کمرہ تھا بھابی جی.. وہ جلانے والے انداز میں بولی..

زرتاج کو کپڑے بہت ہیوی لگ رہے تھے اب وہ مزید برداشت نہیں کر سکتی تھی ان کپڑوں کو اس لئے مجبوراً زارون کے کمرے میں جانا پڑا..

صبح کے بعد اب وہ روم میں آئی تھی..

پہلے کبھی وہ اس کمرے میں نہیں آئی تھی خاص کر جب زارون ہوتا.. زہر لگتا تھا وہ اسے اب اور زیادہ لگنے لگا.. سارے کمرے پہ تنقیدی نگاہ ڈالتے اسنے الماری کا پٹ کھولا.. جس میں سارے کپڑے زارون کے تھے.. پھر دوسرا پٹ کھولا.. جس میں سارے اسی کے کپڑے تھے جو سفینہ اور زویا نے بنوائے جسے اسنے دیکھنا تک گوارا نہ کیا تھا.. ارحم کا خیال ایک دم سے زین میں اٹھ آیا.. سخت نفرت محسوس کوئی تھی اس سے.. کتنے محبت کے دعوے کرتا تھا مگر اعتبار تک نہ کر سکا..

ان میں سے ایک سادہ سا جوڑا نکالا اپنے لیے..

چینج کرنے کے بعد وہ باہر نکلے..

...



شام چار بجے پڑوس سے کچھ عورتیں آئی تھیں جو چارپانچ تھی انکی بہوئیں دیکھنے..  
سیمانے زویا زرتاج دونوں کو بلوایا جو اپنے کمرے میں تھی.. زویا تو آگئی مگر زرتاج نا آئی..  
"آپکی دوسری بہو کو منہ دکھائی نہیں کرنی جو ابھی تک نہیں آئی" .. ایک عورت بولی ان میں سے..  
"میں بلا کے لاتی ہوں" زویا کھڑی ہوتی بولی..  
"تم رہنے دو زویا میں بلا لاتی ہوں تم پھر سیڑیاں چڑھو گی.." ..  
سفینہ اسے منع کرتی خود زرتاج کے پاس گئی..  
سفینہ زینہ چڑھتی زارون کے کمرے کا دروازہ کھولا زرتاج کو زارون کے کمرے میں ہی پایا جسے اسکی امید نہیں تھی..  
مگر اسے سادہ سے حلیہ میں دیکھ تپ چڑھی..  
"یہ کیا حلیہ ہے تمہارا اور تم آئی کیوں نہیں نیچے" .. سفینہ اسکے سر پہ پہنچتی بولی تھی..  
"میرا دل نہیں چاہ رہا تھا.. وہ سیدھا سا جواب دیتی بولی..  
کیا مطلب ہے تمہارا.. تمہاری ساس کا حکم ہے نیچے آؤ پہلے ہی انکا موڈ بہت خراب ہے اور خدا کا واسطہ ہے کوئی نیا  
ڈرامہ نا کر دینا" .. وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑتی سخت لہجہ میں گویا ہوئی..  
"ماما کیا ہے آپکو جب دیکھو ایمو شئل بلیک میلنگ شروع کر دیتی ہیں" .. وہ چڑ کر بولی..  
سفینہ الماری کی طرف بڑھی اور کا مدار جوڑا نکال کر اسکی طرف بڑھایا..

## بے پرواہ عائشہ نور

"یہ جلدی سے پہن کر تیار ہو"۔

وہ غصہ سے ان کے ہاتھ جوڑا جھپٹ کر چیخ کرنے چل دی۔

"پتہ نہیں کب سدھرے گی"۔

کچھ ہی دیر میں دونوں ماں بیٹی نیچے انکے پاس آکر بیٹھی۔ زرتاج زویا کے ساتھ بیٹھی تھی۔

"ماشاء اللہ سیما بہن آپکی دونوں بہوئیں ایک سے بڑھ کر ایک ہے۔"

"میں نے سنا زرتاج کی بارات واپس چلی گئی تھی اور مجبوری میں زرتاج کا نکاح زارون سے کرایا گیا۔" ایک عورت چپ نارہ سکی۔

"یہ تو اللہ کی کرنی تھی جو جس کا نصیب تھا اسے مل گیا۔" سیما نے ٹکسا جواب دیا۔

"مگر تمہاری بھانجی.. اسکا کیا.. اس عورت کی زبان پہ پھر کھجلی ہوئی۔

"جوڑے آسمانوں پہ بنتے ہے اور اسکا جوڑ بھی بن چکا ہو گا کسی کیساتھ لاکھوں میں ایک ہے کہیں بہترین جگہ ہی رشتہ

ہو جائے گا۔" سیما نے پھر بھی اسے وارے نہیں آنے دیا تو وہ چپ کر گئی۔ زرتاج کا تو دل کیا چلی جائے وہاں سے۔

"تمہاری بڑی بہو تو اپنے شوہر کے پاس باہر چلی گئی تھی۔ سنا تھا تمہارا بیٹا خوش نہیں تھا اس سے۔ اسلیے باہر سے نہیں رہا تھا۔" پھر سے اور سوال داغا۔

"ایسی بات نہیں اسنے اپنا کاروبار شروع کیا ہوا تھا مصروفیات زیادہ تھی اس لئے زویا کو ہی بلوالیا باہر اپنے پاس۔" سیما

چاہے جیسے بھی تھی مگر اپنے بیٹوں کے حق میں تھی۔ اس لیے سب کے منہ توڑ جواب تھے اس کے پاس۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"تو کوئی خوشخبری"۔۔ وہ جلدی سے بولی۔۔

"ماشاء اللہ بالکل ہے۔۔ اللہ نے ہمیں اس خوشی سے بھی جلد ہی نواز دیا۔۔ زویا ماں بننے والی ہی"۔۔ سیمانے مسکراتے ہوئے قرار اساجواب دیا

ماشاء اللہ۔۔ ماشاء اللہ مبارک ہو۔۔ کچھ ہی دیر بعد وہ انہیں تحائف اور پیسے دیتی رخصت ہو گئی۔۔

"حد ہے بھئی ان عورتوں کی کیسے دوسرے گھروں کی ذاتی معاملات کی ٹوہ میں رہتی ہیں"۔۔ سیمانے جاتے بولی۔۔  
"بھابھی انکی تو عادت ہوتی ہے بس"۔۔ سفینہ بولی۔۔

کچھ ہی دیر میں زارون آدھمکا تھا وہاں۔۔

"کہاں تھے سارا دن تم اسلیے چھٹی ملی تھی تمہیں تم آوارہ گردی کرو"۔۔ سیمانے آتے ہی اسے آڑے ہاتھوں لیا  
وہ ماما میں دوستوں کیساتھ تھا اپنے۔۔ شادی کی ٹریٹ مانگ رہے تھے جان ہی نہیں چھوڑ رہے تھے"۔۔ بولتے ہوئے  
سارا دھیان زرتاج کے سبے سنورے حلیہ پہ تھا۔۔  
کہتے ہی وہ کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔

زرتاج نے اسے نظریں اٹھا کر دیکھنا بھی گوارا نہ کیا تھا۔۔

اپنی چوڑیوں پہ دھیان لگائی بیٹھی تھی۔۔  
READERS CHOICE

سیمانے زرتاج کو کڑی نظروں سے دیکھا جو سب سے بے نیاز بیٹھی تھی۔۔



## بے پرواہ عائشہ نوس

سفینہ نے زویا کی طرف اشارہ کیا کہ وہ زارون کے پیچھے جائے زویا سمجھتی زرتاج سے آہستگی سے بولی.. "زارون کے پاس جاؤ زری" ..

"میں نہیں جا رہی" اسنے بھی آہستہ آواز میں کہا..  
"دیکھو تائی امی غصہ کریں گی" وہ سمجھاتی ہوئی بولی..  
آخر کار سیما بھی بول پڑی..

"زری بی بی تمہارا شوہر آچکا ہے جاؤ اسے کسی چیز کی ضرورت ناہو" .. سیما نے کڑے لہجہ میں کہا.. سیما کو اسکی یہ بے پرواہی زرا اچھی نا لگی

تو وہ مجبوراً منہ بسورتی اٹھ کھڑی ہوئی..

"زویا کچھ عقل اس کے پلے میں بھی ڈال دو.. کے شوہر کے ساتھ کیسے رہا جاتا ہے" .. سیما نے زرتاج کو سنانے کیلئے کہا.. زویا بس سرہاں میں ہی ہلا سکی..

تو وہ مرمراتی کمرے کی طرف بڑھی موت پڑ رہی تھی کمرے میں داخل ہونے کیلئے مگر جانا پڑا..

زارون ڈریسنگ کے سامنے کھڑا تھا جانتا تھا وہ آئے گی اور وہ کمرے میں آگئی.. اپنا والٹ نکال کر رکھا اور گھڑی اتارتے حکم نامہ جاری کیا..

"زری میرے کپڑے تو نکال دو" .. مصروف سے انداز میں بولا..

کیوں..؟ وہ لا پرواہی سے بولی

Page 534 of 699

## بے پرواہ عائشہ نوس

وہ اسکی طرف موڑا.. "کیونکہ میں تمہارا شوہر ہوں" اسکے دلکش سراپہ پہ گہری نظریں ڈالتا بولا..

سی گرین کی کامدار شارٹ قمیض.. مہرون کیپری اور مہرون ہی کامدار دوپٹہ گلے میں ڈالے کھلے بال نین کا جل سے بھرے سرخ ہونٹ اسے اپنی طرف متوجہ کر رہے تھے..

"شوہر ہو تو کیا بچے تھوڑی ہو جو اپنا کام نہیں کر سکتے" .. ٹکا کر جواب دیا

"تو پھر یہاں آنے کا مقصد نا آتی اگر میری بات نہیں ماننی تھی" .. اب وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا..

تو وہ الماری کی طرف بڑھتی اسکے کپڑے نکالنے کے لیے اب اسے سمجھ ہی نہیں رہا تھا کون سے کپڑے نکالے..

زارون شرٹ اتار چکا تھا اور عین اسکے پیچھے جا کھڑا ہوا..

زارون نے اسکی کمر پہ ہاتھ رکھتے ہلکا سا دباؤ ڈالتے الماری سے شرٹ اور ٹراؤزر نکالا اور واش روم جا گھسا..

"ہم بد تمیز" زرتاج کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی اسکے لمس سے اسکے اتنے قریب ترین آنے پہ جاتے ہی پیچھے سے کہا..

\*\*\*\*



ماریہ بڑے اٹیٹیوڈ سے آفس میں داخل ہوئی تھی چھٹی کا ٹائم تھا سب ہی اپنے آفس سے نکل رہے تھے آدھے سے زیادہ آفس خالی تھا اکاد کا لوگ ہی تھے وہ جانے کی تیاریوں میں تھے..

## بے پرواہ عائشہ نوس

بڑے دھڑلے سے وہ آفس میں داخل ہوئی تھی.. سیٹ کا منہ دوسری طرف کوئی پیٹھ کئے بیٹھا تھا جسے ماریہ روحان سمجھ رہی تھی..

ہنی.. وہ پر جوش انداز بولی شارٹ جینس جو گھٹنوں سے بھی اونچی تھی اوپر چھوٹی جیکٹ پہنے جس کی زپ وہ نمائش کیلئے آفس میں آتی کھول چکی تھی..

جب کرسی مڑی اسکی جانب تو وہ حیران ہوئی اور جلدی سے اپنی زپ بند کی..  
"اوسو ہوٹ اینڈس \*\*\* سی آئی وانا سی اگین".. خباثت سے وکی بولا تھا..  
"شٹ اپ روحان کہاں ہے" وہ غصہ سے بولی..

"وہ تو چار دن پہلے پاکستان جا چکا ہے".. وہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھے اسکے وجود پہ نظریں گاڑے بولا..  
"پاکستان مگر کب.. مجھے نہیں بتایا اس نے".. وہ حیران ہوئی..  
"وہ تمہیں بتائے گا بھی کیوں تم ہوتی کون ہوا سکی".. وہ طنزیہ بولا..

"کیونکہ وہ مجھ سے شادی کرنے والا ہے اور اس نے مجھ سے پراس کیا ہے".. وہ کہتی مڑی باہر کی طرف  
"وکی کا ایک دم دماغ گھوما تھا".. اور اسکا ہاتھ پکڑ لیا..

اور کھینچ کر اپنی تھائی پہ بٹھالیا.. اور اس اچانک افتاد پہ وہ گھبرا گئی..  
"یہ کیا بد تمیزی ہے چھوڑو مجھے".. وہ گھبرا گئی..

## بے پرواہ عائشہ نور

"بد تمیزی تو ابھی تمہیں پتا چلے گی"۔۔ وہ اسکی چہرے پہ شہادت کی انگلی پھیرتا ہوا بولا۔۔ کی کے سر پہ تو جیسے شیطان سوار ہوا تھا۔۔ اور اسے ٹیبل پہ پٹخ کر خود اسکے اوپر حاوی ہوا۔۔

"وکی چھوڑ مجھے" وہ اپنا آپ چھڑواتی چلائی۔۔

آفس آس وقت خالی ہو چکا اور اسکی آوازیں بس آفس تک ہی محدود رہ گئی۔۔

"تمہیں روحان سے شادی کے قابل ہی نہیں چھوڑوں گا۔۔"

"یہ تم ٹھیک نہیں کر رہے" وہ روتی ہوئی بولی۔۔

اسکی بولتے ہوئے کو وہ قید کر گیا۔۔ اور اپنی درندگی کا اسے نشانہ بنانے لگا اپنے آپ کو وہ چھڑواتی ہلکان ہی ہو رہی تھی۔۔

مگر ناکام ہو گئی تھی اور خود کو اسکے جنون کا نشانہ بننے سا روک سکی۔۔

روحان اور عالم صاحب بھی آفس سے آگئے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا تھا۔۔

بڑے اپنے کمروں کو چلے گئے۔۔ تھوڑی دیر بعد روحان اور زارون بھی اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔

زرتاج ان دونوں کو باتوں میں لگائے بیٹھی تھی۔۔ روح اور زویا کو ہلنے نہیں دے رہی تھی۔۔ کوئی ناکوئی بات چھیڑ دیتی تھی۔۔

READERS CHOICE

زویا کو روحان کے دو تین میسج بھی آچکے تھے۔۔ کمرے میں آؤ۔۔

مگر زری تھی کہ اسکی باتوں کی تار ہی نہیں ٹوٹ رہی تھی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نوسر

زری گیارہ بج گئے ہیں چلو اب سونا بھی ہے" .. زویا نے اسکی بریک نا لگتی دیکھ بولی ..  
ہاں زری مجھے بھی نیند آرہی ہے "روحا بھی سستانی سی بولی .. نیند اسے بھی آرہی تھی ..  
زرتاج کی تو کمرے میں جانے کے نام پہ موت پڑی تھی .. شام کے بعد سے وہ کمرے کی طرف بھٹکی بھی نہیں تھی ..  
اچھا چلو پھر مجھے تو اور باتیں کرنی تھی " .. وہ بچا اسامنے بناتی بولی ..  
وہ ایک ساتھ سیڑیاں چلتی ہوئی اوپر پہنچی تھی زویا اپنے روم میں گھسی جبکہ زرتاج روحا کیساتھ ہی چل پڑی ..  
بھا بھی جی آپکا کمرہ وہ ہے " .. روحا نے زارون کے کمرے کی طرف اشارہ کرتے بولی ..  
مجھے وہاں نیند نہیں آتی میں اپنے ہی کمرے میں سوؤ گی .. اور ویسے بھی تمہیں اکیلے میں ڈر لگے گا .. پردہ کے پیچھے لگتا  
ہے کوئی کھڑا ہے .. کوئی تمہیں گھور رہا ہے " .. وہ اسے ڈراتے ہوئے بولی جبکہ وہ ڈر بھی گئی مگر اسکے سامنے باہمت بنتی  
بولی ..

"چل اؤے چولے نامار" اسکا بازو پکڑے زارون کے کمرے میں گھسی ..  
زارون جو کب سے اسکا ہی ویٹ کر رہا تھا اسے روحا کیساتھ اتادیکھ چونک گیا ..  
"گڈ نائٹ بھائی .. اپنی وائف کو سمجھا دیں یہ ہی کمرہ اسکا ہے کتنی بار بتانا پڑے گا اسے .. " کہتی ہی چلی گئی ...  
.. زارون بیڈ پہ تکیہ کیساتھ ٹیگ لگائے موبائل یوز کر رہا تھا ..  
موبائل سائیڈ پہ رکھ کے وہ چلتا ہوا اسکے قریب آیا ..  
زرتاج ڈریسنگ کے سامنے آتی اپنی جیولری اتارنے لگی ..



## بے پرواہ عائشہ نور

"زرتاج میں ہوں تمہارے سرکاتاج لہذا اب تم اس بات کو جلد از جلد قبول کر لو.." وہ اسکی ٹھوڑی دوانگیوں سے اونچا کرتے بولا..

زرتاج اچھے قد کاٹھ کی تھی زارون سے ہائٹ بس تھوڑی ہی چھوٹی تھی.. ان دونوں کے چہرے مد مقابل تھے.. زارون نے اسکی کا جل بھری آنکھوں میں جھانکا تھا.. اسکے موٹی جھیل سی آنکھوں میں اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا تھا.. اسے بازو سے کھینچ کر اپنے ساتھ لگا گیا تھا دونوں ہاتھ اسکی کمر کے گرد باندھے تھے.. زرتاج نے اسکی سینے پہ ہاتھ رکھے اسکے اور اپنے گرد فاصلہ بنانا چاہا تھا..

زارون نے اسکی ماتھے پہ اپنی محبت کی پہلی مہر ثبت کی تھی.. پھر دونوں آنکھوں پہ باری باری ہونٹ رکھے مزید نیچے کو جھکتا کہ زرتاج نے اسے زور سے خود سے الگ کیا تھا جبکہ اسکی دل کی دھڑکنوں میں بھی تلاطم برپا ہوا تھا..

"مم مجھے نیند آرہی ہے سونا ہے مجھے.."

جلدی بیڈ پہ چڑھتی کبل تان کے دوسری طرف منہ موڑ کر لیٹ گئی اور زور سے آنکھیں میچ لی.. اسکی جلد بازی پہ ہنسی آئی تھی...

"چینج تو کر لیتی" وہ بھی لائٹ آف کر کے دوسری سائیڈ آکر لیٹا تھا..

کپڑے اسے واقعی چھ رہے تھے.. "نہیں کرنے چینج نیند بہت آرہی ہے.."

....



## بے پرواہ عائشہ نور

زویا کمرے میں آئی تو روم خالی تھا..

یہ کہاں گئے..

باتھ روم سے پانی گرنے کی آوازیں آرہی تھی..

تو بیڈ پہ آکر لیٹ گئی..

ابھی لیٹی ہی تھی کہ روحان نے آکر بولنا شروع کر دیا..

"ہاں اب سو جاؤ پہلے بہنوں سے فرصت نہیں مل رہی تھی.. اب نیند آرہی ہے میڈم کو" وہ ناک پھلاتے ہوئے بیڈ کے قریب کھڑا بولا..

سچی میں نیند آرہی ہے وہ معصومیت سے بولی تھی بیڈ پہ لیٹتے ہی اسے نیند نے آگھیرا تھا..

وہ اسکے قریب لیٹتا اسے اپنی طرف کھینچتا اپنے ساتھ لگائے بچوں کی طرح تھپانے لگا سو جاؤ..

"تھینک یو روحان... "جان بخشی پہ خوش ہوئی تھی..

"بس آج کیلئے کل کوئی بہانا نہیں چلے گا.. "وہ پیار سے وارن کرتا ہوا بولا اور ہاں میں سر ہلاتی اسکے سینے پہ سر رکھے

سوتی بنی اور پیار سے اسکے بال سہلانے لگا..

READERS CHOICE 🌹🌹🌹🌹

مار یہ صوفہ میں منہ دیے روئے جارہی تھی وکی اپنے شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا..

## بے پرواہ عائشہ نوس

"میں روحان کو بتاؤ گی کہ تم نے کیا کیا ہے میرے ساتھ.. تم انتہائی گھٹیا انسان ہو بلکہ انسان بھی نہیں ہو سکتے" وہ روتے ہوئے بولی جا رہی تھی..

وکی اس پہ درندگی دکھاتے ہوئے سفاک بنا تھا..

تم بہت ہی با کردار عورت ہونا کیا تم چیٹ نہیں کر رہی روحان کو کیا تمہارا اس ولیم کے ساتھ پھر سے چکر نہیں چل رہا.. میری طرف سے شوق سے بتاؤ روحان کو میں بھی تمہارا کٹھا چٹھا کھول کر رکھ دوں گا اور ساتھ یہ بھی بتاؤں گا تم بھی میرے ساتھ فزیکل ریلیشن میں ہو.."

اسلام علیکم!

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

READERS CHOICE

## بے پرواہ عائشہ نور

[/https://ezreaderschoice.com](https://ezreaderschoice.com) آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: [mobimalik83@gmail.com](mailto:mobimalik83@gmail.com)

[readerschoicemag@gmail.com](mailto:readerschoicemag@gmail.com)

Facebook groups : **Readers Choice,**

READERS CHOICE

وکی کو ماریہ سے نفرت اور غصہ تھا اسکی وجہ روحان نے زویا کو چیٹ کیا اور اتنے سالوں اپنوں سے دور رہا.. وہ اسے سبق سکھانا چاہتا تھا جو آج اسے موقع فراہم ہو گیا..

Page 542 of 699

Posted on: <https://ezreaderschoice.com/>  
Email : [readerschoicemag@gmail.com](mailto:readerschoicemag@gmail.com)

## بے پرواہ عائشہ نور

اب کیا یہاں نحوست پھیلانی ہوئی ہے دفع ہو جاؤ اور دوبار مجھے نظر نا آنا مجھے.."

وہ روتی بلکتی چلی گئی تھی وہاں سے..

وہ کر سی پہ بیٹھ گیا ایک طرح سے اسے یہ سب غلط لگا تھا جو اس نے ماریہ کیساتھ کر چکا ہے.. مگر اگلے ہی پل روحان کا سوچتے اسے درست لگا وہ اس ہی لائق تھی جب تک وہ روحان کی زندگی سے نہیں نکلے تب تک روحان پر سکون نہیں ہو سکے گا.. اور آج وہ ماریہ کا پتہ روحان کی زندگی سے صاف کر چکا ہے.. پھر لیپ ٹاپ کھول کر آج کی سی سی ٹی وی فوٹیج نکال کر ڈیلیٹ کر دی..



زرتاج کے لئے سب سے مشکل کام تھا زارون کو اٹھانا ناشتہ کیلے زویا کے ساتھ مل کے اس نے ناشتہ بنایا تھا اور اب سیمما یعنی اپنی ساس کے حکم کے عین مطابق اسے اٹھانا تھا.. اب وہ بیڈ کے قریب کھڑی اسے آوازیں لگا رہی تھی..

زارون اٹھو.. زارون.."

زارون ٹس سے مس نا ہوا..

اب کے زرتاج نے اس کے کاندھے پہ ہاتھ رکھے اسے ہلانا چاہا تھا کہ زارون نے ہاتھ پکڑتے ہی اسے کھینچ لیا اور اس اچانک افتادہ اپنا بیلنس برقرار نہ رکھ سکی اور زارون پہ جا گری.. زارون نے اس کے فرار کے راستہ روکے اس کے کمر پہ دونوں ہاتھوں کو باندھ لیا..



## بے پرواہ عائشہ نور

زارون چھوڑ مجھے یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔ اپنے آپکو چھڑاتی وہ غصہ سے بولی تھی۔۔  
"تم مجھ پہ گری ہو تو بد تمیز بھی تم ہوئی نا اگر اتنا ہی پیار آ رہا تھا اپنے شوہر پہ تو بتا دیتی۔۔" وہ شوخ نظروں سے اسکا چہرہ دیکھتا ہوا بولا۔۔

میں نہیں گری تم پہ تم نے مجھے گرایا ہے "غصہ سے اسکی ناک سرخ ہوئی تھی۔۔  
اب خربوزہ چھری پہ گرے۔۔ یا چھری خربوزے پہ تو کٹتا تو خربوزہ ہی ہے نا۔۔" وہ اسکی ناک دباتا بولا۔۔  
اسکی گرفت ڈھیلی پڑتی ہی فٹ سے اٹھی تھی۔۔ "تم نے مجھے خربوزہ کہا۔۔"  
ہا ہا۔۔ وہ ہنستا ہوا بیڈ سے اٹھا تھا۔۔ "ایک تو ہر موٹی چیز کو تم خود پہ کیوں لے لیتی ہو۔۔" میں نے تمہیں چھری کہا ہے۔۔"  
وہ اسکی بھری بھری گال کھینچتا بولا تھا۔۔  
اسے سخت چڑھوئی تھی۔۔ "مجھے ہاتھ نہیں لگایا کرو تم ٹھہر کی۔۔" وہ انگلی دکھاتی وارن کرتی بولی۔۔  
شرم کرو شوہر کو ٹھہر کی کہہ رہی ہو۔۔" یہ تو پیار کا آغاز ہے۔۔ ٹھہر کی پن تو ابھی تمہیں دکھایا ہی نہیں میں نے" وہ کہتا ہوا اثر و م چلا گیا۔۔

حیا سے اسکی گال لال ہوئی تھی۔۔ ہم پیار اور وہ بھی تم سے۔۔ دل میں شور سا برپا ہوا تھا مگر وہ سنگ دل بنتی اسے دبا گئی۔۔

زارون ٹاول سے بال رگڑتا باہر آیا تو وہ وہاں موجود نہیں تھی۔۔ مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اسکے چہرے پہ۔۔  
پتا نہیں کیوں وہ اسے ہر پل اپنے سامنے دیکھنا چاہتا تھا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

سب ناشتہ کیلئے ٹیبل پہ موجود تھے زویا اور زرتاج ناشتہ لگا رہی تھیں.. زارون نے آکر اپنی نشست سنبھالی تھی.. وہ گہری نظروں سے زرتاج کا معائنہ کر رہا تھا..

سکن کلر کا مدار فراک پہنے ہلکا سا میک اپ کئے وہ سیدھا اسکے دل میں اتر رہی تھی.. روحان نے اسکے کہنی ماری تھی.. "یہ کام تو کمرے میں بھی کر سکتا ہے.. " اسکے کان کے قریب سرگوشی کی تھی روحان نے..

کمرے سے زیادہ باہر انجوائے کر لیتا ہوں.. " زارون نے بھی اسی ٹون میں جواب دیا.. کمرے میں ڈر لگتا ہے.. " روحان نے مذاق اڑایا..

کیا بچیوں کو کام میں لگا دیا ہے نئی نئی شادی ہوئی ہے انکی.. عالم صاحب بولے تھے.. شادی نئی ہے گھر نیا نہیں ہے.. سیما بولی تھی.. زویا اور زری دونوں اپنی کرسی پہ بیٹھی تھیں..

اب یہ دونوں ہی اس گھر کی بہوئیں ہیں تو اب انہیں ہی گھر سنبھالنا ہے تو میں آج سے ہی انہیں ذمہ داریاں دے رہی ہوں گھر کی.. سیما ناشتہ کرنے کے بعد بولی تھی..

اتنی جلدی عالم صاحب نے تھے.. سفینہ بس خاموش رہی سیما کا سنجیدہ مزاج دیکھ کر.. آپ جلدی فیصلہ لے سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں..

آج ہی انکی میٹھے کی رسم ہوگی شام کو تیاری کر لینا وہ سنجیدہ سے انداز میں کہتی چلی گئی..

## بے پرواہ عائشہ نور

چلو جیسے تمہاری ماں کی مرضی بس تم لوگوں کو پتا ہے نا تھوڑا ناراض ہے اور تم دونوں کی ذمہ داری ہے ان دونوں کی ناراضی دور کرو عالم صاحب انہیں پیار سے سمجھاتے ہوئے بولے تھے..

زارون تمہیں چلنا ہے آفس.. روحان کھڑا ہوتا بولا..

میس باس.. زارون بھی کھڑا ہوتا بولا تھا..

اوکے لیڈیز شام میں اچھا سا مینیوں رکھنا کھانے میں.. زارون زرتاج کو دیکھ کر کہتا آگے بڑھا تھا.. زرتاج نے بھی سراٹھا کر اسکی جانب دیکھا جس کی آنکھوں میں کچھ اور ہی تھا.. جسے وہ سمجھنا پائی..

بچیوں اپنے تایا کی باتوں کو پہ عمل بھی کرنا سیکھا اس وقت غصہ میں ہے خاص طور پہ زری تم انکے نشانے پہ ہوا اپنی زبان قابو میں رکھنا اگر کچھ بول بھی دے تو سن لینا.. سفینہ انہیں تلقین کر رہی تھی.. جسے وہ دونوں سمجھ رہیں تھیں..

سیمانے آج اپنی بہن کو کال لگائی اس دن کے بعد سے ہمت نا ہوئی تھی اس سے بات کرنے کی..

دوسری بیل پہ کال اٹھالی گئی.. "اسلام وعلیکم

کیسی ہیں باجی آپ.. "سامنے سے بڑے تحمل سے جواب آیا..

وعلیکم سلام شینا میں ٹھیک ہوں تم سناؤ..

"میں بھی ٹھیک ہوں.. "ویسے ہی تحمل مزاج سے جواب دیا گیا.. نا کوئی گلہ نا شکوہ جسکا وہ سوچ رہی تھی..

کیا سوچ رہی ہیں باجی آپ.."

## بے پرواہ عائشہ نور

کچھ نہیں میں تم سے شرمندہ ہوں اپنا وعدہ وفا کر سکی شائے کو اپنی بہو نابنا سکی.. وہ آبدیدہ ہوئی تھی..

کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ آپ میں نے ایسا کچھ کہا جو آپ شرمندہ ہوں.. "اب یہ تو قسمت کے فیصلہ ہیں" اب اس میں یا آپ کیا کر سکتے ہیں جو ہوتا ہے وہ بھلے کیلئے ہی ہوتا ہے.. "وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بولی..

شینا یہ تم کیا کہہ رہی ہو.. سیمہ کو اسکی ایسے جواب کی توقع نہیں تھی..

"بس آپ مجھے اندازہ تھا شائے کی عادتوں کا وہ آپ کے گھرایڈ جسٹ نہیں کر پائے گی.. وہ اکلوتی ہے بہت نازوں سے پالا ہے اسے ہم دونوں نے شاید وہ اس طرح سمجھداری کا مظاہرہ نہ کر پائے جس طرح زرتاج اور زویا ہیں فرمانبردار اور سمجھدار بھی.."

فیاض نے شائے کا رشتہ تہہ کر دیا ہے اپنے دوست کے بیٹے کے ساتھ.. سچ پوچھے تو وہ شروع سے ہی طلحہ کو ہی پسند کئے بیٹھے تھے شائے کیلئے.. اور انہیں موقع میسر آ گیا تھا.. "بس اب آپ اپنا دل برانا کریں میری طرف سے.. آپ زرتاج کو بہو قبول کر لیں اسی میں ہی آپ کا سکون ہے.."

کہتے ہی کال کٹ کر دی..

سیمہ خاموشی سے سنتی رہی اسے ڈر تھا شینا کو وہ کیا جواب دے گی کیسے سمجھائے گی..

زارون کی آنکھوں میں زرتاج کیلئے پسندیدگی دیکھ چکی تھی.. اسلیے وہ خود سے بھی اسے تسلیم کرنے کا فیصلہ کر چکی تھی.. اسلیے شینا سے بھی تمام معاملات کلیئر کرنا چاہتی تھی..



## بے پرواہ عائشہ نور

شام کو زویا اور زرتاج نے مل کر کھانے کا اہتمام کیا اور الگ الگ کھیر بھی بنائی تھی..  
روحانے انکی ہیلپر کے طور پہ کام کیا..

اچھا بھئی شام ہو گئی ہے تو جاؤ کمرے میں اپنے اور اچھا تیار ہو کر آؤ.. زرتاج کو پھر سے کمرے کے نام پہ موت پڑی  
تھی وہیں صوفہ پہ ڈھیر ہو گئی جبکہ زویا سیڑیوں کی طرف چل دی..  
اب تمہیں الگ سے لکھ کر دینا پڑے گا.. سمجھ نہیں آئی تمہاری ماں نے کیا کہا ہے.. اسے صوفہ پہ بیٹھنا دیکھ سیما کو تپ  
چڑھی...

وہ تائی امی میں جا رہی تھی بس ٹانگیں تھک گئی.. زرتاج اتنا سامنہ بناتی بولی..  
اچھا زویا تو نہیں تھکی اس کنڈیشن میں بھی کھانا بنایا.. سیما نے پھر تیز لہجہ میں کہا جبکہ سفینہ نے اسے آنکھیں دکھائی تو  
اب اسکے پاس کوئی بہانا نہیں تھا چار و ناچار آٹھ گئی..  
افسوس کیا مصیبت ہے تیار ہو جاؤ تیار ہو جاؤ شادی ہے ہر وقت کی مصیبت اسے سخت الجھن ہو رہی تھی ان کپڑوں میں  
ہر وقت کا بناؤ سنگھار سے عاجز آچکی تھی اب پھر تیار ہونے کا آڈر ملنے پہ سخت بد مزہ تھی..  
مہرون کلر کا ہلکا سا کام والا جوڑا اسکی ناک کے نیچے آیا تھا جسے پہنے وہ لائٹ سامیک اپ کر کے اب کانوں میں گولڈ کے  
جھمکے پہن رہی تھی جس کا اس سے لاک بند نہیں ہو رہا تھا اور غصہ سے خود سے بڑبڑائی جا رہی تھی..



## بے پرواہ عائشہ نور

"کیا مصیبت پڑ گئی ہے اسے بند کیوں نہیں ہو رہا"۔ اجلت میں اسے کسی کے کمرے میں آنے کا بھی احساس نہ ہوا۔۔۔  
زارون نے شیشہ میں اسکا عکس دیکھا جو اپنے آپ میں ہی الجھ رہی تھی مہروں رنگ میں اسکا دلکش سراپا اپنی جانب متوجہ کر رہا تھا اور وہ اسکی طرف کھینچا چلا گیا۔۔  
زری ایک دم سے چونکی جب اپنے ہاتھوں پہ کسی اور کے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا۔۔ زارون نے اسکے جھمکے کالا ک  
بند کر دیا۔۔ زرتاج نے فوراً سے اپنے ہاتھ کھینچ لئے تھے۔۔  
تھینکس "کہتی وہ اس سے دور ہوئی ہوئی جو اسکے بے حد قریب کھڑا تھا۔۔  
اس میں تھینکس کی کیا بات یہ تو میرا فرض تھا۔۔ وہ اسکی آنکھوں میں کھویا سا بولا جس میں اسکا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا  
کا جل سے بھرے نین اسکی خوبصورتی کو مزید اجاگر کر رہے تھے۔۔ لپ اسٹک سے سچے ہونٹ اسے دعوت دے  
رہے تھے۔۔ وہ اسے بہت دلچسپی دیکھ رہا تھا۔۔ زرتاج اسکی ان نگاہوں سے پرل ہوئی تھی اور جلدی سے صوفہ سے اپنا  
دوپٹہ اٹھایا۔۔  
تو وہ حوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔  
میرے کپڑے تو نکال لو۔۔ میں زرا فریش ہو جاؤں۔۔ اپنے کف لنکس کھولتا وہ واشروم کی طرف بڑھا اور پھر رک کر  
بولا باہر مت چلی جانا میرے آنے کا ویٹ کرنا۔۔ وہ کہتا پھر سے واشروم میں بند ہوا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

اف آڈر تو ایسے دے کے گیا ہے جیسے اسکی نوکر ہوں.. بس اب یہی زندگی رہ گئی میری.. کپڑے نکال دو باہر مت جانا ٹھہر کی کہیں کا.. اب الماری کے پٹ کھول کر کٹ سے کھڑی تھی اب یہی سمجھ نہیں آرہا تھا کون سے کپڑے نکالے..

"اب پتا نہیں جناب نے کیا پہننا ہے بتا کر تو گیا نہیں" اکتا کر بولی تھی.. اتنے زارون بھی شاور لیکر ٹاول سے بال رگڑتا باہر نکلا تھا..

اسے یوں کنفیوز کھڑا دیکھ اسکے پیچھے آن کھڑا ہوا..

"

اتنے سال ہو گئے تمہیں یہاں رہتے مگر ابھی تک یہی نہیں پتا چلا کہ میں نے کیا پہننا ہے.."

"اب میں نے کونسا تم پہ نظر رکھی ہوئی تھی جو مجھے پتا ہو" وہ ویسے ہی کھڑی بولی زارون اسکے عین پیچھے ہی کھڑا تھا ہلنے کی گنجائش ہی نہیں تھی..

"زارون نے مزید فاصلہ کو ختم کر کے اسکی پشت کے ساتھ جا لگا زری کا تو اوپر سانس اور اور نیچے کارہ گیا تھا جب زارون نے اسکی پشت کو اپنے سینے سے لگائے اسکے پیٹ پہ ہاتھ رکھا تھا.. "تو اب نظر رکھ لو" اسکے کان کے قریب ہوتے سرگوشی کی تھی اسکی کان کی لو سے بولتے ہوئے ہونٹ مس ہوئے تھے.. اسکے ٹھنڈے لمس اسکے گال دھک اٹھے تھے..

## بے پرواہ عائشہ نور

پھر زارون نے اپنا ہاتھ اسکی بازو سے آہستہ سے پھیرتے ہوئے اسکے ہاتھ تک لیجاتے اسے تھامتے ہوئے اوپر اٹھایا اور الماری میں ہینگ کیا ہوا سوٹ تک ڈکایا.. وہ اسے بے حد قریب سے دیکھ رہا تھا.. جبکہ وہ اپنی جگہ یہ ساکت کھڑی تھی..

زرتاج نے جلدی سے کپڑے الماری سے نکالتے اسکے اور اپنے بیچ فاصلہ بنایا تھا.. تم.. تمہارے کپڑے.. اسکی سانس اٹکی تھی بڑی مشکل سے الفاظ ادا کئے تھے.. بنار کے وہاں سے چلی گئی.. زارون اپنی بے خودی پہ خود بھی حیران تھا.. اسنے سوچا نہیں تھا کہ کبھی اسکے ایسے جذبات بھی بیدار ہوں گے.. وہ بھی خاص زرتاج کیلئے..

سب اپنی نشست سنبھالے بیٹھے تھے.. تبھی روحان اور زویا بھی سیڑیاں اترتے آرہے تھے روحان نے زویا کا ہاتھ تھاما ہوا تھا وہ اس سے کچھ کہہ رہا تھا جس پہ زویا مسکراتی شرمارہی تھی.. دونوں ایک ساتھ خوش اور مکمل لگ رہے تھے.. سفینہ نے تودل سے دعائیں انکی خوشیاں ہمیشہ سلامت رہے..

اور زرتاج کی طرف دیکھ کر اسے عقل آنے کی دعادی.. جو اکیلی بیٹھی تھی زارون بھی اتنے میں تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا آکر بیٹھا تو سب نے کھانا شروع کیا..

میز پہ طرح طرح کے لوازمات سے سجا ہوا تھا.. واہ بھی کھانا تو بہت ہی مزے کا ہے.. عالم صاحب قورمہ کا نوالہ لیتے بولے تھے..

بھئی واقعی یہ بریانی تو بہت مزے کی ہے روحان بھی بولا تھا..

## بے پرواہ عائشہ نور

بریانی زری نے بنائی ہے.. روحانے کہا..

واہ زری تم نے تو کمال کی کک بھی ہو.. روحان نے زرتاج کو دیکھتے کہا..

زویا سے ہی سیکھی ہے.. زرتاج نے مسکراتے کہا..

زارون بس خاموشی سے کھانا کھا رہا تھا.. کھانا واقعی مزے کا تھا..

بھئی میٹھا تو ٹیسٹ کرواؤ.. عالم صاحب کھانا ختم کرتے بولے..

ڈیڈ نو میٹھا.. شو گرہائی ہو جائے گی زارون ٹوکتا ہوا بولا..

آج کے دن کچھ نہیں ہوتا.. عالم صاحب نے اسے گھور کے کہا..

زرتاج اور زویا دونوں کھیر کا باول اٹھا کر لائی فرج سے عالم صاحب نے دونوں کی کھیر ٹیسٹ کی اور خوب تعریف

بھی کی اور پھر ہزار ہزار کی کئی نوٹ نکال کر انکی ہتھیلی پہ رکھ دیئے.. دونوں نے مسکراتے قبول کیے..

اور سب کو کھیر ڈال کر پیش کی دونوں نے اپنی ساس کو پیش کی جس نے بھی چکھ کر تعریف کی اور پھر دونوں اپنی

نشست پہ واپس آئیں..

کھیر تو بہت میٹھی ہے بلکل تمہاری طرح روحان زویا کے پاس ہونے تعریف کی تو وہ سر جھکا کر مسکرا دی..

زارون نے کھیر کھانے کے بعد زرتاج کی طرف جھک ہلکی آواز سرگوشی کی تھی.. اس میٹھے سے کام نہیں چلے گا مجھے

تو آج کچھ اور ہی میٹھا ٹرائی کرنا ہے.. زرتاج نے اسکی بات سمجھتے اسے گھور کے دیکھا..

یہاں نہیں روم میں "۔ شرارتی انداز میں کہتے ایک آنکھ "دبائی..

## بے پرواہ عائشہ نور

زرتاج نے غصہ سے سرخ ہوتے منہ پھیرا



کھانے کے بعد سب اپنے کمروں میں جا چکے تھے..

بس زرتاج ہی باہر تھی.. زارون کے ہوتے ہوئے کمرے میں جانا.. یہ اسکے لئے ناممکن تھا.. آج اسنے تہیہ کر لیا تھا کہ وہ نہیں جائے گی اس کے روم میں اسکی شام والی کی گئی حرکت اور کھانے کو دوران معنی خیزی باتیں.. اس سے گھبراتے وہ نہیں گئی..

تم ابھی یہیں ہو کھڑی ٹائم دیکھو زرتاج بارہ بجنے کو آئے ہیں.."  
پیچھے سے سیما کی تیز آواز اسکی کانوں میں پڑی.. تو گھبرا گئی...  
"تائی میں پانی لینے آئی تھی.. "کوئی بہانا سجھائی نادیا تو فٹ سے پانی کا بہانا بنایا..  
اچھا تو تمہارے ہاتھ میں پانی تو نہیں ہے.."  
اسکا جھوٹ پکڑتے بولی..

"وہ میں نیچے آگئی مگر جگ لانا بھول گئی پانی لانے کیلئے.. "جلدی سے کہتی سیڑیاں چڑھ گئی..

سیما سر ہلاتی چلی گئی..

اوپر آتی ایک نظر دروازے کی طرف ڈالی اور آگے بڑھ گئی..

اپنے اور روحا کے مشترکہ کمرے میں چلی گئی..



## بے پرواہ عائشہ نور

کمرہ خالی تھا.. کل اس نے روح کو اچھا خاصہ ڈرا دیا تھا.. اس لیے وہ آج اپنے کمرے کے بجائے سفینہ چاچی کے کمرے میں ہی سو گئی..

زرتاج خوش ہوتے ہوئے اپنے بیڈ پہ آرام سے کمرے کے لیٹ گئی..  
کتنے دن سے ٹھیک سے سو نہیں پائی تھی.. اور اپنے بیڈ لیٹتے ہی پر سکون ہوتے سو گئی..

...

زارون کافی دیر رات تک زری کا انتظار کرتا رہا مگر وہ آنے سے رہی.. اور اسکی آنکھ لگ گئی..  
رات گئے اسکی آنکھ کھلی تھی ٹائم دیکھا تو گھڑی کی سوئیاں دو بج رہی تھیں.. بیڈ کی دوسری سائیڈ ہاتھ مارا تو وہ جگہ خالی تھا..

"یہ کہاں گئی" فورن سے اٹھ بیٹھا..

اور کمرے سے باہر نکل آیا نیچے آیا تو ہر طرف اندھیرا تھا..

"زارون" عقب سے سفینہ کی آواز آئی تو اسکی طرف مڑا..

چاچی آپ "ٹھیک ہیں..."

"یہی بات تو میں تم سے پوچھ رہی ہوں تم اس وقت "یہاں..."

وہ چاچی میں.. پانی.. "پانی پینے آیا تھا.."

زری کہاں ہے "وہ کھوجتی نظروں سے پوچھنے لگی..

## بے پرواہ عائشہ نوس

"وہ.. وہ تو سوری تھی میں نے اسے ڈسٹرب نہیں کیا اس لیے خود ہی سوچا پانی پی آؤں.. "اصلی بات وہ چھپا گیا.. اچھا تو اس نے نہیں پانی رکھا تھا کمرے میں "بڑی ہی بے پرواہ ہے.. "سفینہ زری کو کوسے ہوئے بولی.. ہاں بہت ہی "بے پرواہ" ہے زارون بس سوچ سکا تھا..

آپ چاچی اس وقت آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے. "زارون بات بدلتے ہوئے بولا.. "ہاں میں تو ٹھیک ہوں روجی کو بخار ہے "وہ میرے کمرے میں ہے اسے ابھی دوائی دی ہے سوچا کچھ کھلا بھی دوں ساتھ.. "

کیا ہوا روجی کو میں دیکھتا ہوں.. زارون فکر مندی سے بولا..

'ارے بیٹا فکر نا کرو بخار ابھی کم ہے ضرورت پڑی تو صبح دکھا دیں گے ڈاکٹر کو ابھی اسے آرام کرنے دو میں نے دوا دے دی ہے.. "سفینہ تحمل سے کہتی چل دی..

زارون کو اب سمجھ آیا کہ زرتاج کہاں ہوگی.. زارون کو اس پہ تپ چڑھی تھی.. جلدی سے سیڑیاں پھلانگتے وہ اسکے کمرے تک جا پہنچا اور اسکے سر پہ جاکھڑا ہوا.. جو بڑے ہی پرسکون ہوتے سوری تھی..

"اوہ تو میڈم میری نیندیں اڑا کر یہاں مزے سے آرام فرما رہی ہے.. "اسے آرام سے اپنی بانہوں میں بھر لیا تھا.. اور اپنے کمرے میں آتے اسے بیڈ پہ لٹایا.. "اف بڑی بھاری ہے.. "

کمرے کا دروازہ لاک کرتے وہ دوسری سائیڈ پہ آتے اس کے قریب لیٹا..

## بے پرواہ عائشہ نور

اور غور سے اسکے چہرہ کے نقش دیکھنے لگا تھا.. جو غصہ اسکے کمرے میں نا آنے کا تھا وہ اسے اپنے پاس دیکھتے بھک سے اڑ گیا تھا..

نظر اسکے گلابی ہونٹوں پہ جا ٹھہری تھی.. وہ اسکے نیند میں ہونے کا فائدہ نہیں اٹھا سکتا تھا لیکن اس سے رہا نہیں گیا اور چھوٹی سی گستاخی کرتے وہ پیچھے ہوا تھا.. "تم زرا صبح کا انتظار کرنا پھر دیکھنا تمہارے ساتھ ہوتا کیا ہے.." کہتے وہ آنکھیں بند کر گیا اور سونے کی کوشش کرنے لگا..

...



صبح زری کی آنکھ کھلی تو خود کو زارون کے حصار میں پایا..

اچھی طرح یاد کیا کہ وہ یہاں تو آئی نہیں پھر کیسے آگئی زارون اسے پوری طرح سے اپنے حصار میں لئے ہوئے تھا.. اسکے ہاتھ اپنے پر سے اٹھانے کی کوشش کرنے لگی.. مگر اسنے گرفت مزید سخت کر دی تھی وہ جاگ چکا تھا.. "کیا مسئلہ ہے تمہارا کیوں سونے نہیں دے رہی.." نیند میں ہی بڑبڑایا..

ہٹو میرے اوپر سے.. "اور میں یہاں کیسے آئی.." اور اسے اپنے اوپر سے ہٹانے کی پوری کوشش کرتی دانت پیستے ہوئے بولی..

میں لایا تھا "یہاں تمہیں سمجھ نہیں آتا ہے کہ یہی تمہارا کمرہ ہے پھر کیوں بھاگتی ہو ہاں" وہ زرا سخت ہوا تھا.. یہ میرا کمرہ نہیں ہے مجھے نہیں رہنا یہاں "وہ اسے غصہ دلا گئی تھی اپنے سخت الفاظ سے..

## بے پرواہ عائشہ نور

جس سے وہ طیش میں آیا اور اسکی کمر پہ گرفت سخت کی تھی زرتاج کو اسکی انگلیاں اپنی اندر پیوست ہوتے محسوس ہوئی.. "جنگلی انسان چھوڑ مجھے.." وہ مزید کچھ کہتی کے وہ اسکے لبوں پہ قفل لگا گیا تھا..

زارون کے انداز میں جنون تھا.. زرتاج کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا تھا.. وہ اسکے سینہ پہ مکے برسانے لگی تھی زارون اسکے ہاتھ پکڑ کر تکیہ کے ساتھ پن کئے تھے.. کافی دیر تک اسکے لبوں پہ جھکار ہامنہ میں خون کا زائقہ گھلنے لگا تب اسکی خان بخشی کی..

زرتاج لمبے لمبے سانس لیتی اپنا بگڑا تنفس بحال کرنے لگی تھی...

دوباتیں اچھی طرح اپنے دماغ میں بٹھالو.. وہ اسکی کنپٹی پہ دو انگلیاں رکھتا بولا..

نمبرون میں تمہارا شوہر ہوں.. اور دوسرا یہ کمرہ ہمارا ہے اور تمہیں اس ہی کمرہ میں رہنا ہے دوبارہ میں تمہارے منہ سے یہ بات دوبارہ ناسنوں.. "ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی مائنڈاٹ" ..

سنجیدگی سے کہتا و اشروم میں بند ہوا تھا..

زرتاج نے غصہ سے تکیہ زمین پہ پھینکے تھے..

ٹھہر کی تھا ہی گھٹیا بھی ہے" ..

READERS CHOICE



زرتاج اور زویادوپہر کے وقت اپنی ماں کے کمرے میں تھی..

## بے پرواہ عائشہ نور

زویا اب تمہیں اپنا چیک اپ کروانا چاہیے.. سفینہ زویا سے بولی.. جو اسکے قریب صوفہ پہ بیٹھی تھی اور اسکے ساتھ زرتاج..

ہاں ماما ٹھیک کہہ رہی ہیں.. زرتاج بولی..

زری تم نے رات کو کمرے میں پانی نہیں رکھا تھا.. سفینہ کو رات والی بات یاد آئی تو پوچھنے لگی...

آہ.. جی.. جی ماما میں نے پانی.. رکھا تھا.. وہ ایک پل کیلئے گھبرا گئی تھی پھر سنبھلتے بولی..

"اچھا پھر زارون آدھی رات کو نیچے پانی کیوں پیئے آیا.. سفینہ کو گڑ بڑ لگی کچھ زویا بھی اسکی جانب متوجہ ہوئی..

وہ.. ماما.. زرتاج کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا بولے.. کہیں زارون نے انہیں بتا تو نہیں دیا کہ وہ روم میں گئی ہی نہیں..

زری سدھر جاؤ تم آخری بار کہہ رہی ہوں تم سے میں "وہ سخت لہجہ اختیار کر گئی..

"ماما پلیز.. زویا نے انہیں پر سکون کرنا چاہا..

"زری تم رات کو کہاں تھی.. اب کے زویا نے پوچھا..

اپنے کمرے میں تھی "اسکی زبان پھسلی..

تمہارا کمرہ کونسا ہے اب.. زویا تو اب تفتیشی انداز میں سوال جواب کرنے لگی..

دیکھو زری زارون اب تمہارے ساتھ ایڈ جسٹ کرنے کی کوشش کر رہا ہے.. تو پلیز تھوڑی سی کوشش تم بھی کر لو

گی تو قیامت نہیں آجائے گی.. زویا اپنے تئیں اسے سمجھاتے ہوئے بولی..



## بے پرواہ عائشہ نور

اسے تو شکر کرنا چاہیے کہ اس پر وہ نہیں بتی جو زویا پہ گزری روحان نے جو زویا سے بے اعتنائی برتی ہے.. وہ سب زارون نے تمہارے ساتھ نہیں کیا.. بھری محفل میں تمہاری عزت رکھی اور اب تمہیں عزت دے بھی رہا ہے.. "سفینہ نے بھی اسے سمجھاتے کہا..

ماماپلیز مجھے بھاشن ناسنائیں.. مجھ پہ جو بتی ہے وہ میں جانتی ہوں.. میرا نہیں دل چاہتا.. نہیں رہنا چاہتی اس کے ساتھ اور میں زویا نہیں ہوں.. مجھ سے نہیں ہوتا سمجھوتا.. "وہ بے حس بنتی بولی..

سفینہ کا تو پارہ ہائی ہوا تھا.. کیا بکواس کی ہے تم نے.. "

زری چپ کر جاؤ.. "ماماپلیز آپ اسکی باتوں کی ٹینشن نالیں.. بکواس مارتی ہے.. تم جاؤ زری.. "زویا سفینہ کو سنبھالتی ہوئی بولی..

زرتاج کوماں کی فکر ہونے لگی جو لمبے سانس لینے لگی تھی.. زویا نے فٹ سے انہیں دوائی دینے لگی تھی..

زری کمرے سے باہر آگئی اپنے بولے گئے الفاظ پہ سخت شرمندگی ہوئی تھی..

رات کے کھانے پہ زارون اور زرتاج کو ولیمہ کی تاریخ تہہ ہو گئی تھی جو کہ دس دن بعد کی بنتی تھی روحان کو واپس آسٹریلیا بھی جانا تھا وہ زیادہ دیر نہیں رک سکتا تھا اسکے بزنس کا کافی حرج ہو رہا تھا..

رات کو زرتاج کمرے میں آئی زارون لیپ ٹاپ لئے بیٹھا کچھ ضروری فائلز پہ کام کر رہا تھا.. ڈنر پہ بھی دونوں نے ایک دوسرے کو انور کیا تھا..

## بے پرواہ عائشہ نور

زرتاج ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اپنی جیولری اتار رہی تھی.. زارون نے اسے ایک نگاہ دیکھا اور پھر سکریں پہ نظریں جمالی تھیں.. بڑی سختی سے اپنی نظروں کو قابو کیا جو پھر سے دیکھنے کیلئے بے چین ہوئی تھیں.. پھر وہ اپنا آرام دہ سوٹ لئے واش روم میں بند ہوئی تھی.. کچھ دیر بعد نکلی تو.. زارون لائنس آف کئے لیٹا ہوا تھا.. زرتاج بھی دوسری سائیڈ آکر لیٹ گئی..

ابھی کچھ دیر گزری ہی تھی کہ زارون نے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا.. اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے اپنے ساتھ لگا چکا تھا.. "زارون یہ کیا بد تمیزی ہے چھوڑ مجھے" وہ غصہ سے بولی تھی..

زری یہ کوئی بد تمیزی نہیں ہے شوہر ہوں تمہارا حق ہے میرا.. "وہ لہجہ میں چاشنی لئے بولا.. کیسا حق.. میں نے تو تمہیں کوئی حق نہیں دیا" وہ اسکی مضبوط گرفت میں مچلتی بولی.. پھر کب دوگی مجھے حق.. "وہ اسکے چہرے سے اپنا چہرہ قریب تر کرتے گھمبیر لہجہ میں بولا تھا..

میں نے ابھی سوچا نہیں اس بارے میں.. "فٹ سے جواب دیا اور اسے دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی جو ناممکن تھا..

کیا ابھی سوچا نہیں تم نے.. "تو ابھی سوچ لو.."

وہ اسکے بالوں میں منہ دیے بولا..

## بے پرواہ عائشہ نور

مم.. مجھے ٹائم چاہیے.. "اسکی قربت میں نروس ہو رہی تھی..

پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس.. سوچ لو.. "وہ اسکے قریب گھمبیر لہجہ میں بولا اسکے ہونٹ اسکی کان کی لو چھو رہے تھے..

نہیں مم مجھے کچھ دن چاہیے.. "بڑی مشکل سے بولی تھی..

کیا.. کچھ دن "وہ حیرت سے بولا..

اس نے محض ہاں میں سر ہلایا..

ایک منٹ بھی نہیں.. "وہ آنکھیں دکھاتا بولا..

ہٹو میرے اوپر سے کتنا وزن ہے تمہارا سانس بھی نہیں لی جا رہی مجھ سے تو.. "وہ ناما ناتوا سے اپنے اوپر سے ہٹانے کی پوری کوشش کرنے لگی.. اور مچلتی اسکا حصار توڑ گئی.. فٹ سے اسکے اور اپنے بیچ فاصلہ بنا گئی..

"نیند آرہی ہے سونے دو اب مجھے تنگ مت کرنا.. ورنہ پھر چلی جاؤں گی.. "وہ اسے دھمکاتے ہوئے بولی.. جبکہ

زارون تو اسکی حرکتیں دیکھ رہا تھا.. اور پھر اسکی دی گئی دھمکی پہ عیش کراٹھا تھا.. اور اسی وقت پھر سے اسے اپنی

طرف کھینچ چکا تھا.. وہ کہاں ہار ماننے والوں میں سے تھا.. اسکی پشت اپنے سینے سے لگائے..

تمم.. "وہ غصہ سے بولتی کہ اسکی بات کاٹ گیا

ششش.. "اسکے لبوں پہ انگلی رکھے اسے چپ کروادیا..

نو آرگو منٹ.. سو جاؤ.. "اور آنکھیں بند کر لیں..

## بے پرواہ عائشہ نور

تو زری خاموش ہو گئی.. "جان گئی تھی.. جتنا پھرے گی وہ اتنا ہی قابض ہو گا اس پہ.."



روحان آپ جارہے ہیں.. زویا مر جھائے ہوئے بولی..

ہم جانا ضروری ہے "وہ اسکی بالوں میں انگلیاں پھیرتا ہوا..

پھر کب آئیں گے.."

جلد ہی اپنا کام ختم کر کے.. "ہمیشہ کے لئے.. وہ یونہی آنکھیں بند کئے بولا.. زویا اسکے بازو پہ سر رکھے لیٹی تھی.

"اور وہ ماریہ.. "پھر خدشہ کے تحت بولی..

اسکا قصہ ختم سمجھو پہلے ہی یہ کہانی ختم کروں گا وہاں جاتے. "روحان نے آنکھیں کھولتے ہی اسے پیار سے یقین دہانی کروائی..

تو زویا اسکے سینے پہ سر رکھ گئی روحان نے بھی اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا..



ماریہ اپنے بستر پہ آڑی تر چھی پڑی تھی.. وہ اب تک اس واقعہ زیر اثر تھی جو وہ اسکی ساتھ کر چکا تھا..

اسکی موبائل کی میسج ٹون بجی..  
موبائل کھولا.. تو اس میں چلتا منظر دیکھ حیران ہو گئی..

## بے پرواہ عائشہ نور

جس میں اسکی اس دن والی ویڈیو فوٹیج تھی جو ایڈٹ کی گئی بڑی مہارت سے جس میں ماریہ وکی کے ساتھ نازیبا حلیہ میں اسکے آفس میں تھی..

اسی وقت وکی کی کال آنے لگی..

جسے فورن اٹھایا تھا ماریہ نے..

گھٹیا انسان تم اتنا گر سکتے ہو.. مجھے اندازہ ہی نہیں تھا.. تم ایک اعلیٰ درجہ کے گھٹیا مرد ہو..

چیچ چیچ.. سلوبے بی کام ڈاؤن.. یہ ویڈیو روحان کے پاس بھی جاسکتی ہے..

تمہارے پاس تو روحان کا پاکستان کا نمبر بھی نہیں ہے..

وہ اسے بلیک میل کرنے لگا..

چاہتے کیا ہو اب.. "وہ چلائی..

تمہیں ایک بار پھر.. اپنے ساتھ.. "وہ معنی خیز بولا..

کینے.. وہ چلا اٹھی

نو.. نوڈارلنگ.. ایک کلک کی دوری پہ ہے یہ ویڈیو روحان سے.. "وہ خباثت سے بولا..

کیوں کر رہے ہو ایسا.. "اب کے وہ بے بسی سے روتے ہوئے بولی..

کم آن.. آجاؤ میرے فلیٹ پہ خوش کرو مجھے بہت ہوٹ ہو یا.. وہ خباثت سے بولا.. اور فون کٹ کر دیا..

اب ماریہ کے پاس دوسرا راستہ نہیں تھا.. اور وہ چل پڑی اسکی طرف..



## بے پرواہ عائشہ نور

آدھے گھنٹہ کے بعد وہ اسکے فلیٹ کے سامنے کھڑی تھی...

کم بے بی مجھے یقین نہیں ہو رہا تم میری بات اتنی جلدی مان لو گی..

وکی اسکے ڈور بیل بجانے سے پہلے ہی دروازہ کھول چکا تھا.. اور وہ مرے مرے قدموں سے اندر آگئی تھی جیسے کوئی زندہ لاش ہو چہرے پہ کوئی تاثر نہیں تھا سو گواری سی تھی..

اسکا سفید چہرہ گولڈن بال تیکھے نین نقش سمارٹ سی اس وقت وائٹ شرٹ کے ساتھ بلو جینس پہنے تھی.. سادہ حلیہ میں بھی کشش رکھتی تھی

وکی نے بنیان پہن رکھی تھی جس میں اسکی کسرتی جسامت واضح ہو رہی تھی اور منہ میں سگریٹ دبائے ارد گرد دھواں چھوڑ رہا تھا.. پھر ایش ٹرے میں سگریٹ مسل دی اور اسکی جانب آیا..

اسکی بالوں میں انگلیاں پھنسائے اسکا چہرہ اپنے چہرے کے قریب تر کر لیا..

تم یہ ٹھیک نہیں کر رہے آنسو بہہ نکلے تھے.. وکی نے اسکے بالوں پہ گرفت سخت کر لی.. اور ایک افیت ناک سلسلہ چل نکلا تھا مار یہ کیلئے..



مجھے یونیورسٹی جانا ہے..

زرتاج سفینہ سے بولی..

تو اپنے شوہر سے پوچھو "".. سفینہ نے اسے سنجیدگی سے جواب دیا..

## بے پرواہ عائشہ نور

جو کل سے زری سے کم ہی بات کر رہی تھی..

اچھانا ماما پوچھ لوں گی.. اب خوش "وہ انکے گلے میں بانہیں ڈالے لاڈ سے بولی تھی..

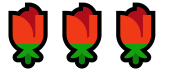
تو وسفینہ مسکرائیں.. "یہ ہوئی نابات" زرتاج کسس کرتی بولی..

بس بس "زیادہ مکھن ناگاؤ حرکتیں سدھار لو اپنی"

اف ماما "کبھی تو بخش دیا کریں.. ہر وقت اپنے داماد کی سائیڈ لیتی ہیں مجھے تو کھڈے لائن لگا دیا ہے آپ نے" وہ

تیوری چڑھاتے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے بولی..

تم بھی تو اپنی ضد کی پکی ہو وہ اسکی گال کھینچتی بولی..



شام کو زارون آفس سے آیا تو.. زرتاج خلاف عادت زارون کے پیچھے روم میں گئی.. وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا اپنی

ٹائی کھول رہا تھا.. تو وہ اسکے پیچھے جا کھڑی ہوئی..

بولو "اسکے بولنے سے پہلے ہی وہ بول پڑا..

"وہ میں نے تم سے بات کرنی تھی.. اسکی آنچ دیتی نظروں سے زروس ہوئی تھی..

زارون نے اسکا ہاتھ پکڑتے اسنی جانب کھینچا..

تو وہ اسکے ساتھ جا لگی تھی.. اور اسنے اسکی کمر کے گرد بازو حائل کئے تھے..

"زارون تم دور رہ کر نہیں بات کر سکتے" اسکا دماغ گھوما تھا..

## بے پرواہ عائشہ نور

"تم اپنی بات بولو.. وہ شوخ سا بولا..

چھوڑو مجھے نہیں کرنی کوئی بات.. "خود کو اسکی گرفت سے نکالے بولی..

اچھا کرو بات وہ اسے آزاد کرتے بولا..

اور خود ڈریسنگ کے ساتھ ٹیگ لگائے کھڑا بولا..

وہ مجھے یونیورسٹی جانا ہے.. کل سے.. "

کیوں جانا ہے..؟

اسکے سوال یہ حیران ہوئی.. "کیا مطلب کیوں..؟ جانا ہے پیپر سر پہ ہیں.. "

کوئی ضرورت نہیں... "بڑے آرام سے کہا گیا..

اور زرتاج کو تو مزید تپ چڑھی..

اچھا ایک شرط ہے "وہ کہتا اسکے مزید قریب آیا تھا.. "میری آج کی شب حسیں کر دو تو "اسکی آنکھوں میں آنکھیں

ڈال کر بات کی.. زری کی پوری کی پوری آنکھیں باہر آئیں اسکی اس بے باک فرمائش پہ..

میں تم سے پوچھ نہیں رہی تھی بتا رہی ہوں "کہ کل سے میں نے یونی جانا شروع کرنا ہے.. "وہ سرخ پڑی تھی تیزی

سے بولتی وہاں سے نکلتی چلی گئی..

"ہائے یہ دن بھی آنے تھے کس سے کیا فرمائش کر بیٹھا.. "مگر ایک دن آئے ضرور جب تمہیں فسخ کروں گا "ٹیڑھی

کھیر ہے جلدی ہاتھ نہیں آنی.. وہ خود سے بڑبڑاتا دھرم گھس گیا..



آج زرتاج نے یونیورسٹی جانا تھا زویا کیساتھ مل کر ناشتہ بنایا اور پھر جلدی تیار ہو کر سب کیساتھ بیٹھی ناشتہ کرنے لگی۔

وہ تایا ابو میں اپنی سٹڈی مکمل کرنا چاہتی ہوں تو آج سے یونی جانا شروع کرنا ہے۔ "زرتاج نے جھجھکتے کہا تھا۔  
"یہ تو اچھی بات ہے۔" عالم صاحب نے مسکراتے کہا۔

"کیا اچھی بات ہے ولیمہ کے بعد یہ شوق پورے کرتی رہے گھر بیٹھے چپ چاپ "سیما کو حسب عادت اسکی یہ بات پسند نا آئی۔

"کوئی بات نہیں مام کر لینے دیں آپکی بہو کو اپنا شوق پورا۔" زارون کھڑا ہوتا بولا۔

تو زری بھی خوش ہوتے اٹھ دی تھوڑی دیر پہلے تو اداس ہوئی تھی سیما کی باتوں سے۔

تم کہاں میرے پیچھے آرہی ہو۔ "اپنے پیچھے پورچ تک آتے اسے دیکھ کہا۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔ مجھے یونی کون لے کے جائے گا۔ "اسکی بے تکی بات پہ غصہ آیا مگر پھر بھی تحمل سے بولی۔

اچھا اب تمہیں میرے ساتھ جانا ہے پہلے تو پسند نہیں تھا میرے ساتھ جانا۔ "وہ طنزیہ کہتا گاڑی میں بیٹھا۔ اور وہ

بھی منہ بگاڑتی اسکے ساتھ بیٹھ گئی۔

دونوں ہی اپنی بیویوں کے اسیر ہو گئے ہیں۔ سیما نے چائے کا کپ رکھتے بڑبڑاتے چلی گئی۔

جبکہ سب اسکی بات پہ مسکراتے رہ گئے۔ روحان اور عالم صاحب بھی اٹھ کے چل دیے۔

## بے پرواہ عائشہ نوس

زویا شام کو جلدی آؤں گا تیار رہنا ڈاکٹر کے پاس جانا ہے.. روحان نے جاتے جاتے زویا سے کہا تھا..  
ٹھیک ہے.. زویا نے بھی مسکراتے جواب دیا..  
تو سفینہ نے دل سے اپنے بچوں کیلئے دعا کیں..

...



راستہ میں ٹریفک سگنل پہ انکی کارر کی تھی..

زارون تم مجھے جان بوجھ کے لیٹ کر وار ہے ہو.. "وہ لیٹ ہو رہی تھی..

میرا دماغ خراب مت کرو.. "تمہارے سامنے ہے سب ٹریفک زیادہ ہے اور سگنل بھی بند ہے.."

تمہارا دماغ ہو گا تو خراب ہو گا نا "وہ کہاں چپ رہنے والی تھی..

دماغ سیٹ ہو جانا تھا اگر رات کو میری بات مان لیتی تو "وہ اسکے قریب ہوتے کان کے پاس جاتے شریر سے لہجہ میں  
ذو معنی بولا..

یہ منہ اور مسور کی دال وہ بھی بڑے مزے سے کہتی پیچھے ہوئی تھی.. تو زارون نے اسے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا

اور جلدی سے اسکے بال پہ کس کر کے پیچھے ہوا تھا اور سٹیرنگ پہ ہاتھ رکھے نظریں سامنے جمالی..

زارون تم سدھر جاؤ "پبلک پلیس پہ حرکت کوئی دیکھا گا تو کیا سوچے گا.. مگر کوئی تھا وہاں جو انہیں دیکھ چکا تھا.. یہ

منظر دیکھنے سے اسکی آنکھوں میں مرچیں بھرنی لگیں تھی..



## بے پرواہ عائشہ نور

سوری یہ تو نہیں ہو سکتا "زارون نے بھی پر سکون سے انداز میں کہا پھر سنگل کھلتے ہی گاڑی کی سپیڈ بڑھادی۔

تھوڑی ہی دیر میں یونیورسٹی پہنچ گئے۔ گاڑی سے اترتے انہیں ارم نے دیکھا۔

ہائے "ہاتھ ہلاتی وہ انکے قریب آئی۔

ہائے جی جی۔ "ارم نے زارون کو دیکھتے ہاتھ ہلایا جو اب زارون نے بھی ہاتھ ہلایا۔

چلیں "زرتاج نے ارم کو دیکھتے کہا۔

ہاں چلو "ارم آگے بڑھی۔ زرتاج ابھی ایک قدم بڑھتی کہ زارون نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔

چھٹی ٹائم آؤں گا لینے۔ "زارون نے مسکراتے کہا اور پھر ہاتھ چھوڑ دیا۔ اور گاڑی میں جا بیٹھا۔

زرتاج بھی اندر کی جانب بڑھ دی آج اسے کچھ عجیب ہی احساس تھا زارون کیلے کے اسکی کوئی حرکت بری نہیں لگ رہی تھی۔

کلاس ختم ہونے کے بعد وہ کینیٹین میں بیٹھی تھیں ارم کیساتھ اسکی اور بھی کلاس فیلوز تھیں جو اسکے پاس بیٹھی تھیں۔

زرتاج ہمیں تو لگا تھا شادی کے بعد تم لمبی چھٹیوں پہ چلی جاؤ گی۔ زری کی کلاس فیلو نے کہا۔

مگر تم تو یہاں بیٹھی ہو ہمارے ساتھ۔ ایک اور نے قہقہہ لگاتے کہا۔

ہاں مگر اسٹڈی بھی تو اہم پورٹنٹ ہے ناں۔ ایک سامرز زریہ ہے۔ زرتاج نے مسکراتے جواب دیا۔

زرتاج تم آج زارون کیساتھ آئی تھی کیا میکے آئی ہوئی ہو۔ ندا اسکی کلاس فیلو بولی۔

زرتاج اور ارم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

## بے پرواہ عائشہ نوس

"کیا ہواچی کیوں لگ گئی" ندا پھر سے بولی..

وہ دراصل زرتاج کی شادی زارون سے ہوئی ہے "ارم نے انہیں جواب دیا..

واٹ.. "سب کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا اب کی سب حیران ہوئی تھی..

تم نے تو نہیں بتایا کہ تمہاری شادی زارون سے ہونی ہے.."

تم تو کہہ رہی تھی کہ کوئی جاننے والے ہیں "سب کے منہ میں الگ الگ سوالات تھے.

گر لزبات تو پوری سن لو.. "ارم زرتاج جو دیکھتی بولی جو اپنی سہیلیوں کے منہ سے ایسے سوال سن کر شاک تھی..

پھر ارم نے انہیں اس دن ہوئے تمام واقعہ انہیں بیان کر دیا تو افسوس کا اظہار کرنے لگی..

سوری یار میں نے بنا سچ جانے ایسا کہہ دیا.."

اٹس اوکے.. زرتاج بس یہی بول سکی..

"زارون از سوگڈمین" ورنہ آج کل کے لڑکے کہاں اپناتے ہیں..

ہاں یار مگر زارون نے زری کو بہت عزت دی ہے اسنے احساس نہیں ہونے دیا اس بات کا کبھی "ارم نے مسکراتے

ہوئے کہا..

یہ تو ہے.. "مگر زارون تو میرا کرش تھا" ایک نے افسردہ سے ہوتے کہا.. تو سب ہنسنے لگی..

تو زرتاج نے اسے گھور کے دیکھا..

\*\*\*



زارون نے ٹائم دیکھا تو بارانج رہے تھے.. وہ آفس میں بیٹھا تھا اس وقت.. موبائل نکال کر میسج ٹائپ کرنے لگا.. مگر اچانک سے خیال آیا کہ زرتاج کا موبائل تو ایکسیڈنٹ کے وقت ٹوٹ چکا تھا گاڑی میں..

افس یہ لڑکی بھی نا کہہ نہیں سکتی تھی موبائل نہیں ہے اسکے پاس.. "پہلے مارکیٹ جا کر موبائل لوں گا زری کیلے پھر اسکا ٹائم ہو جائے گا چھٹی کا اور اسے پک کر لے گا..

تو وہ سارے پلانز بنا کر اٹھ کھڑا ہوا اور آفس سے باہر نکل آیا جہاں اسکا ٹکراؤ روحان اور اپنے ڈیڈ سے ہوا..

تم کہاں چل دیے "یوسف صاحب بولے..

"ڈیڈ زری کو یونی لینے جانا ہے.."

ہاں مگر تم ڈرائیور کو بھیج دو "روحان نے کہا..

وہ میں نے کہا تھا زری کو کہ میں لینے آؤں گا تو "وہ پہلے روحان اور پھر یوسف صاحب کو دیکھتا بولا..

تمہاری یہاں ضرورت ہے.. "اس موٹی کو ڈرائیور لے آئے گا.. روحان نے اسے تنگ کرتے کہا..

موٹی تو نہیں ہے وہ بس ہیلتھی ہے.. "زارون نے برا مناتے کہا.. تو عالم صاحب اور روحان کو اپنی ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو گئی..

یہ ہم نہیں کہہ رہے تمہارے ہی دیئے ہوئے لقب ہیں.. روحان نے ہنستے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا.. تو عالم صاحب بھی ہنس دیے..

## بے پرواہ عائشہ نور

آپ دونوں مجھے تنگ کر رہے ہیں انکار ادہ بھانپتے ہوئے زرارون بولا..

ارے تم جاؤ.. "عالم صاحب نے ہنستے ہوئے اسے راستہ دیا..

اور وہ برا سامنہ بناتے نکل گیا..

ایک وقت تھا کہ ایک دوسرے کے ساتھ جانا بھی گوارا نہیں کرتے تھے اور اب کیسے بے چین ہو رہا تھا.. عالم صاحب نے روحان سے کہا..

یہ تو اچھی بات ہے ڈیڈ کے زرارون نے حالات کے ساتھ ایڈ جسٹمنٹ کر لی میری طرح اپنی ذمہ داریوں سے نہیں بھاگا.. روحان نے قرب سے کہا..

روحان بھول جاؤ جو ہو گیا اب بس آگے.. عالم صاحب نے اسے سمجھایا..

..



زارون نے پہلے موبائل شاپ سے اس کے لیے اچھا سیٹ خریدا.. اور پھر یونی پہنچا باہر کھڑا اسکا انتظار کرنے لگا.. تھوڑی ہی دیر میں زرتاج بھی ارم کیساتھ باہر نکلی..

ارے واہ تیرا ہیرا آگیا "ارم نے اسے چھیڑتے کہا.. اور پھر آگے نکل گئی اور زرتاج زرارون کی طرف بڑھ گئی.. آئیے آپکا انتظار تھا.. "زارون نے دروازہ کھولتے کہا تو وہ چپ چاپ بیٹھ گئی..

اور زرارون نے بھی فرنٹ سیٹ سنبھالتے گاڑی اسٹارٹ کی..

## بے پرواہ عائشہ نور

ان دو آنکھوں نے پھر انکا تعاقب کیا.. ایسا لگا جیسا کوئی اسے کانٹوں پہ کھینچ لایا ہو..  
کچھ ہی دیر میں وہ ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے..

"زارون یہ کہاں لے آئے ہو.. "زرتاج نے ادھر ادھر دیکھتے کہا تھا..  
لچ کرنے یار بھوک لگی ہے.. اسکی بے مروتی اچھی نہیں لگی..

پہلے تو کبھی نہیں لائے لچ کیلئے.. "طنزیہ کہا..  
پہلے کی بات اور تھی.. پہلے تم دشمن تھی..

اور اب "فٹ سے بولی

اب بھی دشمن ہی ہو بس بیوی بن گئی ہو "اور ظالم بھی "وہ اسکے چہرے کو تکتا ہوا بولا..  
پھر ایک شاپنگ بیگ اسکے سامنے کیا..

یہ کیا ہے "اسے کھولتے ہوئے بولی.. اور اس میں گفٹ پیک نکالا..  
تمہارے لئے کھولو "

یہ کیا موبائل "گفٹ پیپر کھولتے ہی اس میں موبائل کا ڈبہ برآمد ہوا.. پھر اسے کھولتے ہوئے اس میں سے موبائل  
نکالا..

میں نے تو تم سے نہیں کہا موبائل کا.. "وہ موبائل دیکھتے بولی..



## بے پرواہ عائشہ نور

تم نے کہا تو نہیں مگر تمہیں ضرورت تو ہے نا اسکی.. "اب اس میں ٹائم دیکھتی رہنا اور سوچ لینا میرے بارے میں..  
"وہ اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا..

تو مجھے رشوت دے رہے ہو "زرتاج بولی  
نہیں یار "اسکی ہنسی نکلی تھی..

ایسے ہی ہلکے پھلکے انداز میں خلاف معمول لہجہ کیا گیا مگر ابھی کسی کی نظروں میں تھے..



زویا تیار ہو کر نیچے آئی اسے روحان نے کال کر کے کہا تھا تیار رہے وہ اسے لینے آرہا ہے..  
تم کہاں جا رہی ہو.. سیما نے اسکی تیاری دیکھتے کہا..

وہ تائی امی مجھے ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کیلے جانا تھا روحان مجھے لینے کے لیے آئے گے.. "زویا پہلے گھبرائی پھر سامنے  
سفینہ کو دیکھا اور پھر سیما کو دیکھتے کہا..

اگر تمہیں ڈاکٹر کے پاس جانا تھا تو مجھے بتا دیتی میں لے جاتی.. "سیما نے اسی تیز لہجہ میں کہا..  
اسی وقت روحان بھی آگیا..

چلیں اسے تیار دیکھتے روحان نے کہا..

اچھا موم میں زویا کو ڈاکٹر کے پاس لے جا رہا ہوں..

اب جا رہے ہو تو پوچھ کیا رہے ہو.. "تم جانو یا تمہاری بیوی اب میں کون ہوں.. "وہ شکوہ کرتی بولی..

## بے پرواہ عائشہ نور

ایسی بات نہیں ہے مام بس ڈاکٹر کو ہی دکھانا ہے.. "روحان کو سیمہ کی باتیں عجیب سی لگی.. مگر انکے تیور بگڑتے دیکھ بات کو سنبھالتے ہوئے کہا.. "سوری مام آپ کو بتانا چاہیے تھا آپ بھی چلیں نا ہمارے ساتھ.."

نہیں بیٹے تم جاؤ.. "وہ بھی نرم پڑتی بولی..

مام آپ ناراض تو نہیں ہو گی نا.. "روحان نے بڑے ہی پیار سے کہا..

نہیں "بچو جاؤ دیر ہو جائے گی.."

تو وہ دونوں نکل گئے..

سفینہ نے گہری سانس لی شکر ہے سیمہ نے کوئی واویلا نہیں کیا..

تمہاری سیٹیاں بھی تمہاری طرح کوئی جادو گر نیاں ہی ہیں جو میرے بیٹوں کو اپنے بس میں کر لیا ہے.. سیمہ سفینہ کے سامنے بیٹھتی بولی..

زویا سے نادانی ہوئی ہے.. اسے آپ کو بتانا چاہئے تھا.. آپ کے بیٹے عزت کرتے ہیں اپنی بیویوں کی یہ اچھی تربیت کا نتیجہ ہے.. سفینہ نے بھی بڑے تحمل سے جواب دیا..



شکر ہے ڈاکٹر نے سب کچھ ٹھیک ہی بتایا ہے مگر تمہیں ویکنیس بتائی.. زویا خیال رکھا کرو اپنا..

روحان زویا کیساتھ اس وقت ایک بہت ہی بڑے ریسٹورنٹ میں موجود تھا.. پہلے ڈاکٹر سے مکمل چیک اپ کرایا اور پھر اسے لیے اب ایک خوبصورت سے ریسٹورنٹ میں آیا تھا ڈنر کرنے کے لئے..

## بے پرواہ عائشہ نوس

روحان کھاتی تو ہوں اب اور کتنا کھاؤں میں اب نہیں کھایا جاتا.. "وہ روہانسی ہوئی..  
ہاں پتا ہے کتنا کھاتی ہو اس موٹو کو دیکھو اور خود کو دیکھو لگتا ہی نہیں کے تم اس سے بڑی ہو.. روحان نے مزید لیکچر  
جھاڑے..

حان پلیر آپ زری کو موٹو نابولیں.. صحیح ہے وہ.. زویا نے زری کی سائیڈ لی..  
ہاں بھی اب تو زارون بھی نہیں کہنے دیتا اسے موٹو.. آج میں نے اسکے سامنے کیا بول دیا تو برا مانا گیا.. روحان نے  
ہنستے ہوئے اسے بتایا..

اچھا.. یہ اعزاز بھی تو اسی نے دیا ہے اسے.. زویا نے ہنستے ہوئے کہا..  
ہاں چہنچ ہو گیا ہے زری کے معاملے میں ویسے تمہاری بہن نے اس پہ کچھ کرم نوازی کی ہے یا بیچارہ ابھی تک کنوارہ  
ہی گھوم رہا ہے..

"روحان" کیسی باتیں کر رہے ہیں ہم یہاں اپنی باتیں کرنے آئے ہیں.. زویا نے اس کی معنی خیز گفتگو سے ٹوکا  
پھر انہوں خوشگوار موڈ میں کھانا کھایا اور دیر تک وہ لوگ باہر گھومتے رہے..



زارون بیڈ پہ بیٹھالپ ٹاپ سامنے رکھے آفس ورک کر رہا تھا مگر دھیان سارا زرتاج پہ تھا.. جو اس سے بے نیاز  
ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اپنی ہاتھوں پہ لوشن لگا رہی تھی.. اور آکر اسکے برابر میں لیٹ گئی.. اور دوسری سائیڈ منہ  
کر کے لیٹ گئی..

## بے پرواہ عائشہ نوس

اسکے ایسے نظر انداز کرنے پر زارون کا پاراہائی ہوا مگر خود پہ کنٹرول کرنے لگا۔

آئی بڑی مجھے اگنور کرنے والی۔۔ دل میں کہتا لپ بند کر کے سائیڈ پہ رکھا اور اور لائٹ آف کرتے اسکے برابر میں لیٹ گیا۔

زرتاج نے آنکھیں بند کی ہوئی تھی مگر کچھ ہی دیر میں اسے اپنے بالوں میں زارون کی چلتی ہوئی انگلیاں محسوس ہوئی۔ اسی وقت وہ پلٹی۔

زارون۔۔ "کروٹ لیتے ہی وہ اسکے بے حد قریب آگئی۔

بولو جانم "گھمبیر آواز میں سرگوشی کی ایک پل کیلئے زرتاج کا دل بھی ڈوب کر ابھرا تھا۔

اس سے پہلے کے وہ کھسکتی زارون اسکی کمر میں ہاتھ ڈال چکا تھا اور اسکے راہ فرار کے تمام راستہ بند کر کے اسے اپنے ساتھ لگا چکا تھا۔

زارون چھوڑو مجھے۔۔ وہ آنکھیں دکھاتی بولی۔

نو۔۔ "اور مزید اسکا گھیرا نگ کیا۔۔ مدہوشی کے عالم میں وہ اس پہ جھکتا کہ وہ بول پڑی۔

زارون میں نے تم سے ٹائم مانگا تھا۔۔ "اسکی گرفت میں مچتے بولی۔

کونسا ٹائم موبائل دیا تو ہے اس میں ٹائم نہیں دیکھا۔۔ "اسکو مزید خود میں بھینچتے ہوئے بولا۔

زارون پلیز "ملتی نظروں سے دیکھتی بولی جو اسے بخشنے کے موڈ میں ہر گز نہیں تھا۔

## بے پرواہ عائشہ نور

وہ مدھوش سا اسکی باتوں کو نظر انداز کر دیا اور اسکے لرزتے لبوں پہ قفل لگا گیا.. وہ مزاحمت کرتی رہی مگر اسکے لبوں کا جام اپنے اندر اندٹا رہا... کچھ دیر بعد اسکے لبوں کو آزادی بخشی مگر اسکی بھیگی آنکھوں کو دیکھ وہ نم پڑ گیا.. "یہ چھوٹی موٹی گستاخیاں تو چلتی رہیں گی جانم باقی آگے تمہاری مرضی.. سو جاؤ" اسکا سر اپنے کاندھے پہ ٹکا کہ آنکھیں موند گیا..

زرتاج کے دل کی دھڑکنیں اتھل پھل ہو گئی تھی.. ابھی بھی دل زور و شور سے دھڑک رہا تھا اسکی قربت اسے بھی محبت کر گئی تھی... اسکے کاندھے پہ سر رکھے آنکھیں بند کی اور اپنا ہاتھ اسکے دل کے مقام پہ رکھ گئی.. زارون کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے آنکھیں وا کئے اسکی طرف دیکھا.. "لگتا ہے پتھر پگھل رہا ہے" سوچتا آنکھیں بند کر لیں..



صبح زارون نے زرتاج کو یونیورسٹی ڈراپ کیا..  
"اچھا تمہیں چھٹی ٹائم ڈرائیور ہی لینے آئے گا.. "میرا ٹائم نہیں.. زارون نے اسے گاڑی سے نکلتے وقت کہا..  
"ٹھیک ہے" کہتی وہ نکل گئی اور زارون زن سے گاڑی بھگالے گیا..

جیسے ہی یونیورسٹی کے گیٹ تک پہنچتی کسی اسکا راستہ روک لیا..

"زرتاج"



## بے پرواہ عائشہ نوس

"تم گھٹیا انسان تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے سامنے آنے کی" زرتاج کا تو خون ہی کھول اٹھا تھا اسے اپنے سامنے دیکھ..

"زرتاج پلیز میں بہت شرمندہ ہوں تم سے پلیز مجھے معاف کر دو" ارم اسکی منتیں کرنے لگا تھا..  
زرتاج مزید وہاں رکے بغیر یونیورسٹی کے اندر داخل ہو گئی اور بھاگنے والے انداز میں اپنے کلاس میں پہنچی..  
اسکی سانسیں اکھڑ گئی تھیں کرسی پہ بیٹھتی اپنی سانسیں ہموار کرنے لگی..  
زری کیا ہوا تمہیں "ارم اسکی بگڑی ہوئی حالت دیکھتے بولی..  
ارم وہ کمینہ شخص میرے سامنے آیا تھا..  
"کون وہ ارم" ارم اسکی بات سمجھتے بولی..  
ہاں مگر تم"

"مجھے پتا ہے وہ روزیونی آتا ہے شادی کے اگلے دن سے وہ یونی کے گیٹ کے باہر ہوتا ہے کل بھی تھا مگر زارون کے ہوتے وہ تمہارے سامنے نہیں آیا.. "ارم نے اسے ساری بات تفصیل سے بتائی..  
"اب کیا چاہتا ہے وہ مجھ سے چھوڑ تو چکا ہے.. "کیوں آگیا سامنے" زرتاج پریشان ہوتی بولی..  
بس تم اسے انور کرو "ارم نے کہا تو جواباً اسنے سر ہلایا..  
اور کلاس میں ٹیچر آگئے تو وہ خاموش ہو گئی..



## بے پرواہ عائشہ نوس

ماریہ کتنے دنوں سے گھر میں ہی بند تھی باہر نکلنا تو چھوڑ دیا تھا.. ولیم بھی شادی کر چکا تھا اور اس سے تمام روابط ختم کر چکا تھا..

روحان ملک سے جا چکا تھا.. اپنے آپ کو تنہا اور بے بس تصور کرنے لگی تھی.. وہی نے اسکے ساتھ جو کیا وہ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی.. وہ اسے بلیک میل کرنے لگا تھا..

اور اس لئے اب وہ اپنا موبائل آف کر چکی تھی تاکہ وہ اسے دوبارہ بلیک میل نہ کر سکے..



وہی آفس میں بیٹھا تھا ماریہ کے متعلق سوچ رہا تھا..

پھر موبائل سے ماریہ کا نمبر ڈائل کیا جو پھر پاؤں اور آف جا رہا تھا..

نوبے بی نمبر بند کر لینے سے تم مجھ سے بچو گی نہیں.. بہت زہر گھول لیا تم نے روحان کی زندگی میں اب تمہیں مزید موقع نہیں دوں گا صحیح معنوں میں اب تم میرے ہتھے چڑھی ہو اور تمہیں تو میں سبق سکھا کے رہوں گا.. وہ سوچ ہی رہا تھا کہ علینا اس کے آفس میں ناک کر کے آئی..

سریہ فائلز چیک کر لیں.. اور سائن بھی کر دیں..

حجاب میں لپٹا سادہ چہرہ کتنا ٹریکٹ کرتا تھا اسے..

اسکے چہرے کو دیکھتے فائل تھام لی.. اور سائن کر کے فائل اسکے حوالے کر دی..

"سر آپ نے فائل تو ریڈ کی نہیں.. " بنا پڑھے اسے سائن کر دیے تو علینا پوچھ بیٹھی..

## بے پرواہ عائشہ نوس

"مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے علینا۔" اتنا کہنا تھا کہ علینا مسکرائی اور چلی گئی۔

تو وہ کی کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی۔

"آنے دور و حان کو کرتا ہوں بند و بست تمہارا بھی بہت ٹائم دے لیا تم بھی سمجھ ہی گئی ہو گی کتنا چاہتا ہوں تمہیں۔"

فحال تو مجھے اس ڈائن کو سیدھا کرنا ہے۔"

آفس ٹائم ختم ہو چکا تھا سب ہی جا رہے تھے۔ وہ کی بھی گاڑی کی چابیاں اٹھاتا آفس سے باہر نکلا۔ اور اس کا رخ اب ماریہ

کی گھر کی جانب تھا جو سمجھ رہی تھی شاید موبائل بند کر دینے سے اس کی جان بخشی ہو جائے گی۔

وہ کی بھی بند گلی کے راستہ کی طرف چل پڑا تھا جہاں بس اندھیرا ہی اس کا مقدر بننے والا تھا۔ مگر وہ اپنے انجام سے بے

خبر خود کو آگ کی طرف دھکیل رہا تھا۔



ماریہ اپنے بستر پہ دراز تھی جب ڈور بیل بجی تھی۔

رات کا وقت تھا اس کی گرینی سونے کیلے کمرے میں جا چکی ہو گی اس لیے مجبوراً اسے ہی اٹھنا پڑا تھا۔

دروازہ کھولا تو سامنے کھڑے نفوس کو دیکھتی شاکد ہوئی۔

تم کیوں آئے ہو یہاں "وہ سیخ پا ہوئی اسے سامنے دیکھ۔

وہ کی اندر آیا تھا

"کول ڈاؤن بے بی" اب جب تم موبائل آف رکھو گی تو پھر میرے پاس آخری آپشن یہی ہے۔

## بے پرواہ عائشہ نور

وہ ماریہ کو سرتاپیر بغور دیکھتا بولا.. جو اس وقت بلیک نائٹی میں ملبوس تھی جسکی ہاف آستینیں تھیں اور گھٹنوں سے تھوڑا نیچے تھی..

دیکھو یہاں میری گرینی ہے پلینز جاؤ یہاں سے " ماریہ اسکی نظروں سے گھبراتی منتیں کرتی بولی..  
یہ بس لاسٹ ہے پھر نہیں تنگ کروں گا تمہیں روحان بھی تو آنے والا ہے.. وہ خباثت سے کہتا اسکا بازو دبوچ کر سامنے والے کمرے میں لے جا چکا تھا جو ماریہ کا ہی تھا..

میں روحان کو بتاؤ گی کیسے تم نے مجھے یوز کیا ہے.. "سفید رنگت پیلی پڑ چکی تھی.. رورو کر آنکھیں لال تھی.  
وہ بستر میں اپنا وجود کمبل سے چھپائے ہوئے تھی.. اپنا مطلب پورا کرنے کے بعد وہ کی کارخ اب باہر کی طرف تھا کمرے کے دروازے کی جانب قدم بڑھائے تھے کہ اسکی بات پہ رکا..  
"تم اتنی بھی ساوتری نہیں ہو جیسے میں تمہیں جانتا نہیں ہوں جانے کتنوں کے ساتھ تم ریلیشن میں رہی ہو گی.. بس میرے سامنے یہ ڈرامہ کر رہی ہو...

ولیم جو چھوڑ چکا ہے تمہیں شادی کر لی ہے اسنے اسکا سوگ منا رہی ہو.."  
"تم نے خود کیا کیا ہے جو میرے کردار کو جج کر رہے ہو" میں اتنی بھی گری ہوئی نہیں ہوں جتنا تم مجھے گرا چکے ہو..  
بھرو گے ایک دن تم اس سب کا خمیازہ"  
ہنہ.. وہ کی ہتک سے اسے گھورتا چلا گیا اور وہ تکیہ میں سر چھپاتی پھوٹ کر رودی..



## بے پرواہ عائشہ نور

مسلسل تین دن ارحم اسے یونیورسٹی کر باہر آتے جاتے پریشان کرتا رہا..

زرتاج پلیز آخری بار میری بات سن لو.. چھٹی کے وقت زرتاج ارحم کے ساتھ باہر نکلی تو ارحم پھر سے اسکے سامنے آیا..

"میں نے تم سے

کتنی بار کہا ہے کہ مجھے تنگ مت کرو نہیں کرنی کوئی بات تم سے" وہ بھی تڑخ کر بولی..

آخری دفعہ صرف ایک بار بس.. "میں بہت شرمندہ ہوں اپنے کئے پہ سکون برباد ہو گیا ہے میرا اگر تم بس ایک بار میری بات سن لو پکا دوبارہ کبھی تنگ نہیں کروں گا.."

زرتاج ایک پل کیلئے چپ ہوئی اسے جان چھڑوانی تھی اپنی کسی بھی طرح.. ارحم نے بھی کہا.. "سن لو ایک بار اور جان چھڑاؤ.."

ٹھیک ہے بولو.. "جان چھڑانے والے انداز میں کہا

یہاں نہیں کہیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں.. "ارحم نے خوش ہوتے کہا..

زرتاج کو تپ چڑھی تھی..

کہاں "READERS CHOICE

یہاں پاس ہی کیفے میں.. "آئی پراس بس پانچ منٹ لوں گا تمہارے"

زرتاج بولی "اچھا چلو"



## بے پرواہ عائشہ نوس

ارحم اپنی شاطر چال میں کامیاب ہوا تھا اور زری بنا سوچے سمجھے اسکے ساتھ چل دی یہ سوچے بغیر کے اسکے ساتھ کیا ہونے والا ہے..

زرتاج نے کال کر کے ڈرائیور کو آنے سے منع کر دیا اور ایک میسج زویا کو بھیج دیا کہ وہ ارم کیساتھ ہے.. کچھ ہی دیر میں وہ ایک کیفے ٹیریا میں بیٹھے تھے..

دیکھو جلدی کہو جو بھی کہنا ہے میرے پاس ٹائم نہیں تمہارے لئے..

ریلیکس اب آہی گئی ہو تو کافی ہی پی لیں ساتھ "ارحم نے ویٹر کو اشارہ کیا..

مجھے کوئی کافی نہیں پینی پلزز جو بکواس کرنی ہے کرو. اور آج کے بعد دوبارہ مجھے تنگ نا کرنا.. "وہ دو ٹوک بولی..



زارون آفس میں بیٹھا کسی فائل پہ کام کر رہا تھا انگلیاں تیزی سے لیپ ٹاپ پہ چل رہی تھی جب اسکے موبائل کی ٹون بجی..

موبائل اٹھایا تو وٹس ایپ میسج تھا اسے اوپن کرتے ہی اسکے چودہ طبق روشن ہوئے..

زرتاج ارم کیساتھ ایک کیفے ٹیریا میں بیٹھی تھی جب وہ اسے کیفے لیکر گیا تب ہی اسنے اپنے ایک دوست کیساتھ مل کے اپنی اور اسکی پک بنالی اور اسی نے وہ پک زارون کو اسی وقت سینڈ کر دی اور ساتھ میں جگہ کی لوکیشن بھی سینڈ کر دی..

زارون کابس نہیں چل رہا تھا کہ سب کچھ تہس نہس کر دے.. ایک سینڈ کی بھی دیر کئے بغیر وہ آفس سے نکل گیا..



زرتاج میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں میرا دل نہیں لگتا تمہارے بغیر.. رات کو نیند نہیں آتی مجھے دماغ پھٹتا ہے میرا تمہیں کسی اور کے ساتھ سوچتے..

پلیز تم چھوڑ دو اس زارون کو کونسا تمہاری مرضی سے نکاح ہوا تھا.. مجھے پتا ہے تم اسے پسند نہیں کرتی.. "ارحم بولتا جارہا تھا مگر زرتاج شک تھی اسکی باتیں سن کر..

"تمہارا دماغ خراب ہے یہ بکو اس سننے کیلئے تم مجھے یہاں لائے تھے.. "زارون میرا شوہر ہے" یہی حقیقت ہے.. "تمہارے چھوڑنے کے بعد اس نے مجھے اپنا یا بھی ہے اور عزت بھی دی.. "جو عزت تم میری دو کوڑی کی کر گئے تھے..

ارحم کی نظر باہر سے آتے زارون پہ پڑی تھی.. تو اس نے جلدی سے سامنے بیٹھی زرتاج کا ہاتھ تھام لیا.. زرتاج کی تو آنکھیں ابل کر باہر آئیں اس کی حرکت پہ..

"چھوڑو میرا ہاتھ ذلیل انسان.. "وہ اپنا ہاتھ چھڑا ہی رہی تھی کہ زارون ان کے سر پہ پہنچا..

؟زارون "زارون نے فٹ سے ارحم کو گریبان سے پکڑ کر کھڑا کیا تھا..

گھٹیا آدمی تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری بیوی کو چھونے کی.. "زارون کے سر پہ تو جیسے خون سوار تھا..

"تمہاری بیوی نے خود بلایا تھا مجھے ملنے کیلئے.. یہ تم سے پیار نہیں کرتی زبردستی کا رشتہ جوڑا گیا ہے اسکا تمہارے

ساتھ.. ہم پیار کرتے ہیں ایک دوسرے سے ایک ہونا چاہتے ہیں.. "ارحم نے بڑی صفائی سے جھوٹ بولا..

## بے پرواہ عائشہ نور

زارون نے شولا برساتی نظروں سے زرتاج کو دیکھا جو سہم گئی تھی زارون کے غصہ سے..

نن.. نہیں زا.. زارون یہ جھوٹا ہے جھوٹ بول رہا ہے.. یہ دھوکے سے لایا مم.. مجھے یہاں.. تین دن یہ مجھے تنگ کر رہا تھا.. زرتاج نے لرزتے ہوئے لفظ ادا کئے..

زرتاج سچ بتا دو.. تم نہیں رہنا چاہتی اسکے ساتھ.. ارحم بولتا زارون نے زور داد مکا اس کے جڑ دیا جس سے وہ زمین پہ جا گرا تھا.. کیفے میں سب لوگ انکی طرف دیکھ رہے تھے.. زرتاج ڈر کے مارے دو قدم پیچھے ہٹی تھی.. اسکے تیور بہت خطرناک لگ رہے تھے..

"تم جو کہو گے میں مان لوں گا یہ سوچ بھی کیسے لیا تم نے.. "وہ ارحم پہ لائیں اور گھونسنے برساتا بول رہا تھا.. غصہ تھا کہ کسی قدر کم نہیں ہو رہا تھا.. پھر کچھ لڑکوں نے بیچ میں پڑ کے بیچ بچاؤ کرایا.. زارون نے سہمی ہوئی زرتاج کا بازو پکڑا اور اسے کھینچنے ہوئے گاڑی میں پھینکنے والے انداز میں بٹھایا تھا..

زرتاج اسکے غصہ سے خائف چپ چاپ اپنے آنسوؤں کو اپنے اندر اندھیلیتی رہی..

زارون کے پتھر یلے تاثرات تھے غصہ سے ابھی بھی رگیں تنی ہوئی تھی تیزی سے گاڑی چلاتا ہوا گھر پہنچا تھا اور جھٹکے سے گاڑی پورچ میں رکی تھی..

زرتاج کی تو سانسیں رک گئی تھی گھر آتے آنے والے وقت کا سوچتے ڈر گئی تھی اب زارون گھر میں سب کو بتا دے گا کہ وہ ارحم سے ملنے گئی تھی.. آج تو اسکی عزت کا جنازہ نکل جائے گا.. مرے ہوئے قدموں سے گھر میں داخل ہوئی..

جبکہ زارون اس سے پہلے گھر آیا تھا..

## بے پرواہ عائشہ نوس

تم جلدی گھر آگئے زارون کو اس وقت گھر آتا دیکھ سیما بولی.. پیچھے سے زرتاج بھی اندر آئی..

"کام چھوڑ کر تم اسکے ڈرائیور بنے پھرتے ہو.. " زرتاج جو دیکھ سیما بولی..

سفینہ اور زویا بھی وہیں بیٹھی تھیں..

زرتاج تو اپنی خیر منار ہی تھی..

مام میں کسی ضروری کام سے جا رہا تھا.. زری نے بتایا تھا کہ وہ اپنی دوست کیساتھ ہے تو سوچا اسے بھی گھر چھوڑ دوں.. زارون نے اصل بات کو چھپاتے ہوئے کہا تھا.. اور صوفہ پہ بیٹھ گیا.. خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کر رہا تھا.. "زویا پانی پلانا" وہ تھکن زدہ لگ رہا تھا..

جبکہ زرتاج اپنی جگہ پہ منجمد کھڑی تھی جیسے کوئی مجرم ہو..  
زویا اسی وقت پانی کا گلاس لے آئی تھی جو وہ ایک ہی سانس میں ختم کر دیا..  
تھکا سا لگ رہا ہے میرا بیٹا سیما اسکے بال سہلاتے بولی..

"جی مام جن چیزوں کے پیچھے ہم بھاگتے ہیں وہ ہمیں تھکا دیتی ہیں.. جیسا کہ آفس کا کام" آخر میں وہ بات پلٹ گیا مگر زرتاج سمجھ گئی تھی وہ اس سے بہت بدگمان ہو چکا ہے..

وہ اسکے پاس سے گزرتا وہاں سے جا چکا تھا.. زرتاج نے بھی اپنے کمرے کی راہ لی تھی..  
کمرے میں آتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی.. وہ کیسے یقین دلائے اسے اپنی بے گناہی کا..

زارون نے اسکی عزت پھر سے بچائی تھی وہ ہر بار اسکا محافظ بن آ جاتا تھا ہر طرح سے اسنے حفاظت کی تھی اسکی..

## بے پرواہ عائشہ نوس

آج جیسے زارون نے گھر والوں سے بات چھپائی اسکا گھر والوں میں بھرم قائم رکھا.. اگر وہ سب گھر آکر بتا دیتا تو کیا عزت رہ جاتی سب کی نظروں میں اسکی.. وہ بے گناہ ہوتے ہوئے بھی گناہ گار ٹھہرائی جاتی.. جب اسکی بارات لوٹ گئی تھی تب بھی بھرے مجمع میں اسے عزت دی اور آج ایک بار پھر اسکی عزت کی حفاظت کر کے اسکی نظروں میں معتبر ہو گیا..

زارون کی بدگمانی برداشت نہیں ہو رہی تھی اس سے..



زارون گھر سے نکلنے کے بعد موبائل پہ اپنے دوست سے بات کی.. اسنے کام ہونے کی یقین دہانی کروائی.. دو گھنٹے بعد وہ پولیس اسٹیشن تھا..

کیا ہوا میرے کام کا.. "اس وقت وہ اپنے دوست کامران کے پاس بیٹھا تھا.. جو ڈی ایس پی تھا. کام ہو گیا ہے باس حوالات میں بند ہے ہر یسمنٹ کا کیس ڈالا ہے" گڈ "مجھے اس کمینہ سے ملنا ہے" زارون نے سخت لہجہ میں کہا.. آؤ.. وہ اسے ساتھ لئے جیل کی طرف آیا جہاں ار حم بند تھا..

زارون.. پلیز مجھے معاف کر دو پلیز مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے پلیز.. "زارون کو سامنے دیکھتے ہی ار حم اسکے سامنے ہاتھ جوڑنے لگا..



## بے پرواہ عائشہ نوس

کیوں "تمہیں یہ سب کرتے پہلے خیال نہیں آیا ہاں" کیا سوچا تھا تم نے کہ زری سے بدگمان ہو کر اسے چھوڑ دوں گا..

"زری کو تم سے شروع سے ہی کوئی لگاؤ نہیں تھا.. جب تم اسے دھوکہ سے اپنے گھر لے گئے تھے تب ہی زری نے مجھے کال کر کے بلایا تھا تمہارے گھر.. "وہ ارحم کا گریبان پکڑے غصہ سے بھرا بولا.. اس کے انکشاف پہ ارحم حیران ہوا تھا.. وہ حیران نظروں سے زارون کو دیکھے جا رہا تھا.. میں زرتاج سے پیار کرتا ہوں.. ارحم ایک دم بول گیا... زارون کا پارہ مزید چڑھا..

اس پہ مکے کی برسات کر دی تھی..

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کا نام اپنی زبان پہ لانے کی.. " کامران نے اسے بڑی مشکل سے سنبھال کر پیچھے کیا.. "زارون یہ کام ہمارا ہے" ہم اسے خود دیکھ لیں گے..

ارحم زمین پہ بے سدھ پڑا تھا..

پلیز.. پلیز مجھ سے غلطی ہو گئی.. ارحم کا منہ سو جھ چکا تھا.. وہ بڑی مشکل سے بولا تھا..

کیوں آگیا دماغ ٹھکانے "اب زارون کا دوست ڈی ایس پی بولا..

## بے پرواہ عائشہ نوسر

مجھ سے غلطی ہو گئی میں نے زرتاج کو مجبور کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے اگر وہ میری بات سن لے گی تو میں اسے پھر تنگ نہیں کروں گا۔" اور چل پڑی میرے ساتھ اور میں نے ہی زارون کو ہم دونوں کی تصویر بنا کہ سینڈ کی.. اور ساتھ لوکیشن بھی بھیجی زارون ضرور آئے گا۔

اور پھر ان دونوں میں غلط فہمیاں ڈال کر میں زرتاج کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔" دس منٹ میں ہی ہوا نکل گئی تھی ارحم کی اور سب سچ اگل دیا۔

زارون کو لیے کامران باہر آیا۔

"زارون کالم ڈاؤن یار" اسنے سچ سارا اگل دیا ہے تیری وائف بھی بے قصور ہے اسکی باتوں میں آگئی تھی "کامران اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

زارون کا غصہ کس طرح بھی کم نہیں ہو رہا تھا۔ اور وہ وہاں سے آٹھ کر چلا گیا۔



کھانے کی میز پہ سب موجود تھے سوائے زارون کے۔

شام کے بعد وہ گھر نہیں آیا۔

زرتاج بھی بھیجی سی تھی۔ ٹھیک سے کھانا بھی نہیں کھایا اور روم میں آگئی۔ سب نے نوٹ کیا تھا۔

زرتاج کمرے میں کب سے اسکا انتظار کر رہی تھی یہ پہلی دفعہ تھا کہ وہ زارون کا انتظار کر رہی تھی۔

آج وہ اسے تمام اختیارات دے دینا چاہتی اپنے وہ اب اسکی بن کر جینا چاہتی تھی۔

## بے پرواہ عائشہ نور

اسکے دل کی ہر دھڑکن زارون پکار رہی تھی.. بلیک کلر کی نائی پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے.. سارے کمرے کے چکر کاٹ کر وہ تھک چکی تھی اب کاؤچ پہ لیٹنے کے انداز میں بیٹھی تھی.. اب تو گیارہ سے بھی ٹائم اوپر ہو رہا تھا.. ایک دم سے دروازہ کی نوب گھومی وہ چونک کر اٹھی گئی. دروازہ کھلتے ہی زارون اندر آیا.. زارون نے ایک تنقیدی نگاہ اس پہ ڈالی.. اور اسکے پاس گزرنے لگا تب زرتاج نے پیچھے سے دونوں ہاتھوں سے اسکا بازو تھام لیا تھا..

زارون پلیز میری بات سن لو..

"زرتاج چھوڑو مجھے.. "وہ مڑا نہیں تھا سرد لہجہ میں بولا..

"زارون پلیز ایسا تو مت کہیں نا" زرتاج اسکی پشت کے ساتھ لگتے آگے سے ہاتھ نکالتے اسکے کاندھے سے پکڑ لیے.. وہ اسکی پشت کے ساتھ لگی کھڑی تھی..

زرتاج "دماغ مت خراب کرو میرا وہ خود کو اس سے الگ کرتے سختی سے کہتا واثر روم جاگھسا.. زرتاج کی آنکھوں سے آنسو پھسلے تھے..

کچھ دیر بعد زارون باہر نکلا تھا چیخ کر کے.. زرتاج کو اپنی جگہ کھڑا پایا تھا.. وہ اسے انکسور کرتا بیڈ پہ بیٹھا تھا.. زرتاج اسے سامنے آئی تھی "زارون پلیز غلطی ہو گئی مجھ سے مگر پلیز.."

"غلطی" تم اسے غلطی کہتی ہو "میں ہی بیوقوف تھا شاید جو تم سے محبت کر بیٹھا مگر شاید تمہیں مجھ سے ناہو سکی.. "وہ قرب سے کہتا لیٹ چکا تھا اپنے سائیڈ کی آف کرتا اوپر بلینکٹ لے چکا تھا..

## بے پرواہ عائشہ نور

محبت کے نام پہ زرتاج کادل ڈوب کر ابھرا تھا "اب وہ بھی اتنی پتھرنا تھی کہ اسکا دل بھی ناموم ہوتا.. "یہ پھول تو شاید اسکے دل میں کھل چکا تھا..

آہستہ آہستہ چلتے ہوئے وہ اپنی سائیڈ پہ آکر لیٹی.. تھوڑی دیر لیٹے رہنے کے بعد اسکا دل بوجھل سا ہونے لگا شاید اسے زارون کے حصار میں سونے کی عادت ہو چکی تھی.. تبھی زارون کی طرف کھسکتے ہوئے اسکا پکڑ کر سیدھا کرتے اسکے کاندھے پہ سر رکھ دیا جڑ کر اسکے ساتھ لیٹ گئی..

زارون کو شاک لگا اسکی حرکت پہ..

"زرتاج مجھے نیند آرہی ہے پلیز سونے دو مجھے.. "وہ خود کو اس سے الگ کرتے بولا...

"ہاں تو سو جاو میں نے کیا کہا.. "

دور رہو اب تم مجھ سے یہی تو تم چاہتی تھی نا اب کیا مسئلہ ہے.. "وہ سرد سے لہجہ میں بولا..

"وہ وہی ہو گا جو آپ چاہو گے میں اب نہیں روکوں گی.. "میں اپنا حق دیا آپکو "وہ نظریں نیچی کئے بول رہی تھی اس کا سراپا حسن اسے بہکا رہا تھا. اسکے ہلتے لب اسے گستاخی پر مجبور کر رہے تھے..

"اب کوئی فائدہ نہیں ہے.. "بڑی مشکل سے خود پہ کنٹرول کرتا وہ منہ دوسری سائیڈ کئے لیٹ گیا..

اپنی انسٹ فیل ہوئی تھی اب تو اسے اجازت بھی دے گئی مگر وہ پھر بھی رخ پھیر گیا..

مگر وہ اسکی پشت کیساتھ لگتی بازو اسکے آگے سے نکالتی آنکھیں موند گئی..



## بے پرواہ عائشہ نور

صبح بھی زارون کا رویہ لیا دیا اس تھا.. چپ چاپ ناشتہ کر کے چلتا بنا.. زرتاج کا منہ لٹکا سا رہ گیا.. وہ اسے انکور کرتا چلا گیا..

تم آج یونی نہیں گئی.. اچھا ہے.. ولیمہ سر پہ ہے اور تمہیں یونیورسٹی کی جانے کی سوجھ گئی ہے.. تین دن رہ گئے اور ابھی تک تمہارا جوڑا نہیں خریدا ولیمہ کا..

وہ صوفہ پہ منہ لٹکائے بیٹھی تھی تب سفینہ بھی اسکے پاس آکر بیٹھی.. جی ماما.. "وہ بس اتنا ہی بول سکی..

تم زارون کیساتھ جا کر ڈریس لے لو.. "زویا بھی اسکے ساتھ بیٹھتی بولی.. "وہ نہیں جائے گا" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی..

"کیوں" کیوں نہیں جائے گا "زویا نے کہا..

آفس کی جان چھوڑے گا تب نا.. "وہ منہ بسورتی بولی..

میں کہہ دوں گی کل چلے جانا "سفینہ بولی..

"اچھا" پھر ایک لفظ بول کر چپ ہو گئی..

تمہیں ہوا کیا ہے "چپ سی ہو.. "زویا نے اسے ٹٹولتے ہوئے پوچھا..

"کچھ نہیں ہوا اینوی میرے پیچھے نا پڑی رہا کرو" کہتی آنا فانا چلتی بنی..

"زارون کیساتھ ہو گئی کچھ ان بن "سفینہ بولی..



## بے پرواہ عائشہ نوس

"زارون کو یہ سر پہ سوار کرنے والی" انکی بات مزاق میں اڑاتی بولی.. تو دونوں ہنس دی..

کتنی ہی کالز کی زری نے زارون کو مگر کوئی ریسپونس نہیں آیا سامنے سے..

رات کو بھی عین کھانے کے وقت گھر آیا..

کمرے میں آیا تو خلاف معمول اسکے کپڑے بیڈ پہ پڑے تھے ورنہ ہمیشہ سے وہ اپنے کپڑے خود ہی نکالتا تھا.. ان

کپڑوں کسی خاطر میں نالاتے اور کپڑے الماری سے نکال کر چینج کر لیے..

جب وہ نیچے آیا تو کوئی اور کپڑے پہنے دیکھ زری کو غصہ آیا تھا.. اب اتنا بھی کیا غصہ کے وہ اسے اتنا ہی اگنور کر دے..

بغیر اسکی طرف دیکھے وہ اپنی جگہ پہ بیٹھ گیا..

سب کے ساتھ نارمل انداز بات چیت کر رہا تھا مگر اسکی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کیا..

کھانے کے بعد زارون پھر سے باہر نکل گیا سب بزرگ اپنے کمرے میں جا چکے تھے..

کھانے کے بعد زارون پھر سے باہر نکل گیا سب بزرگ اپنے کمرے میں جا چکے تھے..

زرتاج.. اداس سی صوفہ پہ بیٹھی تھی ساتھ زویا اور دوسری طرف روحا تھی روحان سامنے صوفہ پہ بیٹھا کافی کاگ

لئے بیٹھا تھا.. سامنے ٹی وی چل رہا تھا..

زویا اسکی اداسی کافی دیر سے نوٹ کر رہی تھی..

"زری کیا ہوا ہے.. پلیز بتا دو تم کوئی بات دیر تک دل میں نہیں رکھ سکتی ہو.."

## بے پرواہ عائشہ نور

زرتاج سے بھی اب کنٹرول نہیں ہو رہا تھا وہ تو بس رو دینے کو تھی.. اور رو بھی پڑی.. سب نے پریشانی سے اسکی طرف دیکھا..

"زری" زویا نے اسے تھاما تھا اور اپنے ساتھ لگایا..

"زویا وہ مجھ سے بات نہیں کر رہا.. "وہ سسک پڑی تھی..

"کل سے مجھے اگنور کئے جا رہا ہے.. "روتے ہوئے اسنے بتایا..

زویا اور روحان نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا جہاں پریشانی تھی وہاں خوشی بھی ہوئی تھی دونوں ایک دوسرے کا احساس کرنے لگے ہیں..

"زری تم بھی کرو اگنور انہیں.. اس میں رونے والی کیا بات ہے تم رولانے والوں میں سے ہو "روحان نے مزید اسکے زخموں پہ نمک چھڑکا..

"روحان" روحان نے اسے ٹوکا..

"سوری" وہ منمنائی..

"زری تم پریشان نا ہو آنے دو گھر اسے میں پوچھتا ہوں اس سے دیکھنا اسکے کیسے کان کھینچو گا.. کیسے نہیں کرتا تم سے بات "روحان نے اسے دلاسا دیا..

اچھے سے بات کرنا کیسے میری بہن کو رلا دیا "زویا نے بھی کہا..

روحی تو بس زرتاج کو دیکھے جا رہی تھی وہ زارون کیلئے رو رہی ہے.. یہ کایا کیسے پلٹ گئی..

## بے پرواہ عائشہ نور

کچھ دیر بعد زارون گھر میں دندنا تھا ہوا آیا.. ان سب کو انور کرتا وہ آگے بڑھا..

زی "روحان نے پکارا تو وہ رک گیا اور پلٹ کر انہیں دیکھا..

زری کی طرف نظر گئی تو اسکی ناک سرخ ہو رہی تھی اور آنکھیں بھی روئی روئی سی لگ رہیں تھی..

جی بولیں "

"یہ کیا حرکتیں کرتے پھر رہے کیوں بچی کو پریشان کر رہے ہو.. "روحان نے زرا سخت لہجہ اختیار کیا..

بھائی آپ اس ہاتھی کو بچی کہہ رہے ہیں.. "وہ اسکی صحت پہ چوٹ کرتا بولا

روحان کو منہ پورا کھلا جس پہ اس نے ہاتھ رکھ لیا..

"زارون کل میں نے اسے موٹو کہا تو تمہیں برا لگ گیا اور اب خود کیا بول رہے ہو "اور کتنی چھوٹی ہے تم سے مجھ سے

دس سال چھوٹی ہے تو بچی کہوں گا.. "روحان کو ہنسی تو آئی مگر کنٹرول کرتا زارون کو ٹوکا..

ابھی اکیس سال کی ہوئی ہے زری "روحان نے مزید اسکے علم میں اضافہ کیا...

"میری بیوی ہے میں جو مرضی کہوں مگر میں کسی اور کو اجازت نہیں دوں گا کہنے کی "زارون سنجیدگی سے بولا..

روحان زرتاج کے پاس صوفہ پہ بیٹھتا ہوا اسکے کاندھے کے گرد ہاتھ پھیلا کر بولا..

"میں دیکھتا ہوں تم کیسے میری بہن کو تنگ کرتے ہو "زرتاج تو ابھی شک میں اسے دیکھے جا رہی تھی..

"روحان بیٹے تم جاؤ روم میں صبح کالج بھی جانا ہے.. "

"بھائی "

## بے پرواہ عائشہ نور

روحی جاؤ"

تو منہ بسورتی اٹھ گئی اسے تو پوری فلم دیکھنی تھی اینڈ تک..

زارون ابھی سیریس موڈ میں کھڑا تھا... زویا اور روحان کے بیچ میں زرتاج بیٹھی تھی..

بھائی یہ ہمارا سیریس میٹر ہے آپ لوگ دور ہی رہیں تو اچھا ہے"

"جلدی سے اپنے میٹر سولو (solve) کرو اور مجھے بتایا بنے اعزاز چاہئے.. جلد دی.. "روحان بتیسی نکالتے زارون کو آنکھ ماری تھی..

زویا کو ہنسی آئی تھی.. زارون نے ایک دم سے روحان کو دیکھا پھر زرتاج کو جو حیا سے سرخ پڑی تھی.. زارون چپ چاپ نکل گیا وہاں سے..

"روحان بھی اٹھ کر کمرے کی طرف چل دیا اور زویا کو کمرے میں آنے کا اشارہ کیا..

"چلو اب تم موڈ ٹھیک کرو" زویا بھی اسے کھڑا کرتی بولی اور اسے لئے سیڑیاں چڑھنے لگی..

زرتاج کمرے آئی تو لائنس آف تھیں.. اور نائٹ بلب جل رہا تھا اسے آتے دیکھ زارون سوتا بنا..

زارون کو لیٹا ہوا دیکھ زرتاج کو بہت غصہ آیا تھا.. کیسے اسنے اسے ہاتھی بول دیا سب کے سامنے.. منہ پھلائے اسکے برابر میں آکر بیٹھی تکیہ اٹھا کر درست کرنے لگی مگر.. اٹھ کر لائنس آن کر دی ساری..

"زری کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ لائنس کیوں آن کی..

زارون نے اسکی طرف دیکھتے غصہ سے کہا..

Page 597 of 699

## بے پرواہ عائشہ نوس

تو زرتاج نے تکیہ اٹھاتے اسے مارنا شروع کر دیا..

"میں ہاتھی ہوں.. ہاں.. "خود انسٹ کرتے ہو میری اور مجھ سے بات بھی نہیں کرتے.. کتنا سوری کہا.. مگر نہیں.. جناب جی تو بہت اعلیٰ درجہ کے انسان ہیں.. ہر لڑکی کا کرش ہیں.. گھمنڈی.. مغرور.. کڑوا.. وہ تکیہ پہ تکیہ مارتی جا رہی تھی اور بولتی جا رہی تھی..

زری.. زری.. کیا کر رہی ہو ہوش میں تو ہو.. وہ اچانک حملہ سے اپنا بچاؤ کرتا بولا  
جب تھک گئی تو ہانپنے لگی تھی..

پاگل واگل تو نہیں ہو گئی کہیں.. "یہ کیا سارے گھر میں تم ڈھنڈورا پیٹ رہی تم میرا.. اپنے کارنامہ بھی بتانے تھے..  
"زارون کو اسکا دماغ ہلا ہوا لگا..

وہ بغیر اسکی بات کا جواب دیے.. چپ چاپ لائنس آف کر کے لیٹ گئی.. دونوں ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کئے  
لیٹے تھے..

نہیں بات کرتا نا کرے میں بھی نہیں مری جا رہی اسکے لئے.. "اپنی بھڑاس نکالنے کے بعد وہ تھوڑا سا پرسکون ہوئی  
تھی بھینس کے بعد ہاتھی کا خطاب ملنے پہ اسکا دماغ خراب ہو گیا تھا..

اپنے وزن اور کارناموں کو نہیں دیکھنا.. اور اگلے پہ چڑھائی کر دینی ہے.. "اور وہ دونوں یونہی منہ موڑ سو گئے



زارون. "سیمانے پکارتو



## بے پرواہ عائشہ نور

وہ انکی طرف متوجہ ہوا..

"آج شام کو جلدی آجانا زرتاج کو شاپنگ لے جانا ولیمہ کا ڈریس لینا ہے.."  
"مام یہ کام میرا نہیں آپ کا ہے.. "مجھے کیا پتا کیسا ڈریس لینا ہے.. "زارون بہانا بنایا..  
زارون زری بھی تمہارے ساتھ ہوگی دونوں مل کے پسند کر لینا "سیمانے کہا..  
"جی مام" کہتا وہ اٹھ گیا..

زرتاج نے بھی اسے فل انگور کیا تھا..



"زارون آخر ایسی کیا بات ہوئی ہے جو تم زری کیساتھ ایسا بیہوش کر رہے ہو.. "اب تو روحان کو پوچھنا پڑا تھا صبح وہ  
دونوں ایک دوسرے کو انگور کر رہے تھے اس لئے اسے بیچ میں اب آنا پڑ رہا ہے..  
"روحان میں نے پہلے بھی کہا ہے یہ ہمارا پرسنل میٹر ہے "اسکی طرح اسکی عقل بھی موٹی ہے "زارون بتانا نہیں  
چاہتا تھا..

"ٹھیک ہے بھئی نابتاؤ تمہاری مرضی.. "مگر اسے سب سامنے ہاتھی جیسے ورڈنا یوز کیا کرو اب وہ تمہاری بیوی ہے "  
روحان اسے سمجھاتے سیریس انداز میں بولا..

ہاں رات کو کٹ لگائی ہے ٹھیک ٹھاک اس نے میری.. تکیہ سے.. "زارون بیچارگی سے بولا تو روحان کی ہنسی  
چھوٹی..

## بے پرواہ عائشہ نور

اسکے لئے تو زرتاج کو شاباشی دینی بنتی ہے "ایک تو بچی کو اگنور کر رہے ہو اور دوسرا تکیہ کی جگہ پر ڈنڈا ہونا چاہیے تھا  
"ہاں آپ تو سالی کی سائیڈ ہی لے گے" وہ منہ بسورتا چلا گیا..



شام کو عالم صاحب نے زارون کو گھر بھیج دیا..

زرتاج تو جیسے اسکے انتظار میں تھی.. اسکے آتے ہی وہ تیار تھی.. دونوں ایک دوسرے کو اگنور کر رہے تھے کوئی بات  
چیت نہیں تھی آپس میں..

مال میں زارون کو بس وہ کھپار ہی تھی کوئی دس شاپس پھر لی زرتاج کو کوئی ڈریس نہیں پسند آ رہا تھا..  
ایک اور بوتیک پہ زارون نے تنگ آتے کہا زری اگر اب تم نے کوئی ڈریس نہیں لیا یہاں سے تو آئی سویرا ب گھر  
لے جاوگا..

مجھے تو نہیں پسند آ رہا.. "منہ بناتی بولی

کیوں نہیں آ رہا ہے پسند" وہ اکتا کر بولا..

کیونکہ تم ہیلپ ہی نہیں کر رہے ہو.. "زرتاج زارون کی پسند کا ڈریس لینا چاہتی تھی مگر بتا نہیں رہی تھی اس لئے  
اسے تنگ کئے جا رہی تھی..

"تو پہلے کیوں نہیں بولی تھی.. "زارون اب ڈریس دیکھنے لگا.. "اور اسے ایک لونگ فرائڈ آف وائٹ کلر کا جو بہت  
ہی خوبصورت تھی.. زرتاج کو بھی پسند آئی.. زارون نے شکر کیا تھا.. کہ اسے ڈریس پسند آ ہی گئی..

## بے پرواہ عائشہ نور

پھر اسکے ساتھ کی جیولری لینے جیولری شاپ آئے۔

ایک نازک سا ڈائمنڈ سیٹ پسند کیا زرتاج نے جو کافی قیمتی تھا اور اسکے بعد زرتاج کی نظر ایک پینڈت پہ گئی جو گولڈ اور ڈائمنڈ کا تھا کن ستانسی نظروں سے اس نے دیکھا تھا اسے.. اور پھر آگے بڑھ گئی.. زارون کی بھی نظر زرتاج پہ تھی.. باقی اور تھوڑی بہت شاپنگ کر کے انہوں نے گھر کی راہ لی.. دونوں ہی ایک دوسرے کو اٹیٹیوڈ دکھا رہے تھے.. گھر آتے سب کو شاپنگ دکھائی جو سب کو پسند آئی..

زرتاج سارے شاپنگ بیگ اٹھائے کمرے میں آئی اور سب کو الماری میں رکھ رہی تھی.. زارون چیخ کئے بیڈ پہ بیٹھا.. اسکی ساری توجہ زرتاج پہ تھی اور وہ اسے انگور کرتی واشر و م چلی گئی.. "میں بھی نہیں بلاؤں گا تمہیں اتنی شاپنگ کرادی بندہ سیدھے منہ بات ہی کر لیتا ہے.. مگر نہیں" میری قسمت ہی خراب ہے جو یہ ڈھول میرے گلے پڑ گیا.. "وہ خود سے بڑبڑاتے لیٹ گیا.. زرتاج چیخ کر کے باہر آئی تو زارون آنکھوں پہ بازو رکھے لیٹا تھا.. "اب اتنی بھی کیا کرٹ.. اسے دیکھ زرتاج نے بس دل میں کہا..

زرتاج بیڈ کی دوسری سائیڈ آکر بیٹھی.. وہ اس سے باتیں کرنا چاہتی تھی مگر انا آڑے آرہی تھی.. زارون کو لگا شاید وہ اسے بلائے مگر وہ منہ موڑ کر لیٹ چکی تھی.. دونوں ہی اپنی اپنی ایک دوسرے کو بولائے بغیر سو گئے..



## بے پرواہ عائشہ نور

ماریہ روحان کے آفس میں کافی دنوں بعد آئی آج..

کاؤنٹر پہ بیٹھی علینا کے پاس گئی..

بات سنو میری ""

"میں" علینا اسکی طرف متوجہ ہوئی..

"روحان آگئے ہیں کیا"

نومیم روحان سر تین دن بعد آئے گے "علینا نے اسے بتایا..

"روحان کا کانٹیکٹ نمبر مل سکتا ہے.. "ماریہ بول رہی تھی جب وہ اسے آفس میں بیٹھے کیمرہ میں دیکھ

چکا..

"ہے ماریہ کم ان مائے آفس"

وکی کو دیکھ ماریہ کا جسم ٹھنڈا ہوا تھا وہ اسے کتنی بار بلیک میل کر چکا تھا.. اور اب پھر اسے آفس بلارہا تھا..

"ماریہ آفس میں آؤ روحان کا نمبر چاہئے.. "وکی کہتا آفس میں چلا گیا..

ماریہ سوچ میں پڑ گئی اور پھر آفس کی طرف بڑھ گئی..

علینا اپنی سیٹ پہ بیٹھ گئی اور پھر سے اپنے کام میں لگ گئی..

کیوں بلایا ہے مجھے تم نے آفس میں.. "وہ غصہ سے بولی...

وکی اسکے قریب آیا اور اسکی چہرے پہ آتی لٹو کوکان کے پیچھے اڑیسا..

## بے پرواہ عائشہ نوس

"یار تم سامنے آگئی ہو تو کنٹرول نہیں ہو رہا" وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈال چکا تھا اور اسے اپنے ساتھ لگا چکا تھا...  
چھوڑ مجھے "تمہاری محبوبہ باہر بیٹھی ہے... بتاتی ہوں اسے تمہارے کارنامہ.." وہ غصہ سے دبی دبی سی آواز میں  
بولی.. وکی کا فون بجنے لگا تھا اسی وقت..  
نوبے بی بی بلیک میل والا کام میرا ہے "وہ چھوڑ چکا تھا..  
روحان کو آنے دو بس تم پھر تم دیکھنا.. کیا کرتا ہے وہ تمہارا.." آنکھیں سرخ ہوئی تھی ماریہ کی آنسوؤں چھلکنے کو بے  
تاب تھے..  
ہا ہا ہا وکی کمینگی ہنسی ہنسا تھا اور وہ چلی گئی..  
اور فون ایک بار پھر سے بج اٹھا..  
وکی کے نے فون کان کے ساتھ لگایا..  
"واہ کیا عمر پائی ہے تم نے ابھی تمہارا ہی ذکر ہو رہا تھا.." روحان کی کال اٹھاتے وکی بولا..  
کیوں بھی میرا ذکر کس کے ساتھ ہو رہا تھا.." روحان بولا..  
تمہاری گرل فرینڈ ماریہ کیساتھ بہت یاد کرتی ہے تمہیں..  
"ابھی آئی تھی نمبر مانگ رہی تھی تمہارا.." وکی نے کہا  
اب اسکا قصہ بھی ختم کر دو.." وکی پر سوچ انداز میں کہا..



## بے پرواہ عائشہ نور

ہاں بس آتے ہی پہلا کام یہی کروں گا.. گلٹ بھی فیل ہوتا ہے ماریہ کو لیکر.. مجھے اسکا پروپوزل ایکسیپٹ کرنا ہی نہیں چاہیے تھا.. بس اپنی انا اور ضد میں اتنا آگے نکل آیا کہ میں دو زندگیوں کے ساتھ کھیل گیا.. "وہ شرمندگی سے بولا..

او تو ٹینشن نالے تیرے سے پہلے بھی اسکا بریک اپ ہوا وہ انکی زندگیوں میں لوگ آتے جاتے رہتے ہیں.. "کیا پتا تیرے بعد اور کوئی نیا ڈھونڈ لے دل جوئی کیلئے.. وہ مکر و ہنستہ اسکی شرمندگی دور کرتے بولا.. وہ مجھے معاف کر دے بس "وہ احساس کے تحت بولا...

اسکی ٹینشن نالے آتے ہی تجھے سر پرانز ملے گا..  
"کیسا سر پرانز" روحان متجسس ہوا..

اگر بتا دیا تو سر پرانز کیسا "تو دونوں ہنس دیے اور بزنس کو لیکر باتیں کرنے لگے..



ماریہ بہت پریشان تھی روحان سے ملنا چاہتی تھی وہ ان دنوں اسے بلیک میل کر کے کئی بار اسکا فائدہ اٹھا چکا تھا..  
تین دن کیسے گزرے گے روحان کا انتظار تھا کہ طویل ہوتا جا رہا تھا...

پھر ولیم کو کال لگائی وہ بھی ان دنوں خاصا مصروف تھا اسکی شادی ہو گئی تھی اور وہ اپنی بیوی کیساتھ مصروف تھا.. کافی کالز کرنے کے بعد اسنے کال اٹھا ہی لی..

ہیلو..

## بے پرواہ عائشہ نوس

ہیلو.. ولیم! کہاں ہو مجھے تمہاری ضرورت ہے پلیز بات کرو مجھ سے.. "ماریہ جلدی سے بولی..

دیکھو اب تم مجھے کال مت کیا کرو اور اپنی پروہلم کو خود سولو کرو.. پتا ہے تمہیں میں شادی کر چکا ہوں تو کیوں ڈسٹرب کر رہی ہو.. اور کال کٹ کر دی..

ہیلو.. ہیلو.. ولیم.. ماریہ اسے پکارتی رہ گئی..

وہ اپنے آپ کو بے بس محسوس کرنے لگی تھی.. روحان مجھے بتائے بغیر پاک چلا گیا.. اور سارے رابطے بھی ختم کر دیے.. کہیں وہ وہاں شادی.. نہیں نہیں.. وہ ایسا نہیں کر سکتا.. اسے میرے ساتھ نہیں کر سکتا اس میرے ساتھ شادی کی کمنٹ کی ہے.. وہ اپنے آنسو پونچھتی خود کو تسلی دینے لگی..

آج ولیمہ کا دن تھا اور زرتاج اداس سی بیڈ پہ ایک گھنٹہ اوپر کئے اس پہ منہ رکھے اور دوسری ٹانگ نیچے جھول رہی تھی.. پنک کمر کا سادہ سا سوٹ پہنے بالوں کو کیچر میں مقید کئے.. گرم سم سی بیٹھی تھی.. زارون کمرے میں آیا تھا.. ایک نظر اسے دیکھا اور پھر واشروم چلا گیا.. جب باہر آیا تو وہ ابھی تک اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی..

آخر کار زارون نے ہی چپ کاروزہ توڑ لیا..

"کیا ہوا تمہیں منہ کیوں لٹکا ہوا ہوا تمہارا.. "وہ اسکے سامنے کھڑا ہوا..

زرتاج نے سراٹھا اسے دیکھا.. آنکھیں سرخی مائل ہو رہی تھی..

## بے پرواہ عائشہ نور

"تمہیں کیا.. بس اتنا ہی بولا.. اور پھر سے سرگٹھنے پہ رکھ لیا..

"آج ولیمہ ہے اور تم یہ منہ لٹکائے بیٹھی ہو.. "زارون اسے گہری نظروں سے دیکھتا ہوا بولا..

"کیسا ولیمہ "کس کا ولیمہ "وہ منہ پھلا کر بولی..

زارون اس کے سامنے بیڈ پہ بیٹھا..

اس کا چہرہ ہاتھ سے سیدھا اپنے سامنے کرتا بولا..

"ہمارا ولیمہ "بڑے پیار سے کہا زارون نے..

ہیں ہمارا ولیمہ "زارتاج نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا..

"ایک تو غلطی بھی خود کرو اور نخرے بھی دکھاؤ واہ "زارون مزید اس کے قریب ہوا..

"ہاں تو ماں بھی تو رہی تھی نا غلطی تم ہی پہاڑ پہ چڑھ گئے بات ہی نہیں کرتے "اب کیا پیر پکڑ لوں تمہارے "غصہ

سے بولی..

ہاں تو پکڑ لیتی میرے پیر یہ لوا بھی پکڑو "زارون بھی بے شرارت سے اپنے پیر اٹھا اس کے سامنے کیا تو زارتاج نے اس کے

ٹانگ زور سے نیچے کی طرف پٹخی..

یار کیوں مجھ غریب پہ ستم کرتی ہو سب کو پتہ چل گیا کہ میں اپنی بیوی سے مار کھا کر ولیمہ پہ آیا ہوں تو کیا عزت رہ

جائے گی میری.. "زارون مسکین سامنے بناتے اس کے چہرے کے مزید قریب ہوتا بولا..

میں.. "وہ ابھی کچھ بولتی کہ زارون نے اس کے چہرے کو تھامتے اس کے ہونٹوں قفل لگایا تھا..

## بے پرواہ عائشہ نور

اور تھوڑی دیر بعد پیچھے ہوا حیا کے کئی رنگ بکھرے تھے اسکے چہرے پہ.. جسے بڑی فرصت سے دیکھا زارون نے..  
"بس" ہو گیا.. اتنی سی مہربانی اگر تم مجھے پہ کر دیتی تو شاید تمہیں معافی جلدی مل جاتی.. وہ اسکے کان کے قریب  
سرگوشی کرتا بولا..

"پیچھے ہٹو.. اسکی گستاخیاں مزید بڑھنے لگی تو زرتاج نے اسے شرماتے پیچھے دھکیلا..

تو زارون بیڈ پہ ہی ڈھیر ہو گیا.. مسکرا زرتاج کی طرف دیکھا.. اور ایک بازو پھیلا لیا اشارہ تھا بازو پہ سر رکھنے کا..  
زرتاج شرمائی سی اسے ہی دیکھ رہی تھی.. کچھ ہی دیر کے توقف کے بعد وہ اسکے بازو پہ سر رکھ گئی تھی.. زارون نے  
اسے خود میں بھیج لیا تھا.. دونوں ہی آنکھیں بند کیے ایک دوسرے کو محسوس کرنے لگے.. اب زارون مدہوشی میں  
اسکے کان کے قریب سرگوشی کی..

"میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں تمہاری روح تک رسائی حاصل کرنا چاہتا ہوں.. تو کیا تمہیں میرا  
ساتھ قبول ہے.. وہ اسکے جواب کا منتظر اسکے چہرے کو تنکے لگا..

زرتاج کا دل زوروں سے دھڑکا تھا.. محض سر ہی ہلا پائی..

زارون نے اپنے دھکتے لب اسکی پیشانی پہ رکھے..

دروازہ پہ زور سے دستک پہ انکا سحر ٹوٹا تھا..

تو زرتاج جلدی سے اپنے کپڑے درست کرتے بیٹھی..

زارون اچھا خاصا بدمزہ ہوا.. اٹھ کر دروازہ کھولا..

## بے پرواہ عائشہ نور

کیا ہے.. "زویا اور ارم دروازے پہ کھڑی تھی..

"کیا دن دھاڑے رومانس چل رہا ہے.. "زویا اندر آتی اسے چھیڑتے ہوئے بولی..

"ہاں تو سارا مزاکر کر کر دیا "زارون بھی بے شرمی سے کہتا باہر چلا گیا..

زرتاج تو گلنار ہوئی بیٹھی تھی..

"ہائے میری بیسٹی بھی شرماتی ہے.. "ارم زرتاج کے پاس بیٹھتی اسے تنگ کرتے بولی..

"تم کب آئی.. "زرتاج بات بدلتے بولی..

ابھی ہی آئی ہوں تمہیں تیار کرنا ہے بوٹیشن بھی ساتھ لائی ہوں.. گھر پہ ہی تیار ہوں گے.. زویا نے کہا تھا..

"چار تو بج گئے ہیں میں ڈریس لاتی ہوں تم زری کو نیچے کے جاؤ "زویا نے کہا تو وہ دونوں چل دیں..



زارون وائٹ شرٹ کے ساتھ نیوی بلو کلر کا پینٹ کوٹ پہنے سلیقہ سے بال سیٹ کئے ہوئے سفید رنگت کلین شیو..

اپنی تمام تر مراد نہ وجاہت لئے وہ حال میں زرتاج کا انتظار کر رہا تھا.. تقریباً تمام ہی لوگ تیار تھے حال جانے کیلئے..

ماشاء اللہ میرا بیٹا بہت پیارا لگ رہا ہے.. سیمہ اپنے بیٹے کی بلائیں لیتی واری جانے لگی..

تھینکس مام آپ بھی بہت اچھی لگ رہی ہیں..

روحان بھی تیار ہو کر سیڑھیاں نیچے اترتا آ رہا تھا..

گرے کلر کا تھری پیس پہنے.. وہ بہت ہی ہینڈ سم لگ رہا تھا..



## بے پرواہ عائشہ نور

زارون کے برابر آکھڑا۔ دونوں بھائیوں نے ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھا۔

"ماشاء اللہ" بہت ہی پیارے لگ رہے ہیں میرے بچے۔۔ سیمانے دونوں کی بلائیں لی۔۔ ارے چلو بیگم دیر ہو رہی ہے۔۔ ہمیں ٹائم سے پہنچنا ہے۔۔ سفینہ اور شاہانہ چلی گئی ہیں۔۔

عالم صاحب بھی وہاں آئے۔۔

"جی اچھا چلیں۔۔" دونوں باہر کی طرف بڑھ گئے۔۔

ارے آجاؤ بھی "زارون نے وہیں کھڑے ہانک لگائی جو باہر نکلنے کو تیار نہیں تھیں۔۔۔ تھوڑی دیر بعد زرتاج کو لئے سب باہر آئیں۔۔

زرتاج نے کل زارون کا دایاڈریس پہنا تھا۔۔ لانگ آف وائٹ فرائڈ پہنے سائٹ کامیک اپ کئے۔۔ وہ سہج کر چلتی زارون کا ساتھ جا کھڑی ہوئی زارون کی ایک پل کیلئے بھی نظر اس سے ہٹنا سکی۔۔

بعد میں تاڈ لینا پہلے میرج حال پہنچو سب کو لیکر۔۔ ارم اور روحا بھی انکے پاس کھڑی ہوئی۔۔ ان سب ٹولے کو میں لیکر جاؤں گا زارون نے سب کو دیکھتے کہا۔۔

یہ ٹولہ کسے کہا۔۔ ارم فٹ سے بولی جبکہ روحا نے بھی منہ بسور۔۔

"میں تو بس اپنی مسس کو لیکر جاؤں گا۔۔" وہ زرتاج کا ہاتھ پکڑتے شوخیا بولا۔۔

جی نہیں تمہارا کوئی بھروسہ نہیں لڑکرا سے گاڑی سے اتار دو "ارم نے بھی دو ٹوک جواب دیا۔۔

## بے پرواہ عائشہ نور

"وہ پرانی باتیں ہیں اب ہم دشمن نہیں رہے.. "زارون نے زرتاج کو گہری نظروں سے دیکھتا کہا.. جو پلکوں کی جھالریں گرائے ہلکا سا مسکرا رہی تھی..

چلو نکلو اب گھر کو تالا بھی لگانا روحان ادھر ادھر دیکھتے بولا.. زویا سے نظر نہیں آرہی تھی..  
زویا اپنی ساڑھی کا پلو سنبھالتی کمرے سے نکلی.. روحان کی نگاہیں ٹھہر سی گئی اس پہ..  
چلو زویا آ جاؤ تم بھی.. "زارون باہر نکلتا زویا کو آواز لگائی..

"نہیں زویا میرے ساتھ جائے گی "روحان فٹ بولا...

"آج ولیمہ میرا ہے "آپکا نہیں.. ہمیں نکال کر خود منانے کے چکروں میں ہیں "زارون نے معنی خیزی سے کہتا مسکرایا..

"پہلے تم تو نکلو، پھر ہی کوئی موقع ملے گا. روحان نے بھی اسی انداز میں جواب دیا.. زویا بیچاری تو ماری شرم کی مزید گردن جھک گئی..

زی بھائی آ بھی جاؤ میک اپ خراب ہو رہا ہے.. روحا کی آواز آئی..

تو زارون انہیں آنکھ مارتا نکل دیا..

زویا نے سلک کی سرمئی رنگ کی ساڑھی پہن رکھی تھی بالوں کا جوڑا بنائے کچھ آوارہ لٹیں چہرے پہ جھول رہی تھی  
پتلی صراحی دار گردن میں ڈائمنڈ کا نازک سائیکلس پہنے وہ اسے بہکانے کا سبب بن رہی تھی..  
روحان نے اسے کمر سے تھام کر خود کے ساتھ لگا لیا..

## بے پرواہ عائشہ نوس

روحان پلیز "وہ اسکے سینے پہ ہاتھ رکھے منمنائی..

بہت پیاری لگ رہی ہو.. "وہ خمار آلود لہجے میں گویا ہوا..

چلیں دیر یور ہی ہے.. "وہ اسکی گرفت سے نکلتے ہوئے بولی..

چلتے ہیں ایک کام ہے بس وہ کر لیں "وہ اسکا ہاتھ پکڑے سیڑھیاں چڑھنے لگا..

اوپر کہا لے جا رہے مجھے "اسکے پیچھے ساڑھی سمبھالتی ہوئی سیڑھیاں چڑھتی بولی..

وہ اسے زارون کے کمرے میں لے آیا..

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں "وہ نا سمجھی میں ارد گرد نگاہ ڈالتی ہوئی بولی..

بتانا ہوں کچھ خود بھی عقل سے کام لے لیا کرو "روحان اسکے پاس آتا بولا..

کیا "وہ روہانسی ہوئی..

وہ اسکے لال سرخ ہونٹوں پہ فوکس کرتا بولا.. "سمجھتا ہوں کہ کیا کرنا ہے "اسکے ارادہ بھانپتے وہ مچلی اسکی گرفت

میں.. جسے وہ قید کر گیا..



زارون اور زرتاج کی بڑی شاندار سی انٹری ہوئی تھی حال میں وہ سب کی توجہ کا مرکز بنے تھے..

دونوں ایک دوسرے کے بازو میں ہاتھ ڈالے اسٹیج کی طرف بڑھ رہے تھے..

## بے پرواہ عائشہ نور

دونوں ایک ساتھ چلتے مسکرا رہے تھے.. آف وائٹ لانگ فراق پہنے.. نیٹ کا دوپٹہ تھوڑا سا سر پہ لئے باقی سارا پیچھے کو کئے ہوئے جو زمین تک پھیلا تھا.. زارون کے ہمراہ چلتی شرمیلی سی مسکان چہرے پر سجائے اونچی ہیل پہنے قد میں زارون کے برابر آرہی تھی.. زارون بھی کسی ریاست کا شہزادہ ہی لگ رہا تھا.. دونوں ہب سب کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے تھے..

روح اور ارم انکے پیچھے چل رہی تھی..

دونوں اسٹیج پہ بیٹھے تھے.. زارون کی کسی بات پہ زرتاج اپنی ہنسی کنٹرول نہیں کر پائی.. تو کھلکھلا کر ہنس دی.. کل تک جو اس سے نفرت کرتی تھی آج اسکی محبت میں رنگ گئی تھی..

شائہ کی انٹری ہوئی تھی حال میں اپنی ماں کے ساتھ.. سامنے دونوں پہ نگاہ گئی تو ایک ٹیس سی اٹھی تھی اسکے دل میں.. وہ جو اسے کبھی سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا تھا.. زرتاج کیساتھ کتنا خوش لگ رہا تھا..

چپ چاپ ماں کیساتھ چلتی ہوئی جارہی تھی جو اپنی بہن سیمہ کی طرف بڑھ رہی تھی.. آنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی مگر سیمانے کی خاص تلقین پر اسکی ماں اسے مجبور کر کے لائی..

سامنے شائہ کو دیکھ دونوں کی مسکراہٹ پل میں تھمی تھی.. زارون کو ایک پل کیلئے افسوس ہوا تھا اسکا افسردہ چہرہ دیکھ کر.. شائہ نے انکی نظریں خود پہ دیکھ اپنے چہرے کا زاویہ بدل لیا.. بلیک کلر کا سادہ سی فرائک پہنے سمپل سے حلیہ میں تھی کالے بالوں کو کھلے چھوڑے ہوئے.. چہرے پہ افسردگی ہی تھی جیسے زندگی ہی اختتام ہو گئی ہو.. ہر سو ویرانی ہی تھی..

## بے پرواہ عائشہ نور

کیسی ہوشائے سیمانے اسے اداس پایا..

. کیسی ہو سکتی ہوں.. "بس اتنا ہی جواب دیا اور سیمہ خاموش ہوئی..

میں تم سے شرمندہ ہوں شینا "وہ شرمندگی سے بولی..

باجی ایسا نا کہیں جو قسمت میں لکھا تھا وہ ہو گیا.. "

شینا کا نکاح ہے اگلے ہفتہ.. اور اس سے کچھ دن بعد کینیڈا چلی جائے گی.. لڑکا بھی بہت اچھا ہے "ہم خوش ہیں..

شینا نے خوش ہوتے کہا تو سیمہ کو کچھ تسلی ہوئی..

زارون کے دوست بھی آئے تھے کچھ یونیورسٹی کے تھے جو زرتاج کو جانتے تھے اور انکے آپس کے بیر کو بھی جانتے

تھے.. مگر انہیں ساتھ خوش دیکھ وہ حیران ہوئے..

زرتاج کی بھی کلاس فیلوز موجود تھیں وہاں..

"ارے ارم یہ تو خوب بچ رہے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ اور خوش بھی "ارم کیساتھ کھڑی اسکی کلاس فیلو بولی..

اللہ کرے خوش رہیں "ارم نے کہا..

روحان بھی زویا کا ہاتھ پکڑے حال میں آیا تھا..

اپنی ساڑھی کا پلو سنبھالتی روحان کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے نازک سی گڑیا لگ رہی تھی.. ہائی ہیل پہنے اسکے

کاندھوں سے کچھ اونچی لگی..



## بے پرواہ عائشہ نور

گرے کلر کے تھری پیس سوٹ پہنے روحان اونچا لمبا قد گھنی مونچھوں تلے مسکراتے ہوئے عنابی لب ہلکی بڑھی ہوئی شیوسلیقہ سے بال سیٹ کئے ہوئے اپنی مغرور انا چال چلتے ہوئے وہ اسٹیج تک پہنچے.. اتنی دیر لگادی "زارون کے بغل میں بیٹھا تو زارون باز نا آیا پوچھنے سے.. جو کام تم نہیں کر سکے وہ کر کے آیا ہوں.. "روحان نے آنکھ دباتے ہی کہا اسکے قریب ہو کر.. شرم تو نہیں آتی "زارون بھی اسکے پاس ہوتے آہستگی سے کہا.. تمہارا ہی بھائی ہوں "شرارتی انداز میں بولا.. زویا زرتاج کے پاس بیٹھی خوش گپیوں میں مصروف تھی.. روحا خوش خوش سی اپنی دوستوں کے ساتھ پھر رہی تھی.. سلور کلر کی میکسی پہنے سو فٹ سامیک اپ کئے.. سب کو اپنی جانب متوجہ کئے ہوئے تھی.. شاہانہ پھپھو کی نظروں میں تھی آج وہ.. عمار بیچارے ہتور آج حال کی ذمہ داری تھی.. اس لئے وہ مصروف سا پھر رہا تھا..

روحان زویا کیساتھ سیمائے ٹیبل پہ آیا.. ساتھ ہی شینا اور شائے بھی بیٹھی تھی..

اسلام علیکم.. زویا اور روحان نے شینا سے پیار لیا..

کیسی ہو شانو.. روحان شینا کی طرف متوجہ ہوا جو اس سی تھی..

شینا نے نگاہیں اٹھا کر روحان کو دیکھا اور پاس کھڑی زویا پہ ایک نظر ڈالی..

## بے پرواہ عائشہ نور

"کیسی ہو سکتی ہوں بھلا" آپ کی طرح خوش تو نہیں مگر ٹھیک ہوں.. "طنزیہ جواب دیا..

اسکا طنز بنتا تھا.. روحان کو لگا شاید زیادتی ہو گئی ہے شائہ کیساتھ انکی وجہ سے..

شائہ آٹھ کر کہیں اور چلی گئی..

بیٹا رہنے دو اسے ناراض ہے بس سنبھل جائے گی کچھ دن کا بھوت ہے اتر جائے گا.. "روحان کی توجہ شائہ پہ ہی تھی

شینا بولی.. تو وہ مسکرا دیا..

اور آگے بڑھ گیا..

شائہ کا وہاں رکنا دو بھر ہو رہا تھا دم گھٹ رہا تھا اس محفل میں اسکا..



ایک بجے تک اختتام ہوا تھا ولیمہ کا سب اپنے اپنے گھروں کو لوٹنا شروع ہوئے..

تھکے تھکے سے گھر داخل ہوئے..

سب بڑے اپنے کمروں کو ہو لیے..

"آؤ تمہیں ہم اپنے کمرے تک چھوڑ دیں.. "روحان زارون کے پاس کھڑا بولا..

شکریہ آپکا "زارون نے زرتاج کا ہاتھ پکڑا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا..

روحان اور زویا بھی پیچھے تھے..

آل ڈابیسٹ "وہ اپنے کمرے میں جانے لگے تو روحان بولا.. زویا کو لئے اپنے کمرے میں گھس گیا..

## بے پرواہ عائشہ نوس

زرتاج کا ہاتھ ابھی بھی اسکی گرفت میں تھا..

زارون کمرے میں زرتاج کو لئے داخل ہوا.. تو کمرے کو دیکھ دونوں حیران ہوئے سارا کمرہ پھولوں سے سجا ہوا تھا..

بیڈ پہ بھی خوبصورت سیج سجائی ہوئی تھی..

زارون نے گیٹ لاک کیا..

اور کمرے کے بچوں بیچ آیا.. "واہ واٹ آسرا پر نر"

انکے جانے کے بعد روحان نے زویا کیساتھ مل کر زارون کا کمرہ سجایا تھا.. اب زارون کو روحان کی باتوں کا مطلب سمجھائی دیا..

واہ آج کی رات تو یادگار بنادی.. "زارون نے زرتاج کو کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا تھا..

زرتاج کی تو مارے شرم کے پلکیں ہی نہیں اٹھ رہی تھیں.. باری باری اسکی آنکھوں پہ دھکتے لب رکھے تھے اسکے لمس سے جان پہ بنی تھی زرتاج کے اسکے سینے پہ ہاتھ رکھے پیچھے ہونا چاہتا تھا مگر زارون نے اسکا ارادہ بھانپتے کمر پہ گرفت کو مضبوط کیا تھا..

"جان من" آج نہیں رک سکتا.. گھمبیر آواز میں سرگوشی کی..

وہ مم.. مجھے چیخ کرنا ہے.. "اسکی سرگوشی سے بے ساختہ دھڑکنیں تیز ہوئی تھی..

زارون نے بغور اسکا جھکا ہوا چہرہ دیکھا..

آج وہ کچھ الگ ہی لگ رہی تھی سیدھا دل میں اتر رہی تھی..

## بے پرواہ عائشہ نور

مم مجھے نیند آرہی ہے پلیز.. "ایک اور بہانا تراشا۔

پہلے چینیج کرنا ہے یا سونا ہے.. "زارون نے شرارتی انداز میں کہتے اسکی دوپٹہ کی پنزنکا لے لگا..

دوپٹہ سے آزاد کرتے اسے بیڈ تک لے آیا..

اب اسکی جیولری اتارنے لگا.. گلے سے ڈائمنڈ کانیکلیس اتارا.. زرتاج کی نظریں ہنوز جھکی ہوئی تھی.. گھبراہٹ اسکے چہرے سے عیاں تھی..

ایک باکس اسکے سامنے کیا.. زرتاج نے نا سمجھی اسکی طرف دیکھا..

تمہاری رونمائی کا گفٹ ہے.. دیکھو"

زرتاج نے باکس کھولا تو اس میں خوبصورت سا پینڈت تھا.. "یہ تو بہت پیارا ہے" زرتاج کو پسند آیا.. یہ وہی پینڈت تھا جو اسنے جیولری شاپ پہ دیکھا تھا

"مے آئی" زارون نے اجازت چاہی پہنانے کی تو زرتاج نے ہاں میں سر ہلایا..

تو زارون اسکے مزید قریب ہو کر وہ پینڈت اسکی صاف شفاف صراحی دار گردن کی زینت بنایا.. چہرہ اسکے چہرے سے مزید قریب تر ہوا پینڈت پہناتے ہوئے.. دونوں کی ناک مس ہو رہی تھی.. انچ کا فاصلہ تھا ہونٹوں کے درمیان جو زارون نے وہ فاصلہ بھی مٹاتے نرمی سے اسکے ہونٹوں کو قید کیا.. ایک ہاتھ اسکے بالوں میں پھنسا یا تھا اور دوسرا اسکی کمر پہ گردش کرتا اسکی بیک گلے کی ڈوری پہ جا پہنچا تھا جسے اسنے کھینچ دیا گلے ڈوری کھلتے گلہ مزید گہرا ہو گیا آگے سے.. اسکے حسن کی رعنائیاں مزید عریاں ہو گئی..

## بے پرواہ عائشہ نوس

زارون اسکے لبوں کو آزاد کرتا پیچھے ہوا تو اسکے وجود میں کھوسا گیا.. زرتاج کو تو ڈھیروں شرم نے آن گھیرا تھا.. وہ بہت نروس ہو چکی تھی.. زارون اسکے ایکسپریشن انجوائے کرنے لگا.. اور اسے مزید تنگ کرنے کا موڈ بنا.. "یہ کیا تم ڈر کیوں رہی ہو.. تم مجھے اجازت دے چکی ہو.. پہلے سے تو.. اب.. تمہیں میرا ساتھ دینا ہو گا.. وہ اسکا چہرہ غور سے دیکھتا شرارتی انداز میں کہہ رہا تھا.. جس کے رنگ بدل رہے تھے.. وہ اسکی باتوں پہ حواس باختہ ہوئی..

"کم بے بی" وہ اسکے برابر میں لیٹ چکا تھا اور ہاتھ سے اشارہ کرتے اپنے پاس بلارہا تھا.. وہ اپنی جگہ پہ ساکت بیٹھی تھی کہ کیا کرے..

"ہائے کتنی اچھی لگ رہی ہونا شرماتے ہوئے" اسنے منہ موڑ کر زارون کو دیکھا تو زارون کی ہنسی چھوٹی.. "ہا ہا" زری تم اتنی ڈرپوک بھی ہو..

زارون تم مجھے تنگ کر رہے ہو ہو.. "ایک دم سے زرتاج کے تیور بدلے اسے اسکا مذاق اڑاتا دیکھ.. تو زارون نے زرتاج کا ہاتھ جھٹکا.. اسکی طرف لپکتے زرتاج کی چیخ نکلی..

آ آہ.. "کیوں کہ اسکا ہاتھ بھی مڑ چکا تھا..

فٹ سے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھتے زارون نے اسکی چیخ کا گلہ دبایا..

زری.. یہ زری کی آواز ہے.. زویارو حان کے سینے پہ سر رکھے لیٹی تھی جبھی اسکی کانوں میں مدھم سی آواز پڑی.. زویا بیڈ سے اترتی کے روحان نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور خود پہ واپس گرایا..



## بے پرواہ عائشہ نور

"پاگل ہو کہاں جا رہی ہو یہ انکا آپس کا معاملہ کا.. انکا فرسٹ ایکسپیرینس ہے "آفٹر آل میرا ہی بھائی ہے.. "روحان نے شرارت سے کہتے آنکھ دبائی..

تو زویا کی ہنسی نکلی.. اسنے دوبارہ اسکے سینے پہ سر رکھے آنکھیں موندیں..  
زارون نے فٹ سے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا.. "پاگل ہو چنچیں کیوں مارتی ہو.. "زارون نے اسکے منہ پہ ہاتھ رکھا ہوا.. زرتاج نے اسکا ہاتھ پہ زور سے کاٹا..

آہ.. اب کے زارون کی چیخ برآمد ہوئی.. جنگلی کہیں کی.. اپنے ہاتھ کو جھٹکتا بولا!  
ابھی زویا نے آنکھیں بند ہی کی تھی کہ زارون کی مدھم سی آواز کان میں پڑی..  
ہاہاہا! "تمہاری بہن بھی کم نہیں ہے.. "روحان کی ہنسا تھا..  
آپ کال کریں کیوں رولا ڈالا ہوا.. "

تو روحان نے لیٹے ہوئے موبائل سے نمبر ڈائل کیا زارون کا.. زویا اسکے سینے سر رکھے ہوئے تھی..  
جنگلی کہیں کی عقل نام کی کوئی چیز ہے تم میں.. وہ اپنا ہاتھ دیکھتا بولا جہاں اسکے دانتوں کے نشان پڑ چکے تھے.. تب ہی اسکا موبائل بج اٹھا..

روحان.. نمبر دیکھتے کال اٹھائی..

کیا مسئلہ ہے.. جو کرنا خاموشی سے کرو آوازیں اپنے کمرے تک محدود رکھو.. ہمیں تو ناڈسٹرب کرو.. حد ہے ویسے تمہاری چنچیں نکل رہی ہیں... "

## بے پرواہ عائشہ نوس

ہاں تو آپکی سالی کہاں قابو میں آئی والی ہے اچھا اب تم تو ناڈسٹرب کرو۔۔ زارون نے اسے بیڈ سے دیکھ فٹ سے اسکا بیک سے شرٹ پکڑی۔۔ اور کال کاٹ دی۔۔  
"تم کہاں"۔۔

وہ۔۔ مم مجھے چنچ کرنا کرنا ہے۔

اسکو بیڈ پہ گراتے اسکے اوپر آیا "ابھی جو کاروائی کی ہے نامیرے ساتھ سود سمیت بدلہ لوں گا۔۔" کہتے اسکے اوپر آیا کاندھے سے شرٹ کھسکتے اپنے تشنہ لب رکھے تھے۔۔ زرتاج کی توجان لبوں پہ آئی اسکا لمس سہتے۔۔  
زار۔۔ زارون پلینز۔۔ مجھے سونا ہے۔۔ "وہ ملتجی نظروں سے اسے دیکھتے بولی۔۔

مگر زارون کہاں آج سننے والا تھا۔۔ اسکے ہلتے لبوں کو قید کر دیا تھا۔۔ اسکے مزاحمت کرتے ہاتھوں کو قابو کر کے تکیے کے ساتھ پن کئے تھے۔۔ جابجا شدت بھرالمس چھوڑتا اسے بے حال کر دیا۔۔ اسکی روح تک رسائی حاصل کر چکا تھا۔۔  
ساری رات اس پہ اپنا پیار لوٹاتا رہا۔۔

کبھی سوچا بھی نہیں تھا دونوں نے کے وہ ایک دوسرے میں سمو کر یکجان ہو جائیں۔۔ یہ قدرت کے فیصلہ تھے جس کے آگے وہ سر خم کر جائیں گے

صبح دس بجے زرتاج کی آنکھ کھلی اپنے عقب میں سوئے ہوئے زارون پہ نظر ڈالی جو سوتے ہوئے بے حد معصوم لگا۔۔  
رات کا سارا منظر فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے گھوما تو شرمائی۔۔ پھر اپنے اوپر سے زارون کا ہاتھ آہستگی سے نکالا اور واشروم میں بند ہو گئی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نوس

گیلے بالوں پہ برش پھیر کر زارون کو اٹھانے کیلئے اس کے پاس آئی جواب تک گھوڑے پیچ کر سویا ہوا تھا..  
زارون "...

زارون.. اٹھو کتنا ٹائم ہو گیا ہے.."

کیا ہے سونے دو تنگ مت کرو.. "وہ نیند سے بوجھل ہوتی آنکھیں کھولتے کہا تو واپس آنکھیں بند کر لیں..

زارون اٹھ جاؤ ٹائم دیکھو کتنا ہو گیا ہے.. "وہ پھر سے اسے ہلاتے ہوئے بولی..

زری یار تنگ مت کرو رات کو بھی نہیں سونے دیا تم نے.. "وہ آنکھیں بند کئے ہی بولا..

"کیا میں نے" وہ اسکے بازو پہ چت لگاتی بولی..

اور نہیں تو کیا مجھ معصوم بیچارے کی عزت لوٹ لی.. اب میں سب کو کیا منہ دکھائوں گا.. وہ ایک آنکھ کھول کر  
شرارتی انداز میں بولا..

زرتاج کی تو حیرت سے آنکھیں باہر آئیں تھیں..

بکواس نہیں کرو.. اٹھو جلدی سے.. "وہ دونوں ہاتھ کمر پہ رکھے کڑے انداز میں بولی..

افف "کیا مصیبت ہے" وہ زور سے جمائیاں لیتا اٹھ بیٹھا..

زرتاج پہ نظر ڈالی تو دل پھر سے بے ایمان ہونے لگا فیروزی رنگ کا سوٹ پہنے کھلے گیلے بال نکھرا نکھرا سا وجود..

وہ شرٹ لیس تھا.. آٹھ کرا سکے قریب آیا..

ہائے بیوی "شوخی سا اسکی تھوڑی پہ دو انگلیاں رکھی تو اس نے ہاتھ مارتے جھٹکا..

## بے پرواہ عائشہ نوس

شاہر لو جا کر جلدی.. "وہ جھنجھلا کر بولی..

جارہا ہوں اپنی عزت تمہارے حوالے کر دی مغرور ہی بن گئی.. وہ خاموشی اسکی بے فضول سی منطق سنتی رہی  
آ جاؤ تم بھی "واشروم کے دروازے تک جاتا اسے بھی دعوت دی..

جی نہیں مجھے اور بھی بہت سے کام ہیں.. "وہ اسے گھور کے بولی تو وہ واشروم میں بند ہو گیا..

زرتاج نے اسکے کپڑے نکالے اور اب وہ ڈریسنگ کے سامنے آئی بالوں کو کیچر میں قید کیا اور پیچھے بال کھلے چھوڑ  
دیے.. ایک نظر خود کو آئینہ میں دیکھا.. دوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈالا اور آگے اچھے سے پھیلا لیا اور باہر نکل آئی..  
کل کے سب تھکے تھے تو صبح بھی سب لیٹ ہی اٹھے تھے..

کچن میں آئی تو زویا وہاں پہلے سے موجود تھی..

اسلام علیکم.. گڈ مارنگ.. زویا اسے دیکھتے فٹ سے بولی پر جوش انداز میں..

وعلیکم السلام.. تو زرتاج نے مسکراتے جواب دیا..

زویا کو اسکا روپ پہلے سے زیادہ نکھرا لگا..

"ہمم تو لگتا ہے ہمارے جی جی نے آخر کار میلہ لوٹ ہی لیا.. "زویا نے مسکراتے ہوئے معنی خیزی سے کہا تو..

زرتاج شرمائی.. READERS CHOICE

اویئے ہوئے.. تو میری بہن شرماتی بھی ہے.. زویا اسے مزید تنگ کرتے بولی..

زویا پلینز.. تنگ نہیں کرو "وہ روہانسی ہوئی..

## بے پرواہ عائشہ نور

اچھا اچھا جی نہیں کرتی تنگ.. وہ اسکا چہرہ بغور دیکھتے بولی جہاں حیا کی لالی آئی۔

زارون بھی فریش فریش سا کمرے سے باہر آیا۔

روحان صوفہ پہ بیٹھا موبائل یوز کر رہا تھا۔

روحان کو دیکھ اسکے برابر میں بیٹھا۔۔۔

ہیلو برادر.. "اسکے برابر بیٹھتا بولا۔

ہم رات کو تیری چیخیں نکل گئیں لگتا ہے... روحان نے پہلا قصہ ہی یہی چھیڑا۔

ہاں بس بھاری بہت تھی.. آپکی سالی.. "مجھ غریب کا پھر کیا بنتا.. زارون بھی اسی انداز میں جواب دیا.. دونوں ہنس پڑے۔

یہ دیکھیں کیا کیا ہے آپکی سالی نے اپنا ہاتھ سامنے کیا زارون نے.. جہاں زرتاج نے دانت گاڑھے تھے۔

ہاہا.. روحان کا زوردار قہقہہ بلند ہوا تھا.. زارون اتنا سامنے کر کے رہ گیا۔

یہ ہوتی ٹکر.. ایک سیر تو دوسرا سوا سیر..

زارون تو اپنا ہی مذاق بنوا بیٹھا روحان کے ہاتھوں..

چلو.. میں نے بھی پھر اپنا حساب برابر کر ہی لیا.. وہ انگڑائی لیتا کھڑا ہوا۔

کو نسا حساب.. سامنے عالم صاحب اور سیما کھڑے تھے۔

روحان کو ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا.. زارون سٹیٹا گیا۔



## بے پرواہ عائشہ نور

ک.. کچھ نہیں ڈیڈ.. آئیں ناشتہ کرتے ہے.. سامنے زری اور زویا ناشتہ لگا رہی تھیں..

توسیدھا وہیں چلا گیا.. تو سب اسکے پیچھے چل دیے..

شاہانہ پھپھو اور سفینہ بھی وہیں آئی..

سب موجود تھے وہاں سوائے عمار اور روحا کے کیونکہ وہ ابھی تک اپنی نیند پوری کر رہے تھے..

خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا پھر چائے کا دور شروع ہوا..

سب حال میں بیٹھے تھے.. زرتاج چائے دے رہی تھی سب کو.. زارون اور روحان ایک ساتھ بیٹھے تھے..

بھائی صاحب میں نے آج آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے.. شاہانہ بولی..

ہاں کہو.. عالم صاحب اسکی طرف متوجہ ہوئے زرتاج اور زویا بھی بیٹھ گئی..

بھائی صاحب میں نے آپ سے عمار کے لئے روحا کا ہاتھ چاہتی ہوں.. وہ مختصر سی بات کہہ کر چپ ہوئی.. زارون اور

روحان بھی سیدھے ہو کر بیٹھے.. زویا اور زرتاج نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا.. اور مسکرا دی..

شاہانہ میری روح تمہاری ہوئی جب مرضی تم لے جاؤ.. عالم صاحب مسکراتے بولے.. تو سب مسکرا دیے..

سیما بھی مسکرا دی تھی..

بھابھی آپ.. شاہانہ سیما کو دیکھ بولی..

ارے شاہانہ.. میں مطمئن ہوں عمار سے گھر کا ہی بچہ ہے.. زری والے حادثہ سے میں بھی روحا کے لئے ڈر گئی

ہوں.. اپنا آخر اپنا ہی ہوتا.. سیما شاہانہ کے ہاتھ پہ رکھ کر بولی..

## بے پرواہ عائشہ نور

ارے واہ سیمائیگم اتنی عقلمندی کی توقع نہیں تھی آپ سے.. عالم صاحب بولے تو سب ہنسے..  
زرتاج اور زویا ہنستے ہوئے کچن میں آئی وہاں روحا کو پایا جو گلنار ہوئی بیٹھی تھی مطلب کے وہ سن چکی تھی سب باتیں..

مجھے ساجن کے گھر جانا ہے.. زرتاج اسے چھیڑتے ہوئے گنگنائی..  
تو وہ اور شرمادی.. کہیں نہیں جا رہی.. وہ وہاں سے اٹھ گئی.. بھاگنے والے انداز سے کچن سے نکلی.. سامنے آتا عمار انگڑائی لے رہا تھا جب اسکے پاس سے گزرتی ہوئی آگے نکلی تو عمار کے ہاتھ اسکی کلائی آئی..  
"تم کدھر چائے بناؤ میرے لئے"

روحا اسکی طرف مڑی نہیں تھی وہ شرم سے مزید پانی ہوئی تھی جب کہ ہاتھ ابھی بھی اسکی گرفت میں تھا..  
زرتاج کو بول دیں. چھوڑیں میرا ہاتھ "بڑی مشکل سے بولی..  
عمار نے اسکی عجیب حرکتیں دیکھ ہاتھ چھوڑ دیا.. تو وہ منٹوں میں غائب ہوئی..  
سامنے زرتاج اور زویا کی ہنسی کے فوارے چھوٹے تھے..

عمار سر ہلاتا آگے بڑھا..

تم دونوں کی بتیسی کیوں باہر آئی ہوئی ہے..  
انہیں ہنستا ہوا دیکھ عمار بولا..

ہمارے پاس خبر ہی ایسی ہے.. "زرتاج بولی..

## بے پرواہ عائشہ نور

"کیسی خبر.."

تم بھی اب سنگل سے ڈبل ہونے والے ہو.. شاہانہ پھپھو نے تمہارا رشتہ پکا کر دیا ہے.. "زرتاج نے پر جوش ہوتے کہا..

واہ یہ ہوئی نابات اب میرے ہاتھ بھی پیلے ہوں گے.. چلو اسی خوشی میں اب اچھی سی چائے پلا دو.. عمار کرسی پہ بیٹھتا پر جوش ہوتا بولا..

اچھا لڑکی بتاؤ کون ہے وہ خوش قسمت.."

لڑکی تو تمہیں پھپھو ہی بتائیں گی.. ویسے لڑکی تو بہت خوبصورت اور پیاری ہے.. زویا بولی..  
تو عمار کی پوری بتیسی باہر آئی..



ماں اوماں "ناشتہ کرنے کے بعد عمار سیدھا اپنی ماں کے پاس آیا.. "سننے میں آیا ہے کہ آپ نے میرا رشتہ کر دیا ہے.."

ہاں کر دیا آج ہی "شاہانہ مسکرائی..

لڑکی کا تو سنائیں کون ہے کس خاندان کی ہے کس نام رنگ نسل کی ہے.. "ایک ساتھ کئی سوال پوچھ ڈالے عمار نے..

میں نے روحا کا ہاتھ مانگا ہے تمہارے ماموں سے.. اور انہوں نے ہاں کر دی.. وہ مسکرا کر بولی..

## بے پرواہ عائشہ نور

واٹ: عمار تو اچھل پڑا..

آپ کو پوری دنیا اور پورے خاندان میں بس وہی چھپکلی ملی تھی..  
"کیا کہا" شاہانہ نے جوتا اٹھایا اسکی بکواس سن کر..

ماں میری پیاری ماں "عمار نے پیار سے پچکار تے انکا جوتا پکڑ کر نیچے رکھا.. "میں تو بس یہ کہہ رہا تھا کہ وہ پہلے ہی  
سنگل پسلی ہو اور آپ نے اسکا ہاتھ مانگ لیا کم از کم پوری لڑکی تو مانگ لیتی میں ہاتھ کا کیا کروں گا.."  
پوری ہی لڑکی مانگی ہے.. "انہوں نے عمار کا کان کھینچ کر کہا..  
آہ ماں "کان تو چھوڑیں میرا..

میں تو کہتا ہوں اب جب آئے ہیں تو بس نکاح کر کے لڑکی ہی ساتھ لے جاتے ہیں خرچہ بچ جائے گا ہمارا.. وہ پھر سے  
شرارتی انداز میں بولا..

میں کرواتی ہوں شادی تمہاری پہلے پڑھائی پوری کرو اپنی دو سال تک کوئی نام نہیں لینا شادی کا.. "شاہانہ نے تو  
ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا..



زویاروحان کا بیگ پیک کر رہی تھی اور ساتھ میں آنسو بھی بہائے جا رہی تھی..

زویا کیا ہوا تمہیں دو مہینہ کی تو بات ہے بس "اب ایسے تو نا کرو میں نہیں جا پاؤں گا اگر تم ایسے روگی.. "وہ اسے  
کاندھے سے تھام کر بولا..

## بے پرواہ عائشہ نوس

ہاں تو ناجائے نا" وہ اسکے سینہ پہ سر رکھی بولی..

جانا ضروری ہے زویا" وہ اسکے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا..

وہ روتے اسکی شرٹ بھگونے لگی..

نرمی سے خود سے الگ کیا تھا.. اور اسکے پہ محبت بھری مہر ثبت کی.. میں اس لئے جا رہا ہوں تاکہ تمہارے پاس ہمیشہ کیلئے لوٹ سکوں اپنا سارا بزنس یہاں شفٹ کر لوں.. "وہ اسے اپنے ساتھ لگائے پیار سے بہلانے لگا..



رات کے کھانے کی ٹیبل پہ سب موجود تھے.. روحا اور عمار بھی آمنے سامنے بیٹھے تھے..

زرتاج کھانا لگانے کے بعد اب بیٹھی تھی.. اپنا کھانا ڈالنے لگی تو زارون نے اسکی طرف جھک کر سرگوشی کی...

"اب اپنا مطلب نکل گیا تمہارا تو بلانا چھوڑ دیا.."

کیا مطلب "زرتاج نے اسکی طرف دیکھتے کہا..

"مطلب تمہیں اچھے سے سمجھاؤں گا کمرے میں تو آؤ.. "کڑے تیوروں سے کہا زارون نے..

"اب میں نے کیا کیا" وہ چاول منہ میں ڈالتے بولی..

صبح سے شوہر کی کیا خدمت کی پاس تک آکر نہیں بیٹھی.. "شکایتی لہجہ میں کہا

ہاں تو میرے پاس اتنا ٹائم نہیں تھا.. وہ بڑے آرام سے بولی.. صبح کے بعد زارون کے قریب تک نہیں بھٹکی تھی...

ایک دو بار اس نے بلایا بھی تو بھی نہیں گئی..



## بے پرواہ عائشہ نور

روحانیچاری کی الگ سے جان جا رہی تھی عمار جو سامنے بیٹھا تھا.. جب سے رشتہ کی بات سنی تب سے عمار کے سامنے سے گھبرا رہی تھی..

جب بھی عمار اسکی طرف دیکھتا سر جھکا جاتا..

عمار کو اسکا انداز عجیب سا لگ رہا تھا..



زویا کمرے میں آئی تو روحان اسی کا انتظار کر رہا تھا..

"کہاں تھی یا رکب سے انتظار کر رہا تھا.. "وہ پاس آئی تو اسکا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا..

زویا بھی بھی اداس تھی..

زویا.. پلیز ایسے ری ایکٹ مت کرو.. چلو سائل کر کے دکھاؤ.. "اسکا چہرہ تھام کر اپنے مقابل کیا..

زویا چاہ کر مسکرا ناپائی اور آنسو بہہ نکلے تھے.. روحان نے اپنے لبوں سے ان آنسوؤں کو چن لیا تھا.. اور اسے خود بھیج لیا تھا..



زرتاج گیارہ بجے آئی کمرے میں.. زارون کا پارامزید چڑھا اسے دیکھ.. مگر کہا کچھ نہیں بس اسے گھورنے لگ گیا..

زرتاج نے اپنی جیولری اتاری پھر واشروم میں آرام دہ سوٹ نکال کر گھس گئی..

جب باہر آئی تو..

## بے پرواہ عائشہ نور

ایک منٹ چلیج کرو" اسے باہر آتا دیکھ جھٹ سے بولا..

"ابھی تو چلیج کیا"

"نہیں وہی نائٹ ڈریس پہن کر آؤ جو اس دن پہنا تھا.."

تو وہ اپنی جگہ ساکت ہوئی اسکی فرمائش سن کر.. وہ نائی زرتاج نے زارون کو منانے کیلئے پہنی تھی جب وہ اس سے ناراض ہوا تھا..

"وہ پتہ نہیں کہاں پڑی" فٹ سے بہانہ گڑھا..

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

READERS CHOICE

## بے پرواہ عائشہ نور

[/https://ezreaderschoice.com](https://ezreaderschoice.com) آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: [mobimalik83@gmail.com](mailto:mobimalik83@gmail.com)

[readerschoicemag@gmail.com](mailto:readerschoicemag@gmail.com)

Facebook groups : **Readers Choice,**

READERS CHOICE

"ادھر آؤ" ہاتھ ہلایا تھا..

تو وہ دھیمسا چلتی اس کے پاس آئی..

Page 631 of 699

## بے پرواہ عائشہ نور

اسکا ہاتھ تھام کر پاس بٹھایا..

چلو اب کس کرو مجھے.. "زارون نے اسے دیکھتے بڑے مزے سے کہا..

کیا "زرتاج کے منہ سے اچانک نکلا..

کیا مطلب کیا شوہر ہوں تمہارا اب اتنا حق تو بنتا ہے نا.. "زارون اسکا ہاتھ کھینچ خود پہ گرایا..

مجھے سونا ہے بہت نیند آرہی ہے.. "اسکی گرفت مچلی تھی..

نوسویٹ ہارٹ.. "کوئی بہانا نہیں چلے گا.. "کہتے ہی اسکے ہونٹوں کو قید کر گیا..

ایک اور خوبصورت رات کا اختتام ہوا تھا..



آج روحان نے جانا تھا..

سب ہی اداس ہوئے تھے روحان کے آنے سے رونق بحال ہوئی تھی گھر کی.. اور اب پھر وہ گھر کو اداس چھوڑ کر جا رہا ہے..

بیٹا جلدی آنا دل نہیں لگے گا اب تمہارے بغیر سیمآبدیدہ ہوئی تھی اپنے بیٹے کے گلے لگ کر..

مام بس کچھ ہی دنوں کی بات ہے پلیز ایسے مت کریں.. "روحان اپنی ماں کو سمجھاتے ہوئے بولا..

پھر وہ سب کے گلے لگا.. سب ہی کی آنکھیں نم تھیں.. زویا کی جانب دیکھا جو مسلسل آنسوؤں بہائے جا رہی تھی..

کتنا سمجھایا تھا روحان نے مگر پھر بھی اس سے جدا نہیں ہونا چاہتی تھی چاہے کچھ وقت کے لئے سہی..

## بے پرواہ عائشہ نور

اور وہ سب سے الوداعی کلمات کہتا الوداع ہوا..

زارون نے ہی روحان کو ایئر پورٹ چھوڑنے گیا..

زویا کمرے میں چلی گئی وہاں جا کر اپنی بھڑاس نکالے گی..

روح اور زرتاج وہیں بیٹھ گئی..

روح ابھی اداس ہوئی بیٹھی تھی.. زرتاج کچھ وقت بیٹھ کر تسلی دیتی رہی پھر زویا کے پاس چلی گئی.. کہیں طبیعت نا خراب کر لے..

روح امنہ نیچے کیے بیٹھی تھی جب عمار اسکے پاس آکر بیٹھا..

روح اپنے آنسوؤں بچالو تھوڑے سے ابھی میں نے بھی آج رخصت ہونا ہے.. وہ تنگ کرتا شرارتی انداز میں بولا..

روح کو پھر سے شرم نے آن گھیرا..

جہاں مرضی جائیں.. میں کیوں آنسوؤں بہاؤں آپ کے لئے..

وہ کلس کر بولی..

آہاں.. لٹل گرل.. لگتا ہے تم ہمارے رشتہ پہ راضی نہیں.. میں ماما سے بات کرتا ہوں.. وہ اٹھنے لگا جب روح حافٹ بولی..

نن.. نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں.. "تو عمار بیٹھ گیا..

پھر کیا بات ہے.. "ہلکا سا اسکی طرف جھک کر سرگوشی کی..



## بے پرواہ عائشہ نور

کچھ نہیں "اور بھاگ گئی وہاں سے..

ایک تو بھاگتی بہت ہے "وہ پیچھے سے بڑبڑاتا رہ گیا..



رات کو روحان آسٹریلیا پہنچا تھا.. صبح ہوتے ہی دس بجے آفس پہنچ گیا..

اس کو آفس میں آتا دیکھ سارا اسٹاف کھڑا ہوا.. سب کو معلوم تھا آج روحان نے آنا ہے..

ویکم.. ویکم.. "باس.. سامنے آتا کی اسکے گلے لگا تھا.. سب نے اسے ویکم کہا..

علینا یہ آپ کے لئے مٹھائی اور چاکلیٹس روحان نے اسکی طرف ایک شاپر بیگ پکڑایا.. اور یہ چاکلیٹس آپ سب

اسٹاف کو بھی دے دیں..

اتنا میٹھا کس خوشی میں ہے سر.. "علینا اسے اتنا خوش ہوتا دیکھ پوچھ بیٹھی..

یہ میری شادی کی خوشی میں "روحان مسکرا کر بولا..

یہ تو ہمیں پتا ہے خوشخبری سناؤ جلدی کوئی.. وکی اسے کندھا مارتا بولا..

ہاں یار تو تیا بننے والا ہے.. "روحان اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھتا مسکراتا بولا..

کو نگریس سر "علینا تو بہت خوش ہوئی..

یار تیا کہہ کر موڈ تو خراب نا کر ابھی میری شادی بھی نہیں ہوئی "وہ برا سامنے بنا کر بولا..

تو وہ ہنستے آفس میں چلے گئے..

## بے پرواہ عائشہ نوس

پچھے علینا مسکراتی رہ گئی..

ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ ماریہ آئی.. کاؤنٹر پہ علینا کے پاس آکر رکی۔  
یہ اتنا خوش کس خوشی میں ہے سب.. سارا اسٹاف خوش ہوتا چاکلیٹس کھا رہا تھا جو علینا نے تھوڑی دیر پہلے سب کو دی تھی اور ساتھ روحان کی شادی کی خبر بھی سنائی تھی..  
میم سر روحان آئے ہیں.. علینا بولی تو ماریہ کے بے رونق چہرے پہ خوشی کی لہر دوڑی مگر اگلے ہی پل علینا نے جیسے اسکے سر پہ بم گرا دیا ہو..

روحان سرفادر بننے والے ہیں اس خوشی میں سب خوش ہے.. علینا نے بھی بڑی لگا کر بات کی..  
"کیا بکواس کر رہی ہو.. اس نے شادی کب کی جو فادر بن گیا.. "وہ آگ بگولا ہوئی..  
آپ خود بات کر لیں مجھے تو یہی بتایا.. "وہ آرام سے کہتی اپنے کام پہ لگ گئی  
ماریہ کا رخ اب آفس کی طرف تھا..  
وہ تن فن کرتی آفس میں داخل ہوئی..

وکی اور روحان خوش گپیوں میں مصروف تھے.. جب ماریہ کو دیکھا تو دونوں کھڑے ہوئے..  
بلیک شرٹ کیساتھ بلیک ہی پیٹ پہنے گولڈن کھلے بال.. ماریہ غصہ سے لال ہوتی ان کے پاس آئی..  
ماریہ تم.. "روحان بول رہا تھا جب ماریہ بول پڑی..

## بے پرواہ عائشہ نور

یہ باہر سب کیا بکواس کر رہے ہیں کب کی تم نے شادی.. اور جو فادر بننے والے ہو.. "لال انگارہ آنکھیں ہو رہی تھی تیز آواز میں بولی..

ماریہ میری بات سنو "روحان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کیسے بتائے..

زویا میری بیوی ہے.. "ماریہ کی آنکھیں پھٹی رہ گئی..

تم نے جب زویا کی فون پہ باتیں سنی تھیں.. میں تب ہی تمہیں بتا دینا چاہتا تھا مگر تم نے سنی ہی نہیں بات.. "ماریہ کی آنکھوں میں بے یقینی تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی روحان اسے دھوکہ دیگا..

وہ دو مہینے سے تھی میری ساتھ.. "پانچ سال پہلے یہاں آنے سے پہلے میرا نکاح ہوا تھا زویا کیساتھ.. پہلے نہیں پسند تھی وہ مجھے.. مگر جب ڈیڈ کے اسے زبردستی میرے پاس بھیج دیا.. تو میں اسے جاننے لگا اور وہ میرے دل اترتی گئی.. "تمہارے قریب اس لئے ہوا کہ شاید زویا کا خیال میرے دل سے نکل جائے..

"سچ تو یہ ہے ماریہ میں نے تم سے محبت کی ہی نہیں دھوکہ تھا جو میں نے خود کو دیا تمہیں دیا"

ماریہ کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا.. وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اسکے ساتھ کیا کچھ ہو جائے گا..

ماریہ نے طیش میں آتے آتے اسے کوٹ کالر کو دونوں مٹھیوں میں جکڑا تھا..

"چیئر.. لائبر.. تمہیں کیا سمجھتی رہی تم کیا نکلے.. تم بھی گھٹیا ہو اور تمہارا دوست بھی گھٹیا.. "وہ چلا رہی تھی

خود پہ بات آتی دیکھو کی جلدی سے ماریہ کی طرف اسکا بازو سے کھینچ کر روحان سے الگ کیا..

چیئر روحان نہیں تم بھی ہو.. "ولیم کیساتھ بریک اپ تم نے روحان کی وجہ سے کیا.."

## بے پرواہ عائشہ نوسر

اور روحان کیساتھ ریلیشن کے آنے کے باوجود تم پھر سے ولیم کیساتھ ریلیشن شپ میں آئی۔۔ "اب وہی روحان کی طرف مڑا جو وہی کی باتوں کو حیرانی سے سن رہا تھا۔۔

روحان یہ لڑکی گھٹیا ہے تمہارے جانے کے بعد اس نے مجھے بھی اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی اور میں اسکی باتوں میں آگیا سوری یار میں میں بہک گیا۔۔

بکواس کر رہا ہے یہ روحان۔۔ اس نے میرا فائدہ اٹھایا ہے میں۔۔ "وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

روحان یہ اب مجھے تیری نظروں میں گرانا چاہتی ہے اس لئے میں مان رہا ہوں میں بہک گیا تھا اسکی باتوں میں آگیا۔۔

"وہی نے اسکی بات کاٹے فٹ سے کہا۔۔

نہیں روحان پلیز میری بات کا یقین کرو۔۔ "روتے اسکی آواز بھاری ہوئی۔۔

روحان کبھی ماریہ کو دیکھتا تو کبھی وہی کو۔۔ وہی کو کہیں نا کہیں ڈر بھی لگا روحان ماریہ کا یقین نا کر لے۔۔

روحان۔ "ماریہ نے روحان کا بازو تھامنا چاہا تو روحان نے جھٹک دیا جیسے کوئی اچھوت ہو۔۔

شٹ اپ ماریہ گیٹ لاس۔۔ دفع ہو جاؤ میری نظروں سے میں تو تم سے شرمندہ ہو رہا تھا۔۔ کہ میں نے تمہارے ساتھ غلط کیا ہے۔۔ مگر شاید میں غلط ہوں جو دھوکا میں تمہیں دے رہا تھا وہی دھوکا تم بھی مجھے دے رہی تھی۔۔

نہیں "روحان کے الفاظ تھا یا تیر کے نشتر۔۔ جو اسکے جسم کو چھلنی کر رہے تھے۔۔

وہی اسے دیکھ کر وہنسی ہنسا اور ساتھ آنکھ بھی دبائی۔۔ آج تو وہ خوش ہو رہا تھا کہ وہ کامیاب ہو گیا ہے ماریہ کو روحان کی نظروں میں گرا کر مگر شاید اسکے بھی رونے والے دن شروع ہونے والے تھے۔۔

## بے پرواہ عائشہ نوس

تو ماریہ وہاں سے بھاگنے کے انداز سے نکلی تھی..

روحان کی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھی میز پہ دونوں ہاتھ رکھے گردن جھکائی تھی..  
روحان "وکی نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھ کر اسے پکارا تو اس نے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا..  
ایم سوری یار.. "وکی بولا

"تم مجھے روکتے رہے مگر میں نانا.. اور ماریہ کی طرف مائل ہوتا گیا اسکی باتوں میں آگیا.. "تو پھر ایسا ہی ہونا تھا  
میرے ساتھ.. اگرزویا میری زندگی میں نا آتی شاید تو میرے لئے تمام دروازے بند ہو جاتے.. شاید میں ٹوٹ  
جاتا.. اور کہیں کانارہتا.. "

چل چھوڑ یار "اب کیا ارادہ ہے آگے کا پاک شفٹ کب کرنا ہے بزنس اپنا.. وہ روحان کو اور ہی باتوں میں لگا گیا..  


ماریہ روحان کے آفس سے نکلتی سڑکوں پہ چل رہی تھی.. روحان کے ساتھ بیتے لمحات یاد کر رہی پھر کہی گئی اسکی  
باتیں یاد آرہی تھی وہ روتی جارہی تھی چلتی جارہی تھی..

اسکے دھوکہ کی سزا اسے اتنی بدتر ملے گی یہ سوچا ہی نہیں تھا اس نے کبھی.. بہت بری طرح ٹوٹ گئی تھی.. وہ تو یہ  
سمجھ رہی تھی کہ روحان اسکا یقین کرے گا اور وکی کو سزا دے گا.. مگر اس نے تو اٹا اسکی طرف داری کی..  
جب آپ کسی کو دھوکہ دیتے ہیں تو ایک دن وہ دھوکہ بھی آپکی طرف لوٹ کر ضرور آتا ہے..  
یو نہی چلتے چلتے شام ہوئی اور شام سے رات مگر اسکے رونے میں کوئی کمی نہ آئی تھی..



## بے پرواہ عائشہ نور

اسی طرح بھٹکتے پھرتے گھر پہنچی.. گرینی نے دروازہ کھولا.. اسکی سو جھمی ہوئی سرخ آنکھیں لٹکا ہوا چہرہ دیکھ وہ بولیں..

بچے کیا ہوا"

کچھ نہیں گرینی وہ سیدھا کمرے میں بند ہوئی..

وہ پیچھے سے فکر مند ہوئی..

وہ کمرے میں آتی بیڈ پہ ڈھیر ہوئی.. اور پھر سے آنسوؤں کا سیلاب جارہی ہوا..

کافی دیر گزر جانے کے بعد پھر کچھ سوچتی اٹھ بیٹھی اور اپنا الماری سے اپنا لانگ کورٹ نکالا جو بلیک کلر کہا تھا.. اس وقت باہر بہت سردی تھی.. رات بھی بہت ہو چکی تھی..



وکی ابھی بستر پہ لیٹا سونے کی تیاریوں میں تھا.. موبائل سائیڈ پہ رکھ کر آنکھیں بند کی تھی اسکی ڈور بیل بجی..

ٹائم دیکھا تو بارانج رہے تھے.. اس وقت کون آگیا جمائی لینا دروازے تک آیا..

تم "دروازے پہ ماریہ کو کھڑا پایا.. بلیک کوٹ میں دونوں ہاتھ پاکٹ میں ڈالے.. ویران چہرہ آنکھوں کے پوٹے

سو جھے ہوئے.. READERS CHOICE

مجھے بات کرنی ہے تم سے.."

سائیڈ سے وہ اندر آئی

## بے پرواہ عائشہ نور

میری شاید یہی سزا بنتی تھی.. جو روحان نے میرے ساتھ کیا.. بلکہ دھوکہ تو ہم دونوں ہی ایک دوسرے کو دے رہے تھے..

میں نے ولیم کو دھوکہ دیا روحان کیلے ولیم کو چھوڑ دیا.. اور روحان زویا کیلئے مجھے چھوڑ دیا.. مگر وہ دونوں تو اپنی بیویوں کے ساتھ خوش ہیں.. روحان زویا کیساتھ اپنی زندگی کا آغاز کر چکا.. اور ولیم اپنی نئی بیوی کے ساتھ.. اور میں تنہا رہ گئی اور آنسو یہ میرے مقدر بنے..

وکی خاموشی سے اسے سن رہا تھا..

"تم نے جو کچھ میرے ساتھ کیا ہے میں اسے بھولنے کیلئے ریڈی ہوں اگر تم مجھے اپنا لو.. پلیز وکی مجھ سے نکاح کر لو.. لے لو مجھے اپنی دسترس میں.. رحم کھا لو مجھ پہ.. میرے حال پہ.. وہ روتے ہوئے اسکے آگے ہاتھ جوڑ گئی جیسے بھیک مانگ رہی زندگی کی..

شٹ اپ میں تم جیسی لوز کریکٹر لڑکی سے ہر گز شادی نہیں کروں گا اوقات ہی کیا ہے تمہاری.. وکی ماریہ کا بازو دبوچتے ہوئے کڑے لہجہ میں بولا..

وکی پلیز میری بات مان لو پلیز مجھے بچا لو.. وکی.. وکی مت کرو.. وہ ہلکتے ہوئے روئے جارہی تھی مگر وہ بے رحم اسکا بازو دبوچے اسے دروازے کے باہر دھکا دیا..

اور دروازہ بند کرنے لگا جب ماریہ نے دروازہ پکڑ لیا..

## بے پرواہ عائشہ نور

وکی مت کرو میرا ساتھ ایسا میری آخری امید تم ہو بس.. میں تمہاری غلام بننے کیلئے بھی تیار ہوں جیسے جس حال میں رکھو گے تم میں رہ لوں گی.. "وہ اسکی منتیں کرتی بولی..

میں تم جیسی گھٹیا لڑکی کو نوکر بھی نہ رکھوںجانے کہاں کہاں منہ مارا ہو گا تم نے میرے علاوہ.. وہ نقاہت سے بولا..  
وکی ولیم نے کب کا مجھ سے رابطہ ختم کر دیا تھا تمہارے علاوہ کسی سے بھی کوئی تعلق نہیں بنایا.. وہ روتے ہوئے بولی..

وکی... وکی نے اسکے منہ پہ دروازہ بند کر دیا تھا.. اور دروازہ بجانے لگی..  
وکی.. وہ چلا رہی تھی.. وکی.. وکی.. پلیر ایسا مت کرو میرے ساتھ.. پلیر رکھ لو مجھے.. وہ بیٹھتی چلی گئی.. اور زور زور سے رورہی تھی..

وکی نے اسکی آواز کو کم کرنے کیلئے اپنے کان پہ ہاتھ رکھ لئے.. جو اسکے کان میں گونج رہی تھی..  
کچھ ہی دیر میں برسات شروع ہو گئی وہ مکمل بارش میں بھیگ گئی تھی.. سردی کی رات اور تیز بارش گرجتے بادل..  
ماریہ کو اپنے وجود سے جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی..

جب ماریہ کی آواز

بند ہوئی تو اس نے کان سے ہاتھ ہٹائے.. بارش بھی زوروں پر تھی.. اور ساتھ زور و شور سے بادل گرج رہے تھے..

وکی نے دروازہ کھولتے باہر چاروں جانب نگاہ دوڑائی دور دور تک سڑک خالی تھی..

## بے پرواہ عائشہ نور

ہم.. بڑی آئی اپنا لوتہ ہوتی اس قابل تو روحان کی زندگی سے نازکالتا.. بڑبڑاتے بستر پہ گرا..



ایک ہفتہ ہوا تھا روحان کو گئے.. دن رات روحان کنیکٹ رہتا زویا سے.. پل پل کی خبر رکھ رہا تھا زویا کی..

آج شائے کانکاح ہے.. سب ہی انوائٹ تھے اور سب جا رہے تھے وہاں..

زویا، سفینہ اور سیماتیار تھی.. روحا بھی آخر تیار ہو کر نکل ہی آئی نہیں نکلے تھے باہر تو زرتاج اور زارون..

زرتاج مہرون رنگ کافراک پہنے ہوئے.. وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی.. مگر زارون اسے بہت تنگ کئے جا رہا تھا..

زارون ہٹو پیچھے تیار ہونے دو.. زارون اسے پیچھے سے حصار میں لئے ہوئے تھا..

"کیا ہے تم اپنا کام کرو میں اپنا کر رہا ہوں" شوخ سے لہجہ میں کہتا.. اس کے کاندھے پہ ٹھوڑی ٹکادی..

میں ایسے تیار نہیں ہو سکتی.. "تم جاؤ نیچے.. وہ روہانسی ہوئی..

اچھا بابا.. یہ لپ اسٹک.. "وہ اس کے ہونٹوں پہ انگوٹھا رکھے بول رہا تھا جب زرتاج بول پڑی

زارون پلیز خراب مت کرو.. وہ اس کا ہاتھ جھٹکتے بولی..

اچھا "وہ دو قدم فاصلہ پہ ہوا..

پھر ابھی وہ اپنا میک اپ ٹھیک کر رہی تھی جب زارون کی انگلیاں پھر سے کمر پہ چلتی محسوس ہوئی..

اب کے وہ رونی صورت بناتی اس کی طرف مڑی..

## بے پرواہ عائشہ نور

"اب تم لگ ہی اتنی خوبصورت رہی ہو تو بندے کا ایمان تو خراب ہو گا نا.."

وہ مسکرا کر کہتا بیٹھ گیا تھا صوفہ پہ تو زرتاج سکون سے تیار ہونے لگی..



شائہ مت آزماؤ ہمارے پیار کو تم.. شینا اس کے پاس کھڑی اسکی منتیں کر رہی تھی..

جو ضد پہ آڑی تھی جب سے نکاح کا جوڑا رکھ کے گئی واپس اسکے پاس آئی جواب تک اس نے نہیں پہننا تھا..

ماما پلیرز مجبور مت کریں.. "مجھے نہیں کرنا کوئی نکاح.."

پاگل ہو لڑکے والے پہنچنے والے ہیں.. اور تم اب تک ایسے بیٹھی ہو.. "چھوڑ کیوں نہیں دیتی ضد.."

میں پھر تمہارے باپ کو ہی بھیجتی ہوں سمجھائیں تمہیں کچھ مت ملے..

اچھانا.. وہ ڈریس کو بیڈ سے کھسکا کر اپنی طرف کرتی منہ کے زاویہ بگڑتی بولی..

اچھا بیوٹیشن کو بھیجتی ہوں تمہارے پاس اچھا سا تیار کرے.. انکی دھمکی کام کر گئی مسکراتی باہر نکلی..

تو شائہ چپ چاپ وائٹروم میں بند ہوئی ڈریس لیکر..



عالم صاحب بھی پوری فیملی کیساتھ شینا کے گھر پہنچے.. انہوں نے بھی خوشی سے استقبال کیا.. نکاح کا فنکشن لان میں رکھا گیا..



## بے پرواہ عائشہ نور

لان بہت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا.. سامنے اسٹیج بھی بنایا گیا تھا.. جس پہ خوبصورت صوفہ رکھے ہوئے تھے..  
بس خاص خاص لوگوں ہی مدعو کئے تھے..

روحازویا اور زرتاج شائے کی کمرے کی طرف ہوئے.. ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ تیار ہوئی تھی.. پنک کلر کی فراک پہنے گولڈن جیولری سر پہ دوپٹہ ٹکائے وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی.. کچھ سہیلیاں بھی اسکو گھیرے کھڑی تھی..  
کیسی ہو شانو.. روحا اسکے پاس آئی.. زرتاج اور زویا کو دیکھا وہ بھی آئیں تھی..  
ٹھیک ہوں میں تم سناؤ..

زرتاج اسکے پاس بیڈ پہ بیٹھی ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہو..  
تم بھی اور خوبصورت لگ رہی ہو زارون کا پیار چھلک رہا ہے تمہارے چہرے سے.. اسے مزید نکھرا دیکھ شائے بولی..  
زویا خاموش کھڑی تھی.. شائے نے اسے دیکھا..  
بیٹھو زویا تھک جاؤ گی..

"نہیں تھکی.. تم سناؤ کیسی ہو.. اور مبارک ہو نکاح کی.. وہ کرسی پہ بیٹھتی ہوئی بولی..  
باہر شور مچا تھا.. لڑکے والے آئے تھے..

کچھ ہی دیر گزری تھی نکاح کار جسٹر لئے مولوی صاحب کیساتھ شائے کے والد فیاض صاحب اور عالم صاحب آئے..  
قاضی صاحب نے نکاح پڑھنا شروع کیا ایجاب و قبول ہوا دونوں طرف سے..

## بے پرواہ عائشہ نور

شائے کور و حاور زرتاج پکڑے باہر لائیں تھیں.. وہ آہستہ سے انکے درمیان چل رہی تھی نگاہیں جھکی ہوئی تھی..  
چہرے کے تاثرات بھی سنجیدہ ہی تھے..  
اسٹیج پہ چڑھتے ہی اپنے ہمسفر پہ نظر گئی تھی جو اسے دیکھ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا..  
وہ تو باہر کی ہی مخلوق لگا تھا.. گولڈن رنگ کی شیر وانی پہنی تھی ہلکی سی بڑھی ہوئی بیسٹ سنہری بال سفید رنگت تیکھے  
نین نقوش.. ہیزل گرے آئیز.. پر سنیلٹی کافی اٹریکٹ تھی..  
شائے گھبراہٹ کا شکار ہو رہی تھی اسکے ساتھ بیٹھے دوانچ کا فاصلہ بنایا تھا جو طلحہ نے ختم کر دیا تھا..  
اسکی آنچ دیتی نظریں اسے نروس کر رہی تھی وہ دوبارہ نظر بھی نہیں اٹھاپائی تھی اسکی جانب.. وہ بالکل بھی شائے  
نہیں تھا.. بلکہ سب سے ہنس کر بات کر رہا تھا..  
مسسز آپ کچھ بول کیوں نہیں رہیں.. وہ اسکی طرف جھک کر بولا تھا..  
شائے کچھ نابولی..  
مسسز آپ سے بات کر رہا ہوں.. ویسے آپ تو تصویر سے بھی زیادہ بیوٹیفل ہیں.. وہ بھی باز نا آیا بولنے سے..  
شائے نے اسکی طرف دیکھا اور پھر نظریں جھکا لی..  
اف کتنا بولتا ہے وہ سوچ سکی..  
ہائے جیجائی اتنی باتیں.. روح شائے کی دوسری طرف بیٹھتی بولی جو پھر کچھ اسکے قریب سرگوشی کر رہا تھا.. شائے کے  
چہرے پہ سرخیاں گھلنے لگی تھی..

## بے پرواہ عائشہ نور

سوٹ مائی وائف.. طلحہ نے کاندھے پہ ہاتھ رکھ دیا شائہ تو شرم سے پانی پانی ہو گئی.. وہ بھی اوپن مائنڈ لڑکی تھی مگر اتنی بھی نہیں..

پھر ہاتھ ہٹا لیا اس نے تو اسکی رکی سانس بحال ہوئی..

زرتاج اور زویا نے سب مہمانوں کو اچھے سے سنبھالا تھا سب کی آؤ بھگت کی.. کھانے کا سلسلہ شروع ہوا تو سب مہمانوں کو پوچھ رہی تھی..

پھر کچھ لوگ جا چکے تھے اور بس اب لڑکے والے ہی تھے جو ابھی رکے ہوئے تھے..

طلحہ اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا.. اسکی ماں کچھ سال پہلے ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئی تھی.. والد کا اپنا کاروبار تھا..

طلحہ کچھ سال پہلے ہی باہر ملک کینیڈا میں شفٹ ہو چکا تھا.. اسکے خاندان سے صرف اسکے چاچا چاچی اور اسکے والد اور کچھ جاننے والے تھے بس جو اسکے ساتھ آئے تھے..

ماشاء اللہ شینا تمہاری دونوں بہوؤں نے تو مہمانوں کو سنبھال لیا.. مجھ اکیلی سے کہاں سب ہوتا بھلے کام کیلئے نوکر ہیں مگر ان کے سر پہ بھی کڑا ہونا پڑتا ہے..

زرتاج اور زویا چائے بنا کر لائی اور سب کو دے رہی تھی..

شائہ اب اپنے کمرے میں جا چکی تھی..

سب اب حال میں جمع تھے.. زرتاج زارون کیساتھ آکر بیٹھی جو طلحہ سے کچھ ادھر ادھر کی باتیں کر رہا تھا..

## بے پرواہ عائشہ نور

یہ میری حادثاتی بیوی ہے۔" زارون نے زرتاج کا تعارف کروایا تو زرتاج نے منہ بات کر اسے دیکھا۔ طلحہ نے سامنے اسے کچھ کہہ ناسکی  
طلحہ کی ہنسی نکلی۔

مگر میں پھر بھی بہت پیار کرتا ہوں اپنی زری سے۔ زارون نے مسکرا کر کہا۔  
یہ تو آپ نے اپنی وائف کے ری ایکشن سے بچنے کے لیے کہا ہے۔" طلحہ نے کہا تو تینوں ہنس دئے۔  
ہیلو۔۔ لٹل گرل۔۔ پاس سے گزرتی روحا کو طلحہ نے بلایا۔  
میس جیجو۔۔" روحا اسکے ساتھی والی کرسی پہ بیٹھی۔

میری مسز کہاں ہیں۔ مجھے ملنا ہے اس سے اکیلے۔ طلحہ نے رازدارانہ انداز میں کہا۔  
مجھے جوتے پڑوائے گے کیا۔ وہ سامنے کمرے میں ہیں چلے جائیں۔ روحا نے شرارتی انداز میں کہا۔  
اکیلے چلا جاؤں جوتے پڑے گے۔" ابھی رخصتی ایک ہفتہ بعد ہے۔" طلحہ نے بھی شرارتی انداز میں کہا۔  
ہاں تو صبر کر لیں۔ ایک ہفتہ وہ اسے ہری جھنڈی دکھاتی آٹھ گئی۔

شائہ آنکھیں بند کئے بیڈ کراؤن کیساتھ ٹیگ لگائے بیٹھی تھی۔ جب دروازے پہ دستک ہوئی جب آنکھیں کھولی تو  
طلحہ سامنے پایا جو گیٹ لاک کر کے اسکی طرف آئی وہ ابھی بھی ویسے ہی سچی سنوری بیٹھی تھی۔ اسے دیکھتے فٹ سے  
کھڑی ہوئی۔

آپ۔

## بے پرواہ عائشہ نوس

ہاں سب جا رہے ہیں تو سوچا تمہیں ایک نظر پھر سے دیکھتا جاؤں... وہ اس کے بے حد نزدیک آیا.. دیکھیں کوئی دیکھ لے گا آپ کو یہاں تو کیا سوچے گا میرے بارے میں "وہ دروازے کی طرف دیکھتے فکر مندی سے بولی..

ارے سب لوگ چلے گئے کوئی نہیں دیکھے گا دو منٹ کی ہی تو بات ہے.. طلحہ نے اسے دونوں کاندھوں سے تھاماتھا.. مس یووائف پتہ نہیں یہ ہفتہ کیسے گزرے گا.. کہتے ہی اس کے ماتھے پہ محبت کی پہلی مہر ثبت کی اور پیچھے ہٹا اس کے چہرہ غور سے دیکھنے لگا شائے نے زور سے آنکھیں میچیں تھیں نجانے کیوں اسے شرم آرہی تھی.. تو وہ باہر نکل گیا دروازے کے باہر روکا کھڑی تھی تو وہ اسے بتیسی دکھاتا نکل گیا.. اور وہ سر ہلاتی رہ گئی



چل یار اب تو میرا بیڑا بھی پار لگا دے اب مجھ سے ویٹ نہیں ہوتا علینہ کے گھر چل کر اس کا ہاتھ مانگ لے میرے لئے..

وکی اپنی فریاد لئے روحان کے سامنے حاضر ہوا تھا..

اچھا کل چلیں گے پھر.. "روحان نے ہامی بھرتے کہا..

اگر زویا بھابھی بھی ہوتی تو اچھا تھا مگر چل تو باس ہے اس کا.. "وکی نے کہا..  
ویسے وہ مان جائے گی کیا.. دیکھ وہ بیواہ اور آٹھ سال کے بچے کی ماں ہے.. تیرے گھر والے مانے گے کیا.. "روحان نے کہا..



## بے پرواہ عائشہ نوس

یار باقی باتیں میں سنبھال لوں گا رہی بات ماننے کی تو ڈیفینس نیٹلی وہ مانے گی.. دو سال سے جانتی ہے وہ مجھے.. وکی اپنی طرف سے پورا مطمئن تھا..

اچھا آج تو وہ نہیں آئی تین دن کا آف لیا ہے اس نے تو کل وہ گھر ہی ہوگی شام کو تیار رہنا چلیں گے اسکے گھر.. روحان نے ہامی بھرتے کہا..

یہ ہوئی نابات آخر بڑے بھائی کا فرض نبھا دیا تم نے.. وہ خوش ہوتا بولا..

چل تو بن جاں کا کا.. "روحان مسکراتا بولا..

اگلی شام کو وکی اور روحان علینا کے گھر کی طرف نکلے تھے..

اتنا تیار تو ایسا ہوا ہے جیسے بارات لے کر جا رہا تھا.. روحان اسکی تیاری کے دیکھ بولا.. جو مہرون چیک والی شرٹ

کیساتھ بلو جینس پہنے بالوں کو اچھے سے سیٹ کئے ہوئے تھا اور بہت ہی خوش لگ رہا تھا.

ہاں تو ان لوگوں پہ اچھا امپریشن بھی تو پڑنا چاہیے.."

کچھ ہی دیر میں وہ علینا کے فلیٹ کے دروازے پر کھڑے تھے.. ڈور بیل بجائی.. کسی عورت نے دروازہ کھولا تو وہ اپنا

تعارف کرواتے اندر آئے مگر سامنے کا منظر انکے لئے ناقابل یقین تھا..

علینا صوفہ کسی اور مرد کیساتھ بیٹھی تھی اور گھر میں کچھ مہمان بھی موجود تھے.. علینا نے آف وائٹ فرائڈ کیساتھ

لال دوپٹہ لیا ہوا اور ساتھ والے نے آف وائٹ کرتا پا جامہ دونوں کے گلے میں پھولوں کے ہار تھے.. کسی انہونی کا

احساس ہوا تھا..

## بے پرواہ عائشہ نوس

علینا کی نظریں سامنے اٹھیں تو حیران ہوئی..

سر آپ لوگ.."

ہاں وہ ویسے ہی یہاں سے گزر ہوا تو سوچا تم سے ملتا جاؤں.. آفس کے کچھ کام بھی تھا.. مگر شاید ہم غلط وقت پہ آگئے.. روحان نے جواب دیا تھا وہی تو اپنی جگہ پہ منجمد کھڑا تھا..

سر میرا بھی تھوڑی دیر پہلے نکاح ہوا ہے.. علینا کے الفاظ کی پہ قہر بن کے ٹوٹے تھے..

سوری سر اتنا جلدی ہو اسب میں بتا نہیں پائی آپکو.. یہ عادل ہیں میرے کزن بھی.. اور عادل یہ میرے باس ہیں سر روحان اور یہ سروقار..

وکی بڑی مشکل سے خود پہ ضبط کئے ہوئے کھڑا تھا.. آنکھیں لال انگارہ ہوئیں تھیں.. علینا نے جب وکی کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو اسکی آنکھوں میں عجیب سا احساس تھا..

عادل نے روحان سے ہاتھ ملایا اور وکی طرف ہاتھ بڑھایا وکی بمشکل اپنا ہاتھ اٹھایا تھا..

سر بیٹھے آپ بھی جوائن کریں ہمیں.. علینا نے کہا..

نہیں ہم ابھی جلدی میں ہے کسی ضروری کام سے جارہے تھے خوش رہو.. روحان نے علینا کے سر پہ ہاتھ اور باہر نکل گیا وکی کو لئے..



## بے پرواہ عائشہ نور

وکی گم سا گاڑی میں بیٹھا تھا جیسے دل کے ارماں پانی میں بہہ گئے ہوں.. کتنا چاہا تھا اسے.. روحان نے جھٹکے سے گاڑی روکی..

"وکی یار کیا ہو گیا ہے" سنبھال خود کو..

روحان گاڑی سے باہر آیا اسکے جانب کا دروازہ کھولا اور اسے باہر نکالا وہ اس وقت سمندر کنارے کھڑے گاڑی کیساتھ ٹیگ لگائے

یہ سڈنی کا مشہور بیچ تھا جو بہت ہی اعلیٰ معیار اور طرز کا بنایا ہوا تھا.. بڑی بڑی شپ کھڑی تھی وہاں.. چھوٹی چھوٹی بوٹ بھی وہاں تیر رہی تھی..

وکی یہ دنیا ہے.. "یہاں ایسے ہی چلتا ہے جس چیز کے پیچھے ہم بھاگتے ہیں وہ ہمیں تھکا دیتی ہے.. "وہ تیری قسمت میں نہیں تھی سو تجھے نہیں ملی.. "جہاں ہم کسی کا بھلا کرتے ہیں تو کہیں ناکہ ہمارا بھی بھلا ہو ہی جاتا ہے اگر کسی کو نقصان پہنچاتے ہیں اور خود بھی گھانا کھا ہی لیتے ہیں

"کیونکہ یہ قدرت کا انصاف ہے قدرت انصاف ضرور کرے گی تیرے ساتھ.. "کیونکہ تو نے تو کسی کا برا کیا ہی نہیں..

READERS CHOICE

کسی کا برا "وہ بس سوچ سکا اور اسکے ذہن میں ایک ہی نام آیا ماریہ.. "کیونکہ یہ قدرت کا انصاف ہے قدرت انصاف ضرور کرے گی تیرے ساتھ.. "کیونکہ تو نے تو کسی کا برا کیا ہی نہیں..

## بے پرواہ عائشہ نور

روحان کے الفاظ تھے یا کوڑے جو اس پہ برس رہے تھے..

تو وہ وہاں سے پیدل ہی چل پڑا.. ایک شدید پچھتاوے نے آن گھیرا اسے..

روحان اس کے پیچھے نہیں گیا وہ ابھی صدمہ میں تھا اسے اکیلے چھوڑ دینا ہی بہتر تھا..

وہ چلتا جا رہا تھا.. اتنی سردی میں بھی اس کا چہرہ پسینے سے تر ہو رہا تھا.. جسے وہ اپنے بازو سے صاف کر دیا کرتا..

میں نے کیا کر دیا.. یہ کیا ہو گیا مجھ سے.. ماریہ کارونا اس کا منتیں کرنا.. اسکی آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا..

رات گئے وہ اپنے فلیٹ میں داخل ہوا..

اور سیدھا بستر پہ دراز ہوا.. مگر نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں میل دور ہو چکی تھی.. پھر سگریٹ پھونکنے لگا تھا.. اور

گہری سوچوں میں گم تھا..

"وکی پلیر میری بات مان لو پلیر مجھے بچالو.. وکی.. وکی مت کرو.. وہ بلکتے ہوئے روئے جا رہی تھی"

اس کا کہا گیا جملہ اسکی سماعتوں سے ٹکرایا..

پھر اپنے کہے گئے الفاظ یاد آئے..

"شٹ اپ میں تم جیسی لوز کریٹر لڑکی سے ہر گز شادی نہیں کروں گا اوقات ہی کیا ہے تمہاری.."

وہ ساری رات سگریٹ کا دھواں اڑاتا رہا مکافات تو ہوتا ہے.. اور اسے اتنی جلدی اپنا آئینہ نظر آ جائے گا..

علینہ کے نالٹے کا دکھ تو اس کے گناہ کے آگے بہت چھوٹا تھا..

## بے پرواہ عائشہ نور

ہم کسی کے کردار کو جج نہیں کر سکتے.. اگر ماریہ کا کریکٹر لوز تھا تو اس کا کردار کیا تھا.. اب سے اس کے اذیت کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا..



تین دن بعد آج کی آفس آیا تھا..

شکر ہے تیری شکل تو دیکھنے کو ملی "اسے دیکھتے ہی روحان بول پڑا..

جس کا چہرہ ابھی بھی ویران ہی لگ رہا تھا..

"ہاں اب کام تو کرنا ہے نا" کی بولا..

"تو اور کیا اب ساری زندگی سوگ ہی مناتا رہے گا.. "روحان اسے تنگ کرتے بولا.. تو وہ پھیکا سا مسکرایا اور اپنے کیمین میں چلا گیا..

روحان بھی اپنے آفس میں آگیا..

کچھ دیر بعد علینا آگئی..

"السلام علیکم سر"

وعلیکم السلام کیسی ہو علینا.. "روحان نے مسکراتے جواب دیا..

میں ٹھیک ہوں سر میں آپ سے بات کرنے آئی تھی دراصل میں اب جاب بھٹینیو نہیں کر پاؤں کی تو یہ میرا ریزی نیشن ہے سر.. "وہ لیٹر انکے آگے رکھتے ہوئے بولی



## بے پرواہ عائشہ نور

مگر علینا بھی کمپنی کو آپکی ضرورت ہے"

میس سر بٹ اب عادل نہیں چاہتے کہ میں جاب کروں.. وہ میرا خرچہ اٹھا سکتے ہیں.. علینا بولی..  
وہ تو ٹھیک ہے مگر علینا تمہیں جاب نہیں چھوڑنی چاہئے.. تم خود کو گھر بٹھا کر نکارنا لوگی عورت کو اپنے مضبوط  
پیروں پہ ہی کھڑا ہونا چاہئے تاکہ وہ ہر برے وقت کے لئے تیار رہے.. اب آگے تمہاری مرضی.. تمہارا استغفی قبول  
کر لیتا ہوں..

آپ ٹھیک کہہ رہے سر مگر عادل چاہتے ہیں کہ میں یہ وقت بچوں کی تربیت پہ دوں..  
اچھا ایک بات کرنی تھی تم سے.. وہی تمہیں پسند کرتا تھا.. تم نے اس کے ساتھ ٹھیک نہیں کیا.. بے چارہ اس ہو گیا  
ہے تمہاری شادی کو لیکر.. اب اس سے سمجھا دو کچھ میری تو مانتا نہیں.. روحان نے صاف گوئی سے کہا..  
سر میں کیا کہوں مجھے تو اس بارے میں علم نہیں ہوا.. عادل میرے کزن ہیں ہم بچپن سے اچھے دوست ہیں ایک  
مہینہ پہلے وہ مجھے ملے.. انکی وائف کی بھی دو سال پہلے دیتھ ہو گئی تھی.. ایک بیٹا انکا بھی تھا اور پھر ہم ایک دوسرے  
کا سہارا بن گئے.. وقار سر کو مجھ سے اچھی لڑکیاں مل جائیں گی.. "علینا نے کہا..  
وہ کہتی آفس سے نکلی اور وہی کے آفس کی طرف بڑھی..

ناک کر کے وہ اندر..

کیسے ہیں سر آپ..

وکی جو سوچوں میں گم سا بیٹھا تھا.. علینا کی آواز سن کر چونک کر نظریں اٹھا کر دیکھا..

## بے پرواہ عائشہ نور

تمہارے سامنے ہی ہوں دیکھ لو.. سرد سے لہجہ میں کہا.. ایسا انداز اسکا پہلے تو کبھی نہیں دیکھا تھا علینا نے ہر وقت ہنسی مذاق کرنے والا اتنا سنجیدہ..

سر میری وجہ سے آپ ہرٹ ہوئے.. نکاح والے دن بھی علینا کو اندازہ ہو گیا تھا..  
ہاں کچھ کچھ.. وہ بس اتنا ہی بول پایا اور اس سے نگاہیں پھیر گیا..

سر مجھے اندازہ نہیں تھا آپکا.. آپ اتنا ہرٹ ہو گے میری وجہ سے.. "وہ شرمندگی سے بولی..  
علینا میں تمہاری وجہ سے پریشان نہیں مجھ سے ایسا گناہ سرزد ہو گیا ہے جو مجھے بے چین کر رہا ہے.. وہ اسکی شرمندگی دور کرنے کیلئے کہہ گیا..

کیسا گناہ سر "علینا نے پوچھا..

میرا گناہ بہت بڑا ہے.. کسی کو بہت نقصان پہنچا بیٹھا ہوں.. اور اب میرا خود کا نقصان ہو گیا ہے.. میں نے مکافات تو پالیا مگر سکون میں ابھی بھی نہیں.. یہ ندامت تو مجھے سکون کا چین نہیں لینے دیتی.."  
تو آپ ازالہ کیجئے جسکا نقصان کر چکے ہیں وہ بھر دیں.. معافی مانگ لیں شاید آپکا ضمیر مطمئن ہو جائے.. علینا کہتی نکل گئی وہاں سے مگر اس سے پھر سے گہری سوچ میں دھکیل گئی..

اسکے کہے گئے لفظ اسے جھنجھوڑنے لگے.. جسکا نقصان کر چکے ہیں بھر دیں..

"کیسے بھروں نقصان.. "وہ خود سے سوال کر بیٹھا..

## بے پرواہ عائشہ نوس

تم نے جو کچھ میرے ساتھ کیا ہے میں اسے بھولنے کیلئے ریڈی ہوں اگر تم مجھے اپنالو.. پلیز وہی مجھ سے نکاح کر لو..  
لے لو مجھے اپنی دسترس رحم کھا لو مجھ پہ.. میرے حال پہ.. وہ روتے ہوئے اسکے آگے ہاتھ جوڑ گئی جیسے بھیک مانگ  
رہی زندگی کی..

ماریہ کے الفاظ اسکی سماعتوں سے ٹکرانے لگے..

نکاح.. ماریہ سے شاید یہی میرا ازالہ ہے.. "وہ خود سے بڑبڑا رہا تھا اسکا ازالہ اتنا آسان نہیں تھا جتنا وہ سوچ رہا تھا..

2 🌸 🌸 🌸

کیسی ہو ""

میں ٹھیک ہوں آپ سنائیں "روحان آفس سے آتے ہی زویا کو کال لگائی جو اس نے فٹ سے اٹھائی جیسے اسی کے  
انتظار میں بیٹھی ہو..

آپ نے کھانا کھایا..

ہاں کھالیا تھا "تم بتاؤ تم اپنا خیال رکھ رہی ہو یا پھر مجھے بنا رہی ہو.. روحا بتا رہی تھی تمہارا کل بی پی لو ہو گیا تھا اور تم نے  
مجھے بتایا نہیں.. وہ الماری سے اپنے نکالتا ہوا بولا..

وہ میں نے آپ کو پریشان نہیں کرنا تھا یہ روحی بھی نا..

روحی کو کچھ مت بولو وہ تو خاص جاسوس لگایا ہے میں تمہارے پیچھے.. تو دونوں ہسنے لگ گئے..

## بے پرواہ عائشہ نوس

اچھایہ بتائیں وکی بھائی آئے آج آفس مجھے سچ میں انکے لئے اچھا نہیں لگ رہا.. وکی کے بارے میں روحان نے بتایا تھا  
زویا کو اس لئے فکر مندی سے پوچھا..

مجنوں بن گیا ہے علینا کے غم میں آیا تھا آج سمجھایا ہے میں نے اسے.. اتنا دکھی ہو گیا یہ میں نے سوچا نہیں تھا..  
روحان بھی فکر مند ہوا.. اچھا میں چینج کر لوں پھر کرتا ہوں بات تم سے..



وکی اپنے بستر پہ دراز تھا.. انگلیوں میں سگریٹ دبائے دھواں اڑاتا پھر وہ سوچ میں گم تھا..  
ہر روز اسکا ضمیر اسے ملامت کرتا تھا.. اسے جھنجھوڑتا تھا اسکے گناہ اسے یاد دلاتا..

کیا ہوا اب کیوں پریشان ہو پہلے خیال نہیں آیا جب تم یہ گناہ سرانجام دے رہے تھے.. اسکا سایہ اسکے سامنے نمودار  
ہوا..

میں تو اسے سزا دینا چاہتا تھا اس نے میرے دوست کو برباد کرنے کی کوشش کی.. وکی نے جواز دیا..  
اچھا سزا تم ہوتے کون ہو کسی کو سزا دینے والے.. تمہارا دوست برباد خود کر رہا تھا خود کو.. وہ نہیں.. یو نہیں خود سے  
سوال جواب کرتے اسکی رات گزر گئی..



اب امید ہے تم سدھر جاؤ گے اتنے دن جیل کی ہوا کھا ہی ہے.. ارحم ضمانت پہ رہا ہوا تھا تو ایس ایس پی اس سے کہہ  
رہا تھا..

## بے پرواہ عائشہ نور

میں یہ ملک ہی چھوڑ کر جا رہا ہوں دبی کاویزہ ہے میرے پاس.. میں نہیں رہ سکتا یہاں.." ارحم بولا..  
تم کم از کم اپنی بوڑھی ماں کا ہی خیال رکھتے جو بیچاری اس عمر میں جیل کے چکر کاٹ رہی تھی "ایس پی نے اسے شرم  
دلانا چاہی..

میں زرتاج سے محبت کرتا ہوں شاید اس لیے انجام سے بے پرواہ میں نے سنگین قدم اٹھالیا "ارحم شرمندگی سے  
کہا..

پھر سے تم نے زرتاج کا نام لیا.. وہ اب زارون کی بیوی ہے.. "اب کے ایس پی سخت لہجہ میں کہا..  
سوری اب میں نہیں لوں گا نام.. وہ کہتا نکل گیا پولیس اسٹیشن سے..  
اسکے جانے کے بعد ایس پی نے کال لگائی زارون کو..  
ہاں بول "زارون نے کال اٹھاتے فٹ سے کہا..  
رہا کر دیا ہے اسے.. ایس پی بولا...

اسے اچھے سے سمجھا دینا تھا دوبارہ ایسی کوئی غلطی نہ کرے.. اسکی ماں کی وجہ سے اسے رہا کیا ہے ورنہ.. وہ سخت ہوا..  
ہاں ہاں سمجھا دیا باس سمجھا دیا عقل ٹھکانے لگ گئی ہے اسکی اب کی بار دوبارہ غلطی نہیں کرے گا وہ.. بلکہ یہ ملک ہی  
چھوڑ رہا ہے..

گڈ یہ تو اور بھی اچھا ہے.. "زارون بول رہا تھا جب زرتاج واش روم سے باہر نکلی..  
تم کہاں اسے کمرے سے باہر جاتا دیکھ زارون نے کال کٹ کر کے پوچھا..



## بے پرواہ عائشہ نور

وہ میں کافی لینے جارہی تھی آپ کیلئے وہ ممننائی  
چھوڑو کافی کو ادھر آؤ... وہ ہاتھ پھیلاتا اپنے پاس بلاتے کہا..  
تو وہ آہستہ چل کے اسکے پاس آئی.. زارون نے اسکا ہاتھ کھینچتے خود پہ گرایا.. پھر اسے بیڈ کے ساتھ پن کرتے اس کے  
اوپر آیا..  
"زارون پلیز" وہ اسے خود کو چھڑاتے بولی..  
کیا "وہ آئبر واچکاتا پوچھا..  
میں تھک گئی ہوں پلیز مجھے نیند آرہی ہے.. وہ ملتی نظروں سے اسے دیکھتے بولی..  
"میں بھی تو دن بھر کام کرتا ہوں اپنا وزن کا پتا ہے پھر بھی میرا حوصلہ ہے جو روز اٹھاتا ہوں.. دن بدن بھاری ہوتی جا  
رہی ہو" وہ اسے تنگ کرتا بولا..  
وزن کے نام پہ تپ چڑھی زری کو..  
"فلحال تو تمہارا وزن میں برداشت کر رہی ہوں ہٹو میرے اوپر سے"  
تو تم اوپر آ جاؤ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں.." وہ اسکا گھیرا مزید تنگ کئے بولا..  
تم "وہ کچھ بولتی کہ اسکے گلابی ہونٹوں کو قید کر گیا تھا.. کچھ لمحہ یو نہی بیتے اور آزادی دی ان لبوں کو زرتاج لمبے لمبے  
سانس لینے لگی.. تو وہ ان سانسوں کو اپنے اپنے اندر اتارنے لگانا..  
READER'S CHOICE

## بے پرواہ عائشہ نوس

زرتاج تم زندگی ہو میری تمہاری یہ سانسیں جب میری سانسوں میں گھلتی ہیں تو میری سانسیں جیسے بحال ہو جاتی ہیں.. تم نے ابھی تک مجھ سے محبت کا اظہار نہیں کیا.. وہ اسے یونہی اپنے حصار میں لئے بولا..

زرتاج تو گلنار ہوئی تھی..

وہ اس کے جواب کا منتظر تھا..

کیا ابھی بھی اظہار کی ضرورت ہے پوری کی پوری تمہاری دسترس میں ہوں.. وہ نگاہیں جھکائیں بولی.. پھر تھوڑا سر اونچا کر کے اسکے ہونٹوں پہ ہلکا سا بوسہ کر پیچھے ہوئی تھی.. تو زارون نے شدت سے ان ہونٹوں پہ جھکا تھا..

تو وہ ہلکان ہوئی اسے خود کو چھڑاتے..



تین دن بعد وہ کی ہمت کر کے ماریہ کے گھر کے سامنے پہنچا.. بہت ہمت کر کے دروازے کی بیل بجائی.. مگر کوئی باہر نہ آیا..

ایک دو بار پھر بجائی.. پھر کچھ دیر بعد دروازہ کھلا ایک بڑھی خاتون باہر آئی..

ماریہ گھر پہ ہے مجھے اس سے ملنا ہے.. اس خاتون نے اسے انجان نظروں سے گھورا تھا..

کون ماریہ.. "وہ بولی

ماریہ یہاں رہتی ہے اپنی گرینی کے ساتھ آپ اسکی.."

اچھا اچھا.. وہ تو چلی گئی ہیں یہاں سے تقریباً تین چار دن پہلے.. "اس بڑھی خاتون نے جواب دیا..

## بے پرواہ عائشہ نور

چلی گئی مگر کہاں.. "وہ پریشانی سے بولا..

وہ دونوں تو گھر چھوڑ کر جا چکی ہیں.. یہ گھر انہوں کافی سالوں سے کرایہ پہ لیا تھا مجھ سے پھر اچانک ہی گھر کی چابیاں میرے حوالے کر کے چل دیں.. اس عورت نے تفصیل سے بتایا..

"کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ وہ کہاں گئی ہوں گی.. "وہ پریشان سا ہوا تھا کہ اچانک کیسے غائب ہو گئی وہ.. یہ تو مجھے نہیں پتا "اتنا کہتے ہی دروازہ بند کر دیا..

"کہاں چلی گئی ہو گی.. اب کہاں ڈھونڈوں میں اسے "مجھے تلاش کرنا ہو گا اسے کیسے وہ مجھے اس پیچھے تارے کی آگ میں دھکیل کر جاسکتی ہے.. "وہ چلتا گاڑی میں آ کر بیٹھ گیا.. ایک نئی کشمکش میں مبتلا ہو چکا تھا..



ہیلو..

کہاں ہے تو اتنے دن سے آفس کیوں نہیں آ رہا سارا برڈن میرے کاندھوں پہ آ گیا ہے اور تیری یہ مجنوں والی کہانی ہی ختم نہیں ہو رہی.. فون اٹھاتے ہی روحان پھٹ پڑا تھا.. کافی دن سے وہ آفس سے غائب تھا..

بس یار طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لئے نہیں آیا "اسکی آواز بجھی بجھی سی لگی روحان کو..

اچھا ٹھیک ہے کل آنا لازمی "READERS CHOICE

"ہاں آ جاؤں گا.. "کہتے کال کاٹ دی.. "اور اپنا ماتھا ملنے لگا..

## بے پرواہ عائشہ نور

کتنے دن وکی نے ماریہ کو ڈھونڈا کبھی سڑکوں پہ پیدل نکل پڑتا تو کبھی کہیں بس میں سوار ہو جاتا شاید وہ اسے کہیں نظر آجائے مگر بے سود رہا تھا..



آج شائہ کی طلحہ کیساتھ رخصتی تھی جو سیدھا کینیڈا لینڈ کرنی تھی رخصتی تو بس سادگی سے تھی ناکوئی بارات ناکوئی مہمان بس طلحہ کیساتھ اسکے والد آئے..

شائہ کا ویزہ ٹکٹ سب ایک ہفتہ میں ریڈی ہو گیا تھا..

لال رنگ کی فراک پہنے ہلکی سی گولڈ جیولری پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے.. شفون کا ڈوپٹہ ہلکا سا سر پہ ٹکایا تھا.. شائہ کے گھر سے سیدھا ایئر پورٹ کیلئے نکلے تھے وہ دونوں..

آٹھ گھنٹے کے سفر کر کے وہ گھر پہنچے تھے ساری راستہ بس طلحہ بول رہا تھا اور وہ بس ہوں ہاں میں جواب ہی دے رہی تھی..

وہ گھر کا جائزہ لینے لگی جو چھوٹا اور بہت ہی خوبصورتی اور نفاست سے سجایا گیا تھا..

آئے میں آپکو اپنا بیڈروم دکھاتا ہوں باقی سارا گھر آپکا فرست میں دیکھ لینا.. "وہ اسکا ہاتھ پکڑے بیڈروم میں آیا تھا شائہ کے تو پسینہ چھوٹے تھے اگلے پل کا سوچتے ہوئے..

وہ اسے لئے اپنے کمرے میں آیا تھا.. شائہ نے ایک تنقیدی نگاہ کمرے میں دوڑائی تھی..

## بے پرواہ عائشہ نور

طلحہ اسے دونوں شانوں سے پکڑا اپنے سامنے کیا.. شائہ اسے ہی دیکھ رہی تھی اسکی سحر انگیز شخصیت اس پہ بھی طاری ہو رہی تھی مگر نروس بھی ہو رہی تھی یہ نکاح اسکی مرضی کے خلاف تھا مگر اب شاید اسکے دل کے حالات بھی کچھ کچھ بدل رہے تھے.. اسکے تاثرات ابھی بھی سنجیدہ تھے مگر طلحہ کی آنکھوں میں محبت کا جہاں نظر آیا وہ اسے کن اکھیوں سے گھور رہا تھا.. پھر جھک اس کے ماتھے پہ محبت کی پہلی مہر ثبت کی اور پیچھے ہٹا.. شائہ بھگتو زور سے آنکھیں میچ لی تھی..

وہ محفوظ ہوا تھا اسکی حالت دیکھ.. تو اسنے آہستگی سے آنکھیں واکیں تھی.. مسز تھک گئی ہوں گی آپ چیلنج کر کے ریٹ کر لیں.. "وہ کہتا کمرے سے چلا گیا.. تو اسکی رکی سانسیں بحال ہوئی.. اب وہ ان بھاری کپڑوں سے جان چھڑانا چاہتی تھی.. بیگ سے اپنے لیے.. ٹی شرٹ اور ٹراؤزر نکالا تھا.. واشروم سے فریش ہو کر باہر نکلی تھی.. اور بیڈ پہ کمبل اوڑھے لیٹ گئی تھکن کے باعث جلد ہی نیند آگئی.. وہ کافی دیر تک سوئی رہی تھی.. جب بیدار ہوئی تو ارد گرد نگاہ دوڑائی.. ٹائم دیکھا تو رات کے آٹھ بج رہے تھے.. وہ دوپہر کی سوئی تھی.. اور اب اٹھی تھی.. وہ کمرے سے باہر نکل آئی.. سامنے ہی کچن نظر آیا.. کچن میں آئی فرخ سے پانی کی بوتل نکالتے کچن کا جائزہ لینے لگی.. تب ہی عقب سے طلحہ کی آواز آئی.. آج آپکا پہلا دن ہے تو کل سے کچن کو جوائن کیجئے گا میں کھانا لے آیا ہوں وہ کھانے کے پیٹ اسکے سامنے رکھتے بولا..



## بے پرواہ عائشہ نور

پنک ٹی شرٹ پہنے کھلے بال صاف شفاف چہرہ اسے اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا۔ آپ کھانا لگائیں میں فریش ہو کر آیا  
زرا۔۔"

تو شائے نے اس کے جاتے ہی کھانا نکالنا شروع کیا اسے واقعی بہت بھوک لگی۔۔  
اس کے واپس آتے ہی وہ کھانا لگا چکی تھی اور اسی کے آنے کے انتظار میں بیٹھی تھی۔۔ اور وہ اس کے سامنے والی چیئر پہ بیٹھ  
گیا۔۔

تو مسز کیا کیا بنا لیتی ہیں آپ کھانے میں۔۔ وہ بس چپ چاپ کھانے میں مصروف تھی تو اس کی طرف متوجہ ہوئی اور  
بس نفی میں سر ہلایا۔۔  
"مجھے تو کچھ بھی نہیں آتا۔۔" بس انڈا پکا لیتی ہوں یا چائے کافی وغیرہ باقی سب کی نوبت ہی نہیں آئی پکانے کی۔۔" اس  
نے آہستگی سے جواب دیا۔۔

ہم تو مسز پھر میں تو گزارہ کر لوں گا مگر میرے بچے تو نہیں کر سکتے۔۔" طلحہ نے شرارتی لہجہ سے کہا۔۔  
"شائے نے نا سمجھی میں اس کی طرف دیکھا اور پھر بولی "آپ کے بچے بھی ہیں" انتہائی معصومانہ انداز تھا۔۔  
طلحہ نے بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی۔۔ "آپ زرا یہ سب سمیٹ کر چائے لیکر روم میں آؤ پھر بتاتا ہوں۔۔ اور وہ آٹھ کر  
چلا گیا اور وہ پیچھے سوچتی رہ گئی۔۔

READERS CHOICE

## بے پرواہ عائشہ نور

کچھ دیر بعد وہ چائے لئے روم میں آئی.. وہ بیڈ پہ ٹانگیں سیدھی کئے بیڈ کراؤن کی ساتھ ٹیگ لگائے فون یوز کر رہا تھا.. سائیڈ ٹیبل پہ چائے رکھی وہ ٹی شرٹ میں تھی.. جس بازو ہاف تھے.. وہ اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا.. وہ باہر جانے لگی تب اس نے آواز دی..

مسز.. کہاں.. "یہاں آؤ میرے پاس.."

تو وہ دھیرے دھیرے چلتی اسکے قریب رکی.. طلحہ نے اسکا ہاتھ تھاما تھا.. کن سوچو میں گم ہے.. "اس نے بس نفی میں سر ہلایا تھا..

آپکو پتا ہے میں کن بچوں کی بات کر رہا تھا.. "اسنے پھر نفی میں سر ہلایا تھا..

آپکے اور میرے بچے "وہ اسکے مزید قریب ہوتے سرگوشی کرتے بولا تو وہ کان کی لو تک سرخ پڑی تھی.. اسکا شر میلہ سا روپ دل میں اتر رہا تھا..

وہ اٹھنے لگی تو پھر سے روکا "کہاں.

وہ مم.. مجھے نیند آرہی ہے.. "وہ منمنائی..

سارا دن سوتی رہی ہو.. واشروم میں ڈریس پڑی ہی پہن کر آؤ.. "حکمیہ انداز میں کہتے چائے کا کپ منہ سے لگا گیا..

تو وہ واشروم میں بند ہوئی.. ڈریس دیکھی تو وہ ریڈ کلر نائی تھی جو گھٹنوں سے تھوڑا نیچے تھی.. کافی دیر کھڑی وہ اسے تکتی رہی.. وہ بھی بولڈ تھی مگر اسکے سامنے ناجانے کیوں شرم سی آرہی تھی..

## بے پرواہ عائشہ نور

مسز جلدی باہر آئیں۔ "اتنا ٹائم چیئنج کرنے میں.. " کچھ دیر میں باہر آئی تو نروس سی ہو رہی تھی.. وہ اپنی جگہ پہ ساکت کھڑی تھی.. ہاف سیلوز اور گھٹنوں سے کچھ نیچے تھے وہ محض نظریں جھکائے کھڑی تھی.. وہ آہستہ سے چلتے اسکے قریب آیا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اپنے ساتھ لگایا تھا..

شائہ میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں تو کیا تمہیں میرا ساتھ قبول ہے.. گھمبیر لہجہ میں سرگوشی کرتا اسکے جواب کا منتظر تھا جو محض ہاں میں ہی سر ہل سکی.. مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اسکے چہرے پہ..

اسکے بالوں میں انگلیاں پھنساتے اسکے لبوں کو قید کر گیا تھا..



وکی پلینز مجھے بچالو.. وکی.. مجھے بچالو.. وکی..

وکی.. وکیپی..

ماریہ کی چیخنے کی آواز میں اسے پکار رہی تھی..

ماریہ.. وہ یہاں سے وہاں نیند میں سرگھومارہا

وہ نیند میں بھی پسینے سے شرابور ہوا تھا..

ماریہ...

READERS CHOICE

ایک دم سے اٹھ بیٹھا..

وہ روز ہی ایسے ہی اسکے خوابوں میں آتی اور اسکی آنکھ کھل جاتی..

## بے پرواہ عائشہ نور

وہ جب سے غائب ہوئی تھی ایک پل کیلئے بھی وہ سکون سے نہیں سو سکا تھا..  
اور.. نیند کہاں آنی تھی.. پھر سے سگریٹ کا دھواں اڑانے لگا اور سوچتے سوچتے صبح ہو گئی.



وہ آفس آیا تھا آج کتنے دنوں بعد..

روحان تو اسکی حالت دیکھ ٹھٹھکا..

آنکھوں کے گرد حلقے سمو کنگ کرنے سے ہونٹ سیاہ ہوئے پڑے تھے.. ستا ہوا چہرہ..

یار کس چیز کا ماتم منارہا ہے..

سچ سچ بتادے مجھ کو کونسا دکھ تجھے اندر ہی اندر کھائے جارہا ہے.. "روحان تو اسے دیکھتے ہی پھٹ پڑا تھا..

سچ ہی تو نہیں بتا سکتا وہ اتنا کہہ کر کرسی پہ بیٹھ گیا..

کیوں نہیں بتا سکتا میں آج تیرے منہ سے صرف سچ سننا چاہتا ہوں یہ علینا کے جانے کا غم نہیں ہے یہ کچھ اور ہی ہے

جو تو بتا نہیں رہا "روحان کا لہجہ سخت ہوا تھا اتنا تو وہ بھی جان چکا تھا کہ بات کچھ اور ہی ہے..

وقت آنے پہ ہی سچ بتاؤں گا اگر ابھی بتا دیا تو نفرت کرے گا مجھ سے جو میں نہیں سہہ سکتا.. اس نے قرب سے کہا..

آ اچھا ٹھیک ہے تو چل پاکستان میرے ساتھ وہاں تیرا کچھ من بہل جائے گا اس ٹرانس سے باہر آئے گا..

میں نہیں جا رہا کہیں بھی.. وہ کہتا نکل گیا وہاں سے اور روحان سر ہلاتا رہ گیا اس سے بھی اپنے دوست ک ۸ حالت

دیکھی نہیں جاتی تھی..



روحان اسے زبردستی باہر لے آیا تھا وہ کیفے ٹیریا میں بیٹھے تھے وہی بس بے دھیانی میں بیٹھا تھا جب اسکی سامنے کھڑی لڑکی پہ نظر گئی وہی کی طرف اسکی بیک تھی.. وہ لڑکی بلیک شرٹ کے ساتھ بلیک ہی جینس پہنی ہوئی تھی.. پتلی سی کمر تھی گولڈن بال جو کرل کئے ہوئے تھے..

وہی کو ماریہ کاشبہ ہوا تھا.. وہ بھی اپنے گولڈن بالوں کے زیادہ تر کرل ہی بنائے رکھتی تھی.. وہ ایک دم سے اپنی جگہ آٹھ بیٹھا..

ماریہ.. اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھے اسے پکارا تھا اور وہ جھٹ سے مڑی تھی..

میس..

وہ کوئی اور ہی تھی مسکراتے ہوئے بولی تھی..

سوری کہتا وہ مڑا تھا.. اور اسکے پیچھے ہی روحان کھڑا تھا..

تو وہ ٹھٹکا..

ماریہ کیوں بلایا تو نے اسے.. "روحان نے پوچھا.

وہ "وہ مجھے لگا شاید وہ ماریہ تھی.. تو میں.. وہ.. وہی گڑبڑا گیا تھا..

اگر ہوتی بھی تو بھی ہمارا اسکے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے "روحان بولتا آگے بڑھ گیا..

وہی بھی گہرا سانس لیتے اسکے پیچھے ہو لیا.. شکر ہے کہ زیادہ سوال جواب نہیں کئے ورنہ وہ پھنس سکتا تھا..



## بے پرواہ عائشہ نور



سات ماہ بعد...

زویا کے آخری دن چل رہے تھے روحان بھی اب پاکستان شفٹ ہو چکا تھا.. اور اسکا بے حد خیال بھی کر رہا تھا..  
زویا کچن سے پانی کا جگ لئے باہر نکلی..

اب کہاں چل دی.. "روحان سامنے سے آتا بولا...

روحان نیند آرہی ہے.. سونا ہے.. "وہ اتنا سامنے بناتی بولی..

اچھا جاؤ وہ "وہ اسکے رخسار پہ بوسہ دیتے بولا تو وہ مسکرائی..

اور وہ اپنا بھاری وجود سنبھالتے کچن سے نکلی اور سفینہ کے کمرے کی طرف بڑھی..

ان دنوں اب وہ سفینہ کے کمرے میں شفٹ ہو گئی تھی سیڑھیاں چڑھنا اس کے لئے اب مشکل تھا اسلیے اب وہ سیما کے کہنے پہ اپنی ماما کے کمرے میں آگئی تھی اور روحان راضی تو نہیں تھا مگر کچھ بول بھی ناسکا تھا...



آدھی رات نیند سے بو جھل ہوتی آواز سے زرتاج نے زارون کو پکارا..

زارون.. " READERS CHOICE

کیا ہے وہ دوسری طرف منہ کئے لیٹا تھا..

کیا ہوا "وہ اسی پوزیشن میں لیٹا بولا..

## بے پرواہ عائشہ نور

زارون مجھے بھوک لگی ہے۔ "وہ بچپنے والے انداز سے بولی۔

تو نیچے جاؤ فرج میں پڑا ہو گا کچھ ناکچھ ٹھوس لو تمہارا کھانا میں پورا نہیں کر سکتا میرے بس سے باہر ہے۔ "وہ پھر بھی دوسری طرف منہ کئے ہی ویسے بولا۔

زارون مجھے برگر کھانا ہے۔ بھوک لگی ہے۔ وہ پھر ضدی لہجہ سے بولی۔

کیا برگر تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے آدھی رات میں کہاں برگر والے کو ڈھونڈتا پھروں گا۔ "وہ اسکی طرف کروٹ لئے شک سا بولا۔

تو اب میرا دل کر رہا ہے کھانے کو تمہاری وجہ سے میں اس حال میں ہوں آج تو اب پورا کرو میرا کھانا۔ وہ اسی کی طرف منہ کئے لیٹی تھی اور انتہائی معصومانہ انداز سے بولی۔

غلطی ہو گئی مجھ سے اب۔ اور تم کو نسا دنیا کی کوئی انوکھی ماں بننے والی ہو زویا کو تو میں نے کبھی یہ آؤٹ پٹانگ چیزیں کھاتے دیکھا۔ زرتاج کا پانچواں مہینہ چل رہا تھا اور اسے بھوک بھی بہت لگتی تھی بس ہر وقت اسکا منہ چلتا رہتا تھا ایک رات تھی جو بہت مشکل سے گزارتی تھی اور روز زارون کو ایسے ہی آدھی رات جگا دیتی۔

زارون۔۔

چپ بلکل چپ سو جاؤ چپ کر کے۔ "وہ کچھ بولتی کے زارون نے اسے ڈانٹ دیا اور دوسری سائیڈ منہ کر کے لیٹ گیا۔ دن بھر کام اور رات کو سکون کی نیند بھی نصیب نہیں ہوتا۔

زرتاج کی آنکھوں سے ہانی ٹپ ٹپ کرنے لگا اور وہ بھی دوسری سائیڈ منہ کر کے لیٹ گئی۔

## بے پرواہ عائشہ نور

زارون نے اپنے سر کھجایا تھا کچھ زیادہ بول گیا.. اور اسکی سائیڈ کروٹ لے کر اسے کھینچ کر اسکی پشت اپنے ساتھ لگائی.. اور اسکے کاندھے پہ بوسہ دیا تھا..

پرے ہٹو.. "وہ غصہ ہوتے بولی..

ہاں تو تم بھی تو تنگ کرتی ہونا آدھی رات کو سو جاؤ کل برگر کھلاؤں گا.. ابھی تم بیچ کر لو.. وہ اب نرم لہجہ اختیار کر گیا تھا..



صبح زارون آفس کیلئے تیار ہو رہا تھا زرتاج نے اسکی چیزیں ریڈی کر کے اسکے سامنے کی اسے گھڑی پکڑائی جو اسنے جلدی سے پہنی پھر اسکے پالش کئے ہوئے شوز اسکے سامنے رکھے پھر اسے کوٹ پہنایا.. تھینکس بیوی.. "زارون نے اسکی گال کھینچی..

پہلے ہی رات والی بات سے منہ بنا ہوا تھا اور چڑکھا گئی.. "ہاتھ نہیں لگاؤ مجھے" تڑخ کے بولی تھی.. ہائے اتنا غصہ "شریر سا مسکراتا اسکے رخسار پہ بوسہ دے دیا..

تو اسنے اور تیوری چڑھائی.. تو دوسری رخسار پہ بھی لب رکھ گیا.. اور کوٹ درست کرتا کمرے سے باہر نکلا.. تو وہ بھی اسکے پیچھے باہر نکلی..

ابھی سیڑھیاں اترنے کیلئے زارون نے قدم رکھا تھا..

آہ.. زرتاج کے کراہنے کی آواز کاسنتے جلدی سے پیچھے مڑا.. تو زرتاج پیٹ پہ ہاتھ رکھے کھڑی تھی..

## بے پرواہ عائشہ نور

کیا ہوا زری.. "وہ فکر مندی سے بولا..

کک ماری اسنے.. "وہ پیٹ ہاتھ رکھے بولی.. یہ پہلی موومنٹ تھی بے بی کی..  
ہاہا "زارون کی ہنسی..

شبابش مائے بے بی ایسے ہی زور زور سے کک مار کر ماں کو تنگ کرنا جیسے مجھے کیا ہوا ہے.. "  
زارون یہ مذاق ہے تمہارے لئے.. "تو وہ کہتی غصہ سے سیڑھیوں کی طرف بڑھی..  
ناشتہ کی میز پر سب ہی موجود تھے سوائے زویا کے..

زارون نے زرتاج کے آگے ناشتہ رکھا تھا.. جو اسے گھور کے دیکھنے لگی..  
بعد میں دیکھ لینا ناشتہ کرو پھر جو س کا گلاس اسکے سامنے رکھا.. تو وہ منہ بناتی پراٹھے کے ساتھ انصاف کرنے لگی..  
زارون ناشتہ کر کے اٹھ گیا گاڑی تک آیا تو جیب چیک کرنے.. والٹ کمرے میں تو نہیں بھول گیا.. "  
والٹ "زرتاج اس کے پیچھے آئی تھی..

او تھینک یو.. پھر سے اسکی گال کھینچتا بولا..

زارون.. "وہ گال پر ہاتھ رکھتے بولی..

جی جان جی اب یہ میرا پیار کرنے والا انداز ہے.. "کہتے ہی گاڑی میں بیٹھ گیا..



زویا کمرے میں چیخ رہی تھی اسے پین بور ہاتھ..

## بے پرواہ عائشہ نور

سب بھاگ کر آئے کمرے میں..

گھر سب عورتیں ہی موجود تھیں بس مرد حضرات کام پہ گئے تھے..

زویا بیٹا کیا ہوا.. سفینہ نے اسے سنبھالا

ماما درد ہو رہا ہے.. "وہ روتے ہوئے بولی.. روح اور زری بھی پریشان ہوئیں..

سیمانے زرتاج سے کہا.. "زری ڈرائیور کو بولو گاڑی نکالے جلدی..

زرتاج بھی باہر بھاگی..

کچھ ہی دیر میں وہ ہسپتال میں تھے زویا کو لیبر روم میں لے جایا چکا تھا..

روحان بھی بھاگتا ہوا آیا تھا ان کے پاس.. وہ سب اس وقت لیبر روم کے باہر کھڑے تھے..

تھوڑی ہی دیر میں نرس باہر کمبل میں لپٹے ہوئے ننھے سے بچے کو انکے پاس لائی..

مبارک ہو بیٹا ہوا ہے.. سیمانے گود میں اسے ڈال دیا وہ بیٹھی ہوئی تھی.. سفینہ بھی سیمانے کے ساتھ ہی بیٹھی تھی..

ماشاللہ.. سفینہ بولی..

ماشاللہ یہ تو میرا دوسرا روحان ہے.. انہوں نے اس ننھے سے مہمان کو بوسہ دیتے ہوئے کہا..

سب کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی.. روحان تو مسکراتا اپنے وجود کو دیکھ رہا تھا.. زرتاج اور روحان بھی سیمانے کے پاس

کھڑی اسکی ننھے منے کا جائزہ لے رہی تھی..

روحان آہستگی سے چلتے ہوئے ان کے پاس آیا اور اپنے جگر گوشہ کو اپنے ہاتھوں میں لیا..



## بے پرواہ عائشہ نوس

اسکی خوشی کا تو کوئی ٹھکانا نہیں تھا..

زویا کیسی ہے نرس..

جی وہ اب بہتر ہے.. تھوڑی دیر بعد ہم انہیں شفٹ کر دیں گے پھر آپ مل سکتے ہیں نرس کہتی چل دی..

کچھ دیر میں زویا کو الگ کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا.. اب ننھا مناروحا کے ہاتھ میں تھا زویا کیساتھ سفینہ کھڑی تھی.. اور دوسری سائیڈ روحان اور سیما تھے..

روحان اور زویا تو اس منے کے لاڈ پیار میں لگی تھی جو انہیں بس سیریس انداز میں ہی دیکھ رہا تھا..

.. تو پھر کچھ دیر وہ سب باہر چلی گئی.. سیما تو گھر چل دی تھی..

روحان اپنے سپوت کو بانہوں میں بھرے کھڑا تھا..

زویا میں کیسے تمہارا شکریہ ادا کروں تم نے آج مجھے بہت بڑی خوشی سے نوازا ہے..

تو وہ مسکرائی..

آپ نام کیا رکھیں گے انکا.. "وہ ان دونوں باپ بیٹے کو دیکھتے بولی..

"میں اسکا نام بہت بڑی ہستی کے نام سے رکھنے والا ہوں.. وہ ہنستا ہوا بولا..

"یوسف" زویا نے فٹ کہا..

ہاں بھی دادا جی کے نام ہی آخر یہ کریڈٹ بھی تو انہی کو جاتا ہے.. "وہ ہنس کر بولا.. تو دونوں مسکرا دیے اور یوں انکی

زندگی بھی خوشیوں کے نام ہوئی..

Page 674 of 699

## بے پرواہ عائشہ نور



وکی سڑکوں پر آوارہ گردی کرتا پھر رہا تھا ماریہ کو لیکر اسکا جنون بڑھتا ہی چلا گیا.. مگر وہ تھی کہ ایسی گم ہوئی نشان تک نا مل سکا اسکا..

وہ دونوں ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے نظریں جھکائے چلتا جا رہا تھا.. اپنا کئے پہ سخت پشیمان تھا.. ہلکی ہلکی سی پھوار جھڑ رہی تھی سردی رات میں سنسان سڑک پہ چلتا جا رہا تھا.. اسے ڈر تھا کہ کہیں ماریہ نے اپنے ساتھ کچھ کرنا لیا ہو.. مگر کہیں آس بھی تھی اس کے جینے کی اس کے ملنے کی.. آنسو رواں تھے اس کے بالوں میں.. بارش آہستہ آہستہ تیز ہو رہی تھی اور سکے آنسو بارش کے پانی میں مل رہے تھے..

وہ مرد تھا رو رہا تھا.. نہیں وہ مرد تو نہیں تھا جو کمزور پہ مردانگی دکھا کر مرد تو نہیں رہا تھا وہ درندہ صفت انسان تھا.. اس نے سامنے دیکھا ایسے لگا جیسے ماریہ چلتی ہوئی اس کے سامنے آرہی ہو کالانگ کوٹ پہنے گولڈن بال پانی میں بھیگ رہے تھے اور اس کے سامنے رو برو آئی اور زوردار قہقہہ لگا رہی تھی.. اس نے اسے چھونا چاہا تو وہ غائب ہو گئی.. بارش اب زور پکڑ چکی تھی.. بجلی زور سے گرج رہی تھی..

READERS CHOICE

ماریہ...

ماریہ..

وہ دیوانہ وار زور زور سے اسکا نام پکار رہا تھا..

## بے پرواہ عائشہ نور

کہاں چلی گئی ہو مجھے اس افیت میں چھوڑ کر کیوں نہیں آتی میرے سامنے.. کیوں.. وہ زور زور سے چلا رہا تھا..

سردی سے اسکے ہونٹ نیلے پڑ چکے تھے.. وجود بے جان سا ہو رہا تھا اور آنکھیں بند کر گیا..

جب اسکی آنکھ کھلی تو خود کو ہسپتال کے بستر پہ پایا..

پولیس کی گاڑی وہاں سے گزر رہی جب انہوں نے سڑک پہ اسے بے ہوش پایا تھا..

وہ بستر سے اٹھا ہاتھ پہ لگی ڈرپ کو کھینچ کر نکال دیا..

سر سر.. وہ تیزی سے نکل گیا وہاں سے نرس اسے پیچھے سے آوازیں دیتی رہ گئی.. اسے تیز بخار تھارات سے..



زویا کو آج گھر لایا گیا اور بہت ہی اچھا استقبال ہوا تھا گھر والوں کی جانب سے..

زارون نے اپنے بھتیجے کو گود لیا..

بھئی یہ تو بڑا معصوم سا ہے.. زارون نے اسکی گال سہلاتے کہا جو انتہائی معصومانہ انداز سے اپنے چاچا کو دیکھ رہا تھا..

اب تو دیکھ کونسا پیس نکالتا ہے.. وہ زرتاج کو دیکھتا بولا.. جو زویا سے کچھ راز و نیاز کرنے میں مصروف تھی

اس سے اچھا تھا کوئی بھینس پال لیتا ہر وقت کا کھانا کھانا.. زارون بھی اسے دیکھتا بولا..

ہاہا.. روحان ہنسا تھا..

ایسے مت کہو آس نے ان لیانا تو یہیں درگت بنادے گی تمہاری.. روحان شرارتی انداز سے بولا..

اب مجھ غریب کا رہ ہی کیا گیا ہے.. وہ مسکین سامنے بناتے بولا..

## بے پرواہ عائشہ نور

چلو زویا کو کمرے میں چھوڑ آؤ سیما بولی..

ماما میرے کمرے میں.. "روحان فٹ سے بولا..

نہیں ابھی اسے اپنی ماں کے ہی کمرے میں رہنے دو ابھی زویا سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتی.. سیما نے کہا تو روحان بیچارہ سا منہ بناتے رہ گیا.

تو روحا اور زرتاج اسے اپنے ساتھ لئے چل دی



وکی چلتا پھرتا کبھی کسی بس میں بیٹھ جاتا تو ٹرین میں.. آج وہ ٹرین میں جا بیٹھا تھا..

جس سیٹ پہ وہ سامنے دو نقاب پوش لڑکیاں بیٹھی تھیں.. وہ دونوں سر سے پیر تک کالے برقعہ سے ڈھکی تھی کالا ہی حجاب تھا اور ساتھ نقاب بھی ڈالا تھا بس آنکھیں ہی نظر آرہی تھیں..

ایک لڑکی کھڑکی کے اس پار کب سے دیکھے جارہی تھی ایک بار بھی منہ نہیں موڑا تھا..

وکی دونوں ہاتھ باندھے اسکے سامنے والی دوسری سیٹ پہ بیٹھا تھا دو سیٹس آمنے سامنے تھی ٹرین میں.. ٹرین میں زیادہ رش نہیں تھا..

وکی کی سرسری سی نگاہ اس لڑکی پہ گئی جو کب سے باہر دیکھنے میں مگن تھی.. پھر سے اسکی نظر اس لڑکی پہ گئی جو پریگنٹ تھی اپنے بھاری وجود گرد ہاتھ رکھے ہوئے تھی.. جو ساتھ والی کے کچھ کہنے منہ موڑ کر اسے دیکھا..

# بے پرواہ عائشہ نور

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

<https://ezreaderschoice.com> آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: [mobimalik83@gmail.com](mailto:mobimalik83@gmail.com)



مگر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ گھبرائی..

وکی کی اس پہ نظر دوبارہ نہیں گئی وہ سامنے دیکھ رہا تھا.. اچانک جب اسکی طرف دیکھا تو وہ پھر چہرہ موڑ گئی..  
وہ عجیب سی لگی وکی کو.. مگر پھر دھیان کہیں اور لگا لیا..

اب وہ شیشہ کے اس پار دیکھ رہا تھا شیشہ کے پاس والی سیٹ خالی تھی.. اور اس خالی سیٹ کے سامنے وہ نقاب پوش  
لڑکی بیٹھی تھی.. جس نے پھر سے وکی کو گھبرائی نظروں سے دیکھ عین اسی وقت وکی کی نظریں اسکی نظروں سے  
ٹکرائی.. تو اس نے جلدی سے نگاہیں پھیری.. وکی کو کچھ دیکھی سی آنکھیں لگی.. شہد رنگی آنکھیں.. وہ پھر سے سر  
جھٹکتے دوسری طرف دیکھنے لگا ایک دم سے ٹرین رکی اور سب اترنے لگے وکی بیٹھا تھا.. وہ بھی اپنا بھاری وجود  
سنجھالتے اٹھی اور بیگ اٹھایا اور اپنی ساتھی لڑکی کی تائید میں چل دی.. بیگ اٹھاتے سمے اسکا والٹ بیگ سے گر گیا..

## بے پرواہ عائشہ نور

جس پہ وکی کی نظر گئی.. جو اسنے فٹ اٹھایا اور اسکے پیچھے ٹرین سے اتر گیا وہ دونوں باہر کھڑی تھی.. ایک فون پہ کال سن رہی تھی دوسری ساتھ کھڑی گھبرائی سی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی وکی کو اپنی طرف آتا دیکھ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھ رہی تھی..

وکی بھی اسکے پیچھے آ رہا تھا.. وہ اور گھبرائی گئی..

"ارکیے بات سنیں میری.. "ایکس کیوزمی.. وہ آواز دیتا سے روک رہا تھا مگر وہ بجائے رکنے اپنے قدم تیزی بڑھا رہی تھی وکی تقریباً اس تک پہنچ چکا تھا..

مگر وہ لڑکھڑائی گئی.. وہ زمین بوس ہوتی کہ وکی اسکا ہاتھ پکڑ چکا تھا اور اسے گرنے سے بچا لیا..

آپکا والٹ ٹرین میں گر گیا تھا.. آپ ڈر کیوں رہی تھی مجھ سے.. وہ اسکی طرف ایک چھوٹا سا پرس نما والٹ کرتے بولا..

وہ بس جلدی سے پرس اسکے ہاتھوں سے کھینچنے آگے بڑھ گئی تو وکی بھی مڑ گیا..

ماریہ تم ٹھیک ہو کہاں غائب ہو گئی تھی.. اسکے ساتھ والی عورت اسکے سامنے آتی بولی..

وکی کا ماریہ کے نام پہ چلتے قدم رکے تھے..

ماریہ وہ بھی زیر لب بڑبڑایا..

مگر جب وہ مڑا تو وہاں کوئی نہیں تھا.. تو وہ جلدی سے بھاگتا باہر کو نکلا تو وہ نقاب پوش لڑکیاں ٹیکسی میں بیٹھ رہی تھی..

## بے پرواہ عائشہ نوس

وکی نے بھی جلدی سے دوسری ٹیکسی لیتے انکا پیچھا کیا..  
اور وہ دونوں ایک گھر کے آگے رکی تھی.. اور دروازہ کھلتے ہی اس گھر میں بند ہوئی..  
وہ بھی ٹیکسی سے اتر چکا تھا اور سمجھ نہیں رہا تھا کہ کیسے پتا کرے وہ لڑکی ماریہ تھی یا کوئی اور ماریہ ہوگی..  
وہ یہیں سوچتے واپسی کے لئے قدم موڑ لئے..



وہ اس وقت اپنے کمرے بیٹھا گہری سوچوں میں گم تھا..  
سگریٹ کا دھواں ہوا میں اڑا رہا تھا..  
کیا وہ ماریہ تھی.. نہیں..  
ہاں شاید.. مگر..  
مگر وہ تو.. ایک دم سے اس کے بھاری ہوتے وجود پہ دھیان دیا..  
"

میں تم جیسی گھٹیا لڑکی کو نوکر بھی نارکھو نجانے کہاں کہاں منہ مارا ہو گا تم نے میرے علاوہ.. وہ نقاہت سے بولا..  
وکی ولیم نے کب کا مجھ سے رابطہ ختم کر دیا تھا تمہارے علاوہ کسی سے بھی کوئی تعلق نہیں بنایا.. وہ روتے ہوئے  
بولی.."

## بے پرواہ عائشہ نور

نہیں.. وہ.. تو نہیں.. ہو.. سکتی.. اگر ہوئی تو کیا وہ پریگنٹ.. کیسے.. میری وجہ سے.. نہیں.. ہاں.. شاید.. مگر.. وہ تو ایک ماڈرن سی لڑکی تھی.. اور یہ تو..  
مگر وہ بھی تو مسلم تھی.. مگر مسلم تو بس نام کی تھی.. تو ایک دم ایسے کیسے..  
نہیں..

خود سے سوال جواب کرتے ساری رات گزر گئی..  
مگر اس نے اب یہی فیصلہ کیا کہ اس لڑکی سے مل کر ہی پتہ چلے گا وہ کون تھی.. اور اس نے تہیہ کر لیا تھا.. کہ وہ اب اس سے مل کر رہے گا..  
اور صبح ہوتے ہی اسکے گھر کی طرف اپنی کار میں نکل پڑا..



کب سے ڈور بیل بجے جا رہی تھی گھر کوئی نہیں تھا اور اکیلی تھی.. دروازہ کے باہر وہ کبھی نہیں گئی.. مگر بیل بجانے والا بھی کوئی بہت ہی جلدی میں تھا جو رکنے کا نام نہیں لے رہا.. بل آخر وہ دروازے تک گئی..  
جب دروازہ کھولا تو کوئی نہیں تھا سامنے..

ایک دم سے سامنے وہ آئی.. اس نے ڈر کے مارے دروازہ کرنا چاہا تھا جو وہی نے پکڑ لیا تھا.. وہ نازک تھی کہاں مقابلہ کر سکی.. اور وہ گھر کے اندر چلا آیا.. وہ ایک قدم پیچھے لے رہی تھی.. اور وہ آہستہ اس کے قریب آ رہا تھا..  
کیوں آئے ہو میرے سامنے اب کیا باقی رہ گیا تھا برباد تو کر چکے.. وہ روتے ہوئے بولی..

## بے پرواہ عائشہ نوس

وکی کو یقین ہی نہیں آ رہا تھا وہ اس کے سامنے سہی سلامت کھڑی تھی.. اس کے بولنے سے اس کا سکتا ٹوٹا..

ماریہ کہاں تھی تم.. کتنا ڈھونڈا میں نے تمہیں..

وہ گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا.

میں محرم ہوں تمہارا پلینز مجھے معاف کر دو..

سر جھکائے اس کے پیر پکڑ لیے..

تو وہ دو قدم پیچھے ہٹی تھی..

پلینز نکال لو مجھے اس اذیت سے.. "وہ اس کے سامنے رو رہا تھا گڑ گڑا رہا تھا.. وہ مرد.. اس کے سامنے ڈھیر ہوا تھا جو اس کے

سامنے اپنی مردانگی کا مظاہرہ کر کے اسے دو کوڑی کا کر گیا تھا.. وہ ویسے ہی منتیں کر رہا تھا اس کی جو پہلے کبھی اس نے کی

تھی اس کے سامنے اور اس نے اسے دروازے سے باہر نکال کر اس کے منہ پہ دروازہ بند کر دیا تھا..

جو وہ اس پہ رحم نہ کر سکا تو وہ کیسے کرے..

وکی ابھی بھی اسی پوزیشن میں بیٹھا تھا.. اور نظریں اٹھا کر بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا جس کا چہرہ بھی آنسوؤں سے تر

تھا..

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھے اس کے آگے ہاتھ جوڑ گیا...  
READERS CHOICE

میں تمہارے سامنے ہوں جو چاہے سزا دے لو مجھے.. آنسوؤں کے گال سے پھسل رہے تھے..



## بے پرواہ عائشہ نور

کیا سزا دوں تمہیں وکی میں اپنی حالت کی ذمہ دار خود ہوں.. "وہ کہتی پاس پڑے صوفہ کا سہارا لیتی بیٹھ گئی.. وکی اسکے پاس چل کر اسے قدموں میں ہی صوفہ کیساتھ ٹیگ لگائے بیٹھ گیا.. کالے رنگ کی قمیض شلوار پہنے کالا ہی دوپٹہ سر پہ اوڑھے اسکی آڑ میں اپنے وجود کو چھپائے بیٹھی تھی..

ماریہ تم میرا وجود اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہو مجھے بتاؤ دیتی.. تمہیں اپنے گھر سے نکالنے کے بعد میں کتنا بچھتا یا ہوں.. تمہارے گھر گیا مگر تم گھر چھوڑ کر جا چکی تھی..

تو ماریہ بھیگی آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا..

وکی نے اسے گھر سے جب نکالا تھا تو بارش میں بھیگتی بے ہوش ہو گئی تھی اسکا پیچھا کرتے اسکی گرینی اسکے پاس آئی.. دیکھا تو وہ سڑک پہ بے ہوش پڑی تھی جلدی سے اسے ٹیکسی والے کی مدد سے اٹھاتے ہوئے ہاسپٹل پہنچی تھی..

ڈاکٹر نے فورن اسکا ٹریٹمنٹ شروع کر دیا تھا.. وہ بخار میں تپ رہی تھی.. اسکے بلڈ سیمپل ٹیسٹ کے لیے تھے.. اگلے دن وہ ہوش میں آئی تھی.. اداس سی بیٹھی تھی.. جب ڈاکٹر نے اسکے پاس آتے ایک اور اسکے سر پہ بم پھوڑا تھا.. ڈاکٹر نے بتایا کہ وہ پریگنٹ ہے دو ہفتہ کی پریگنٹنسی تھی اسکی.. اور اسے اپنا خیال رکھنے کا کہتی چلتی بنی.. اسکی گرینی بھی پاس تھی یہ سنتے ہی اس نے ماریہ کو شکوہ سے دیکھا.. کہ کہاں کمی رہ گئی تھی اسکی تربیت میں.. اسے ڈسچارج کر دیا تھا.. وہ گھر آئی تو اسکی گرینی اس سے بات نہیں کر رہی تھی.. گرینی پلیز.. آپ مجھ سے بات کیوں نہیں کرتی.. وہ روتی ہوئی اسکے پاس بیٹھی..

## بے پرواہ عائشہ نور

آخر دکھادی ناتو نے اپنی اوقات تیری ماں نے بھی تجھے ایسے ہی جنا تھا.. تیرے باپ نے انکار کر دیا تھا تجھے اپنانے سے مگر میں نے پھر بھی تجھ پہ رحم کھایا.. آج انکے لہجہ میں نفرت تھی..

گرینی یہ کیا کہہ رہی ہو آپ.. وہ نم آنکھوں سے بولی اسے تو یہ پتا تھا کہ وہ اسکی دادی ہے اور اسکے ماں باپ بچپن میں چل بسے تھے..

تمہاری ماں ایک انگریز عورت تھی گرل فرینڈ تھی میرے بیٹے تیرے باپ کی.. وہ ایسے ہی تعلق میں تھے ایک دوسرے کے.. پھر ان دونوں کے جھگڑے بڑھنے لگے مگر اس دوران تو پیدا ہو گئی.. اور تیرے باپ نے تجھے اپنانے سے انکار کر دیا.. کہ تو اسکی بیٹی ہی نہیں اور تیری ماں تجھے میرے دروازے کے آگے ڈال کے چلی گئی.. میں نے تجھ پہ رحم کھالیا مگر میرا بیٹا مجھ سے ناراض ہو کر چلا گیا.. کہتا تھا کہ تجھے کسی یتیم خانے میں پھینک آؤں مگر میرا دل نانا..

تو کہاں ہے میرے ڈیڈ..

پتا نہیں "کہاں گیا" میں نے گھر بدل لیا.. اور پھر کبھی نہیں ملا.. وہ آنسو بہاتی بولی..

اور میری ماں..

وہ بھی کبھی نہیں ملی "پتا نہیں دونوں زندہ ہے یا.."

مگر تو نے ثابت کر دیا تو اسکی بیٹی ہے اسی کا ہی خون ہے.. میری تربیت کا بھی تجھ پہ کوئی اثر نا ہوا.. یہ کسی انگریز کا ہی ہو گا یا معلوم ہی نہیں..

## بے پرواہ عائشہ نوس

گرینی پلیز.. اس سے اچھا تھا آپ مجھے اسی سڑک پہ مر جانے دیتی نا اٹھاتی.. بلکہ تب ہی میرا گلہ دبا دیتی جب وہ عورت مجھے آپ کے پاس چھوڑ گئی تھی.. وہ روتی ہوئی بولی..

مجھ سے نہیں جیا جاتا اس افیت میں..

میں مر جانا چاہتی ہوں..

میں برباد ہو گئی ہوں..

میں نے تمہیں دین سکھایا تھا ماریہ بھولی تو نہیں ہو گی تم.. اٹھو اور جا کر اللہ سے معافی مانگو.. تم نے اس کے بنائے ہوئے قانون توڑے ہیں..

روح کا سکون عبادت ہے..

تم اللہ کی طرف قدم بڑھاؤ وہ تمہیں تھام لے گا..

اپنے گناہوں سے توبہ کرو ماریہ..

ماریہ کے آنسو بہہ رہے تھے.. وہ کتنی غافل تھی اللہ کی یاد سے.. مغرب کی دنیا میں اتنا کھو گئی کہ خدا کو بھول بیٹھی

.. آج اسی دنیا سے گھٹن محسوس ہو رہی تھی..

اٹھ کر ٹوٹی پھوٹی نماز ادا کی اور اللہ کے آگے ہاتھ پھیلاتے بولنا تو کچھ آ نہیں رہا تھا مگر بس روئے گئی..

پھر انہوں فیصلہ کیا کہ وہ شہر چھوڑ جائیں گے..

## بے پرواہ عائشہ نور

اور پھر دوسرے شہر میں آتے وہاں کرائے پہ رہنے لگی انکے گھر کے ساتھ کچھ اور گھریلو عورتیں بھی رہتی تھیں۔۔ جو کہ کافی دی دیندار تھیں۔۔ ماریہ کو انکے ساتھ رہتے ہوئے اور دین کو سمجھنے میں مدد ملی۔۔ اب وہ باہر کبھی بنا حجاب کے کہیں نہیں نکلی تھیں۔۔ سچے دل سے توبہ کی تھی اس نے اپنے رب کے حضور اسکی گرینی اس پہ ابارشن کا زور ڈال رہی تھی مگر وہ نامانی وہ یہ گناہ نہیں کر سکتی۔۔ اس نے اپنی گرینی کو سب سچ بتایا تھا کہ کیا ہوا تھا اسکے ساتھ۔۔

اب چار ماہ ہو گئے تھے۔۔ اسکا وجود بھاری ہو رہا تھا۔۔ آس پاس کی عورتیں پوچھنے لگی تو اسکی گرینی یہی بتایا کہ اسکا شوہر اس سے ناراض ہو کر چھوڑ کر چلا گیا۔۔ وہ ہر وقت اداس اور پریشان رہتی تھی۔۔ اپنے رہنے کا سب رنگ ڈھنگ بدل چکی تھی۔۔

اب وہ کبھی گھر سے باہر نہیں نکلی۔۔ سات ماہ اس نے اس گھر میں ہی گزارے تھے۔۔ کئی عرصہ بعد اس دن ٹرین میں بیٹھی تھی۔۔ جب سامنے بیٹھے وکی پہ نظر گئی۔۔ تو گھبرا گئی۔۔ مگر شاید قدرت نے انہیں ملانا تھا جو وہ پھر سے ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ گئے۔۔

ماریہ آنسوؤں بہاتی ان سات ماہ میں بتی داستان سنا گئی اسے۔۔

وکی کھڑا ہوا تھا۔۔ اور ماریہ کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔ "چلو میرے ساتھ۔۔"

میں کہیں نہیں جا رہی تمہارے ساتھ۔۔ "وہ بھرائی آواز میں بولی۔۔

تمہیں میرے ساتھ چلنا ہو گا۔۔ "ہم ابھی اور اسی وقت نکاح کریں گے۔۔"

## بے پرواہ عائشہ نور

ماریہ نے بے یقینی سے وکی کی طرف دیکھا تھا..

ہاں ماریہ میں اپنے کئے پہ شرمندہ ہوں.. مجھے سکون تب ہی ملے گا جب تم میرے ساتھ نکاح کرو گی.. چلو"

مگر گرینی گھر نہیں میں کیسے انکی مرضی کے بغیر.."

ماریہ نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہئے جاؤ شاہاش.. "گرینی نے انکی سب باتیں سن لی تھی.. تو وہ بول پڑی..

ماریہ اٹھ کر انکے پاس آئی.. اور انہیں گلے لیا..

اور وکی بھی انکے پاس جا کھڑا ہوا.. وہ شرمندہ سا کھڑا تھا سر جھکائے

تمہیں اپنے گناہ پہ ندامت ہے اور تم ماریہ کو قبول کرنے چلے آئے.. جاؤ ماریہ..

تو وکی اسکا ہاتھ پکڑے باہر نکلا..

پاس ہی مسجد میں جا کر انہوں نے نکاح پڑھا لیا.. اور پھر دونوں نے ایک ساتھ دو نفل بھی ادا کئے..

اور وکی ماریہ کو لیے اپنے گھر کی طرف چل پڑا..

شام ڈھل چکی تھی انہیں گھر پہنچتے..

ماریہ نے افیت سے دیکھا تھا اس گھر کو..

وہیل پھر سے یاد آنے لگے تھے..

READERS CHOICE

وکی کچن سے کھانا لیکر آیا.. اور سامنے میز پہ رکھا وہ گہری سوچوں میں گم تھی..

ماریہ.. کھانا.. "وکی نے اسے پکار..



## بے پرواہ عائشہ نور

مجھے بھوک نہیں ہے "وہ بے دلی سے بولی..

پلیز تھوڑا سا کھالو.. وہ منت والے انداز میں بولا..

تو اسنے کھانا شروع کر دیا..

اچھا چلو ریٹ کرو.. تھک گئی ہوگی.. وہ اسے لئے اپنے کمرے میں آیا..

وہ خاموش سی تھی..

ماریہ "وکی نے اسے پکارا..

ماریہ.. ہم آج سے ایک نئی زندگی کی شروعات کرتے ہیں جہاں ہمارا کل دوبارہ سامنے نہ آنے..

وہ کہتا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے ساتھ لگالیا.. ماریہ کی نظر جھکی ہوئی تھی چہرے پہ کوئی جذبہ نہیں تھا.. وکی نے آہستگی سے اسے ہونٹوں کو قید کیا تھا.. اسے انداز میں انتہائی نرمی تھی..

اسکے آنکھ سے آنسوؤں کی جھڑیاں نکلی تھی.. اس لمس میں تکلیف تھی.. وہی منظر تازہ ہو گئے..

ماریہ میں چاہ کر بھی وہ دن تمہاری اور اپنی زندگی سے نہیں نکال سکتا مگر کوشش ضرور کروں گا تمہیں اور خود کو اس اذیت سے نکال سکوں آرام کرو اور پھر کچھ دنوں میں ہم یہ ملک چھوڑ دیں گے اپنے دیس واپس چلے جائیں گے وہاں تم کو ایک نیا اور خوشگوار احساس ملے گا.. میری ماں اور بہنوں کا پیار بھی.. جو تمہیں کبھی ملا نہیں..

تو وہ بس ہاں میں سر ہلا پائی...

## بے پرواہ عائشہ نوس

وکی اسکا ہاتھ پکڑے اسے بیڈ تک لایا۔ اسے لٹا کر اوپر اچھے سے کمبل اڑھایا تو وہ آنکھیں موند گئی اور بھی دوسری سائیڈ آکر لیٹ گیا۔ آج کتنے عرصہ بعد وہ سکون محسوس کر رہا تھا ماریہ اسکی آغوش میں تھی۔ جسے دردِ بھٹکتے ڈھونڈا تھا۔

زندگی کا سفر اسے کہاں سے کہاں لے آیا جس وجود سے نفرت کرتا آیا۔ آج وہ وہی ہمسفر بن کر ساتھ ہے۔ یہ شکر یہ تو علینا کا بنتا تھا۔ جس کی وجہ سے اسے احساس ہوا تھا۔



ڈیڑھ ماہ بعد آج زویا اسکے کمرے میں تھی۔

کتنا طویل انتظار کے بعد تم آئی ہو۔ اور سونے کی بات کر رہی ہو۔

بے بی کو سلاتے زویا کو بھی نیند آگھیرا تھا۔ اسے بے بی کاٹ میں ڈال کر خود آرام سے کمبل اوڑھے لیٹ گئی۔ روحان کمرے آتا غصہ ہونے لگا۔

روحان پلیز سونے دے نا۔ وہ ملتی نظروں سے اسے دیکھتے بولی۔ جہاں وہ اسے کھڑے غصہ سے گھور رہا تھا۔ ہاں میں خود سلاتا ہوں تمہیں۔

ہاں میں خود دلاتا ہوں تمہیں "وہ اسکے ساتھ لیٹا اسے اپنے حصار میں لے لیا۔ اور اسکے تشنہ لبوں کو قید کیا تھا۔ ابھی وہ مزید آگے بڑھتا کہ۔ کہ ننھا سپوت زور و شور سے رونے لگا۔ اور وہ سخت بد مزہ ہوا۔ زویا کو ہنسی آئی تھی۔

## بے پرواہ عائشہ نوسر

پہلے آپ اپنے لاڈلے کو سلائیں پھر مجھے سلائے گا.."

اور گلا پھاڑ کر روئے جا رہا تھا.. روحان کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیسے چپ کروائے..

"تم ہی سنبھال لو اسے مجھ سے قابو نہیں آ رہا.. "زویا نے جیسے ہی اپنے ہاتھوں میں لیا تو خاموش ہو گیا..

روحان غصہ سے منہ موڑے لیٹ گیا..

ساتھ والے کمرے میں زارون بیٹھالیپ ٹاپ پہ کچھ کام کر رہا تھا اسکے ساتھ بیٹھی زرتاج چپڑ چپڑ کھائے جا رہی تھی.. جو اسے بہت پسند تھے زارون روز خاص اسی کیلئے لاتا..

کیا بچوں کی طرح لگی ہوئی ہو منہ بند کر کے نہیں کھا سکتی.. "اسکی کرچ کرچ اسکے کانوں میں چبھ رہی تھی.. منہ کیسے بند کر کھاتے ہیں پاڑ.."

آج روحان بیچارے کی نیند سہی والی پوری ہو گی.. یوسف کی کب سے رونے کی آواز سنتے زارون بولا..

فکرنا کرو تمہاری بھی کچھ مہینوں بعد سہی والی نیند پوری ہونے والی ہے.. زرتاج نے مسکراتے کہا..

میں تم دونوں کو کمرے سے نکال دوں گا.. بھئی مجھے تو سکون کی نیند چاہیے.. وہ بڑے آرام سے کہتا اسے تپا گیا..

تم نکالو کمرے سے مجھے یہیں رہ کر تمہارا جلوس نکالوں گی.. "وہ اسے تکیہ مارتے بولی..

پاگل ہو کیا کام خراب کر دیا میرا.. اچانک سر پہ تکیہ لگنے سے لیپ ٹاپ پہ ہاتھ لگا تھا.. اب اسکی طرف لیپ ٹاپ بند

کر کے مڑا تھا.. چہرہ پہ غصہ کے تاثرات تھے.. ایک پل کیلئے تو زرتاج گھبرائی اسکے تیور دیکھ..

تو زارون نے اسکی کلائی کھینچ کر چہرہ اسکے چہرہ کے قریب تر کرتا مسکرا دیا..

## بے پرواہ عائشہ نوس

زرتاج نے آنکھیں سکیر کر اسکی طرف دیکھا..

وہ کچھ بولنے کیلئے لب کھولنے لگی تو اسے قید کر گیا..



اگلے دن روحان آفس سے آیا..

..کھانے کے بعد وہ کمرے آیا تو بولا..

وکی کافون آیا تھا آج.."

جی کیسے ہیں وہ.. "اور کیا کرتے ہیں آجکل" زویا بے بی کو سلا رہی تھی تو بولی..

وہ پاکستان آچکا ہے.. اور ولیمہ کی دعوت دی ہے "روحان اسکے پاس بیٹھتا بولا..

جی.. انکی شادی ہے! یہ تو بہت اچھی بات ہے.. وہ خوش ہوتی بولی..

شادی آسٹریلیا میں ہی کر لی تھی ایک ماہ پہلے.. لڑکی یہاں لے آیا ہے جناب.."

کیا کون ہے وہ.. "زویا نے حیرانی سے کہا..

بتایا تو نہیں ہاں اتنا بس بتایا ہے کہ اسے میں جانتا ہوں.. "اب یہ تو وہاں جا کر ہی پتا چلے گا.. تم تیاری کر لینا دو دن

ہے.. "جی وہ بے بی کاٹ میں ننھے یوسف کو ڈالتی بولی..

اب کہاں جا رہی ہو.. "اسے باہر جانا دیکھ بولا.. آپ کے لئے کافی لینے.. "وہ فٹ سے بولی..

کافی چھوڑو تم ادھر آؤ.. تمہارا ڈالہ سویا ہوا ہے.. کل بھی سارا موڈ کا ستیا ناس کر دیا تھا.."

## بے پرواہ عائشہ نور

اب تو ایسے ہی چلے گا "وہ کہتی ہی باہر نکل گئی..

بہانے باز کہیں کی ہاتھ لگو تم میرے "وہ پیچھے بڑبڑاتا رہ گیا..



ولیمہ وکی کے گاؤں میں ہی تھا..

ماریہ نے پنک کمر کی لانگ کا مدار اور ڈھیلی سی فراک پہن رکھی اسکا رف حجاب اسٹائل میں لیا تھا ساتھ نقاب بھی کیا تھا.. اور سر پہ کا مدر بھاری دوپٹہ رکھا تھا..

گاؤں کی عورتیں تو دیکھ حیران تھی اسے.. جب وکی اسے اپنے گاؤں لایا تھا تب ہی عورتیں دیکھ اسے حیران تھی وہ ایک گوری چٹی گولڈن بالوں والی انگریز ہی لگتی تھی.. ماریہ کو انکی سمجھ ہی نہیں آتی تھی اسکی ماں اور بہنیں پنجابی بولتی تھی.. اسے بس اردو ہی سمجھ آتی تھی مگر وہ انگلش میں بولتی تھی تو وکی ہی ٹرانسلیٹر تھا انکا.. اور کچھ دن بعد جا کر اسے کچھ کچھ پلے پڑنے لگا تھا..

وکی نے گھر یہی بتایا کہ اس نے ایک سال پہلے شادی کی تھی.. انکے ڈر سے اسنے نکاح چھپایا.. ماریہ کا آٹھواں ماہ شروع تھا.. اسے سب غلط نا سمجھیں اس لئے اس نے سچ چھپایا مگر اسکی ماں کی ضد تھی کہ ولیمہ رکھنا چاہتی ہے انکا آخر ایک ہی بیٹا ہے..

READERS CHOICE

سب مہمان آرہے تھے.. ماریہ بس اپنا وجود چھپائے بیٹھی تھی..



## بے پرواہ عائشہ نور

روحان اور زویا بھی آگئے۔۔ کی انہیں دیکھتے ہی انکی طرف لپکا۔۔ ماریہ نے روحان کو دیکھا تو دل میں ٹیس سی اٹھی تھی روحان کے کہے گئے آخری الفاظ یاد آئے تھے اسے۔۔

پھر آنسوؤں کو اپنے اندر اتارا تھا کہ وہ بھی روحان کو دھوکہ دے رہی تھی۔۔

زویا ماریہ کے پاس آئی۔۔ اس سے حال چال بھی کیا نقاب کی وجہ سے زویا پہچان ناسکی۔۔

ولیمہ اپنے اختتام کو پہنچا۔۔ اب حال میں اکا دکا لوگ ہی تھے۔۔ ولیمہ دو پہر کا تھا اب شام ہو رہی تھی۔۔

اب تم لوگ میرے مہمان ہو کچھ دن تو رہنا میرے گھر۔۔ کی روحان سے بولا۔۔ زویا ماریہ کیساتھ کچھ فاصلہ پہ اسٹیج پہ ہی بیٹھی تھی اپنے بیٹے کو لیے جو روتا روتا سو گیا۔۔ روحان اور کی اسٹیج کے نیچے کچھ فاصلہ پہ کھڑے تھے۔۔

یار آفس کا مسئلہ میں تو بس تیرا دل رکھنے کیلئے آیا تھا۔۔

میں بہت خوش ہوں تمہیں خوش دیکھ کر۔۔ ورنہ تو مجنوں بن گیا تھا۔۔

تجھے میں نے کہا تھا وقت آنے پہ سچ بتاؤں گا تو آج وقت آ گیا ہے۔۔ کی روحان کو لئے اسٹیج پہ آیا۔۔

ماریہ کے آگے ہاتھ کیا جو اس نے تھام لیا اور اپنے بھاری وجود کو سنبھالتے اٹھی۔۔

زویا اور روحان نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا زویا روحان کیساتھ کھڑی تھی۔۔ پھر وہی نے اسکا نقاب کھسکا دیا۔۔

ماریہ "روحان زیر لب بڑبڑایا۔۔

یہ ماریہ ہے نازویا روحان سے بولی۔۔

ہاں میں ماریہ ہی ہوں۔۔" ماریہ بولی۔۔

## بے پرواہ عائشہ نوس

روحان مجھے غم علینا کا اتنا نہیں تھا جتنا غم مجھے ماریہ کیساتھ زیادتی کرنے کا تھا..

روحان نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا.. "کیا مطلب ہے تمہارا.."

جب ماریہ آخری دفعہ ہمارے آفس میں آئی تھی.. ماریہ کیساتھ میں نے زیادتی کی تھی اور تمہیں اسکے خلاف کر دیا..

اسنے مجھے بہکایا..

یہ جھوٹ بول رہا ہے اس نے میرا فائدہ اٹھایا ہے "ماریہ کے کہے گئے الفاظ اس کے کان میں گونجے.. مگر وہ اسے

دھتکار گیا اور اپنے دوست کا ساتھ دیا بنا سچ جانے..

اور پھر تم نے کہا تھا "یہ قدرت کا انصاف ہے. اور قدرت نے بھی میرے ساتھ انصاف کر دیا تھا.. میں نے کسی کا

نقصان کیا تو نقصان میرے حصہ میں بھی آیا.. اور تب مجھے احساس ہوا.. میں سنبھل ناپایا اندر سے میرا جسم جیسے

چھلنی ہو گیا میں. مدد اکرنا چاہتا تھا اپنے کئے کا.. دن رات ایک کر دیا. ماریہ کو ڈھونڈنے میں.. اور آخر کار یہ مجھے مل

ہی گئی اور جس حال میں ملی خود سے ہی نفرت ہونے لگی اور میں نے ایک منٹ بھی ضائع کئے بغیر نکاح کر لیا.. اور

اسے یہاں لے آیا.. اور اب لگا کے تجھے اس بتادوں..

روحان تو سکتہ میں کھڑا تھا.. زویا کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا مگر اسکی آخری الفاظ سے اندازہ لگا چکی تھی کہ کیا ہوا..

روحان کہیں نا کہیں تمہاری گناہ گار میں بھی ہوں تمہیں جھوٹ بولتی رہی سچ تو یہ بھی تھا کہ مجھے تم سے محبت ہوئی

نہیں.. تمہیں چیٹ کرتی رہی. تمہیں زویا سے دور کرنے کی کوشش کرتی رہی. اسکی سزا تو مجھے بھی ملی.. مگر میں راہ

راست یہ آگئی اس کے لئے تمہارا شکریہ..

## بے پرواہ عائشہ نور

چلو زویا.. روحان کو شدید غصہ تھا وکی یہ یہ موقع غصہ نکالنے کا نہیں تھا.. اسلیے وہ وہاں سے چلا گیا..  
روحان ناراض ہو گیا.. "ماریہ اسے دیکھ بولی..

ہاں مگر میں منالوں گا.. چلو گھر چلتے ہیں.. "وکی بھی اندر سے دکھی ہوا..  
اس پورے مہینے میں وکی نے ماریہ کا بہت خیال رکھا تھا اور ماریہ بھی کوشش کر رہی تھی کہ وکی کے لئے دل میں جگہ بنا سکے..

اگلے ماہ ہی وکی کو اللہ نے بہت خوبصورت بیٹی سے نوازا تھا.. اپنی بیٹی جو دیکھتے وکی کی آنکھ میں آنسو آئے تھے.. جس کا  
اسنے دعا نام رکھا



زرتاج کی اچانک طبیعت بگڑی تھی ابھی پیدائش میں کچھ دن باقی تھے..  
زارون پریشانی سے آپریشن تھیٹر کے دروازے کے باہر چکر کاٹ رہا تھا..  
تب ڈاکٹر باہر آئی.. "مبارک ہو بیٹی ہوئی..

ڈاکٹر زرتاج کیسی ہے.. جی وہ ٹھیک ہے کچھ ہی دیر میں اسے دوسرے روم میں شفٹ کر دیا جائے گا..

وہ گول مول سی صحت مند بچی تھی جس کے پھولے پھولے سے گال تھے..  
زارون اسے اپنے گود میں بھرے کھڑا تھا.. جسکے اسنے پیار سے گال کھینچے تو وہ گلہ پھاڑ کر رونے لگ گئی زارون کو ہنسی  
آئی کہ ماں کی طرح اسے بھی گال کھینچنا پسند نہیں آیا..

## بے پرواہ عائشہ نوس

زرتاج آنکھیں بند کئے لیٹی تھی جب زارون آیا کمرے میں..

زارون نے اسکے ماتھے پہ اپنے لب رکھے تھے.. تو اس نے آنکھیں کھولی..

"تمہارا بہت بہت شکریہ زری" تم نے مجھے زندگی کا سب سے پیارا تحفہ دیا.. "تو وہ مسکرائی.. پھر بولی

تم تو ہمیں کمرے سے نکال دو گے اگر روئی تو.."

ہا.. ہا.. تم تو جیسے آرام سے نکل جاؤ گی.. اتنی آسانی سے نہیں چھوڑنے والی مجھے تم.. "وہ اسکے پھولے گال کھینچتے

بولا..

جو برا سامنہ بناتی رہ گئی..

عروش نام رکھا عالم صاحب نے زارون کی بیٹی کا..



دو سال بعد..

آج روحا اور عمار کی شادی تھی دونوں ہی اسٹیج پہ سچ کے بیٹھے تھے.. روحا دلہن بنے عمار کے عقب میں شرمائی سی

بیٹھی..

زرتاج بیچاری تو چلنے سے رہی وہ پھر سے امید سے تھی.. عروش ابھی سال کی ہی ہوئی تھی.. کہ وہ پھر سے امید سے

ہو گئی.. زارون تو بہت خوش ہوا مگر وہ تو اسے کاٹ کھانے کو دوڑی اسکے لئے بہت مشکل تھا بچہ سنبھالنا عروج تو اس

سے بہت تنگ کرتی تھی..

## بے پرواہ عائشہ نور

زویا تو دوڑتی پھر رہی تھی ساری ذمہ داری اسکے سر تھی..

یوسف اور عروش کی آپس میں بہت بنتی تھی.. وہ بس چلنے لگے تھے اور تتلی زبان آپس میں ہی بولتے رہتے تھے جو کسی کو سمجھ نہیں آتی تھی..

زرتاج.. یار عروش کو پکڑ لو بار بار باہر بھاگ رہی ہے.. زارون عروش کو اٹھائے اسکے پاس آیا جو گول مول سی صحت مند سی بچی تھی بلکل زرتاج کی طرح..

تو اب میں اسکے پیچھے نہیں بھاگ سکتی.. وہ منہ بناتی بولی..

تو غصہ کس بات کا ہے.. زارون بولا..

زویا کو دیکھو کیسے بھاگتی پھر رہی ہے.. اور مجھے پھر مصیبت میں ڈال دیا.. "وہ عروش کو اپنے ہاتھوں میں لیتی بولی..

بس ابھی سے ہی تھک گئی.. ابھی تو مجھے چار پانچ اور چاہیے.. وہ اسکے پاس بیٹھتا شرارت سے بولا

میں بلی ہوں کیا.."

وہ ہنسنے لگا "تمہاری صحت پہ کیا اثر بھلا.. "مذاق اڑاتے اٹھ گیا..

زارون.. وہ غصہ سے بولی..

READERS CHOICE



بے پرواہ عائشہ نور

ختم شد...

